سلسلة المناهج الدعويّة

دعوتِ دین کے بنیادی اُصول

www.KitaboSunnat.com

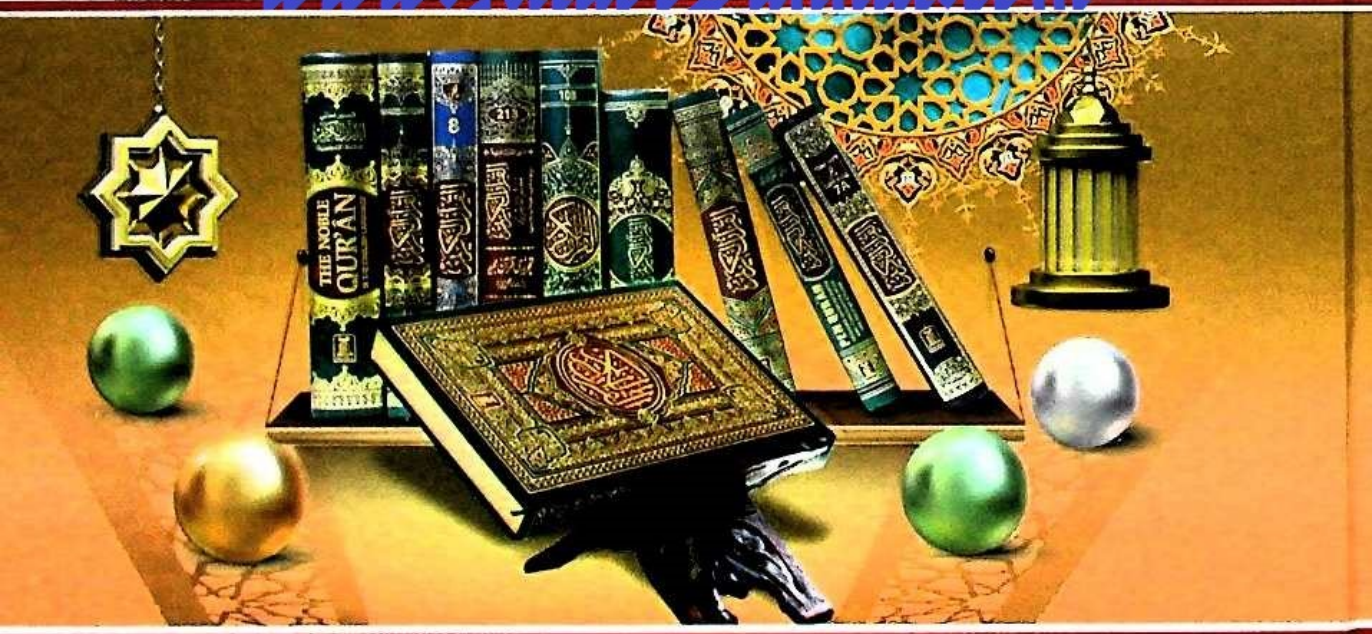

تالیف:
قاری صہیب احمد میر محمدی حفظہ اللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی

تقریظ:
شیخ الحدیث مفتی حافظ ثناء اللہ خان رحمہ اللہ

تقریظ:
فضیلۃ الشیخ مولانا ارشاد الحق الاثری حفظہ اللہ

تقریظ:
فضیلۃ الشیخ قاری محمد عزیر حفظہ اللہ

تقریظ:
فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق زاہد حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

www.kitabosunnat.com

دعوتِ دین کے بنیادی اُصول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

دعوتِ دین کے بنیادی اُصول

تالیف
قاری صہیب احمد میر محمدی حفظہ اللہ

تقریظ

شیخ الحدیث مفتی حافظ ثناء اللہ خان رحمہ اللہ — فضیلۃ الشیخ مولانا ارشاد الحق الاثری حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ قاری محمد عزیر حفظہ اللہ — فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق زاہد حفظہ اللہ

صفحات ـــــ 448 اشاعت ـــــ 2021ء

ناشر ـــ الوقف الخیری کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ

یطلب من

الوقف الخیری

کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ

Phone: 049-4513116 Mob: 0333-4358421, 0333-4434193
049-4513115 Mob: 0333-4084583, 0300-4710319
www.quraancollege.com Email. Info@quraancollege.com

دار السلام
کتاب وسنت کی اشاعت کا ایک منفرد ادارہ

لاہور شوروم 36-لوئر مال 373 24 034 | اردو بازار 371 20 054 | لبرٹی 357 73 850 | ڈیفنس ۷-بلاک 042 356 92 610
اسلام آباد 051 228 15 13 | ملتان 061 622 00 24 | فیصل آباد 041 26 11 944 | شوروم 021 343 939 36 مہر ظفر پلازہ | کلفٹن پورنگی 021 349 939 38

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سلسلة المناهج الدعوية

دعوتِ دین کے بنیادی اُصول

تالیف:
قاری صہیب احمد میر محمدی حفظہ اللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی

تقریظ:
شیخ الحدیث مفتی حافظ ثناء اللہ خان رحمہ اللہ

تقریظ:
فضیلۃ الشیخ مولانا ارشاد الحق الاثری حفظہ اللہ

تقریظ:
فضیلۃ الشیخ قاری محمد عزیر حفظہ اللہ

تقریظ:
فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق زاہد حفظہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلیم و تربیت اور دعوت کا ایک منفرد قدم

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ

ادارۃ الاصلاح ٹرسٹ پاکستان

IDARAT-UL-ISLAH TRUST

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمام پیغمبروں کی مشترکہ سنت

تعلیم و تربیت اور دعوت کی کامیابی کا راز

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ

تلاوت قرآن

انفاق فی سبیل اللہ

اقامتِ نماز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

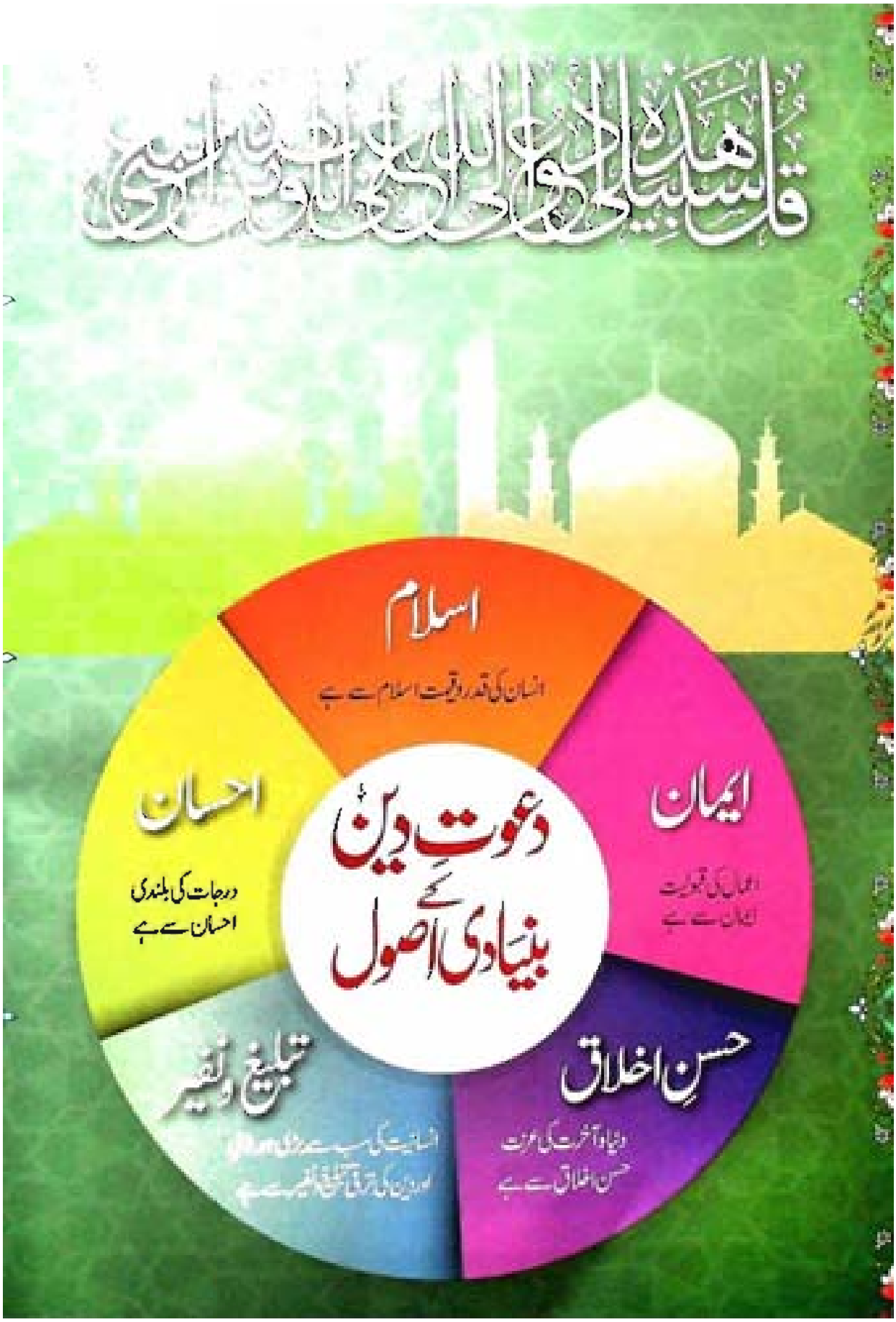

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعوتِ دین کے درخشاں پہلو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

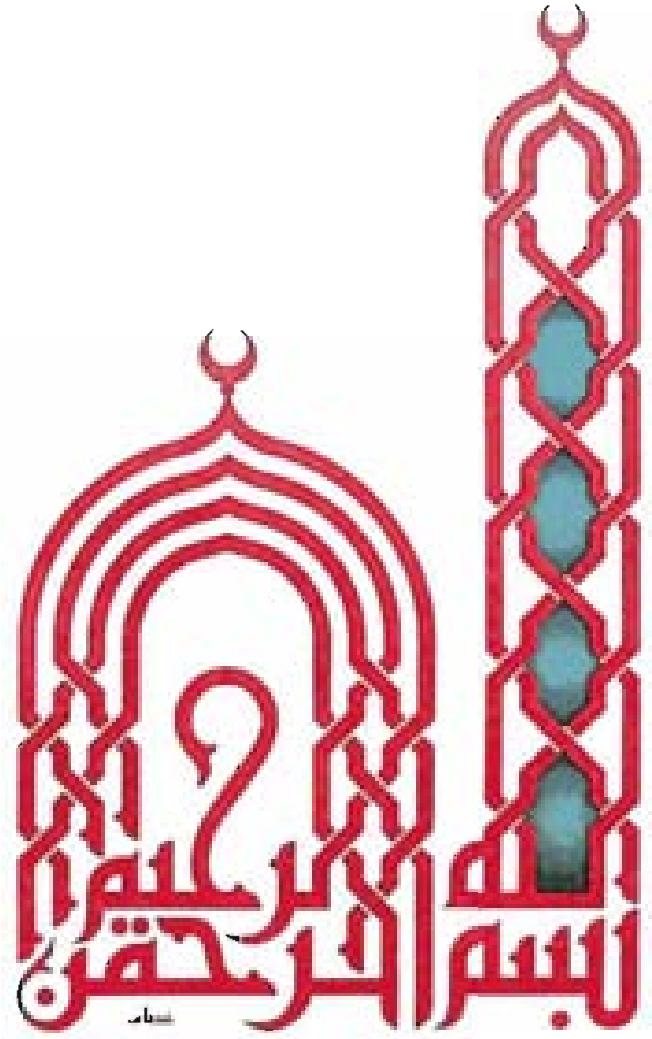

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

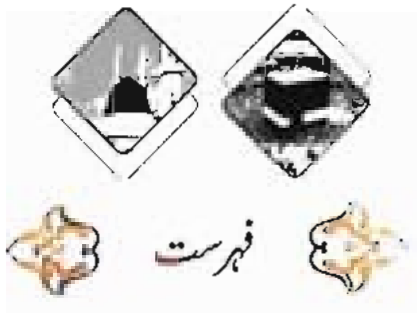

- تقریظ: شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ بن عیسیٰ خان المدنی رحمہ اللہ 16
- تقریظ: شیخ الحدیث ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ 17
- تقریظ: قاری محمد عزیر حفظہ اللہ 21
- تقریظ: ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق حفظہ اللہ 23
- عرض مؤلف 29
- دعوت دین (اہمیت، فضائل، سلیقے، اسالیب اور میادین) 49
- دعوت کے لغوی معانی 50
- دعوت کے اصطلاحی مفاہیم 56
- دعوتِ دین کے فضائل وثمرات 58
- دعوتِ دین انبیاء کرام کا مشن ہے 58
- دعوتِ دین صحابہ کرام کا مشن ہے 59
- دعوتِ دین سب سے پیارا مشن ہے 59
- دعوتِ دین اجر عظیم کا ذریعہ ہے 60
- دعوتِ دین کے لیے نکلنا دنیا ومافیہا سے افضل ہے 60
- دعوتِ دین فرشتوں کی دعاؤں کے حصول کا ذریعہ ہے 61
- دعوتِ دین بہترین نصرت الٰہی کا سبب ہے 61
- داعی کے لیے مرنے کے بعد بھی اجر کا جاری رہتا ہے 61

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- دعوتِ دین جنت کی خوشبو اور اس کے نعمتوں کا باعث ہے 62
- دعوت کے منہج کو چھوڑنے کے نقصانات 65
- دعوت کے منہج کو چھوڑنا اللہ تعالیٰ کے عذاب کا موجب ہے 65
- دعوت کے منہج کو چھوڑنا پورے معاشرے کی تباہی کا موجب ہے 66
- دعوت کے منہج کو چھوڑنا اللہ تعالیٰ کی لعنت کا موجب ہے 67
- دعوت کے منہج کو چھوڑنا موت سے قبل عذاب کا باعث ہے 67
- دعوت کے منہج کو چھوڑنا عبرت کا نشان بننے کا باعث ہے 67
- دعوت کے منہج کو چھوڑنا محبت الٰہی اور غیرت اور ہر قسم کی خیر سے محرومی کا باعث ہے 68
- داعی کے اوصاف 69
- اخلاص 69
- علم اور ورع 71
- عمل 74
- نرمی، بردباری اور درگزر 76
- مصائب و تکالیف پر صبر 78
- حسن اخلاق 81
- غصے اور جھگڑے سے اجتناب 82
- ایثار و قربانی کا جذبہ 85
- جاسوسی اور پوشیدہ امور کی ٹوہ لگانے سے اجتناب 87
- معاملے کو اچھی طرح سمجھنا اور جلد بازی سے بچنا 88
- کفر، ارتداد اور عدم مغفرت کا فتویٰ لگانے سے اجتناب کرنا 89
- ذکرِ الٰہی کا اہتمام 91
- دعا کا التزام 103

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- عورت کے لیے دعوت کا دائرہ کار اور اس کی شروط 108
- عورت فتنے سے محفوظ ہو اور لوگ اس کے فتنے سے محفوظ ہوں 108
- دعوت کے لیے عورت بغیر محرم کے نہ نکلے 109
- دعوت کے لیے عورت بغیر پردے کے نہ نکلے 113
- دعوت کے لیے عورت خوشبو لگائے بغیر نکلے 113
- میدان دعوت میں مرد و زن کی آمد و رفت کے لیے دروازہ الگ ہو 114
- میدانِ دعوت میں مرد و زن کا اختلاط نہ ہو 115
- عورتوں کی نشستیں مردوں کے بعد ہوں 115
- معلم کو تنبیہ کرنے کے لیے عورت تحریری طور پر مطلع کرے 116
- دعوتی پروگرامز میں عورت اور مرد کے درمیان پردہ حائل ہو 118
- مرد Live سوال کر سکتا ہے جبکہ عورت لکھ کر سوال کرے 122
- دعوتِ دین کے سلیقے 124
- جس کی دعوت دینی ہے، پہلے خود کو اس کا علم ہو 124
- اچھی اور میٹھی وعظ 125
- بار بار دعوت دیں 125
- دعوتِ دین کے اسالیب 128
- تعلیم کے ذریعے 128
- عملی تربیت اور عملی تطبیق کے ذریعے 128
- درس کے ذریعے 129
- خطاب اور خطبہ جمعہ کے ذریعے 130
- تقریر کے ذریعے 131
- تحریر کے ذریعے 132

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سوشل میڈیا 134
- پروجیکٹر کے ذریعے 135
- سیٹلائٹ (ریڈار، دُوربین) کے ذریعے 136
- دُعاۃ اور کاروانِ دعوت روانہ کرنا 138
- دعوت وتربیت کے میادین 142
- ذاتی تربیت ودعوت کا میدان 142
- گھریلو افراد کی تربیت ودعوت کا میدان 143
- عورتوں کی تربیت ودعوت کا میدان 145
- جوانوں کی تربیت ودعوت کا میدان 146
- بچوں کی تربیت ودعوت کا میدان 147
- خاندان کی تربیت ودعوت کا میدان 148
- مساجد میں تربیت ودعوت کا میدان 150
- تعلیمی اداروں میں تربیت ودعوت کا میدان 150
- نیو جنریشن (نئی نسل) کی تربیت ودعوت کا میدان 152
- سفری مقامات میں تربیت ودعوت کا میدان 154
- بس، ٹرین، گاڑی اور جہاز میں تربیت ودعوت کا میدان 155
- بازار اور منڈی میں تربیت ودعوت کا میدان 157
- جیل خانہ جات میں تربیت ودعوت کا میدان 160
- ہسپتال اور کلینکس میں تربیت ودعوت کا میدان 161
- سوشل میڈیا اور پرنٹ میڈیا پر تربیت ودعوت کا میدان 163
- فیکٹری اور لیبر کالونی میں تربیت ودعوت کا میدان 165
- تاجروں کی تربیت ودعوت کا میدان 166

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- فقراء کی تربیت و دعوت کا میدان 168
- بدُو اور دیہاتی لوگوں کی تربیت و دعوت کا میدان 170
- ریاستی اور انتظامی اداروں میں تربیت و دعوت کا میدان 170
- معاشرے میں ہر جابر و متکبر کی تربیت و دعوت کا میدان 173
- غیر مسلموں کو دعوتِ اسلام 174
- مشرکوں کو دعوتِ اسلام 174
- یہودیوں کو دعوتِ اسلام 175
- عیسائیوں کو دعوتِ اسلام 176
- مجوسیوں کو دعوتِ اسلام 177
- یہود و نصاریٰ کو دعوتِ اسلام 177
- مسلمانوں، مشرکوں، یہودیوں اور منافقوں کو دعوت 178
- نہایت اہم بات 180

پہلا اصول

181 اسلام

- اسلام کا معنی و مفہوم 181
- اسلام کے فوائد و ثمرات 182
- اسلام گناہوں اور غلطیوں کی معافی کا سبب ہے 182
- اسلام شرح صدر (سینے کو کھولنے) کا سبب ہے 183
- اسلام جاہلیت کے اعمال کی معافی کا نام ہے 183
- اسلام صراط مستقیم (سیدھی راہ) کا نام ہے 184
- اسلام کے ساتھ تھوڑا عمل بھی زیادہ اجر کا باعث 185
- اسلام نیکیوں میں بڑھوتی کا باعث 186

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اسلام دنیا وآخرت میں خیر وبرکت کا باعث 186
- اسلام سعادت مند زندگی کا سبب ہے 187
- اسلام کامیابی وکامرانی کا سبب ہے 187
- اسلام دنیا وآخرت میں نور کا باعث ہے 187
- اسلام پسندیدہ اور مکمل دین ہے 188
- اسلام پر رضامندی اللہ کو راضی کرنا کا سبب ہے 188
- اسلام آگ سے نجات کا سبب ہے 188
- اسلام جنت کی ضمانت ہے 189
- اسلام کے خصائص 190
- اسلام اللہ کی طرف سے نازل شدہ دین ہے 190
- اسلام تمام انبیائے کرام کا دین ہے 190
- اسلام میانہ رو دین ہے 191
- اسلام عالمی وآفاقی دین ہے 191
- دین اسلام آسان ترین اور باعث رحمت دین ہے 192
- دین اسلام عزت کا منبع ومصدر ہے 194
- اسلام کے ارکان 195
- اسلام کے نواقض 195

پہلا رکن

200 توحید

- توحید کا معنی ومفہوم 200
- توحید کی اقسام 200
- توحید اسماء وصفات 200

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اسمائے حسنیٰ 201
- صفاتِ عالیہ 203
- توحید ربوبیت 206
- توحید الوہیت 211
- توحید کے فوائد وثمرات 216

دوسرا رکن

نماز 222

- نماز کا معنی ومفہوم 222
- نماز کی فرضیت اور اہمیت وفضیلت 222
- وضو کا طریقہ 225
- غسل کا مسنون طریقہ 229
- تیمم کا طریقہ 230
- نماز کا مسنون طریقہ 231

تیسرا رکن

روزہ 245

- روزے کا معنی ومفہوم 245
- روزے کی فرضیت 245
- روزے کے مراتب 245
- روزے کے فضائل 246
- روزے کی اقسام 253
- روزے کے آداب 262

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا رکن

زکاۃ 266

- زکاۃ کا لغوی معنی 266
- زکاۃ کا اصطلاحی معنی 266
- زکاۃ کی اہمیت وفرضیت 267
- زکاۃ کے فوائد وثمرات 268
- زکاۃ ادا نہ کرنے کے نقصانات 271
- زکاۃ کے احکام ومسائل 274
- سونا 275
- چاندی 275
- زرعی پیداوار 276
- مویشی (جانور) 277
- گھوڑا اور غلام 280
- کھیتی باڑی کرنے والے مویشی 280
- سبزیوں کی زکاۃ 280
- زکاۃ کے مصارف 281

پانچواں رکن

حج 286

- حج کی تعریف 286
- حج کی فرضیت 286
- حج کے فضائل 287

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- حج واجب ہونے کی شرائط 289
- مرد کا احرام 295
- عورت کا احرام 296
- حج کے ارکان و واجبات 298
- حج کا عملی طریقہ 301

دوسرا اصول

318

- ایمان کا لغوی معنی 318
- ایمان کا اصطلاحی معنی 318
- ایمان کے فوائد و ثمرات 319
- اہلِ ایمان کے اوصاف 328
- ارکانِ ایمان 333
- پہلا رکن: اللہ رب العزت پر ایمان لانا 334
- دوسرا رکن: فرشتوں پر ایمان 338
- تیسرا رکن: کتابوں پر ایمان 352
- چوتھا رکن: رسولوں پر ایمان 355
- پانچواں رکن: قیامت پر ایمان 364
- چھٹا رکن: تقدیر پر ایمان 377

تیسرا اصول

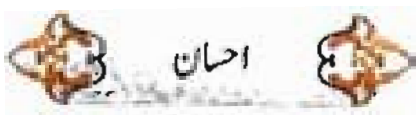

390

- احسان کی تعریف 390

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- احسان کی اہمیت 390
- احسان کا مقام 391
- خشوع کے فضائل 394
- عدمِ خشوع کے نقصانات 398

چوتھا اصول

حسنِ اخلاق 401

- اخلاق کا لغوی معنی 401
- اخلاق کا اصطلاحی معنی 401
- حسنِ اخلاق کی نشانی 402
- اخلاق کے فوائد وثمرات 402
- نبی کریم ﷺ کا اعلیٰ اخلاق 413
- حسن اخلاق کے متعلق نبی ﷺ کی نصیحتیں 414
- حسن اخلاق کے حصول کے لیے نبوی دعائیں 414

پانچواں اصول

تبلیغ ونفیر 416

- تبلیغ ونفیر کا معنی ومفہوم 416
- تبلیغ ونفیر کے مشن کو چھوڑنے کا نقصان 426

امر بالمعروف ونہی عن المنکر 427

- امر بالمعروف کی تعریف 427
- نہی عن المنکر کی تعریف 428

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی اہمیت 429
- امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فضائل 431
- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنے کی قباحتیں 440

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

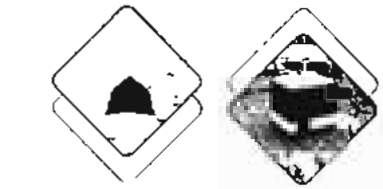

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ، وَبَعْدُ:

زیرِ نظر تصنیف لطیف ''دعوتِ دین کے بنیادی اصول'' تلمیذ رشید شیخ القراء قاری صہیب احمد میر محمدی ﷾ (فاضل مدینہ یونیورسٹی) کی کاوش کا ثمر ہے۔ جس میں ایک داعی، واعظ اور مبلغ کے لیے ضرورت کے مختلف عناوین ومضامین کا احاطہ کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ جس کا دار ومدار من گھڑت روایات اور قصہ گوئی کے بجائے کتاب وسنت کی صحیح نصوص پر ہے۔ مستمع اور قاری یقیناً اس سے لذت محسوس کرتا ہے کہ واقعی ملفوظات ہذا مشکوٰۃِ نبوت سے صادر شدہ ہیں جو اُخروی زندگی سنوارنے کی بہترین اساس ہے۔ اس موضوع پر بہت ساری کتابیں بازار میں دستیاب ہیں لیکن اکثر وبیشتر رطب ویابس سے خالی نہیں، جو کہ عام آدمی کی تربیت واصلاح کی بجائے تعلیماتِ نبوی سے دُوری کا باعث بنتی ہیں، جس سے بگاڑ در بگاڑ جنم لے کر مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا کا نقشہ نظر آنے لگتا ہے۔ اس سے بچاؤ کا واحد ذریعہ شریعت الٰہیہ کا تقیّد ہے۔ ہمارے سلف صالحین اس کو نصب العین بنانے پر جنت خلد کے وارث قرار پائے، اس لیے صحابہ کرام ﷺ اور تابعین وتبع تابعین عظام اور ائمہ مشاہیر ﷺ کے زرّیں اقوال وآثار خلف کے لیے بہترین قسم کے راہنما ہیں، جنھوں نے مردہ رُوحوں کو جلا بخشی۔

ہمارے عزیز موصوف اور زینت القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی ﷾ اور ان کے رفقاء کے لیے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو یہ کام زیادہ سے زیادہ آگے بڑھانے کی توفیق بخشے۔ آمین

حرّرہ

ثناء اللہ بن عیسیٰ خان المدنی

ربیع الثانی: 15/1/2018

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ. أَمَّا بَعْدُ!

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جن وانس کو اپنی بندگی اور اپنی اطاعت وفرماں برداری کے لیے پیدا کیا اور انھیں اللہ کا بندہ بنے رہنے کی تلقین کی ہے۔ اسی کی یاد دہانی کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور ان پر اپنی کتابیں نازل فرمائیں چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝﴾

''تجھ سے پہلے جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، پس تم سب میری ہی عبادت کرو۔''[1]

یہی سید الاولین والآخرین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت تھی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک وصف ''داعیا إلی اللہ'' بیان فرمایا ہے، چنانچہ فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝﴾

''اے نبی! یقینا ہم نے ہی آپ کو رسول بنا کر بھیجا، گواہیاں دینے والا، خوش خبریاں سنانے والا، آگاہ کرنے والا اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ۔''[2]

ایک اور مقام پر فرمایا گیا ہے:

① الأنبیاء 25:21. ② الأحزاب 33:45، 46.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ ۚ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ ۝﴾

''آپ اعلان کر دیجیے کہ مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے، میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں، میں اسی کی طرف بلا رہا ہوں اور اسی کی جانب رجوع کرتا ہوں۔''[1]

اسی حقیقت کا اعلان یوں بھی کروایا گیا:

﴿قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝﴾

''آپ کہہ دیجیے یہی میری راہ ہے، میں اور میرے فرماں بردار اللہ کی طرف بلا رہے ہیں پورے یقین اور اعتماد کے بعد اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں۔''[2]

رسول اللہ ﷺ کی ساری حیات طیبہ اسی مشن سے عبارت ہے جسے ہر سو اور ہر لحظہ اللہ کا نام، اللہ کی کبریائی وعظمت کے اظہار میں کھپا دیا۔ جہادی معرکے بھی اسی مقصد کے لیے سر کیے بلکہ صاف صاف فرما دیا:

«مَن قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ العُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ»

''جو اللہ کا کلمہ (اس کا نام، اس کا حکم) بلند کرنے کے لیے قتال کرتا ہے اس کا قتال اللہ کی راہ میں ہے۔''[3]

اس مشن سے بہتر کوئی مشن نہیں کیونکہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام اور ان کے جانشینوں کا یہی مشن تھا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝﴾

''اور اس سے زیادہ اچھی بات والا کون ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں یقیناً مسلمانوں میں سے ہوں۔''[4]

گویا ایسی دعوت الی اللہ جو عمل صالح سے مزین ہو تمام اعمال سے بڑا عمل ہے اور تمام عبادتوں سے

---

① الرعد 36:13. ② يوسف 108:12. ③ صحيح البخاري، حديث:123. 3126 ومسلم:. ④ حم السجدة 33:41.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افضل عبادت اسی فریضہ کی ادائیگی کے بنا پر ہی امت کو ''خیر امت'' قرار دیا گیا۔ علمائے ربانیین اور اولیاء کرام اسی کے علمبردار ہیں۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ سے اعلان کروایا گیا ہے کہ میرا پیروکار وہ ہے جو اللہ کی دعوت دیتا ہے جیسا کہ اوپر سورۃ یوسف:108 کے حوالے سے نقل ہوا ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے کتنی خوبصورت بات فرمائی ہے:

«يَأْمُرُوْنَ الْخَلْقَ بِأَمْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَيَنْهَوْنَ بِنَهْيِهِ، نِيَابَةً عَنِ النَّبِيِّ ﷺ هُمُ الْوَارِثُ عَلَى الْحَقِيْقَةِ شُغْلُهُمْ رَدُّ الْخَلْقِ إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ»[1]

''یہ (اولیاء اللہ) رسول اللہ ﷺ کے نائب بن کے مخلوق کو اللہ کا حکم دیتے اور اللہ تعالیٰ کی منہیات سے روکتے ہیں، درحقیقت یہی رسول اللہ ﷺ کے وارث ہیں، ان کا کام مخلوق کو حق تعالیٰ کے در پر لانا ہے۔''

حضرت شیخ جیلانی رحمہ اللہ بڑی دردمندی سے فرماتے ہیں:

«(يَاقَوْمِ) أَجِيْبُوْنِي فَإِنِّي دَاعِيَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ، أَدْعُوْكُمْ إِلَى بَابِهِ وَطَاعَتِهِ، لَا أَدْعُوْكُمْ إِلَى نَفْسِي. الْمُنَافِقُ لَيْسَ يَدْعُوا الْخَلْقَ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ هُوَ دَاعٍ إِلَى نَفْسِهِ...»[2]

''اے میری قوم! میرے صاحبو، میرا کہنا مانو کیونکہ میں اللہ کا داعی ہوں، میں تمھیں اس کے دروازے اور اس کی اطاعت کی طرف بلاتا ہوں، میں تمھیں اپنے نفس کی طرف نہیں بلاتا، منافق مخلوق کو اللہ عزوجل کی طرف نہیں بلکہ وہ اپنے نفس کی طرف بلاتا ہے۔''

حضرت شیخ جیلانی جہاں مخلوق کو حق کے دروازے پر لانے کی شب و روز دعوت دیتے ہیں وہاں وہ اللہ تعالیٰ سے بڑی عاجزی وانکساری سے یہ دعا بھی کرتے ہیں:

«اَللّٰهُمَّ اهْدِ جَمِيْعَ الْخَلْقِ إِلَى بَابِكَ، هَذَا أَبَدًا سُؤَالِي، وَالْأَمْرُ إِلَيْكَ، هَذَا دُعَاءٌ عَامٌّ أُثَابُ عَلَيْهِ وَاللهُ عَزَّوَجَلَّ يَفْعَلُ فِي خَلْقِهِ مَا يَشَاءُ»[3]

''اے میرے اللہ! ساری مخلوق کو اپنے دروازے کا راستہ دکھلا دے، میرا سوال تو ہمیشہ یہی ہے

[1] الفتح الربانی المجلس الثالث. [2] الفتح الربانی المجلس الثامن. [3] الفتح الربانی المجلس الرابع عشر.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر اختیار اور فیصلہ تیرے ہاتھ میں ہے۔ یہ میری عمومی دعا ہے جس پر مجھے ثواب ملے گا، اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے بارے میں جو چاہے معاملہ فرمائے گا۔''

یعنی ہم تو دعا ہی کر سکتے ہیں، ہدایت فرمانا اور منزل مقصود تک پہنچانا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ یہی طریقہ نبوی ہے رسول اللہ ﷺ نے جہاں شب وروز دعوت وتبلیغ کا فریضہ ادا کیا وہاں قوم کی ہدایت کی دعائیں کیں۔ کیونکہ قوم وملت سے کامل وفاداری اور خیر خواہی کا یہی تقاضا ہے۔

دعوت وتبلیغ کے اسی مشن کو عام کرنے ہر ہر گھر اور ہر ہر فرد تک اسے پہنچانے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ امت کا ہر فرد اپنی اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان: «بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً» کے مطابق اگر کسی کو ایک مسئلہ بھی آتا ہے تو وہ دوسروں تک پہنچائے۔ اس ذمہ داری کی ادائیگی ہر سربراہ خانہ گھر کے افراد سے کر سکتا ہے اور اپنے گھر کے ماحول کو دینی ماحول میں تبدیل کر سکتا ہے۔

امت کا درد رکھنے والے بہت سے حضرات نے دعوت وتبلیغ کے مشن کو عام کرنے کے لیے دعوت دین کی اہمیت وضرورت، اس کا نفع وفائدہ اور اس کے طریقہ کار پر بہترین کتابیں لکھی ہیں انھیں میں ہمارے ممدوح فضیلۃ آب الشیخ الاستاد المقری صہیب احمد میر محمدی ﷾ ہیں جنھوں نے ''دعوت دین کے بنیادی اصول'' کے عنوان پر ایک بہترین کتاب لکھی ہے جس میں دعوت وتبلیغ کی اہمیت وفضائل، دعوت کے اسالیب، دعوت کو چھوڑنے کے نقصانات، داعی کے اوصاف، خواتین اور ان کی دعوت کا دائرہ کار کے علاوہ ایمان اور اسلام کا مفہوم اور اس کے متقاضیات، حسن اخلاق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کی ادائیگی اور اس کی اہمیت وفضیلت، اس کے ثمرات ونتائج پر سیر حاصل بحث کی ہے اور ان مباحث میں کوئی گوشہ تشنہ نہیں چھوڑا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے عامۃ الناس کے علاوہ دعوت کے میدان میں کام کرنے والوں کے لیے بالخصوص راہنمائی کا ذریعہ بنائے اور اس کا فیض گھر گھر عام کرے اور دعا گو ہوں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ قاری صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اسے ان کے لیے توشہ آخرت بنائے۔ آمین

حررہ

ارشاد الحق اثری عفی عنہ

شعبان المعظم 1439، 19 اپریل 2018ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ، وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْ بَلَّغُوا الْعِلْمَ وَخَدَمُوا الدِّیْنَ، وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ، وَبَعْدُ:

ہر دور میں رب ذو الجلال نے اپنے دین کی خدمت کے لیے علماء حق پیداء کیے، جنھوں نے دین اسلام کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ اور یہ توفیق ایزدی سے ہی ہوسکتا ہے کسی کا ذاتی کمال نہیں ہر محاذ پر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مسلک حق کا دفاع کیا جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ وابن قیم رحمہما اللہ ہندوستان میں شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ جنھوں نے پورے اسلام کے دفاع کا حق ادا کر دیا، میں سمجھتا ہوں کہ علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ بھی اسی صف کے مجاہد اسلام تھے، تبلیغ اسلام کے لیے رب کائنات نے جن کو پسند فرمایا اور جنھوں نے اصلاح امت کا بیڑا اٹھایا شیخین حضرت مولانا حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی اور حضرت مولانا محمد یحییٰ شرقپوری رحمہما اللہ تعالیٰ انتہائی قابل ذکر ہیں۔

عزیز ومکرم شیخ قاری صہیب احمد میر محمدی نے حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی رحمہ اللہ کے بمنزلہ ہارون وزیر موسیٰ علیہ السلام ہونے کا حق ادا کر دیا ان کی دلی خواہش تھی کہ تبلیغی مشن کے لیے قرآن وحدیث کی روشنی میں ایک نصاب منتخب ہو جائے جس کمی کو پورا کرنے کے لیے شیخ قاری صہیب احمد میر محمدی نے تبلیغ دین کے بنیادی اصول تحریر کر کے بڑی محنت کی اور تبلیغی کام کے لیے آسانی پیدا کر دی۔

اللہ تعالیٰ ان کی صلاحیتوں میں برکت اور اضافہ فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان کو اپنے دین حنیف کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبول فرمائے۔ اور اس کے لیے تادیر سلامت رکھے۔

ویرحم اللہ عبدا قال آمینا

فقیر بارگاہ رب العالمین

محمد عزیر

نائب رئیس

ادارۃ الاصلاح ٹرسٹ

بونگہ بلوچاں پھول نگر قصور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

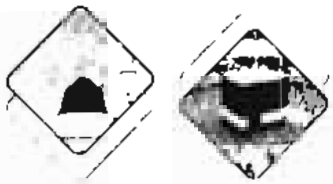

تقریظ

اَلْحَمْدُ لله رَبِّ الْعٰلَمِين، وَالصلاة وَالسلام عَلٰى أَشْرَفِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِين، وَعَلٰى آلِهِ الطَّاهِرِين وَأَصْحَابِهِ الطَّيِّبِين، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّين، وَبَعْدُ:

دعوت الی اللہ دین کے اہم واجبات، افضل ترین اعمال اور تقرب الٰہی کا ذریعہ بننے والی اہم عبادات میں سے ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس عظیم الشان عمل کی نسبت اپنی طرف کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَاللّٰهُ يَدْعُوٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ﴾

''جبکہ اللہ اپنے اذن سے جنت اور مغفرت کی طرف دعوت دیتا ہے۔''[1]

اسی طرح فرمایا:

﴿وَاللّٰهُ يَدْعُوٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ۭ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝﴾

''اور اللہ سلامتی کے گھر (جنت) کی طرف دعوت دیتا ہے اور وہ جسے چاہتا ہے راہ ہدایت دکھلا دیتا ہے۔''[2]

اور اللہ تعالیٰ نے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو دعوت الی اللہ کا مشن سونپ کر بھیجا اور اپنے پیارے پیغمبر جناب محمد ﷺ کو بھی داعی الی اللہ بنا کر مبعوث فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝﴾

[1] البقرۃ 2:221. [2] یونس 10:25.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے نبی! ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف دعوت دینے والا اور روشن چراغ (بنا کر بھیجا) ہے۔''[1]

دعوت الی اللہ ہی امام الانبیاء جناب محمد ﷺ اور ان کے تمام متبعین کا راستہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ﴾

''آپ کہہ دیجیے کہ یہی میرا راستہ ہے، میں علی وجہ البصیرت اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں، میں بھی اور ہر وہ شخص جس نے میری اتباع کی۔''[2]

چنانچہ نبی کریم ﷺ نبوت و رسالت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد موت آنے تک اسی فریضہ کی ادائیگی میں لگے رہے۔ لوگوں کو اللہ اور اس کے دین حق کی طرف دعوت دیتے رہے۔ نیکی کی تلقین اور برائی سے منع کرتے رہے۔ اور آپ ﷺ نے اپنی امت کی خیر خواہی کرتے ہوئے لوگوں کو ہر اس کام کا حکم دیا جو اللہ کے قریب کرنے والا اور جہنم سے دور کرنے والا تھا۔ اور ہر اس کام سے منع کیا جو اللہ سے دور اور جہنم کے قریب کرنے والا تھا۔ آپ ﷺ نے دعوت الی اللہ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا اور وعظ و نصیحت، ترغیب و ترہیب، تعلیم و تربیت اور اوامر و نواہی کے ذریعے لوگوں تک اللہ کی وحی کو پہنچایا، ان کے عقائد و اعمال کی اصلاح فرمائی اور اس کے ساتھ ساتھ تزکیہ نفس کے ذریعے ان کے اخلاق و کردار کو بھی سنوارا۔ یہ وہ مشن ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سونپا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝﴾

''بے شک مومنوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے انھی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا جو انھیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا اور ان کا تزکیہ کرتا ہے۔ نیز انھیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ یقیناً یہ سب اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔''[3]

نبی کریم ﷺ نے زمان و مکان کی پروا کیے بغیر ہر جگہ اور ہر وقت دعوت الی اللہ کا اہتمام فرمایا۔ مسجد

① الأحزاب:43:33، 44. ② يوسف 108:12. ③ آل عمران 164:3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں، بازار میں، گھر میں، راستے پر، میدانوں میں، پہاڑوں میں، حتیٰ کہ قبرستان میں، سفر میں، حضر میں، سردی میں، گرمی میں، خوشی میں، غمی میں الغرض یہ ہے کہ ہر حال میں اور ہر مقام پر اس فریضہ کو سرانجام دیا۔ آپ ﷺ نے مختلف مواقع ومناسبات کو بھی غنیمت جانا اور انفرادی واجتماعی طور پر لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف بلایا۔ نیز آپ ﷺ نے ہر طبقے کے لوگوں کو دعوت دی۔ مردوں کو بھی دی، عورتوں کو بھی دی۔ بڑوں کو بھی دی، چھوٹوں کو بھی دی۔ امیروں کو بھی دی، غریبوں کو بھی دی۔ مختلف قبیلوں کے سرداروں کو بھی دی، عام لوگوں کو بھی دی۔ جو آپ ﷺ سے محبت کرتے تھے انھیں بھی دی اور جو آپ ﷺ سے بغض وعداوت رکھتے تھے انھیں بھی دی۔ جن لوگوں نے آپ ﷺ کی بات کو سننا گوارا کیا انھیں بھی دی اور جنھوں نے آپ ﷺ سے اعراض کیا انھیں بھی دی۔ بلکہ جن لوگوں نے آپ ﷺ کو اذیتیں اور تکلیفیں پہنچائیں، آپ ﷺ نے انھیں بھی دعوت دی اور ان کی ہدایت کے لیے رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی کیں۔ اور اس راستے میں آنے والی آزمائشوں اور مصیبتوں پر صبر کیا اور انھیں اللہ کی رضا کی خاطر برداشت کیا۔

یہ سب کچھ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو عملی جامہ پہناتے ہوئے کیا:

﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾

''آپ اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ دعوت دیجیے اور ان سے ایسے طریقے سے مباحثہ کیجیے جو بہترین ہو۔''[1]

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نصابِ دعوت بھی بیان کر دیا ہے اور اسلوب دعوت بھی۔

چنانچہ ﴿سَبِيْلِ رَبِّكَ﴾ فرما کر نصابِ دعوت متعین فرما دیا، کیونکہ رب کی سبیل یقینی طور پر اس کا دین ہی ہے۔ اور دین وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر جناب محمد ﷺ پر وحی کی صورت میں نازل کیا اور اسے آپ ﷺ نے ﴿لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ﴾ پر عمل کرتے ہوئے اپنے قول وعمل کے ذریعے بیان فرمایا۔ گویا رب کی سبیل جس کی طرف لوگوں کو دعوت دینی ہے اُس سے مراد اللہ کی کتاب اور نبی کریم ﷺ کی صحیح احادیث مبارکہ ہیں۔ نصابِ دعوت متعین کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اسلوبِ دعوت بھی بیان فرما دیا ہے۔ اور وہ ہے: حکمت، بہترین نصیحت اور انتہائی عمدہ طریقے سے بحث وتکرار۔

[1] النحل 125:16.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ نے ﴿فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ﴾ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے وحی الٰہی سے تمسک کیا، اسی کی طرف لوگوں کو دعوت دی۔ اور اسی کو اپنے لیے اور اپنی امت کے لیے دستور حیات بنایا۔ حتی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بارے میں یہ گواہی دی کہ:

﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝﴾

''وہ (نبی ﷺ) اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے، جو کہتے ہیں وہ اللہ کی نازل کردہ وحی ہی ہوتی ہے۔''[1]

یہ نبی کریم ﷺ کا منہج دعوت تھا جسے آپ ﷺ نے نبوت ملنے سے اپنی وفات تک (تیئس سال) اختیار کیے رکھا۔ اسی پر آپ زندہ رہے اور اسی پر آپ کی موت آئی، پھر آپ ﷺ کے تربیت یافتہ شاگردان گرامی (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے بھی اسی منہج کو اپنایا اور قرآن وحدیث کو سامنے رکھتے ہوئے دین اسلام اور شریعت محمدیہ کی دعوت وتبلیغ کی۔ ان کے بعد ان کے پیروکار (تابعین رحمہم اللہ) نے بھی یہی طرز عمل اختیار کیا۔ گویا اس امت کے بہترین لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ) نے صرف کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کو ہی دعوت وتبلیغ کا محور بنایا۔

قرون مفضلہ کے مذکورہ حضرات نے دعوت الی اللہ کے لیے جو منہج اختیار کیا، وہی منہج آج بھی دین اسلام کی دعوت کا منہج ہے اور وہی منہج قیامت تک رہے گا، لہٰذا میدان دعوت میں کام کرنے والے مبلغین، واعظین، خطباء اور دعاۃ حضرات پر لازم ہے کہ وہ اسی منہج کو اختیار کریں، کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھام لیں، انھی دو چیزوں کی روشنی میں تعلیم وتربیت، خطبہ وخطاب، وعظ وتبلیغ، ترغیب وترہیب، امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور تزکیہ نفس کا اہتمام کریں۔ کتاب اللہ کے علاوہ صرف صحیح وحسن احادیث نبویہ پر اکتفا کریں، سچے واقعات بیان کریں اور جھوٹی کہانیوں سے اجتناب کریں۔ جو لوگ اس شاندار منہج کو اختیار کریں گے وہی کامیاب ہوں گے اور انھی کی دعوت کامرانی سے ہمکنار ہوگی۔ اور جو لوگ اس سے انحراف کریں گے وہ خود بھی مٹ جائیں گے اور ان کی دعوت کا بھی نام ونشان نہیں رہے گا۔

قارئین کرام! زیر نظر کتاب (دعوت دین کے بنیادی اصول) محترم جناب قاری صہیب احمد صاحب میر محمدی حفظہ اللہ کی تالیف ہے، جو ایک مشہور عالم دین اور معروف اسلامی سکالر ہیں۔ اللہ رب العزت نے انھیں

[1] النجم 53:3، 4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریر وتحریر دونوں میدانوں میں بڑی صلاحیتوں سے نوازا ہے اور ان سے دین کی خدمت لے رہا ہے۔ میں دعا گو ہوں کہ باری تعالیٰ ان کی خدمات جلیلہ کو قبول فرمائے اور ان سے دین حنیف کی خدمت کا مزید کام لے۔ اور ان کے علم وعمل اور اہل وعیال میں برکت دے۔ اور انھیں دین ودنیا کی ہر خیر وبھلائی نصیب کرے اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔ نیز انھیں ان کے والدین اور اساتذہ کرام کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔

اس کتاب میں مولف موصوف نے دعوت دین کے پانچ بنیادی اصول تفصیلا بیان کیے ہیں۔ یہ اصول اسلام کے بنیادی عقائد، اہم ترین عبادات اور ان کے احکامات، شرعی آداب، اخلاق حسنہ اور دعوت وتبلیغ پر مشتمل ہیں۔ اس اجمال کی تفصیل کچھ یوں ہے:

پہلا اصول اسلام ہے۔ اس میں محاسن اسلام، خصائص اسلام، نواقض اسلام اور پھر اسلام کے پانچوں ارکان بیان کیے گئے ہیں، چنانچہ توحید کی اقسام، فضائل لا الہ الا اللہ، توحید کے فوائد وثمرات، نماز، روزہ، زکاۃ اور حج بیت اللہ کے اہم احکامات دلائل وبراہین کے ساتھ ذکر کیے گئے ہیں۔

دوسرا اصول ایمان ہے۔ جس میں ایمان کے فوائد وثمرات اور اس کے چھ ارکان بیان کیے گئے ہیں۔

تیسرا اصول احسان ہے۔ جس میں احسان کے منطلقات، اس کے فوائد وثمرات، خشوع کے فضائل اور عدم خشوع کے نقصانات ذکر کیے گئے ہیں۔

چوتھا اصول حسن اخلاق ہے۔ جس میں اچھے اخلاق کے فوائد وثمرات ذکر کیے گئے ہیں اور نبی کریم ﷺ کے اعلیٰ اخلاق کے چند نمونے پیش کیے گئے ہیں۔

پانچواں اصول تبلیغ ونفیر ہے۔ جس میں تبلیغ دین کی اہمیت اور اس کے فوائد وثمرات بیان کیے گئے ہیں اور آخر میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہمیت، اس کے فضائل اور اسے ترک کرنے کے نقصانات کو بیان کیا گیا ہے۔

یوں یہ کتاب دعوتِ دین کا ایک جامع نصاب ہے اور دین کی ان اساسیات پر مشتمل ہے جنھیں لوگوں تک پہنچانا انتہائی ضروری ہے۔

اِس کتاب کی چند اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

کتاب کی ابتداء میں بڑا ہی وقیع اور مفید مقدمہ قائم کیا گیا ہے۔ جس میں دعوتِ دین کی اہمیت، اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے فضائل اور فوائد وثمرات، دعوت دین کو چھوڑنے کے نقصانات، داعی کے اوصاف، خواتین کے لیے دعوت کا دائرہ کار اور اس کی شروط، دعوت دین کے سلیقے، دعوت دین کے اسالیب، تربیت اور دعوت کے میادین وغیرہ جیسے اہم موضوعات قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کیے گئے ہیں۔

دعوت دین کے پانچ اصولوں کی بنیاد مشہور حدیث حدیث جبریل ہے۔جس کے آخر میں اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ جبریل امین علیہ السلام تھے جو تمھیں دین کی تعلیم دینے آئے تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دعوت دین میں یہ اصول انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔

اس کتاب میں پیش کیے گئے مواد کو قرآن وسنت کے دلائل وبراہین کے ساتھ مزین کیا گیا ہے۔

ہر موضوع کے ذیلی عناوین قائم کیے گئے ہیں اور انھیں نمبر وائز ذکر کر کے ہر موضوع کو قارئین ومبلغین کے لیے آسان تر بنایا گیا ہے۔

اختلافی مسائل میں اختلافات کو ذکر کرنے سے احتراز کیا گیا ہے اور صرف راجح موقف کو بمع دلیل ذکر کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔

احادیث کے ضروری حوالے درج کر دیے گئے ہیں اور لمبی چوڑی تخریجات سے اجتناب کیا گیا ہے۔

صرف صحیح اور حسن احادیث ذکر کی گئی ہیں، شیخ البانی رحمہ اللہ کی تصحیحات کے حوالے دے دیے گئے ہیں اور ضعیف وموضوع احادیث سے کلی طور پر اجتناب کیا گیا ہے۔

پوری کتاب میں غیر ضروری تفصیلات سے اجتناب کیا گیا ہے اور ٹو دا پوائنٹ گفتگو کی گئی ہے۔

ان اہم خصوصیات کی بناء پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ زیر نظر کتاب اپنے موضوع پر ایک منفرد کتاب ہے اور مبلغین، واعظین، خطباء اور ائمہ مساجد وغیرہم کے لیے انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔طلباء اور علماء کے لیے یکساں طور پر مفید ہے۔ اسلوب نگارش بہت اچھا ہے اور اس کی زبان بہت ہی آسان فہم ہے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ مولف کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور اسے ان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔آمین۔

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

حافظ محمد اسحاق، کویت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

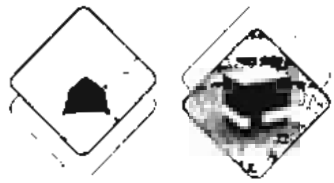

عرض مؤلف

اللہ رب العزت ہم سب کا خالق و مالک ہے اور اس نے ہماری تخلیق صرف اپنی عبادت کے لیے کی ہے۔ اسی مقصد تخلیق کی وضاحت کے لیے اس نے انبیاء و رُسل کی بعثت کا تسلسل قائم کیا اور ان نفوسِ قدسیہ کو اپنے دِین کی تبلیغ و ترویج کے لیے یکے بعد دیگرے مبعوث کرتا رہا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ﴾

''اور یقیناً ہم نے ہر اُمت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور معبودانِ باطلہ سے اجتناب کرو۔ پس بعض لوگوں کو تو اللہ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہوگئی۔ سو تم خود زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا؟''[1]

لہٰذا انبیاء و رُسل نے اس ذِمہ داری کو نبھانے کے لیے اپنے لیل و نہار کو وقف کر دیا اور اللہ کی طرف سے بھیجے گئے دستورِ حیات کی قولی و عملی طور پر خوب وضاحتیں کیں اور یہ وہی دستورِ حیات ہے جس کا تذکرہ قرآن میں یوں ہوا ہے:

﴿إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ﴾

''یقیناً اللہ کے ہاں دِین، اسلام ہی ہے۔''[2]

① النحل 16:36. ② آل عمران 3:19.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور یہ وہی دین ہے جو صرف آخری پیغمبر کا نہیں بلکہ تمام پیغمبروں کا مشترکہ دین ہے، جیسا کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ﴾

''اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے وہی دین مقرر کیا ہے جس کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو ہم نے تیری طرف وحی کی ہے اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔''[1]

اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتلا دیا کہ اللہ کے ہاں بطورِ دین صرف اسلام ہی مقبول ہے، اس کے علاوہ جو بھی دین بطورِ دستورِ حیات اور مذہب اختیار کیا جائے گا تو وہ قابل قبول نہ ہوگا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝﴾

''اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا تو اس سے وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔''[2]

اس دین اسلام کی آخری شکل قرآن مجید کی صورت میں نبی ﷺ پر نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کتابِ مقدس کو رُشد و ہدایت کے سرچشمہ کے طور پر نازل فرمایا۔ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر جب نبی ﷺ کے ایک لاکھ چوالیس ہزار جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حاضر ہوئے تو آپ نے اس دین اسلام کی ہر طرح سے وضاحت کرنے اور اس کے تمام پہلوؤں کو مکمل بیان کرنے کے بعد فرمایا:

«أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟»

''سنو! کیا میں نے (اللہ کا پیغام) پہنچا دیا؟''

تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے اللہ کو گواہ بناتے ہوئے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ»

''اے اللہ! گواہ رہنا۔ پس جو موجود ہے وہ (یہ پیغام) اس تک پہنچا دے جو موجود نہیں ہے۔''[3]

[1] الشوریٰ 13:42. [2] آل عمران 85:3. [3] صحيح البخاري، حديث: 1741. صحيح مسلم، حديث: 1679.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سکھلایا ہوا دین دُنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کا عزم کیا اور پھر اس کی دعوت و تبلیغ کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔

اصحاب رسول وہ ہستیاں ہیں جنھوں نے دین کو بلاواسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا، سیکھا اور اپنایا اور یہی وہ اصحاب سعادت ہیں کہ جن کے متعلق رب تعالیٰ نے فرمایا:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾

''تم بہترین اُمت ہو جسے لوگوں کے لیے نکالا گیا ہے، تم نیکی کا حکم دیتے ہو، برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔''[1]

ان کی قدر و منزلت اور شان و رِفعت تو یہ ہے کہ خود رب کریم نے انھیں ان اعزازات سے نوازا ہے کہ:

﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ﴾

''یہی لوگ ہی ہدایت پانے والے ہیں۔''[2]

﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾

''یہی لوگ ہی کامیابی پانے والے ہیں۔''[3]

﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾

''یہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔''[4]

﴿أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾

''یہ لوگ اللہ کی جماعت ہیں، آگاہ رہو! یقیناً اللہ کی جماعت کے لوگ ہی کامیابی پانے والے ہیں۔''[5]

اور ان تمام اعزازات کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایسی ڈگری سے نوازا کہ ساری کائنات کی ڈگریاں جمع ہو کر بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ فرمایا:

﴿رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ﴾

① آل عمران 110:3. ② الحجرات 7:49. ③ التوبة 20:9. ④ الأعراف 157:7. ⑤ المجادلة 22:58.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ ان سے راضی ہو گیا اور یہ اس سے راضی ہو گئے۔''[1]

اور رسولِ اکرم ﷺ نے اپنے عہد مبارک کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے کو بہترین قرار دیا، جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«خَيْرُ النَّاسِ الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ، ثُمَّ الثَّانِي، ثُمَّ الثَّالِثُ»

''لوگوں کا بہترین زمانہ وہ ہے جس میں میں موجود ہوں، پھر دوسرا، پھر تیسرا۔''[2]

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الثَّانِي، ثُمَّ الثَّالِثُ، ثُمَّ يَجِيئُ قَوْمٌ لَا خَيْرَ فِيهِمْ»

''لوگوں کا بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے، پھر دوسرا، پھر تیسرا، پھر ایسے لوگ آ جائیں گے جن میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہوگی۔''[3]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثْتُ فِيهِمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ»

''میری اُمت کے بہترین لوگ اس زمانے کے ہیں جس میں میری بعثت ہوئی، پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ (کے دور میں) ہوں گے، پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو موٹا ہونا پسند کریں گے (یعنی آرام طلب اور عیش پسند ہوں گے)۔''[4]

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ»

''تم میں سے بہترین میرا زمانہ ہے، پھر جو ان کے بعد آئیں گے، پھر جو ان کے بعد آئیں گے۔''[5]

ان تمام روایات سے معلوم ہوا کہ سب سے بہترین زمانہ نبی کریم ﷺ کا زمانہ تھا، اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دور اور اس کے بعد تابعین عظام رحمہم اللہ کا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ فضیلت و مرتبت اس لیے نصیب

① البينة 8:98. ② صحيح الجامع، حديث: 4424. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1841.
③ صحيح الجامع، حديث: 3293. ④ صحيح مسلم، حديث: 2534. ⑤ صحيح البخاري، حديث: 2651.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئی کیونکہ انھوں نے اس دین کی آبیاری کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے اخلاص کے بدولت اس قدر فائق ہیں کہ ہمارا عمل ان کے کسی ایک حصے تک بھی نہیں پہنچتا۔ جیسا کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ»

''اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو ان کے ایک مُد بلکہ آدھے مُد (صدقے کے اجر وثواب) کو بھی نہیں پہنچ پائے گا۔''[1]

اور سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَمَوْقِفُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً ان (صحابہ) میں سے کسی ایک کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گھڑی ٹھہرنا، دُنیا اور جو کچھ اس میں موجود ہے، سے بہتر ہے۔''[2]

اور اسی عظمت کی وضاحت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ میں فرمائی ہے کہ:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ فَاخْتَارَ مُحَمَّدًا فَبَعَثَهُ بِرِسَالَاتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ النَّاسِ بَعْدَهُ فَاخْتَارَ لَهُ أَصْحَابَهُ فَجَعَلَهُمْ أَنْصَارَ دِينِهِ وَوُزَرَاءَ نَبِيِّهِ ﷺ.

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دِلوں میں دیکھا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو منتخب فرمایا، پھر انھیں اپنے پیغامات دے کر (دنیا میں) بھیجا، پھر ان کے بعد لوگوں کے دِلوں میں دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آپ کے ساتھیوں کا انتخاب فرمایا، پھر انھیں اپنے دِین کے مددگار اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وُزراء بنا دیا۔''[3]

اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

---

① صحيح البخاري، حديث: 3673. صحيح مسلم، حديث: 2540. ② الرياض النضرة: 51/3. ③ مسند أبي داود الطيالسي: 243.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

من كانَ مُسْتَنًّا فليَسْتَنَّ بِمَنْ قد مات. أولئك أصحابُ مُحمد ﷺ كانوا خيرَ هذهِ الأُمّةِ. أبرَّها قُلوبا. وأعمقَها عِلما. وأقلَّها تكلُّفا. قومٌ اختارهم الله لِصحبةِ نبيِّه ﷺ ونَقْلِ دِينه. فتشبَّهوا بأخلاقِهم وطرائقِهم فهم أصحابُ مُحمّد ﷺ. كانوا على الهُدى المُستقيم والله ربِّ الكعبة.

''جو شخص زندگی گزارنے کا طریقہ اختیار کرنا چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ ان کا طریقہ اختیار کرے جو وفات پا گئے ہیں اور وہ اصحاب محمد ﷺ ہیں، جو اس اُمت کے بہترین لوگ تھے، سب سے نیک دِل تھے، علم میں سب سے گہرے تھے اور تکلفات میں سب سے کم تھے۔ وہ ایسے (سعادت مند) لوگ تھے کہ جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی صحبت کے لیے منتخب فرمایا اور اپنے دِین کو نقل (تبلیغ و ترویج) کرنے کے لیے چُنا، چنانچہ انھی کے اخلاق اور طریقوں کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالو کیونکہ وہ محمد ﷺ کے ساتھی تھے۔ اللہ کی قسم! وہ سیدھی ہدایت پر تھے۔''[1]

اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے ان مبارک ہستیوں کے ایمان کو معیار، میزان اور نمونہ قرار دیا ہے، جیسا کہ فرمایا:

﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾

''اگر وہ اسی جیسا ایمان لائیں جیسا تم ایمان لائے ہو تو یقیناً وہ ہدایت پا جائیں گے۔''[2]

اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبانِ اطہر سے بعد میں آنے والے لوگوں کی راہنمائی بھی کر دی اور فرمایا:

«إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ افْتَرَقَتْ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَإِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ»

''یقیناً بنی اسرائیل اکہتر (71) فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری اُمت عنقریب بہتر (72) فرقوں میں بٹ جائے گی، سب کے سب فرقے جہنم میں جائیں گے، سوائے ایک کے اور وہ ''جماعت'' ہوں گے۔''[3]

[1] حلية الأولياء لأبي نعيم: 1/305. [2] البقرة 2:137. [3] صحيح الجامع، حديث: 2042. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 204.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«افترقت اليهود على إحدى وسبعين فرقة، واحدة في الجنة وسبعون في النار، وافترقت النصارى على اثنتين وسبعين فرقة، فإحدى وسبعون في النار وواحدة في الجنة. والذي نفسي بيده لتفترقن أمتي على ثلاث وسبعين فرقة، فواحدة في الجنة واثنتان وسبعون في النار»

''یہود 71 فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے، (جن میں سے) ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور ستر جہنم میں۔ نصاریٰ 72 فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے، اکہتر جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً میری اُمت 73 فرقوں میں تقسیم ہوگی (جن میں سے) ایک جنت میں جائے گا اور 72 جہنم میں جائیں گے۔''

پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ (جنت میں جانے والے) کون لوگ ہوں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«هُمُ الْجَمَاعَةُ»

وہ لوگ ''جماعت'' ہوں گے۔[1]

اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً»

''یقیناً بنی اسرائیل 72 فرقوں میں بٹ گئے تھے جبکہ میری اُمت 73 فرقوں میں تقسیم ہوگی، جو سب کے سب جہنمی ہوں گے، سوائے ایک کے۔''

لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ ایک کون ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي»

''جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر قائم ہوں گے۔''[2]

[1] صحيح الجامع، حديث: 1082. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1492. [2] جامع الترمذي، حديث: 2641.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ایسی جماعت پر ہی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے، جیسا کہ سیدنا عرفجہ بن شریح اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا:

«إِنَّ يَدَ اللهِ مَعَ الجَمَاعَةِ وَإِنَّ الشَّيطَانَ مَعَ مَنْ فَارَقَ الجَمَاعَةَ يَرْكُضُ»

''یقیناً اللہ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہوتا ہے اور بلاشبہ شیطان اس شخص کے ساتھ ہوتا ہے جو جماعت سے الگ ہو جاتا ہے، وہ اسے لات مار کر ہانکتا ہے۔''[1]

اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي عَلَى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللهِ عَلَى الجَمَاعَةِ»

''یقیناً اللہ تعالیٰ میری اُمت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔''[2]

اور سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ»

''جماعت باعثِ رحمت ہے اور علیحدگی اختیار کرنا باعثِ عذاب ہے۔''[3]

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ فَارَقَ الجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ»

''جس نے جماعت سے بالشت بھر بھی علیحدگی اختیار کی، اس نے اسلام کی رسّی کو اپنے گلے سے اُتار پھینکا۔''[4]

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ فَارَقَ الجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ، إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً»

''جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی علیحدگی اختیار کرتا ہے، پھر (اسی حالت میں) مرجاتا ہے تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔''[5]

---

[1] سنن النسائي: 4020. صحيح الجامع، حديث: 3695. [2] صحيح الجامع، حديث: 4457. [3] مسند أحمد، حديث: 18449. صحيح الجامع، حديث: 6119. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 167. [4] سنن أبي داود، حديث: 4758. صحيح الجامع، حديث: 3755. [5] صحيح البخاري، حديث: 7054.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اسی بارے میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«من خرج من الطاعة، وفارق الجماعة فمات، مات ميتة جاهلية، ومن قاتل تحت راية عمية، يغضب لعصبة، أو يدعو إلى عصبة، أو ينصر عصبة، فقتل، فقتلة جاهلية»

''جو شخص (مسلمانوں کے امیر کی) اطاعت سے نکلا اور جماعت سے الگ ہو گیا، پھر (اسی حالت میں) مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ اور جو شخص اندھے تعصب کے جھنڈے تلے لڑا، اپنی عصبیت (قوم، قبیلے) کی خاطر غصے میں آیا یا اس نے کسی عصبیت کی طرف دعوت دی یا عصبیت کی مدد کرتے ہوئے مارا گیا تو وہ جاہلیت کی موت ہو گی۔''[1]

گویا نبی ﷺ نے ہمیں واضح طور پر یہ بتلا دیا کہ ہدایت و نجات کا ضامن جو منہج ہے وہ کوئی ایک نام نہیں ہے بلکہ ایک کام ہے اور پھر کام بھی وہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ کا ہے، یعنی آپ ﷺ نے ہمیں صاف، واضح اور روشن منہج کی خبر دے دی ہے کہ جو بھی «مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي» کا مصداق بنے گا، وہی صحیح منہج پر ہو گا اور وہی جہنم سے نجات پا کر جنت کا حق دار قرار پائے گا۔

اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث:

«مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِي، وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ»

''اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی سوجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے۔ میں تو بس تقسیم کرنے والا ہوں، دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ اُمت ہمیشہ اللہ کے اَمر پر قائم رہے گی اور ان کے مخالفین انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے۔''[2]

کے بارے میں جب امام اہل السنۃ والجماعۃ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اس سے مراد کون لوگ ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا:

إِنْ لَمْ يَكُونُوا أَهْلَ الْحَدِيثِ فَلَا أَدْرِي مَنْ هُمْ.

① صحيح مسلم، حديث: 1848. ② صحيح البخاري، حديث: 71.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اگر اس سے مراد اہل الحدیث نہیں ہیں تو پھر میں نہیں جانتا کہ اور کون ہو سکتے ہیں؟''[1]

اصحاب الحدیث کے ساتھ منسلک رہنے کی نصیحت کرتے ہوئے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

عَلَيْكُمْ بِأَصْحَابِ الْحَدِيثِ فَإِنَّهُمْ أَكْثَرُ النَّاسِ صَوَابًا.

''اصحاب حدیث کو لازم پکڑو کیونکہ یقیناً وہی تمام لوگوں سے زیادہ صحیح راستے پر ہیں۔''[2]

امام ابوعثمان الصابونی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

إِنَّ أَصْحَابَ الْحَدِيثِ الْمُتَمَسِّكِينَ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، حَفِظَ اللهُ أَحْيَاءَهُمْ، وَرَحِمَ أَمْوَاتَهُمْ، يَشْهَدُونَ لِلَّهِ تَعَالَى بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِلرَّسُولِ بِالرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ.

''اصحاب الحدیث سے مراد کتاب وسنت پر مضبوطی سے عمل پیرا رہنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے زندوں کی حفاظت فرمائے اور فوت شدگان پر رحم فرمائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی نبوت ورسالت کی گواہی دیتے ہیں۔''[3]

حق والے لوگ اس منہج کو پسند کرتے ہیں اور جو سنت کی حلاوت سے محروم ہوتے ہیں وہ ان سے بغض رکھتے ہیں، جیسا کہ امام احمد بن سنان القطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ فِي الدُّنْيَا مُبْتَدِعٌ إِلَّا وَهُوَ يُبْغِضُ أَهْلَ الْحَدِيثِ، فَإِذَا ابْتَدَعَ الرَّجُلُ نُزِعَ حَلَاوَةُ الْحَدِيثِ مِنْ قَلْبِهِ.

''دنیا میں جو بھی بدعتی شخص موجود ہے وہ اہل حدیث سے بغض ہی رکھتا ہے، سو جب کوئی شخص بدعت کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے دل سے حدیث کی حلاوت و چاشنی چھین لی جاتی ہے۔''[4]

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ كَذَالِكَ»

---

① فتح الباری لابن حجر: 1/216. ② الآداب الشرعیة: 1/230. ③ عقیدة السلف أصحاب الحدیث، ص: 3، 4.
④ تذکرة الحفاظ: 2/52. شرف أصحاب الحدیث، ص: 73.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میری اُمت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر (قائم رہتے ہوئے) غالب رہے گا، جو شخص بھی ان کو رُسوا کرنا چاہے گا وہ انھیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا، حتیٰ کہ اللہ کا حکم آ جائے اور وہ اسی طرح ہوں گے۔''[1]

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ طائفہ منصورہ سے کون لوگ مراد ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا:

إن لم تكن هذه العصابة المنصورة أصحاب الحديث فلا أدري من هم.

''اگر اس سے مراد اصحاب الحدیث نہیں ہیں تو پھر میں نہیں جانتا کہ اور کون لوگ ہیں۔''[2]

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

يعني أصحاب الحديث.

''اس سے مراد اصحاب الحدیث ہیں۔''[3]

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

هم عندي أصحاب الحديث.

''میرے نزدیک طائفہ منصورہ سے مراد اصحاب الحدیث ہی ہیں۔''[4]

اور یہی وہ لوگ ہیں جنھیں ''اہل الاثر'' کہا جاتا ہے، جیسا کہ امام رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

مَذْهَبُنَا وَاخْتِيَارُنَا اتِّبَاعُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ وَالتَّابِعِينَ ... وَالتَّمَسُّكُ بِمَذْهَبِ أَهْلِ الْأَثَرِ.

''ہمارا مذہب اور اختیار رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کی اتباع اور اہلِ اثر (کتاب وسنت کے پیروکاروں) کے مسلک کو تھامنا ہے۔''[5]

بدعتی شخص کی جیسے یہ علامت ہے کہ وہ اہل الحدیث سے بغض رکھتا ہے، اسی طرح اس کی یہ بھی نشانی ہے کہ وہ اہل الاثر کے بارے میں زبان دراز بھی ہوتا ہے، جیسا کہ امام ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَلَامَةُ أَهْلِ الْبِدَعِ الْوَقِيعَةُ فِي أَهْلِ الْأَثَرِ.

''بدعتی لوگوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ کتاب وسنت پر عمل پیرا ہونے والوں کے متعلق زبان درازی

---

① صحيح مسلم، حديث: 1920. ② معرفة علوم الحديث، ص: 2. ③ فتح الباري: 13/293. ④ شرف أصحاب الحديث، ص: 26. 4 شرح اعتقاد أهل السنة: 1/179. ⑤ اعتقاد اهل السنة: 1/60.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔"

اور یہی سلف اور اہل السنۃ والجماعۃ کا مذہب ہے، جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے باب باندھا ہے:

بَابُ مَا كَانَ السَّلَفُ يَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِهِمْ وَأَسْفَارِهِمْ مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَغَيْرِهِ

"سلف صالحین اپنے گھروں اور سفروں میں کھانا اور گوشت وغیرہ محفوظ کرلیا کرتے تھے۔"

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

اَلسَّلَفُ أَيْ مِنَ الصَّحَابَةِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ.

"سلف سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد آنے والے (صالح) لوگ ہیں۔"[1]

اسی طرح شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

مِنَ الْمُسْتَقَرِّ فِي أَذْهَانِ الْمُسْلِمِينَ أَنَّ وَرَثَةَ الرَّسُلِ وَخُلَفَاءَ الْأَنْبِيَاءِ هُمُ الَّذِينَ قَامُوا بِالدِّينِ عِلْمًا وَعَمَلًا وَدَعْوَةً إِلَى اللهِ وَالرَّسُولِ فَهَؤُلَاءِ أَتْبَاعُ الرَّسُولِ حَقًّا.

"مسلمانوں کے ذہنوں میں جو بات پختہ ہے کہ رسولوں کے وارث اور نبیوں کے خلفاء وہی ہوتے ہیں جو دین کا صحیح علم رکھنے والے، عمل کرنے والے اور اللہ و رسول کی طرف دعوت دینے والے ہوتے ہیں، یہی لوگ حقیقت میں رسولوں کی اتباع کرنے والے ہوتے ہیں۔"[2]

ان وضاحتوں سے پتا چلا کہ جماعت اور طائفہ منصورہ سے مراد وہی لوگ ہیں جو «مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي» کے منہج پر قائم ہیں، جو قرآن کے ساتھ ساتھ حدیث کے ساتھ سچی محبت رکھتے ہیں اور قرآن و حدیث کو اپنا منہج مانتے ہیں، جن کو آج کل "اہل حدیث" بھی کہا جاتا ہے، سلف صالحین کے منہج کو اپنانے والے اور ان کے پیروکار کہا جاتا ہے اور انھیں اہل السنۃ والجماعۃ کا نام دیا جاتا ہے۔

جیسا کہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَذْهَبُ السَّلَفِ أَهْلُ الْحَدِيثِ وَالسُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ.

"سلف کا مذہب ہی اہل حدیث (اور) اہل السنۃ والجماعۃ کا مذہب ہے۔"[3]

اور یہی اہل حدیث، اہل الاثر، منہج سلف صالحین کو پسند کرنے والے اور اہل السنۃ والجماعۃ کا لقب

[1] فتح الباری: 552/9. [2] مجموع الفتاوی: 92/4. [3] درء التعارض: 203/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانے والے سعادت مند لوگ ہیں جو اپنے عقائد، اپنی عبادات اور اپنی زندگی کے جمیع اعمال اور معاملات کو قرآن و سنت کی روشنی میں ترتیب دیتے ہیں اور اسی کے مطابق زندگی گزارتے ہوئے اس دین کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کا عزم رکھتے ہیں۔

نبی ﷺ کی وفات سے اکیاسی (81) دن قبل یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾

''آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور میں نے تمھارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کیا ہے۔''[1]

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی شخص ان کے پاس آیا اور کہا:

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَءُونَهَا، لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ، لَاتَّخَذْنَا ذَالِكَ الْيَوْمَ عِيدًا.

''اے امیر المومنین! آپ کی کتاب میں ایک ایسی آیت ہے جسے تم پڑھتے ہو، اگر وہ ہم یہودیوں کے گروہ پر نازل ہو جاتی تو ہم اس دن کو عید کا دن بنا لیتے۔''[2]

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کون سی آیت ہے؟ تو اس نے کہا:

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾

''آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور میں نے تمھارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کیا ہے۔''[3]

اور نبی ﷺ کی وفات سے سات راتیں اور آٹھ دن پہلے یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴾

''اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے، پھر ہر جان کو اس کا پورا پورا

---

① المائدة 5:3. ② المائدة 5:3. ③ صحيح البخاري، حديث: 45. صحيح مسلم، حديث: 3017.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بدلہ) دیا جائے گا جو اس نے (عمل) کمایا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔"[1]

اس کے بعد نبی ﷺ وفات پا گئے۔ آپ کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلافت کی باگ ڈور سنبھالی اور ان کی وفات کے بعد خلافت کی ذمہ داری سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر آئی، چنانچہ اسی مکمل دین کی آبیاری کے لیے نبی ﷺ کی رحلت کے صرف چار سال بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں 15 ہجری کو عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ جو کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے عمان اور بحرین کے گورنر تھے، ان کے بھائی حکم بن ابی العاص ثقفی کی قیادت میں 12 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک قافلہ ہندوستان کی طرف روانہ ہوا، پھر سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں حکیم بن جبلہ عبدی کی قیادت میں 5 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک قافلہ ہندوستان روانہ کیا۔ اس کے بعد سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں 38 ہجری کے اواخر میں 3 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہندوستان میں تشریف لائے، پھر کاتبِ وحی اور خال المومنین کا لقب پانے والے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور آیا اور ان کے دور میں 44 ہجری میں مہلب بن ابوصفرہ کی قیادت میں 4 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہندوستان میں وُرود ہوا۔ اس کے بعد یزید بن معاویہ کے زمانے میں منذر بن الجارود عبدی 60 ہجری میں ہندوستان تشریف لائے۔ ان 25 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد 41 تابعین عظام رحمہم اللہ کا وُرودِ مسعود اس ہندوستان میں ہوا، جن کے آخری تابعی ابوسلمہ الزطی تھے، پھر بیالیسویں تابعی محمد بن قاسم رحمہ اللہ نے ہند اور سندھ میں فاتحانہ قدم رکھا اور ایک وسیع مسجد تعمیر کروائی جو 4000 بچوں کی تعلیم و تربیت کا مرکز بنا، پھر 18 تبع تابعین نے ہندوستان کی سرزمین کو اپنے وجود سے شرف بخشا۔

اس کے بعد دِین کا تسلسل ہندوستان میں سیل رواں کی طرح جاری ہوگیا۔ رفتہ رفتہ وقت گزرتا گیا اور اس مبارک سلسلے کو اللہ تعالیٰ اپنے دِین کی تبلیغ و ترویج کے لیے اپنے بندوں میں سے ایک کے بعد ایک داعی اور مبلغ کھڑا کرتا رہا جو اس مشن کی تکمیل کے لیے وقف رہا۔ آخر اس تسلسل کی مالا کا ایک موتی مولانا فیض اللہ خان بھوجیانی رحمہ اللہ کی شکل میں پیدا ہوا، جو علم و معرفت اور زہد و تقویٰ میں ایک مثال تھے۔ انھوں نے سلطان المحدثین فی الہند الشیخ سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ سے امرتسر میں حدیث کی اجازۃ حاصل کی اور بھوجیاں کے اندر مدرسہ فیض الاسلام کی بنیاد رکھی اور مسند تدریس پر بیٹھ کر اس کا حق ادا کر دیا۔ آخر 1925 (عیسوی) میں علم و معرفت اور روحانیت کا یہ چراغ بجھ گیا۔ آپ نے تین بیٹے، عبدالرحمان، عبداللہ اور عبدالرحیم چھوڑے، جو کہ باپ کی طرح علم و فضل اور دِین و تقویٰ کی دولت سے

[1] البقرۃ 2:281.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مالا مال تھے اور بہت سے متلاشیانِ علم نے ان سے کسبِ فیض کیا، جن میں مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ قابل ذکر ہیں، جو کہ 'الاعتصام' کے بانی اور مدیر اوّل تھے۔ مولانا فیض اللہ خان بھوجیانی رحمہ اللہ کی وفات کے بعد بڑے بیٹے مولانا عبدالرحمان بھوجیانی نے صحیح جانشینی کا حق ادا کیا، جن کی شخصیت زہد وتقویٰ میں مثالی تھی۔

ان ہی ایام میں ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ کی طرف سے اسلامی سلطنت کے قیام اور مسلمانوں کے لیے الگ وطن بنانے کے لیے پیش کیے جانے والے دوقومی نظریہ کو عملی جامہ پہنانے کی تگ ودو جاری تھی۔ جب قائد اعظم محمد علی جناح سے پوچھا گیا کہ آپ اپنے بننے والے ملک میں کون سا نظام رائج کریں گے؟ تو انھوں نے اپنی جیب سے قرآن نکال کر پیش کر دیا کہ ہمارا نظام یہ ہوگا، چنانچہ حصولِ آزادی کی کوششیں رنگ لائیں اور لاکھوں قربانیاں دینے کے بعد پاکستان کے نام سے ایک اور مسلمان سلطنت معرضِ وجود میں آئی۔ ان قربان ہونے والے شہداء میں مولانا فیض اللہ خان بھوجیانی رحمہ اللہ کے دو صاحبزادے عبداللہ اور عبدالرحیم بھی شامل تھے۔

واضح رہے کہ دعوت وتبلیغ کے اس کارواں کے سرخیل شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ تھے، ان کے بعد مولانا حافظ عبدالمنان وزیر آبادی رحمہ اللہ اور پھر مولانا حافظ عبداللہ روپڑی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا حافظ محمد اسماعیل سلفی، مولانا محمد داؤد غزنوی اور مولانا محمد گوندلوی رحمہم اللہ جیسے اعلام نے اس منہج کی آبیاری کی۔

حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ وہ شخصیت ہیں کہ ارضِ پاکستان نے ان جیسا ذہین پیدا نہیں کیا۔ آپ کے دو قابل فخر شاگرد مولانا حافظ محمد یحییٰ شرقپوری رحمہ اللہ اور مولانا حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی رحمہ اللہ نے آپ سے صحیح بخاری پڑھی۔ ان صاحبین کے لیے یہ بڑی سعادت کی بات تھی کہ حضرت حافظ گوندلوی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا کہ تم دنیا میں کیا کام کر کے آئے ہو؟ تو میں کہوں گا کہ میں یَحْیَیَیْن کو تیار کر کے آیا ہوں، یعنی ان دونوں کا علم وعمل اور زُہد وتقویٰ اس قدر تھا کہ ان کے شیخ مکرم ان کو پڑھا کر میدانِ عمل کے لیے تیار کرنے کو ہی اپنے لیے اعزاز اور فلاح کا ذریعہ سمجھتے تھے۔

حضرت مولانا حافظ محمد یحییٰ شرقپوری رحمہ اللہ فراغت کے بعد دین کی ترویج کے لیے بونگہ بلوچاں (پھول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نگر، قصور) میں آ کر رہائش پذیر ہوئے اور اپنے روحانی بھائی حضرت حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی رحمہ اللہ کے ساتھ مشورہ کر کے ایک دینی ادارہ بنانے کی کوشش شروع کر دی، چنانچہ اس بارے میں سن 1970 میں پہلا اجلاس راجہ جنگ (قصور) میں ہوا۔ اسی سال دوسرا اجلاس مسجد اہلحدیث امین پور بازار فیصل آباد میں ہوا، جس میں حاجی غلام نبی خادم بھی شامل تھے۔ تیسرا اجلاس بھی اسی سال ہوا، جس کا مقام تاندلیانوالہ تھا۔ اس کے بعد بونگہ بلوچاں کے نیک طینت احباب گرامی نے دینی مرکز کی تعمیر کے لیے 32 کنال 14 مرلے زمین فی سبیل اللہ دے دی۔ جس کے بعد صاحبین نے اپنے شیخ محدث العصر حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ کے حکم پر کام شروع کر دیا، چنانچہ مارچ 1971 میں یہاں پہلا جمعہ حضرت حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ نے پڑھایا اور اسی موقع پر حضرت گوندلوی رحمہ اللہ کے ساتھ میاں محمد باقر رحمہ اللہ اور صوفی محمد عبداللہ رحمہ اللہ نے اس مرکز کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس کے بعد حضرت حافظ شرقپوری رحمہ اللہ اپنے مشن کے ساتھی حضرت حافظ میر محمدی رحمہ اللہ، جو کہ مدرسہ محمدیہ (میر محمد) میں پڑھا رہے تھے، کو مستقل طور پر اپنے پاس لے آئے اور دونوں بزرگوں نے دعوتِ دین کا کام شروع کر دیا۔

اب وہ ادارہ جو ''مرکز تبلیغ اسلام'' کے نام سے شَیْخَین کَرِیْمَین یَحْیَیْن کے ہاتھوں قائم ہوا (جو بعد ازاں مرکز ادارۃ الاصلاح پاکستان کے نام سے معروف ہوا اور اس وقت ادارۃ الاصلاح ٹرسٹ کے نام سے وقف اور رجسٹرڈ ہے) اس ادارے میں ان بزرگوں نے خالص دِین کی تبلیغ و ترویج کے لیے محنت شروع کی۔ ان بزرگوں نے اپنی زندگی اسی مبارک کام میں بسر کر دی اور اسی مشن کو انجام دیتے ہوئے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ ان کے بعد حضرت حافظ محمد یحییٰ شرقپوری رحمہ اللہ کے فرزند ارجمند مدینہ یونیورسٹی سے فیض یافتہ، فہم و بصیرت میں نرالا مقام رکھنے والے شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ (رئیس ادارۃ الاصلاح) جو کہ ان دونوں بزرگوں کی زندگی میں بھی یہاں جمعہ پڑھایا کرتے تھے اور تبلیغی سلسلے میں بھی اپنی خدمات دِیا کرتے تھے اور حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی رحمہ اللہ کے رضاعی بھائی اور جماعت میں علم تجوید کی ابتدائی خدمات پیش کرنے والے کہنہ مشق استاد فضیلۃ الشیخ قاری عزیر احمد حفظہ اللہ (نائب رئیس ادارۃ الاصلاح ٹرسٹ) اپنے اٹھارہ رُکنی ٹرسٹیز کے ساتھ مل کر اس ادارے کی باگ ڈور سنبھالے ہوئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یَحْیَیْن کَرِیْمَیْن نے جب دعوت وتبلیغ کے سلسلے کا آغاز کیا تو اس کا مختصر نصاب اس انداز میں مرتب کیا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ، فرشتوں، انبیاء و رُسل، آسمانی کتابوں، یومِ آخرت اور تقدیر کا مکمل تعارف کروانے کے لیے ایمان، توحید و رسالت اور عبادات کے متعلق جملہ شرعی احکام سمجھانے کے لیے اسلام کی تعلیم دینا شروع کی۔ نیز لوگوں میں للّٰہیت اور خشوع پیدا کرنے کے لیے انھیں احسان کے مفہوم و مراتب سے روشناس کیا اور ان کو اخلاق عالیہ سے متصف کرنے کے لیے اپنی کوششیں جاری کیں اور اس کے لیے مختلف علاقوں میں جا کر تربیت کے حلقے بھی قائم کیے۔ یہ وہی چار اصول ہیں جن کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے دِلوائی۔ ان ہی چار اصولوں کو سمجھانے کے لیے پانچواں اصول تبلیغ ونفیر، جو کہ جبرائیل علیہ السلام کی آمد و رفت سے نکلتا ہے، بنایا گیا، اس لیے حدیثِ جبریل کو انھوں نے اپنے اصولوں کا مصدر قرار دیا، جس کی روشنی میں اس کتاب کو ترتیب دیا جا رہا ہے۔ اس کی تفصیل سمجھنے کے لیے پہلے حدیثِ مبارکہ کا مطالعہ فرمائیے:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دِن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے تو اچانک ایک آدمی ہمارے پاس نمودار ہوا، جس نے نہایت سفید کپڑے پہن رکھے تھے اور اس کے بال بھی نہایت سیاہ تھے، اس پر سفر کے آثار بھی دِکھائی نہیں دے رہے تھے (یعنی وہ مسافر بھی نہیں لگ رہا تھا) لیکن ہم میں سے کوئی اس کو جانتا بھی نہیں تھا۔ وہ آ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں کے ساتھ ملا لیے اور اپنے ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رانوں پر رکھ دِیے اور کہا: اے محمد! مجھے اسلام کے متعلق بتلائیے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا»

''اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور بلاشبہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، تم نماز قائم کرو، زکاۃ کی ادائیگی کرو، رمضان المبارک کے روزے رکھو اور اگر تمھارے پاس سفر کی استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔''

اس نے کہا: آپ نے سچ بتلایا ہے۔ ہمیں اس کی اس بات پر بہت تعجب ہوا کہ خود ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال کر رہا ہے اور خود ہی اس کی تصدیق کر رہا ہے، پھر اس نے کہا: مجھے ایمان کے متعلق بتلایئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ»

''ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور روزِ آخرت پر ایمان لاؤ اور تقدیر کے اچھا اور بُرا ہونے پر ایمان لاؤ۔''

اس نے کہا: آپ نے سچ بتلایا ہے، پھر اس نے پوچھا: مجھے احسان کے متعلق بتلایئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ»

''احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمھیں دیکھ رہا ہے۔''

اس نے کہا: مجھے قیامت کے متعلق بتلایئے، آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ»

''جس سے سوال کیا جا رہا ہے وہ اس کے متعلق سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔''

اس نے کہا: قیامت کی نشانیوں کے متعلق ہی بتلا دیجیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ»

''علاماتِ قیامت یہ ہیں کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے گی اور تم ننگے پاؤں، برہنہ بدن، محتاج اور بکریوں کے چرواہوں کو دیکھو گے کہ وہ اونچی سے اونچی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کریں گے۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد وہ آدمی چلا گیا۔ میں کچھ دیر اسی عالم میں رہا، پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

«يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟»

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ یہ سوال کرنے والے صاحب کون تھے؟''

میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ»

''یہ جبرائیل علیہ السلام تھے، جو تمھیں تمھارا دین سکھانے آئے تھے۔''[1]

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آ کر نبی ﷺ سے جو سوالات کیے تھے، وہ سوالات اسلام کے تقریباً جملہ احکام کے متعلق تھے اور آپ ﷺ نے ان کے جوابات دے کر گویا لوگوں کو اسلام کی تمام تعلیمات سے آگاہ فرما دیا۔ یہ کتاب درحقیقت مذکورہ حدیث کی ہی مفصل شرح ہے اور کتاب کی ترتیب بھی اسی کے مطابق لگائی گئی ہے۔

دعوتِ دین کے پہلے اصول ''اسلام'' کا باب قائم کیا ہے، جس میں اسلام کا معنی و مفہوم، فضائل و خصائص اور نواقضِ اسلام ذکر کرتے ہوئے اس کے ارکان (توحید، نماز، روزہ، زکاۃ اور حج) کو بیان کیا ہے۔

اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام کے دوسرے سوال کی روشنی میں ''ایمان'' پر بحث کی ہے، ایمان کا معنی و مفہوم، اس کے ارکان، اس کے فضائل اور اہلِ ایمان کے اوصاف تحریر کیے ہیں۔

اس کے بعد تیسرے سوال کے تناظر میں ''احسان'' کا اصول بنا کر اس کی تشریح و توضیح ذکر کی گئی ہے۔

بعد ازاں جب نبی ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے استفسار پر علاماتِ قیامت بیان فرمائیں تو اس میں بنیادی طور پر یہ بتلایا گیا کہ قربِ قیامت اخلاقیات کا جنازہ نکل جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی، بے عملی، بے راہ روی اور والدین کی نافرمانی عام ہو جائے گی، لہٰذا اس کے پیشِ نظر ہم نے ''حسنِ اخلاق'' کا باب بنایا ہے، جس میں حسنِ اخلاق کی اہمیت اور فضائل کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

پھر ان چاروں اصولوں کو سمجھانے اور بتلانے کے لیے اور ان کی روشنی میں تعلیم و تربیت دینے کے لیے تبلیغ و نفیر کا اصول بنایا گیا، جو کہ جبرائیل علیہ السلام کی آمد و رفت سے لیا گیا ہے۔

ہم تمام قارئین کو دعوت دیتے ہیں کہ آیئے! اس مبارک کام میں ہمارے قدم سے قدم ملا کر اس کارواں کا حصہ بن جایئے، اس نبوی مشن کے لیے اپنا وقت، اپنا علم، اپنا مال اور اپنی صلاحیتیں وقف کیجیے،

[1] صحيح البخاري، حديث: 50. صحيح مسلم، حديث: 8.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دین کی آبیاری اور اسلام کی سربلندی کے لیے حتی الوسعت اپنا حصہ ڈالیے، اچھے مشوروں اور مفید آراء سے ہمیں نوازیے، غرضیکہ دامے درمے، سخنے قدمے، جیسے بھی ممکن اور میسر ہو سکے اس کارِ خیر میں معاونت کیجیے۔ رب کریم ہم سب کو توفیقِ عمل سے نوازتے ہوئے ہماری ادنیٰ سی کوششوں کو شرفِ قبولیت بخشے۔

میں آخر میں رب تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ میری اس معمولی سی کاوش کو میرے والدین کے لیے اور میرے اساتذہ کرام کے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور میری اولاد کو اس مشن پر چلائے۔ اور میں قاری فیض اللہ ناصر صاحب اور قاری عبدالرشید قمر صاحب اور قاری بلال نذیر صاحب اور محمد حسن خان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے کتاب کو منصۂ شہود پر لانے میں تعاون کیا۔ اور جمعیۃ إحیاء التراث الاسلامی اور خصوصا الشیخ عارف جاوید محمدی صاحب کا بھی شکر گذار ہوں جو کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ کے ہی نہیں بلکہ جماعتِ اہلحدیث پاک و ہند کے محسن ہیں، جنھوں نے واقعتا اسلاف کی علمی تراث کو طبع کروانے میں بہت کردار ادا کیا ہے۔ اللہ انھیں جزائے خیر سے نوازے (آمین)

اس کتاب میں کسی بھی قسم کی کوتاہی نظر آئے تو اس کی نسبت میری طرف ہے اور اگر اس میں خوبی اور اچھائی ہے تو وہ اللہ کے فضل و کرم سے ہے۔ اور انتہائی ادب کے ساتھ میری گزارش ہے کہ:

وَإِنْ تَجِدْ عَيْبًا فَسُدَّ الْخَلَلَا جَلَّ مَنْ لَّا عَيْبَ فِيهِ وَعَلَا

''اور اگر تم کوئی عیب پاؤ تو اس نقص کو دُور کردو۔ بلند و بالا وہی (اللہ کی) ذات ہے جس میں کوئی عیب نہیں۔''

لہٰذا اہل علم اس کتاب میں اگر کسی مقام پر کوئی غلطی دیکھیں تو اس سے آگاہ کریں اور اصلاح بھی فرمائیں کیونکہ بتقاضائے بشریت غلطی کا ہونا عین ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین کے لیے قبول فرمالے، ہماری اس ادنیٰ سی کاوش کو اعزازِ قبولیت سے نوازتے ہوئے توشۂ آخرت بنائے۔ آمین

خَادِمُ الْقُرْآنِ وَأَهْلِه

قاری صہیب احمد میر محمدی

صہیب اللہ

مدیر

کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

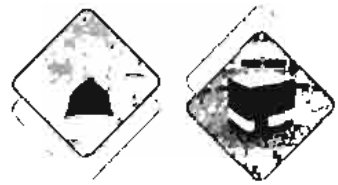

دعوتِ دین

اہمیت، فضائل، اسالیب اور میادین

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو چیزوں کا مرکب بنایا ہے: ایک جسم اور دوسری رُوح۔ جسم چونکہ مٹی سے بنا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس کی خوراک مٹی سے ہی پیدا فرما دی اور رُوح چونکہ آسمانوں سے آئی ہے اس لیے اس کی خوراک بھی آسمان سے ہی نازل فرمائی ہے، جس کو وحی کہتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ مختلف زمانوں میں مختلف انبیاء کرام پر کتابوں اور صحائف کی صورت میں نازل کرتا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی رُشد و ہدایت کے لیے انبیاء اور رُسل کا ایک تسلسل قائم فرمایا۔ ہر پیغمبر نے اپنی قوم کو اللہ کے دِین کی طرف بلانے کے لیے اپنے شب و روز وقف کیے رکھے اور دعوت و تبلیغ کے ذریعے اپنی اپنی اُمت کے لوگوں کو اس قابل بنانے کی کوشش کی کہ وہ اللہ کے محبوب اور مقرب بن جائیں۔ اس مبارک سلسلے کی آخری کڑی ہمارے پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کو قیامت تک آنے والی انسانیت کے لیے راہبر اور راہنما بنا کر بھیجا گیا۔ گویا معلوم ہوا کہ دعوت و تبلیغ تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی مشترکہ سنت ہے۔

آیئے! ہم یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ دعوت کا معنی و مفہوم کیا ہے؟ اس کا طریقہ کار کیا ہونا چاہیے؟ اس کے کون کون سے میادین ہیں؟ اس کے کون کون سے اسالیب ہیں؟ داعی کے اوصاف کیا ہیں؟ اور پھر آخر میں ہم اس پر بھی بحث کریں گے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے مرد کو طاقت اور صلاحیت دی ہے، اسی طرح کی طاقت اور صلاحیت اللہ تعالیٰ نے عورت میں بھی رکھی ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«اِنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ»

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''عورتیں بھی مردوں ہی کی مانند ہیں۔''[1]

لہٰذا دین کی دعوت وتبلیغ میں عورتیں بھی مردوں کے ساتھ ساتھ ہیں۔ سو ہم اس کی وضاحت بھی کریں گے کہ ایک مومنہ عورت کے لیے دعوت کا دائرہ کار کیا ہے؟ کن شروط اور کن اصول وضوابط کی پابندی کرتے ہوئے اسے اس مبارک میدان میں اُترنا چاہیے؟

سب سے پہلے دعوت کا معنی ومفہوم سمجھتے ہیں۔

دعوت کے لغوی معانی

① «اَلدَّعْوَةُ» کا لفظ دَعَا يَدْعُو سے ہے اور اس کا مطلب ہے کسی کو بلانا اور کسی سے کوئی چیز طلب کرنا۔ عربی زبان میں جب دَعَا اِلَيْهِ کہا جاتا ہے تو اس کا مطلب ہوتا ہے فلاں شخص نے کسی چیز کی طرف دعوت دی، کسی کو بلایا اور کسی چیز کی طلب پیش کی۔ عربی زبان میں ایک لفظ بولا جاتا ہے: دَعَا اِلٰى فُلَانٍ ''فلاں شخص نے فلاں شخص کو فلاں چیز کی طرف بلایا اور اس کے پاس آنے کی طلب پیش کی۔''

اسی معنی میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا ۝﴾

''تم آج ایک ہلاکت کو نہ طلب کرو بلکہ بہت زیادہ ہلاکتوں کو طلب کرو۔''[2]

اور اس کی مزید وضاحت رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان سے ہوتی ہے، جس میں آپ نے روزِ قیامت عرش کا سایہ پانے والے سات خوش نصیب لوگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی ان میں سے وہ ہوگا کہ:

«وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ...»

''وہ آدمی جسے منصب و جمال والی عورت بلاتی ہے (اور اس سے برائی کی طلب کرتی ہے) لیکن وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔''[3]

② دعوت کا دوسرا معنی ضیافت اور مہمان نوازی بھی ہے۔ عربی زبان میں کہا جاتا ہے کہ كُنَّا فِي دَعْوَةِ

[1] سنن أبي داود، حديث: 236. جامع الترمذي، حديث: 113. سنن ابن ماجه، حديث: 612. [2] الفرقان 14:25. [3] صحيح البخاري، حديث: 1423. صحيح مسلم، حديث: 1031.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فلاں یعنی ہم فلاں شخص کی دعوت میں تھے، فلاں شخص نے ہماری مہمان نوازی کی اور ضیافت کا بندوبست کیا، جس وجہ سے ہمیں اس کے پاس جانا ہوا۔

انبیا، اور رُسل کی دعوت کے آغاز سے لے کر آج تک ہمیشہ وہی دعوت کامیاب ہوئی جس میں مخاطبین کا احترام ملحوظ رکھا گیا، اخلاقیات کا اہتمام کیا گیا، اپنائیت کا جذبہ رکھا گیا اور انھیں یہ ثابت کیا گیا کہ میں آپ کا ہمدرد ہوں اور آپ کا خیرخواہ ہوں، اس لیے انبیا، اور رُسل کا بھی یہ طریقہ رہا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہ طریقہ رہا۔ جتنے بھی نیک اور صالح لوگ ہیں ان کو اس بات سے غرض نہیں ہوتی کہ کوئی کیا کہتا اور کیا کرتا ہے بلکہ انھیں صرف اس بات سے غرض ہوتی ہے کہ کسی طریقے سے یہ مبارک پیغام فلاں کے دِل میں اُتر جائے اور وہ اللہ کے قریب ہو جائے اور تقربِ الٰہی کے حصول کے بعد خود بھی اس پیغام کو لوگوں تک پھیلانے لگے۔

② دعوت کا تیسرا معنی جو عربی لغت میں استعمال ہوتا ہے، وہ ہے قربت۔ کوئی بھی دعوت اپنا مقام کسی کے دِل میں اس وقت تک نہیں بنا سکتی جب تک دعوت دینے والے کو دو چیزیں میسر نہ ہوں: ایک اللہ کی قربت، کہ وہ اللہ کے قریب ہونا چاہتا ہے اور دوسرا وہ لوگوں کے قریب ہو کر، ان کے ساتھ مل جل کر ان کے معاملات کو درست کرنے کے لیے خوبصورت انداز اور اچھا رویہ اپناتا ہے اور اس کی روشنی میں ان کی اصلاح کرتا ہے، اس لیے عربی زبان میں ایک لفظ بولا جاتا ہے کہ هُوَ مِنِّي دَعْوَةَ الرَّجُلِ ''فلاں شخص میرا بہت قریبی ہے۔'' یعنی میں اس کو جو کچھ بھی کہوں گا، وہ اس کو تسلیم کرے گا۔ وہ سمجھتا ہے کہ میری گفتگو واقعتاً اصول و ضوابط کی روشنی میں ہوتی ہے، لہٰذا اس منہج کی بنیاد پر میرے اور اس کے درمیان بہت قربت ہے۔

④ دعوت کا چوتھا معنی مدد چاہنا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝﴾

www.kitabosunnat.com

''کہہ دیجیے! تمھارا کیا خیال ہے اگر تم پر اللہ کا عذاب آ جائے یا تم پر قیامت آ جائے تو کیا اللہ رب العزت کے علاوہ سے تم مدد مانگو گے، اگر ہو تم سچے۔''①

① الأنعام 40:6.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح فرمایا:

﴿وَادْعُوا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾

''مدد مانگو اپنے حمایتیوں سے، اللہ کے علاوہ، اگر تم سچے ہو۔''[1]

دعوتی عمل ایک تو انفرادی ہوتا ہے اور ایک اجتماعی ہے۔ انفرادی عمل انسانی زندگی کا اپنا ذاتی عمل ہوتا ہے جبکہ اجتماعی عمل ہمیشہ اجتماعی طریقے سے ہی مکمل ہوتا ہے اور اسے کرنے کے لیے انسان کبھی بھی اکیلا کام نہیں کر سکتا بلکہ اسے مددگار کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے احباب و رُفقاء اور کارواں کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کے لیے دست و بازو بنیں، پھر ان میں اس خوبصورت مقصد کے حصول کے لیے اپنی صلاحیتیں لگانے اور محنت کرنے کا ذوق و شوق اور تڑپ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ عربی زبان میں کہا جاتا ہے: دَعَا بِهٖ ''کسی کو حاضر ہونے کے لیے کہنا۔'' دعوت کے مشن کو کامیاب بنانے کے لیے جب تک آپ کسی کو اس پر تیار نہیں کرتے، اس کے پاس نہیں جاتے، اس کو بلا کر اس پر قائل نہیں کرتے اور اس کی ذہن سازی نہیں کرتے، تب تک آپ میدانِ عمل میں اکیلے ہی رہتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ انفرادی میدان میں انسان اکیلا ہی کام کرتا ہے لیکن اجتماعی میدان میں ہمیشہ مل جل کر، آراء کا تبادلہ کر کے، تجربات کا تبادلہ کرتے ہوئے سب کی مدد اور تعاون سے یہ کام کیا جاتا ہے۔

⑤ دعوت کا پانچواں معنی چلانا اور لازم سمجھنا ہے۔ عربی زبان میں کہا جاتا ہے: دَعَاهُ اِلَى الْأَمْرِ ''یعنی داعی کا اس ذمہ داری کو اپنے اوپر لازمی قرار دینا۔ کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

«بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً»

''مجھ سے (جو بھی سنو) آگے پہنچا دو، خواہ وہ ایک آیت ہی ہو۔''[2]

لہٰذا داعی میں دعوت و تبلیغ کی اس ذمہ داری کا احساس ہونا چاہیے کہ یہ ایک لازمی اور ضروری اَمر ہے اور اگر مجھے ایک آیت کا بھی علم ہے تو مجھ پر لازم ہے کہ میں اس کی بھی لوگوں کو تبلیغ کروں اور اس کا علم لوگوں تک پہنچاؤں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہی منہج لیا تھا، جیسا کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ دورانِ حج اس وقت لوگوں کو تبلیغ کر رہے تھے جب لوگ کنکریاں مار رہے تھے تو کسی بندے

[1] البقرة 2:23. [2] صحيح البخاري، حديث:3461.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے کہا: بھلا یہ کوئی وقت ہے دین کی دعوت کا؟ تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلَى هٰذِهِ. وَأَشَارَ إِلَى قَفَاهُ. ثُمَّ ظَنَنْتُ أَنِّي أُنْفِذُ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ أَنْ تُجِيزُوا عَلَيَّ لَأَنْفَذْتُهَا.

''اگر تم اس پر تلوار رکھ دو (آپ نے اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا) پھر مجھے گمان ہو کہ میں گردن الگ ہونے سے پہلے پہلے اپنی زبان سے کوئی ایسا کلمہ بیان کر سکوں گا جسے میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے تو میں ضرور اس کلمے کو ادا کروں گا۔''[1]

جب تک اس انداز سے تڑپ پیدا نہیں ہوتی تب تک داعی اپنے مشن میں کامیابیوں اور ثمرات کو حاصل کرنے میں صحیح طور پر کامیاب نہیں ہو پاتا اور حقیقت یہ ہے کہ اگر اس طرح کی تڑپ نہ ہو تو بہت ساری خواہشیں ادھوری رہ جاتی ہیں اور بہت سے خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوتے۔

⑥ دعوت کا چھٹا معنی پکارنا ہے۔ جب تک آپ کسی کو پکارتے نہیں ہیں اور اس کے سامنے اپنا درد رکھتے نہیں ہیں تب تک یہ میدان اپنے ثمرات کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اسی معنی میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا شُرَكَائِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَوْبِقًا ۝﴾

''جس دن اللہ رب العزت فرمائے گا: بلاؤ میرے ان شریکوں کو جو تم نے گمان کر رکھے تھے۔ سو وہ انھیں پکاریں گے تو وہ انھیں کوئی جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے درمیان ایک ہلاکت کی جگہ بنا دیں گے۔''[2]

جناب زین العابدین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: دین کی طرف دعوت کیسے دی جائے؟ تو انھوں نے فرمایا:

يَقُولُ: أَدْعُوكَ إِلَى اللهِ وَإِلَى دِينِهِ.

''داعی (اپنے مخاطب سے) کہے کہ میں تجھے اللہ کی طرف اور اس کے دین کی طرف بلاتا ہوں۔''

سب سے پہلے تو داعی کے اندر یہ سوچ ہونی چاہیے کہ جب میں کسی کو دعوت دوں گا تو نہ تو میں نے تکبر کرنا ہے اور نہ مجھے شرم اور حیاء کرنی ہے کیونکہ تکبر کرنے والا اور شرم محسوس کرنے والا نہ تو عالم بن سکتا ہے

① صحيح البخاري، قبل حديث رقم: 68. ② الكهف 18:52.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نہ ہی وہ دین کا کام کر سکتا ہے۔

حق و باطل کی تمیز کے لیے یہ ایک اساسی نکتہ ہے کہ حق ہمیشہ اللہ کی طرف بلائے گا، دین کی دعوت دے گا اور مخلوق کو اس کے خالق سے جوڑنے کی بات کرے گا جبکہ باطل ہمیشہ اللہ کی بجائے شخصیات کی طرف بلائے گا، کسی ذاتی غرض اور مقاصد کو سامنے لا رکھے گا، اسے اس بات سے غرض نہیں ہوتی کہ کوئی شخص دین دار بنے بلکہ اسے صرف یہ غرض ہوتی ہے کہ یہ میری بات مان لے اور میں اس کو جیسے چاہوں استعمال کر سکوں۔

اس لیے کاروانِ دعوت میں نکلنے والوں کو اس معنی پہ غور کرنا ہوگا کہ لوگوں کو جو پکار لگانی ہے کہ وہ کس راہ پہ چلیں، وہ صرف دو پکاریں ہونی چاہئیں: ''اللہ کی طرف آ جاؤ۔'' اور ''اس کے نازل کردہ دین کی طرف آ جاؤ۔'' رسول اللہ ﷺ نے یہی پکار لگائی تھی تو لوگوں کو دین اسلام کی نعمت نصیب ہوئی۔

⑦ دعوت کا ساتواں معنی رغبت کرنا، دعا کرنا یا کسی بھی مذہب اور نظریہ کی تبلیغ کرنا اور ترغیب دینا۔ اسی معنی میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَيٰقَوْمِ مَالِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ۝﴾

''اے میری قوم! مجھے کیا ہے؟ میں تمھیں نجات کی ترغیب دیتا ہوں اور تم مجھے آگ کی ترغیب دیتے ہو۔''[1]

جب آپ کسی بھی نظریے کی دعوت دیتے ہیں تو جب تک آپ میں تڑپ نہیں ہوتی آپ کسی کے سینے میں وہ تڑپ پیدا بھی نہیں کر سکتے اور جب تک خود آپ میں اس نظریے کی رغبت نہیں ہوتی تب تک آپ کسی کے دل میں وہ رغبت پیدا بھی نہیں کر سکتے۔ دین کے لیے اپنا وقت اور صلاحیت لگانے کا جتنا جوش اور جذبہ آپ کے اندر ہوگا اتنا ہی آپ دوسروں تک منتقل کر سکیں گے، پھر صرف یہ جذبات ہی نہ ہوں بلکہ انبیاء اور رُسل کا یہ مبارک طریقہ رہا ہے کہ ان کے اندر جذبہ ہونے کے ساتھ ساتھ یہ تڑپ بھی ہوتی تھی کہ کسی نہ کسی طریقے سے لوگ جہنم سے بچ جائیں اور اس تڑپ کا اظہار وہ صرف دعوت سے ہی نہیں کرتے تھے بلکہ رات کو اُٹھ اُٹھ کر اپنی قوم وملت کے لیے دعائیں بھی کیا کرتے تھے، لہٰذا ہر انداز اور ہر

[1] المومن 40:41.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طریقے سے یہ شوق، رغبت اور تڑپ ہونی چاہیے کہ لوگ راہِ راست پر آ جائیں، دِین کو اپنا لیں اور جہنم سے بچ کر جنت کے مہمان بن جائیں۔

⑧ دعوت کا آٹھواں معنی ''پوچھنا'' ہے۔ سورۃ البقرۃ میں بیان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا تو وہ موسیٰ علیہ السلام سے طرح طرح کے سوال کرنے لگے، چنانچہ انھوں نے کہا:

﴿اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا﴾

''ہمارے لیے اپنے رب سے پوچھ کہ اس (گائے) کا رنگ کیسا ہو؟''[1]

یہاں اُدْعُ کا لفظ پوچھنے کے معنی میں مستعمل ہے۔

⑨ دعوت کا نواں معنی دعا مانگنا ہے۔ جیسا کہ ربِ کریم کا حکم ہے:

﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝﴾

''اپنے رب سے گڑگڑا کر اور خفیہ طور پر دعا کرو، بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔''[2]

دعا ربِ کریم سے راز و نیاز کی باتیں کرنے کا ذریعہ ہے۔ تنہائی میں، یکسوئی سے، گڑگڑا کر اور خشیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے والا کبھی نامراد نہیں ہوتا، لہٰذا اپنی اور لوگوں کی اصلاح کا جذبہ رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعوتی میدان میں اپنی محنت کی قبولیت اور اس کے مؤثر ہونے کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔

⑩ دعوت کا دسواں معنی حکم دینا ہے۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ﴾

''اور تمھیں کیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں رکھتے، جب کہ رسول تمھیں حکم دیتا ہے کہ تم رب پر ایمان لاؤ۔''[3]

کاردانِ دعوت میں شامل ہونے والا جب تک امیر کا حکم نہیں مانتا اور جو اس کو ذمہ داری تفویض کی گئی ہو اس کا خیال نہیں رکھتا تو وہ کبھی بھی دعوت کے میدان میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

⑪ اسی طرح دعوت کا لفظ عبادت کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

① البقرۃ 69:2. ② الأعراف 55:7. ③ الحدید 8:57.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ﴾

''بے شک اللہ کے علاوہ جن کی تم عبادت کرتے ہو، وہ تمھارے جیسے بندے ہی ہیں۔''[1]

عبادت دراصل تخلیقِ انسانی کا مقصد ہے تو جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کا اہتمام نہیں کرتا اس کی زبان میں نہ تو تاثیر ہوگی اور نہ ہی اسے دعوتی مشن میں کامیابی ملے گی۔

دعوت کے اصطلاحی مفاہیم

① شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلدَّعْوَةُ إِلَى اللهِ هِيَ الدَّعْوَةُ إِلَى الْإِيمَانِ بِهِ، وَبِمَا جَاءَتْ بِهِ رُسُلُهُ، بِتَصْدِيقِهِمْ فِيمَا أَخْبَرُوا بِهِ وَطَاعَتِهِمْ فِيمَا أَمَرُوا.

''اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے سے مراد یہ ہے کہ اللہ پر اور اس شریعت پر جو اس کے رسول لے کر آئے ہیں؛ ایمان لایا جائے اور پھر جو باتیں وہ بتلائیں ان کی تصدیق کی جائے اور جس چیز کا وہ حکم دیں اس کی اطاعت کی جائے۔''[2]

② الشیخ سید محمد دکیل دعوت کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

اَلدَّعْوَةُ إِلَى اللهِ هِيَ جَمْعُ النَّاسِ إِلَى الْخَيْرِ وَدَلَالَتُهُمْ عَلَى الرُّشْدِ بِأَمْرِهِمْ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيِهِمْ عَنِ الْمُنْكَرِ.

''دعوت إلی اللہ سے مراد لوگوں کو خیر و بھلائی کی طرف اکٹھے کرنا اور انھیں اچھے کاموں کی ترغیب دے کر اور برے کاموں سے منع کر کے ہدایت کی راہ دکھانا۔''[3]

③ الشیخ محمد خضر حسین لکھتے ہیں:

حَثُّ النَّاسِ عَلَى الْخَيْرِ وَالْهَدْيِ وَالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ لِيَفُوزُوا بِسَعَادَةِ الْعَاجِلِ وَالْآجِلِ.

''لوگوں کو بھلائی اور ہدایت کی ترغیب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا تاکہ وہ دنیا اور

[1] الأعراف 7:194. [2] مجموع الفتاوی: 15/157. [3] أسس الدعوة وآداب الدعاة، ص: 9.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخرت کی سعادت پا کر کامیاب ہو سکیں۔''[1]

(1) اور اس سلسلے میں دعوت کا سب سے پیارا مفہوم و مقصد وہ ہے جو سیدنا ربعی بن عامر رضی اللہ عنہ نے شاہِ فارس رستم سے کہا تھا کہ:

جاء اللهُ بنا لنخرج العباد من عبادة العباد إلى عبادة رب العباد، ومن جور الأديان إلى عدل الإسلام، ومن ضيق الدنيا إلى سعة الآخرة.

''اللہ تعالیٰ ہمیں اس لیے لایا ہے تاکہ ہم بندوں کو بندوں کی بندگی سے نکال کر بندوں کے رب کی بندگی کی طرف لائیں، ادیانِ باطلہ کے ستم سے نکال کر اسلام کے عدل کی جانب لائیں اور دنیا کی تنگی سے نکال کر آخرت کی آسائش و وسعت کی طرف لائیں۔''

① الدعوة إلى الإصلاح، ص:17. ② تاريخ الطبري:3/520.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

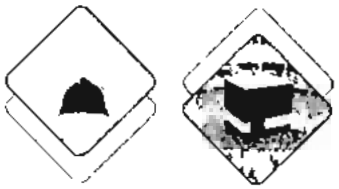

دعوتِ دین کے فضائل وثمرات

دعوتِ دین کے بے شمار فضائل وثمرات ہیں، جن میں سے چند ایک کو یہاں زینتِ قرطاس کرتے ہیں۔

① دعوتِ دین انبیاء کرام کا مشن ہے

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

① ﴿قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ۝﴾

''اس (نوح علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! بلا شبہ میں نے اپنی قوم کو رات اور دن بلایا۔''[1]

② ﴿قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي﴾

''کہہ دے: یہی میرا راستہ ہے، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، پوری بصیرت سے اور وہ بھی جنھوں نے میری پیروی کی۔''[2]

③ ﴿لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ۝﴾

''اور ہر امت کے لیے ہم نے عبادت کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے جسے وہ بجالانے والے ہیں، پس انھیں اس امر میں آپ سے جھگڑا نہیں کرنا چاہیے، آپ اپنے پروردگار کی طرف لوگوں کو بلائیے، یقینا آپ ٹھیک ہدایت پر ہی ہیں۔''[3]

④ ﴿وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ آيَاتِ اللَّهِ بَعْدَ إِذْ أُنزِلَتْ إِلَيْكَ ۖ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝﴾

① نوح 71:5. ② یوسف 12:108. ③ الحج 22:67.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''خیال رکھیے کہ یہ کفار آپ کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی تبلیغ سے روک نہ دیں، اس کے بعد کہ یہ آپ کی جانب اتاری گئیں، آپ اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں اور شرک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔''[1]

(5) ﴿وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمِنَ الْأَحْزَابِ مَنْ يُنْكِرُ بَعْضَهُ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ﴾

''جنھیں ہم نے کتاب دی ہے وہ تو جو کچھ آپ پر اتارا جاتا ہے اس سے خوش ہوتے ہیں اور دوسرے فرقے اس کی بعض باتوں کے منکر ہیں، آپ اعلان کر دیجیے کہ مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں، میں اسی طرف بلا رہا ہوں اور اسی کی جانب میرا لوٹنا ہے۔''[2]

(6) ﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ﴾

''اور یقیناً ہم نے ہر اُمت میں ایک رسول بھیجا (تاکہ وہ لوگوں کو یہ دعوت دے کہ) اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے اجتناب کرو۔''[3]

② دعوتِ دین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مشن ہے

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾

''تم سب سے بہتر اُمت ہو، جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہو، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔''[4]

③ دعوتِ دین سب سے پیارا مشن ہے

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾

① القصص 87:28. ② الرعد 36:13. ③ النحل 36:16. ④ آل عمران 110:3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور بات کے اعتبار سے اس سے اچھا کون ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ بے شک میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔''[1]

④ دعوت دین اجر عظیم کا ذریعہ ہے

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝﴾

''ان کے اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی خیر نہیں، ہاں! بھلائی اس کے مشورے میں ہے جو خیرات کا یا نیک بات کا یا لوگوں میں صلح کرانے کا حکم دے اور جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے ارادہ سے یہ کام کرے، اسے ہم یقینا بہت بڑا اجر دیں گے۔''[2]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَالِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَالِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا»

''جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دیتا ہے اس کو اس ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے اجر کے برابر اجر ملے گا اور یہ ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں کرے گا اور جو شخص گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے اس پر اس کی پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔''[3]

⑤ دعوتِ دین کے لیے نکلنا دنیا و مافیہا سے افضل ہے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا»

[1] حم السجدۃ 41:33، [2] النساء 4:114، [3] صحیح مسلم، حدیث: 2674.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ کی راہ میں صبح کے وقت ایک سفر یا شام کے وقت ایک سفر دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے۔''

⑥ دعوت دین فرشتوں کی دعاؤں کے حصول کا ذریعہ ہے

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«إن الله وملائكته وأهل السموات والأرضين حتى النملة في جحرها وحتى الحوت ليصلون على معلم الناس الخير»

''یقیناً اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، زمین و آسمان کی مخلوق، حتیٰ کہ اپنی بل میں موجود چیونٹی اور (سمندر میں موجود) مچھلی، لوگوں کو خیر و بھلائی کی تعلیم دینے والے کے لیے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔''

⑦ دعوت دین کو بہترین نصرت الٰہی کا سبب ہے

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إنما ينصر الله هذه الأمة بضعيفها بدعوتهم وصلاتهم وإخلاصهم»

''یقیناً اللہ تعالیٰ کمزور لوگوں کی دعاؤں (پکار اور دعوت)، نمازوں اور اخلاص کی وجہ سے اس اُمت کی مدد فرماتا ہے۔''

⑧ داعی کے لیے مرنے کے بعد بھی اجر جاری رہتا ہے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«سبع يجري للعبد أجرهن من بعد موته، وهو في قبره: من علم علما، أو أجرى نهرا، أو حفر بئرا، أو غرس نخلا، أو بنى مسجدا، أو ورث مصحفا، أو ترك ولدا يستغفر له بعد موته»

''سات کام ایسے ہیں کہ بندے کے لیے اس کی موت کے بعد بھی ان کاموں کا اجر جاری رہتا

① صحيح البخاري، حديث: 6568. ② جامع الترمذي، حديث: 2685. صحيح الجامع، حديث: 1838.
③ سنن النسائي، حديث: 3178. صحيح الجامع، حديث: 2388.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، جبکہ وہ قبر میں ہوتا ہے: جس نے علم سکھلایا یا نہر کھودی یا کنواں کھودا یا درخت لگایا یا مسجد بنائی یا وراثت میں مصحف (قرآن مجید کا نسخہ) چھوڑ کر گیا یا ایسی اولاد چھوڑ گیا جو اس کی موت کے بعد اس کے لیے مغفرت کی دعا کرے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى، كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَالِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ، كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَالِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا»

''جو شخص (لوگوں کو) ہدایت کی طرف دعوت دے تو اسے (اپنے اجر کے علاوہ) اس شخص کے اجر کے مثل بھی اجر وثواب ملے گا جو اس کی بات مان کر ہدایت کے راستے پر چلے گا، یہ ان کے اجر سے کمی نہیں کرے گا۔ اور جو شخص گمراہی کی دعوت دے تو اس پر (اپنے گناہ کے علاوہ ہر) اس شخص کا گناہ بھی ہوگا جو اس کی بات مانے گا اور یہ ان کے گناہ سے بھی کچھ کمی نہیں کرے گا۔''[1]

⑨ دعوت دین جنت کی خوشبو اور اس کی نعمتوں کا باعث ہے

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَعْتِقِ النَّسَمَةَ، وَفُكَّ الرَّقَبَةَ»

''غلام کو آزاد کرو اور گردن کو آزادی دلاؤ۔''

اس نے کہا: کیا یہ دونوں باتیں ایک ہی نہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا، عِتْقُ النَّسَمَةِ أَنْ تَعْتِقَ النَّسَمَةَ، وَفَكُّ الرَّقَبَةِ أَنْ تُعِينَ عَلَى الرَّقَبَةِ، وَالْمَنِيحَةُ الرَّغُوبُ، وَالْفَيْءُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ، فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذَالِكَ، فَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ، وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ، فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذَالِكَ، فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ»

[1] صحيح الجامع، حديث: 3602. [2] صحيح مسلم، حديث: 2674.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''نہیں، غلام آزاد کرانا تو یہ ہے کہ تم کسی غلام کو مکمل آزاد کرا دو اور گردن کو آزادی دِلانا یہ ہے کہ تم کسی غلام کی آزادی میں مدد کرو۔ اور (جنت میں جانے کے لیے) رشتہ داروں سے اچھا سلوک بھی کرو لیکن اگر تم اس کی طاقت نہ رکھو تو نیک کام کرنے کا حکم دو اور برے کام سے منع کرو اور اگر تم اس کی بھی طاقت نہ رکھو تو اپنی زبان کو روکے رکھو اور اچھی بات کے سوا کچھ مت بولو۔''[1]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ رَاحَ رَوْحَةً فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَ لَهُ بِمِثْلِ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْغُبَارِ مِسْكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

''جو شخص اللہ کی راہ میں شام کے وقت سفر کے لیے نکلا تو جتنا گرد و غبار اسے لگے گا اس کے بقدر قیامت کے دن اسے کستوری ملے گی۔''

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ وَلِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيحُ، فَطُوبَىٰ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللهُ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ، وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ»

''نیکی کے کچھ خزانے ہیں اور ان خزانوں کی چابیاں ہیں۔ طوبیٰ ہے اس بندے کے لیے جسے اللہ نے نیکی کی چابی اور برائی کا تالا بنا دیا اور تباہی ہے اس بندے کے لیے جسے اللہ نے برائی کی چابی اور نیکی کا تالا بنا دیا۔''[2]

طوبیٰ کے کئی مطالب ہیں: سعادت و خوش بختی، فلاح و کامیابی، خیر و بھلائی، نجات کی بشارت، جنت کی ہر خوشگوار چیز اور جنت کا ایک درخت، جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

«إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً، يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا»

''یقیناً جنت میں ایک درخت ہے کہ ایک سوار اس کے سائے میں سو سال تک بھی چلتا رہے تو اس کو عبور نہیں کر سکتا۔''[3]

---

① مسند أحمد، حديث: 18647. الأدب المفرد للبخاري: 69. ② صحيح الجامع، حديث: 6260. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 2338. ③ سنن ابن ماجه، حديث: 238. صحيح الترغيب والترهيب: 66. ④ صحيح البخاري، حديث: 6552.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«طوبیٰ شجرۃ فی الجنۃ مسیرۃ مائۃ عام، ثیاب اھل الجنۃ تخرج من اکمامھا»

''طوبیٰ جنت میں موجود ایک درخت ہے، جو سو سال کی مسافت جتنا بڑا ہے، جنتیوں کے لباس اس درخت کی شاخوں سے نکلیں گے۔''[1]

[1] صحیح الجامع، حدیث: 3918.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

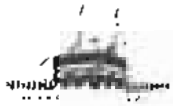

دعوت کے منہج کو چھوڑنے کے نقصانات

(1) دعوت کے منہج کو چھوڑنا اللہ تعالیٰ کے عذاب کا موجب ہے

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً ﴾

''اور تم ایسے وبال سے بچو کہ جو خاص کر صرف ان ہی لوگوں پر واقع نہیں ہوگا جنھوں نے ظلم کیا۔''[1]

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ»، وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَهْلَكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ».

''نبی ﷺ (ایک دن) ان کے ہاں گھبرائے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا: لا الٰہ الا اللہ! عربوں کی اس برائی سے ہلاکت ہوگی جو بالکل قریب آ لگی ہے۔ آج کے روز یاجوج و ماجوج کی دیوار میں اس قدر سوراخ ہو گیا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی سے حلقہ بنایا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک کر دیے جائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، جب خباثت زیادہ پھیل جائے گی۔''[2]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یقیناً اللہ تعالیٰ اہلِ زمین پر اپنی سختیاں اتارتا ہے، حالانکہ ان میں نیک لوگ بھی موجود ہوتے ہیں، وہ بھی دوسروں کی ہلاکت کے ساتھ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

① الأنفال 25:8. ② صحيح البخاري، حديث: 3598، 3346. صحيح مسلم، حديث: 2880.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ إِذَا أَنْزَلَ سَطْوَتَهُ عَلَى أَهْلِ نِقْمَتِهِ فَوَافَى ذَالِكَ آجَالَ قَوْمٍ صَالِحِينَ، فَأَهْلِكُوا بِهَلَاكِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ وَأَعْمَالِهِمْ»

''اے عائشہ! بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ جب ان لوگوں پر اپنی سزا اتارتا ہے کہ جن کو سزا دینا ہوتی ہے تو وہ نیک لوگوں کا وقت بھی لے آتی ہے، سو وہ بھی ان کی ہلاکت کے ساتھ ہی ہلاک ہو جاتے ہیں، پھر وہ اپنی نیتوں اور عملوں پر اٹھائے جائیں گے۔''[1]

② دعوت کے منہج کو چھوڑنا پورے معاشرے کی تباہی کا موجب ہے

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا، كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ، فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ، فَقَالُوا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا، وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا، وَنَجَوْا جَمِيعًا»

''اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدود پر قائم ہو اور جو ان میں مبتلا ہو گیا ہو، ان لوگوں کی سی ہے جنھوں نے ایک کشتی کو قرعہ اندازی کے ذریعے تقسیم کر لیا۔ بعض لوگوں کے حصے میں اوپر والا طبقہ آیا جبکہ کچھ لوگوں نے نچلا حصہ لے لیا۔ اب نچلے حصے والوں کو جب پانی کی ضرورت ہوتی تو وہ اوپر والوں کے پاس سے گزرتے۔ انھوں نے خیال کیا کہ اگر ہم اپنے نچلے حصے ہی میں سوراخ کر لیں تو اچھا ہوگا، اس سے ہم اوپر والوں کے لیے اذیت کا باعث نہیں بنیں گے۔ اس صورتِ حال میں اگر اوپر والے نیچے والوں کو ان کے ارادے کے مطابق چھوڑ دیں تو سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کا ہاتھ پکڑ لیں تو وہ بھی بچ جائیں گے اور دوسرے بھی محفوظ رہیں گے۔''[2]

① شعب الإيمان للبيهقي: 7193. صحيح الجامع، حديث: 1710. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1822. ② صحيح الجامع، حديث: 207. سلسلة الأحاديث الصحيحة: 69.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ دعوت کے منہج کو چھوڑنا اللہ تعالیٰ کی لعنت کا موجب ہے

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ○ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ○

''بنی اسرائیل کے کافروں پر داؤد (علیہ السلام) اور عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کی زبانی لعنت کی گئی، اس وجہ سے کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے اور حد سے آگے بڑھ جاتے تھے۔ آپس میں ایک دوسرے کو برے کاموں سے؛ جو وہ کرتے تھے، روکتے نہیں تھے، یقیناً وہ نہایت برا تھا جو کچھ بھی یہ کرتے تھے۔''[1]

④ دعوت کے منہج کو چھوڑنا موت سے قبل عذاب کا باعث ہے

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ فِي قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي، يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا عَلَيْهِ، فَلَا يُغَيِّرُوا، إِلَّا أَصَابَهُمُ اللهُ بِعَذَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَمُوتُوا»

''جو بھی آدمی ایسی قوم میں موجود ہو کہ جن میں نافرمانی کے کام کیے جاتے ہوں اور وہ انھیں روکنے کی قدرت تو رکھتے ہوں لیکن روکتے نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی موت سے پہلے پہلے ان سب پر عذاب بھیج کر ہی رہتا ہے۔''[2]

⑤ دعوت کے منہج کو چھوڑنا عبرت کا نشان بننے کا باعث ہے

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَإِلَّا كُنْتُمْ أَنْتُمُ الْمَوْعِظَاتُ.

''نیکی کا حکم دیا کرو اور برائی سے روکا کرو، ورنہ تم ایسے ہو جاؤ گے کہ لوگ تمھیں دیکھ کر نصیحت

[1] المائدۃ 5:78، 79. [2] صحيح ابن حبان، حديث: 300. المعجم الكبير للطبراني: 2382. سنن ابن ماجه، حديث: 4009.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

پکڑیں گے۔"[1]

⑥ دعوت کے منہج کو چھوڑنا خیر اور محبت الٰہی وغیرت سے محرومی کا باعث ہے

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ایسے شخص میں کیا دینداری اور کونسی خیر و بھلائی رہ جاتی ہے جو اللہ کے محارم کو پامال ہوتا دیکھے، اس کی حدود کو ضائع ہوتا دیکھے، دین سے لوگوں کی بیزاری اور سنتِ رسول سے رُوگردانی دیکھے لیکن اس کا دل ٹھنڈا رہے اور اس کی زبان خاموش رہے۔ ایسا شخص گونگا شیطان ہوتا ہے، جس طرح کہ باطل کے حق میں بات کرنے والا؛ بولنے والا شیطان ہوتا ہے، دین کے لیے آفت اور آزمائش ایسے ہی لوگ بنتے ہیں۔"[2]

مزید فرماتے ہیں کہ:

"جب دل سے غیرت چلی جاتی ہے تو اس سے محبت بھی چلی جاتی ہے بلکہ اس سے دین بھی رخصت ہو جاتا ہے۔ غیرت ہی جہاد اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی بنیاد ہے، اگر یہ دل سے رخصت ہو جائے تو نہ ہی جہاد ہوتا ہے اور نہ ہی امر بالمعروف کا فریضہ ادا ہوتا ہے۔"[1]

① الخلال في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر: 44. ② روضة المحبين: 1/274. ③ حاجة البشر للأمر بالمعروف: 134.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داعی کے اوصاف

اب ہم وہ اوصاف بیان کریں گے جن سے ہر مبلغ اور داعی کو متصف ہونا ضروری ہے۔ جس سے داعی جہاں کامیاب ہوگا وہاں اجر وثواب کا حقدار ٹھہرے گا، لہٰذا ضروری ہے کہ ہر داعی ان اوصاف سے کامل طور پر متصف ہو۔

① اخلاص

دعوتی مشن کو اختیار کرنے والے میں اخلاص ہونا چاہیے، وہ خالصتاً اللہ کی رضا کے لیے یہ کام کرے۔ دنیا کی چاہت، دنیوی مقاصد کے حصول، دنیا میں تعریف اور واہ واہ کروانے کے لیے اس مشن کو اختیار نہ کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں ایسی تعلیم دی ہوئی تھی کہ اگر کوئی شخص ان کی تعریف کرتا تو وہ جواباً کہتے:

اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا يَقُولُونَ وَاغْفِرْ لِي مَا لَا يَعْلَمُونَ، وَاجْعَلْنِي خَيْرًا مِمَّا يَظُنُّونَ.

''اے اللہ! جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں، ان باتوں پر میرا مواخذہ نہ فرمانا اور میرے ان گناہوں کو بخش دینا جو ان کے علم میں نہیں ہیں اور مجھے اس سے بھی بہتر بنا دے جیسا یہ میرے بارے میں گمان کرتے ہیں۔''[1]

اسی کے متعلق فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾

''انھیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لیے دین کو خالص

[1] شعب الإيمان: 4534. الأدب المفرد للبخاري: 761.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھتے ہوئے۔"[1]

❀ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ»

"تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔"[2]

لہٰذا اعمال کی قبولیت کے لیے نیت کا درست ہونا نہایت ضروری ہے، اگر نیت ٹھیک نہ ہوئی تو اس مشن میں صرف ہونے والا مال بھی ضائع ہو جائے گا، وقت بھی رائیگاں جائے گا اور صلاحیتیں بھی کسی کام نہیں آئیں گی۔ سب کا سب اللہ کے ہاں سے رَد کر دیا جائے گا۔

❀ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا، وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ»

"یقیناً اللہ تعالیٰ صرف اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالص اسی کے لیے ہو اور اس کے ذریعے اللہ کی رضا تلاش کی گئی ہو۔"[3]

❀ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهِ، وَمَنْ رَاءَى رَاءَى اللهُ بِهِ»

"جو شخص (اپنا عمل لوگوں کو) سناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے متعلق (ہونے والا فیصلہ) لوگوں کو سنائے گا (اور اسے رُسوا کرے گا) اور جو شخص (اپنا عمل لوگوں کو) دِکھاتا پھرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے متعلق لوگوں کو دکھائے گا (کہ اس کا انجام کیا ہوا)۔"[4]

نمود و نمائش اور حصولِ شہرت تو اتنی بڑی بیماری ہے کہ اس کی وجہ سے بندہ اللہ تعالیٰ کے تقویٰ سے محروم رہتا ہے۔ جیسا کہ بشر بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا اتَّقَى اللهَ مَنْ أَحَبَّ الشُّهْرَةَ.

"جو شہرت کو پسند کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔"[5]

① البينة 5:98. ② صحيح البخاري، حديث:1. صحيح مسلم، حديث: 4904. ③ سنن النسائي: 3140. ④ صحيح مسلم، حديث: 2986. ⑤ حلية الأولياء لأبي نعيم: 346/8.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مخلص ہونے کی سب سے بنیادی علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے عمل پر مدح و ذم سے بے پروا ہوتا ہے، یعنی کوئی اس کی تعریف کرے یا کوئی اس کی مذمت کرے، اسے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نہ اسے تعریف پر خوشی ہوتی ہے اور نہ مذمت پر وہ غمگین ہوتا ہے کیونکہ اس کا مقصد لوگوں کو خوش کرنا ہوتا ہی نہیں ہے بلکہ اس کے پیش نظر تو فقط اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتی ہے۔

لہٰذا جب تک داعی اپنا مزاج ایسا نہیں بنا لیتا تب تک اس دعوتی مشن میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔

② علم اور ورع

جب تک داعی میں شرعی علم اور نفع مند علم نہیں ہوگا تب تک وہ داعی نہیں بن سکے گا۔ سب سے اوّلین اور اہم مسئلہ توحید ہے لیکن اس کو بھی سمجھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے علم کے حصول کا حکم فرمایا ہے:

﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ﴾

''جان لیجیے کہ بلاشبہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں ہے۔''[1]

یعنی لوگوں کو توحید کی دعوت دینے سے پہلے خود توحید کا علم حاصل کیجیے اور اس کے تقاضے سمجھیے تاکہ آپ لوگوں کو بھی شرح صدر کے ساتھ دعوت دے سکیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں کتاب العلم کے تحت ایک باب باندھا ہے: باب العلم قبل القول والعمل یعنی کچھ کہنے اور عمل کرنے سے پہلے علم حاصل کرنا ضروری ہے۔

چنانچہ جب تک کسی کے پاس قرآن و سنت کا علم نہیں ہوگا وہ داعی نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ کسی بھی وقت لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صاحب علم شخص کو اور علم سے محروم شخص کو یکساں قرار نہیں دیا۔ جیسا کہ فرمایا:

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝﴾

''کہہ دیجیے کہ کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے، برابر ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو صرف عقل والے ہی پکڑتے ہیں۔''[2]

① محمد 19:47. ② الزمر 9:39.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور اسی طرح علم والوں کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۔

''اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان والوں کے اور جن لوگوں کو علم عطا کیا گیا، ان کے درجات بلند فرمائے گا۔''[1]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ»

''علم کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے۔''[2]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«سَلُوا اللّٰهَ عِلْمًا نَافِعًا وَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ»

''اللہ تعالیٰ سے نفع بخش علم کا سوال کرو اور ایسے علم سے اللہ کی پناہ مانگو جو نفع نہ دیتا ہو۔''[3]

نفع مند علم کی تین نشانیاں ہیں:

① جس کے پاس نفع مند علم ہوگا وہ اس پر عمل بھی کرے گا۔ یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ بندے کے پاس نفع مند علم ہو لیکن وہ نماز نہ پڑھے، بڑوں کا احترام نہ کرے، جھوٹ بولتا پھرے، لوگوں کو دھوکہ دے، اخلاقی گراوٹ کا شکار ہو، یہ نہیں ہوسکتا کیونکہ نفع مند علم تو انسان کو عمل کی طرف کھینچتا ہے۔ نفع مند علم تو ایسا ہوتا ہے جیسا کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ پچاس سال سے میری یہ عادت ہے کہ اذان بعد میں ہوتی ہے اور میں پہلی صف میں پہلے بیٹھا ہوتا ہوں۔ اور امام اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ 70 سال سے مجھ سے تکبیر اولیٰ نہیں چھوٹی۔

② جس کے پاس نفع مند علم ہوگا وہ دوسروں کا خیر خواہ اور ہمدرد ہوگا اور جس میں یہ دونوں صفات نہیں ہوں گی وہ گویا علمِ نافع سے محروم ہے۔ جس شخص کے پاس دُنیا جہان کی ڈگریاں موجود ہوں لیکن وہ قوم کو آپس میں لڑاتا ہو اور ان کے جھگڑے کرواتا ہو تو سمجھ لیں کہ وہ نفع مند علم سے محروم ہے۔ ایسا شخص داعی

---

① المجادلة 11:58. ② صحيح الجامع، حديث: 3913، 3914. ③ صحيح الجامع، حديث: 3635. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1511.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوسکتا۔ داعی تو معاشرے میں قیام امن کا پیغام دیتا ہے، وہ تو تصوراتی خلفشار اور فکری انحراف کا بھی خاتمہ کرتا ہے، چہ جائیکہ معاشرے کے امن کو تہہ و بالا کروا دے۔ رسول اللہ ﷺ نے تو سالہا سال سے جاری جنگیں اور لڑائیاں ختم کروانے میں کردار ادا کیا تھا، نئی جنگیں شروع نہیں کروائی تھیں، لہٰذا آپ ﷺ ہی کو اُسوہ حسنہ مانتے ہوئے اپنے دِل سے تعصب اور نفرت کا خاتمہ کر دینا چاہیے اور اس کی جگہ لوگوں کے لیے خیر خواہی اور ہمدردی بھر لینی چاہیے۔

(۱) جس کے پاس نفع مند علم ہوتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کا خوف آ جاتا ہے۔ ایسا خوف جیسا سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میں تھا، جو بائیس لاکھ مربع میل کے حاکم ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ سے اس قدر ڈرتے تھے کہ رونے لگ جاتے اور فرماتے:

يَا لَيْتَنِي هٰذِهِ الثَّبْنَةُ. لَيْتَنِي لَمْ أَكُنْ شَيْئًا. لَيْتَ أُمِّي لَمْ تَلِدْنِي، لَيْتَنِي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًا.

''کاش! میں یہ تنکا ہوتا، کاش! میں کچھ بھی نہ ہوتا، کاش! میری ماں مجھے جنم ہی نہ دیتی، کاش! میں بھولی بسری کوئی چیز ہوتا۔''[1]

اور ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک درخت کے پاس سے گزریں تو فرمانے لگیں:

يَا لَيْتَنِي كُنْتُ وَرَقَةً مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ.

''اے کاش! میں اس درخت کا پتہ ہوتی (اور کوئی جانور مجھے کھا لیتا اور مجھے حساب نہ دینا پڑتا)۔''[2]

❀ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

«إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ. وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ. لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ، كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللهِ مَحَارِمُهُ. أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ»

''یقیناً حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ امور ہیں، جنھیں بہت

① شرح السنة للبغوي: 14/373. ② الزهد لأحمد بن حنبل: 918.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے لوگ جانتے نہیں ہیں، لہٰذا جو شخص مشتبہ امور سے بچ گیا اس نے اپنے دین کو بھی محفوظ کر لیا اور اپنی عزت کو بھی اور جو شخص مشتبہات میں پڑ گیا وہ حرام میں پڑ گیا، یہ اس چرواہے کے مانند ہے جو سرکاری چراگاہ کے اردگرد (بکریاں) چرا رہا ہے (اور) ممکن ہے کہ وہ اس (سرکاری چراگاہ) میں چرنے لگیں (یعنی جو مشتبہات سے نہیں بچتا، ممکن ہے کہ وہ حرام کا ارتکاب کر بیٹھے) خبردار! ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے، خبردار! بلاشبہ اللہ کی چراگاہ اس کے حرام کردہ امور ہیں، خبردار! یقیناً جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، جب وہ درست رہتا ہے تو سارا جسم ہی درست رہتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا جسم ہی بگڑ جاتا ہے، خبردار! وہ (گوشت کا ٹکڑا) دِل ہے۔"[1]

③ عمل

علم تب ہی فائدہ مند ثابت ہوتا ہے اور دعوتی مشن تب ہی کامیاب ہوتا ہے جب داعی خود عمل کا پیکر بنتا ہے۔ جو گفتار کا تو غازی ہو لیکن کردار سے عاری ہو، اس کی نہ صرف گفتگو اور وعظ بے اثر رہتا ہے بلکہ اس کی ساری محنت رائیگاں ہو جاتی ہے اور اُلٹا اس کے لیے وبال بن جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قول و عمل میں تضاد رکھنے والوں کو سخت سرزنش کرتے ہوئے فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝﴾

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم خود نہیں کرتے؟ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ بری بات یہ ہے کہ تم وہ بات کہو جو تم نہیں کرتے ہو۔"[2]

اسی طرح فرمایا:

﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝﴾

"کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو، باوجودیکہ تم کتاب پڑھتے ہو، کیا اتنی بھی تمھیں سمجھ نہیں۔"[3]

---

① صحيح البخاري، حديث: 52، 2051. صحيح مسلم، حديث: 4070. ② الصف 61: 2، 3. ③ البقرة 2: 44.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور دوسروں کو دین کی دعوت دیتے رہنا، وعظ ونصیحت کرتے رہنا اور تبلیغ کرتے رہنا لیکن خود عمل کی زحمت نہ کرنا، یہ اس قدر بڑا گناہ ہے کہ اس کی سزا کے متعلق سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

«يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ، فَيَدُورُ بِهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ فِي الرَّحَاءِ فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ، فَيَقُولُونَ: يَا فُلَانُ مَا لَكَ؟ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُولُ: بَلَى كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ»

''روزِ قیامت ایک شخص کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا، آگ میں اس کی آنتیں باہر نکل آئیں گی اور وہ شخص اس طرح چکر لگانے لگے گا جیسے گدھا چکی کے گرد چکر لگاتا ہے۔ دیگر جہنمی اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے: تمھاری حالت یہ کیوں ہوئی؟ کیا تم اچھائی کا حکم نہیں دیتے تھے؟ اور برائی سے روکتے نہیں تھے؟ وہ جواب دے گا: کیوں نہیں، میں اچھے کاموں کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کیا کرتا تھا اور میں بُرے کاموں سے روکتا تھا لیکن خود ان سے باز نہیں آتا تھا۔''[1]

اور نبی ﷺ عمل کا کس قدر اہتمام فرماتے تھے، اس کے بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَهُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: «أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا»

''نبی ﷺ رات کو اس قدر قیام کیا کرتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک پھٹ جاتے تھے۔ یہ دیکھ کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سبھی گناہ بخش دیے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ بننا پسند نہ کروں؟''[2]

① صحيح البخاري، حديث: 3267. صحيح مسلم، حديث: 7408. ② صحيح البخاري، حديث: 4837. صحيح مسلم، حديث: 7057.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ نرمی، بردباری اور درگزر

دعوت کا مشن اسی وقت کامیاب ہو سکتا ہے جب اس میں اسلوب نرم رکھا جائے۔ دورانِ دعوت کیسی بھی کیفیت اور صورتِ حال کا سامنا ہو جائے، خوش اخلاقی، نرمی اور ادب و احترام کا پہلو ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ داعی کے لیے تو اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر تین بہت ہی پیاری نصیحتیں فرمائی ہیں کہ:

﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝﴾

''اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجیے، یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں سے بھی بخوبی واقف ہے۔''[1]

اسی طرح فرمایا:

﴿وَ لَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝﴾

''نیکی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی، برائی کو ایسے طریقے سے ختم کرو جو سب سے اچھا ہو، پھر وہی جس کے اور تمھارے درمیان دشمنی ہے، ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست ہو۔''[2]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں موجود تھے کہ اسی دوران ایک اعرابی آیا اور وہ مسجد میں کھڑا ہو کر پیشاب کرنے لگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اسے روکنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ»

''اسے مت روکو، اسے چھوڑ دو۔''

چنانچہ صحابہ نے اسے چھوڑ دیا۔ جب وہ پیشاب کر چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا:

[1] النحل 16:125. [2] حم السجدۃ 41:34.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«إن هذه المساجد لا تصلح لشيئ من هذا البول ولا القذر، إنما هي لذكر الله عز وجل والصلاة وقراءة القرآن»

''یقیناً یہ مساجد اس طرح پیشاب یا کسی اور گندگی کے لیے نہیں ہیں بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز اور قرآن کی قراءت کے لیے ہیں۔''

پھر آپ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم فرمایا تو اس نے پانی کا ایک ڈول لا کر اس پر انڈیل دیا۔[1]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يا عائشة عليك بالرفق، فإنه لم يكن في شيئ إلا زانه، ولم ينزع من شيئ إلا شانه»

''اے عائشہ! نرمی اپناؤ کیونکہ جس بھی چیز میں نرمی آ جاتی ہے اسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی چھین لی جاتی ہے اسے بدصورت بنا دیتی ہے۔''[2]

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن الله رفيق يحب الرفق، ويعطي على الرفق ما لا يعطي على العنف، وما لا يعطي على ما سواه»

''یقیناً اللہ تعالیٰ بہت نرم ہے اور نرمی ہی کو پسند فرماتا ہے۔ وہ نرمی اپنانے پر وہ کچھ عطا کر دیتا ہے جو وہ سختی اپنانے پر اور اس کے سوا کسی اور بات پر نہیں دیتا۔''[3]

واضح رہے کہ نرمی کا یہ حکم اپنی ذات کے معاملے میں ہے، یعنی جہاں ذات سے متعلقہ کوئی معاملہ درپیش ہوتا ہے، کوئی سخت رویہ اپناتا ہے یا نامناسب زبان استعمال کرتا ہے یا بے ادبی کا مظاہرہ کرتا ہے تو وہاں نرمی سے جواب دینا چاہیے اور برداشت سے کام لینا چاہیے لیکن جہاں اصول کی مخالفت ہو گی وہاں آپ کو بتانا پڑے گا، وہ سختی نہیں ہو گی بلکہ نرمی ہی ہو گی، یعنی جہاں آپ نے حجت پوری کی ہے اور ایک نہیں بلکہ بار بار دین کا حکم بتلایا ہے لیکن پھر بھی کوئی شخص علم ہونے کے باوجود غلطی اور گناہ کا ارتکاب کرتا

① صحيح البخاري، حديث: 221. صحيح مسلم، حديث: 285. ② صحيح مسلم، حديث: 2594.
③ صحيح مسلم، حديث: 2593.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے تو اس کو شرعی مخالفت کی سنگینی کا احساس دلانے کے لیے سختی کی جا سکتی ہے، جیسا کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کا غلام ان کے لیے چاندی کے برتن میں پانی لایا تو انھوں نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا، اس لیے کہ غلام ایک عرصے سے ان کی خدمت میں رہ رہا تھا اور اسے اچھی طرح معلوم بھی تھا کہ اسلام نے سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع کیا ہے، پھر بھی ایک حرام عمل کا ارتکاب کیا تو اس کو اس معاملے کی شدت کا احساس دلانے کے لیے آپ نے یہ رویہ اختیار کیا، البتہ لعن وطعن نہیں کرنی چاہیے، تذلیل نہیں کرنی چاہیے اور عار نہیں دلانا چاہیے بلکہ مقصود ومطلوب فقط اصلاح اور تربیت ہی ہونا چاہیے۔

⑤ مصائب وتکالیف پر صبر

اگر میدانِ دعوت میں کوئی تکلیف اور مصیبت آتی ہے تو اس کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا چاہیے۔ اگر آپ کسی شخص کو دین کی دعوت دیتے ہیں لیکن وہ آگے سے ناروا سلوک کرتا ہے، برا رویہ اپناتا ہے اور نازیبا زبان استعمال کرتا ہے تو اس کے اس عمل سے دل شکستہ نہیں ہونا بلکہ یہ سوچنا ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کو اس قدر تکالیف دی گئیں کہ آپ کے چہرۂ انور سے خون نکلنے لگا لیکن پھر بھی آپ ہمت نہ ہارتے اور نہ ہی ایسا کرنے والوں کو برا کہتے بلکہ ان کے لیے ہدایت کی دعا فرماتے۔ آپ کا رویہ بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔ اسی طرح اگر دعوت کے میدان میں کوئی مصیبت اور مشقت برداشت کرنا پڑ جاتی ہے، موسم کی سختی، حالات کی تنگی یا طبیعت کے موافق کسی چیز کے دستیاب نہ ہونے کی پریشانی تو ایسی تمام باتوں پر فقط اللہ کی رضا کے لیے صبر کرنا ہے اور اللہ سے اجر کی اُمید رکھتے ہوئے اپنے مشن پر جمے رہنا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ﴾

''پس تُو اس کی عبادت کر اور اس کی عبادت پر جم جا۔''[1]

اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا حَزَنٍ حَتَّى الْهَمِّ يُهِمُّهُ إِلَّا اللهُ يُكَفِّرُ بِهِ عَنْ سَيِّئَاتِهِ»

[1] مریم 19:65.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''مسلمان کو جو بھی پریشانی، دُکھ تکلیف اور غم پہنچتا ہے، یہاں تک کہ جو رنج اسے پریشان کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے بھی اس کی برائیوں کو دُور کر دیتا ہے۔''[1]

اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فِي الدُّنْيَا وَيَحْتَسِبُهَا إِلَّا قُصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[2]

''جس بھی مومن کو دنیا میں کوئی کانٹا ہی چبھ جائے یا اس سے بھی چھوٹی کوئی تکلیف آئے اور وہ اس پر اَجر کی اُمید رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں روزِ قیامت اس کی خطاؤں کو معاف فرما دے گا۔''

دعوتی مشن میں مصائب کا آنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر و بھلائی کے حصول کی دلیل ہے، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ»

''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اسے مصیبت میں مبتلا کر لیتا ہے۔''[3]

تکالیف و مصائب جھیلنا اور انھیں برداشت کرنا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت مبارکہ ہے اور سب سے زیادہ سخت آزمائشیں اور آلام و مصائب انبیاء پر ہی آئے ہیں۔ جیسا کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سخت ترین آزمائش کے شکار کون لوگ ہوتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ، يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَإِنْ كَانَ دِينُهُ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ، وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ ذَالِكَ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ»

''انبیاء، پھر جو ان کے بعد سب سے افضل ہیں، پھر جو ان کے بعد درجہ و مقام رکھتے ہیں۔ آدمی کو اس کے دین کے حساب سے آزمایا جاتا ہے، اگر تو وہ اپنے دین میں مضبوط ہو تو اس کی آزمائش

① صحيح البخاري، حديث: 5641. صحيح مسلم، حديث: 2573. ② الأدب المفرد للبخاري: 507.
③ صحيح البخاري، حديث: 5645.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بھی سخت کی جاتی ہے اور اگر وہ اپنے دین میں نرم (یعنی سست) ہو تو اسے اسی حساب سے آزمایا جاتا ہے۔ بندے پر آزمائش و مصیبت آتی رہتی ہے، یہاں تک کہ اسے ایسا کر کے چھوڑتی ہے کہ وہ زمین پر چل پھر رہا ہوتا ہے اور اس پر کوئی گناہ (باقی) نہیں رہتا۔''

ہمیں ہر دم یہ ملحوظ رکھنا چاہیے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ جب دین کی دعوت کے لیے نکلتے تھے تو انھیں کس قدر سخت اذیتیں دی جاتی تھیں۔ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے بتلایئے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مشرکوں نے سب سے سخت رویہ کیا اپنایا تھا؟ تو انھوں نے فرمایا کہ:

بَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ، إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَوَى ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ بِهِ خَنْقًا شَدِيدًا، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَقَالَ: ﴿أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ﴾[1]

''رسول اللہ ﷺ کعبے کے پاس نماز پڑھ رہے تھے کہ اسی دوران عقبہ بن ابی معیط آیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کا شانہ مبارک پکڑ کر آپ کی گردن میں اپنا کپڑا لپیٹ دیا، پھر اس کپڑے سے بڑی سختی کے ساتھ آپ کا گلا گھونٹنے لگا۔ اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ انھوں نے عقبہ کا کندھا پکڑ کر رسول اللہ ﷺ سے ہٹایا اور کہا: کیا تم ایک آدمی کو اس وجہ سے قتل کر دینا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے، جبکہ وہ تمھارے رب کے پاس سے اپنی سچائی کے لیے روشن دلائل بھی لے کر آیا ہے۔''[2]

اسی طرح سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں (چشم تصور سے) نبی ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ ایک نبی کا واقعہ بیان کر رہے تھے، کہ ان کی قوم نے انھیں اتنا مارا کہ لہولہان کر دیا اور وہ اپنا خون صاف کرتے ہوئے فرما رہے تھے:

---

① جامع الترمذي، حديث: 2398. سنن ابن ماجه، حديث: 4023. سنن الدارمي: 2783. ② المومن 28:40. ① صحيح البخاري، حديث: 3678.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

''اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ جانتے نہیں ہیں۔''[1]

[illegible] اخلاق

کوئی بھی قابل قدر کام اچھا اخلاق اپنائے بغیر پایہ تکمیل کو نہیں پہنچتا کیونکہ بداخلاقی، بے ادبی، نامناسب زبان کا استعمال اور نازیبا رویہ اپنانے سے وہ کام یا تو ادھورا ہی رہ جاتا ہے اور اگر مکمل ہو بھی جائے تو اس کے وہ نتائج برآمد نہیں ہوتے جو حسنِ اخلاق اپنانے سے ہو سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ دیگر امور کے ساتھ ساتھ دعوتی میدان میں بالخصوص حسنِ اخلاق کا کامل طور پر مظاہرہ فرمایا کرتے تھے، جس کی شہادت خود اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ کا تذکرہ کرتے ہوئے دی ہے کہ:

﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝﴾

''یقیناً آپ بلند اخلاق پر فائز ہیں۔''[2]

اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا.

''رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ اچھے اخلاق والے تھے۔''[3]

اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُولُ: «إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا»

''رسول اللہ ﷺ نہ تو فحش گو تھے اور نہ ہی بدزبان تھے بلکہ آپ فرمایا کرتے تھے: بلاشبہ تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو۔''[4]

① صحيح البخاري، حديث: 3477. ② القلم 4:68. ③ صحيح البخاري، حديث: 6203. صحيح مسلم، حديث: 659. ④ صحيح البخاري، حديث: 3559.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہمیں یہ بات لازماً پیش نظر رکھنی چاہیے کہ اچھا اخلاق صرف دعوتی مشن کی کامیابی کے لیے ہی ضروری نہیں ہے بلکہ رضائے الٰہی اور محبتِ الٰہی کے حصول کے لیے بھی لازمی ہے کیونکہ بداخلاق شخص کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔ جیسا کہ سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَثْقَلُ شَيْءٍ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَإِنَّ اللهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ الْبَذِيءَ»

''مومن کے میزان میں سب سے بھاری چیز (نیکی) حسن خلق ہوگی اور اللہ تعالیٰ بدکار، فحش گو اور بدزبان کو سخت ناپسند کرتا ہے۔''[1]

⑦ غصے اور جھگڑے سے اجتناب

دین کے داعی کو غصہ کرنے والا اور جھگڑنے والا تو ہرگز نہیں ہونا چاہیے کیونکہ غصہ کرنا یا جھگڑا کرنا گویا اس مشن کی اہانت ہے، یہ تو رب تعالیٰ کی طرف بلانے اور اس کے دین کی بات پہنچانے کا مشن ہے، اس میں تو مکمل تحمل، بردباری، نرمی اور خوش اسلوبی کا پہلو اپنانا چاہیے اور مخاطب کی طرف سے چاہے جیسے بھی سلوک کا سامنا ہو، اسے خوش ہو کر برداشت کرنا چاہیے بلکہ جواب میں ایسا اچھا اور عمدہ رویہ اپنانا چاہیے کہ اس کو ندامت ہو اور وہ آپ سے متاثر ہو کر آپ کی بات سننے کے لیے تیار ہو جائے۔ غصہ نہ کرنے والوں کی فضیلت کے بارے میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝﴾

''اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ (وہ پرہیزگار) جو تنگی اور خوشحالی میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو پی جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں، یقیناً

[1] صحيح الجامع، حديث: 135. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 876.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کو پسند فرماتا ہے۔''[1]

اور سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أنا زعيم ببيت في ربض الجنة لمن ترك المراء وإن كان محقًا، وببيت في وسط الجنة لمن ترك الكذب وإن كان مازحا، وببيت في أعلى الجنة لمن حسن خلقه»

''میں اس شخص کے لیے جنت کے ایک گوشے میں بنے گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے اور درمیانِ جنت (میں قائم گھر) کا اس کے لیے ضامن ہوں جو مزاح میں بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور جنت کے اعلیٰ درجے میں تعمیر گھر کی اسے ضمانت دیتا ہوں جس کا اخلاق اچھا ہو۔''[2]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ. إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ»

''بہادر وہ نہیں ہے جو (مدِمقابل کو) مار گرائے بلکہ بہادر وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔''[3]

گویا انسان کی اصل قوت اور بہادری کا پتا ہی تب چلتا ہے جب وہ غصے میں ہوتا ہے کہ وہ جذبات میں بہہ کر بے عقلی کا ثبوت دیتا ہے یا جذبات کو کنٹرول کر کے عقل مندی کا ثبوت دیتا ہے اور اصل بہادری بھی یہی ہے کہ غصے کو کنٹرول کیا جائے کیونکہ غصہ نکال تو ہر کوئی سکتا ہے مگر کنٹرول صرف وہی کر سکتا ہے جو شعوری طور پر یہ جانتا ہو کہ غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، لہٰذا میں اس کو خود پر حاوی نہیں ہونے دوں گا اور دعوتِ دین کے میدان میں تو بالکل بھی شیطان کو حاوی نہیں ہونے دینا چاہیے کیونکہ وہ تو چاہتا ہی ہے کہ آپ اس مشن میں ناکام ہوں، اسی لیے وہ طرح طرح کے ہتھکنڈے آزماتا ہے لیکن ایک داعی کو غصہ کنٹرول کرتے ہوئے اور لڑائی جھگڑے سے بچتے ہوئے شیطان کو شکست دے دینی چاہیے۔

① آل عمران 3:133، 134. ② سنن أبي داود، حديث: 4800. ③ صحيح البخاري، حديث: 7158. صحيح مسلم، حديث: 2609.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن غصے کو کنٹرول کرنے کے لیے شرعی علاج ضرور اختیار کرنے چاہیے

① معاف کر دینا

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝﴾

''اور غصے کو پی جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں' یقینا اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کو پسند فرماتا ہے۔''[1]

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ، دَعَاهُ اللهُ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ»

''جس نے اپنے غصے پر قابو پایا؛ حالانکہ وہ غصہ نکالنے پر قادر ہو اللہ تعالیٰ اسے تمام مخلوقات کے سامنے بلائے گا، یہاں تک کہ اسے اختیار دے گا جو بھی حور چاہے لے لے۔''[2]

اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ جُرْعَةٍ أَعْظَمُ أَجْرًا عِنْدَ اللهِ، مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ كَظَمَهَا عَبْدٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ»

''کوئی بھی گھونٹ ایسا نہیں ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر کے لحاظ سے، غصے کے اس گھونٹ سے بڑا ہو جسے بندہ رضائے الٰہی کی خاطر پیتا ہے۔''[3]

② شیطانی وسوسوں سے اللہ کی پناہ میں آنا

سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھا کہ دو آدمی آپس میں جھگڑنے لگے۔ ایک کا غصے کی وجہ سے چہرہ سرخ ہو گیا اور اس کی رگیں پھولنے لگیں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا:

«إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ»

[1] آل عمران 3:134. [2] جامع الترمذي، حديث: 2493. [3] سنن ابن ماجه، حديث: 4189.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یقیناً میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا، اگر یہ أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے گا۔''[1]

(3) غصہ کی حالت میں خاموش ہو جانا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إذا غضب أحدكم فليسكت»

''جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہیے کہ خاموش ہو جائے۔''[2]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«علموا، ويسروا، ولا تعسروا، وإذا غضبت فاسكت، وإذا غضبت فاسكت، وإذا غضبت فاسكت»

''(لوگوں کو) تعلیم دو، آسانیاں پیدا کرو، مشکلات پیدا مت کرو، جب تمھیں غصہ آئے تو خاموش ہو جاؤ، جب تمھیں غصہ آئے تو خاموش ہو جاؤ، جب تمھیں غصہ آئے تو خاموش ہو جاؤ۔''[3]

④ بیٹھ جانا یا لیٹ جانا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إذا غضب أحدكم وهو قائم فليجلس، فإن ذهب عنه الغضب، وإلا فليضطجع»

''جب تم میں سے کسی شخص کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو اسے بیٹھ جانا چاہیے، سو اگر اس سے غصہ چلا جائے تو (ٹھیک ہے) اور اگر پھر بھی ختم نہ ہو تو لیٹ جائے۔''[4]

⑧ ایثار و قربانی کا جذبہ

داعی میں ایثار اور قربانی کا جذبہ ہونا چاہیے، اسے دوسروں کو خود پر ترجیح دینی چاہیے تاکہ مخاطبین اس

① صحيح البخاري، حديث: 3282. صحيح مسلم، حديث: 2610. ② صحيح الجامع، حديث: 693. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1375. ③ مسند أحمد، حديث: 2556. ④ سنن أبي داود، حديث: 4782.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے اس جذبے سے متاثر ہو کر اس کی بات کو قبول کرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ»

''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے وہ پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے کرتا ہے۔''[1]

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتٰى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَصَابَنِي الْجَهْدُ، فَأَرْسَلَ إِلٰى نِسَائِهِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُنَّ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا رَجُلٌ يُضَيِّفُهُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ يَرْحَمُهُ اللهُ» فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَذَهَبَ إِلٰى أَهْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: ضَيْفُ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا تَدَّخِرِينَهُ شَيْئًا، قَالَتْ: وَاللهِ مَا عِنْدِي إِلَّا قُوتُ الصِّبْيَةِ، قَالَ: فَإِذَا أَرَادَ الصِّبْيَةُ الْعَشَاءَ فَنَوِّمِيهِمْ وَتَعَالَيْ فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَنَطْوِي بُطُونَنَا اللَّيْلَةَ، فَفَعَلَتْ، ثُمَّ غَدَا الرَّجُلُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ عَجِبَ اللهُ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةَ وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾[2]

''ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہا: اے اللہ کے رسول! میں سخت بھوکا ہوں۔ آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے معلوم کروایا تو ان کے پاس کھانے کو کوئی چیز نہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی ہے جو اس آدمی کو آج کی رات اپنا مہمان بنا لے؟ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا۔ انصار میں سے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: اے اللہ کے رسول! (اس خدمت کے لیے) میں حاضر ہوں۔ وہ آدمی اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ کا مہمان ہے، ہم اس سے کچھ بھی نہیں بچائیں گے (یعنی جو کچھ گھر میں ہے وہ اس کی خدمت میں پیش کر دیں گے) اس کی بیوی نے کہا: اللہ کی قسم! میرے پاس بچوں کے کھانے کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔

[1] صحيح البخاري، حديث: 13. صحيح مسلم، حديث: 168. [2] الحشر 9:59.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس انصاری آدمی نے کہا: جب بچے رات کو کھانا مانگیں تو تم انھیں سلا دینا، تم چراغ بجھا دینا، ہم صبر کر لیں گے۔ اس نے اسی طرح کیا۔ دوسرے دن وہ صحابی رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ کو فلاں مرد اور فلاں عورت بہت پسند آئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ''اپنے اوپر انھیں ترجیح دیتے ہیں، گو خود کتنی ہی سخت حاجت میں ہوں۔''[1]

(۷) داعی اور پوشیدہ امور کی ٹوہ لگانے سے اجتناب

داعی کے شایانِ شان نہیں ہے کہ وہ لوگوں کے پوشیدہ عیوب اور مخفی کوتاہیوں کی ٹوہ لگاتا پھرے بلکہ وہ صرف ان ہی امور کی اصلاح کا مکلف ہے جو واضح ہوں اور اس پر ان ہی کوتاہیوں کی اصلاح لازم آتی ہے جو ظاہر طور پر لوگوں میں موجود ہوں، لہٰذا اصلاح کے لیے لوگوں کے پوشیدہ عیوب کی ٹوہ لگانا ہرگز جائز نہیں ہے بلکہ یہ بجائے خود ایک مذموم اور ممنوع عمل ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

''مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے تنہا چھوڑتا ہے، جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرنے میں لگ جاتا ہے، جو شخص کسی مسلمان سے تکلیف کا خاتمہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں روزِ قیامت اس سے قیامت کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف کو دُور فرما دے گا اور جو شخص مسلمان (کے عیبوں) کی پردہ پوشی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔''[2]

اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

① صحيح البخاري، حديث: 4889. جامع الترمذي، حديث: 3204. المستدرك للحاكم: 7176.
② صحيح البخاري، حديث: 2442. صحيح مسلم، حديث: 6521.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ»

''جس نے مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔''

اسی طرح سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُولُ: أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ أَيْ رَبِّ، حَتَّى إِذَا أَقَرَّهُ بِذُنُوبِهِ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ، قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ»

''اللہ تعالیٰ (روزِ قیامت) مومن کو اپنے قریب بلائے گا اور اس پر اپنا پردۂ عزت ڈال کر اسے چھپا لے گا، پھر فرمائے گا: تجھے اپنا فلاں گناہ معلوم ہے؟ تجھے اپنا فلاں گناہ یاد ہے؟ تو وہ کہے گا: جی ہاں، یارب! مجھے معلوم ہے، حتیٰ کہ اس سے تمام گناہوں کا اقرار کرا لے گا اور وہ شخص اپنے دل میں خیال کرے گا کہ وہ اب تباہ ہو چکا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھ پر دنیا میں پردہ ڈالا، آج تیرے لیے ان گناہوں کو معاف کرتا ہوں، پھر نیکیوں کی کتاب اس کے ہاتھ میں دے دی جائے گی۔ لیکن کافر اور منافق کے متعلق گواہ برملا بولیں گے: یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا۔ سن لو! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔''[1]

⑩ معاملے کو اچھی طرح سمجھنا اور جلد بازی سے بچنا:

لوگوں کی اصلاح اور تربیت تبھی ممکن ہو سکتی ہے جب آپ ان کے احوال و اعمال کو اچھی طرح سمجھ سکیں، پرکھ سکیں اور پھر تحمل کے ساتھ ان کی اصلاح کر سکیں۔ ایسا نہ ہو کہ محض گمان کی بناء پر یا صرف کسی کے بتلانے پر بلا تحقیق اور جلد بازی کرتے ہوئے کسی پر خطا کار اور گناہ گار ہونے کا فتویٰ لگا دیا جائے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

① صحيح مسلم، حديث: 2699. ② صحيح البخاري، حديث: 2441.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا

''اے ایمان والے لوگو! اگر تمھارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو اور پھر اپنے کیے پر پشیمانی اٹھاؤ۔''[1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إن الهدي الصالح والسمت الصالح والاقتصاد جزء من خمسة وعشرين جزءا من النبوة»

''یقیناً نیک چلن، عمدہ کردار اور میانہ روی نبوت کا پچیسواں حصہ ہے۔''[2]

اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«التأني من الله والعجلة من الشيطان»

''سوچ و بچار اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے۔''[3]

اسی طرح سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلتُّؤَدَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي عَمَلِ الْآخِرَةِ»

''آخرت (یعنی نیکی) کے کام کے سوا کسی بھی کام میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے۔''[4]

ان تمام فرامین سے یہ بات احاطہ علم میں آتی ہے کہ داعی کو نہ تو جلد بازی سے کام لینا چاہیے اور نہ ہی بلا تحقیق کوئی اقدام کرنا چاہیے تاکہ ایسا نہ ہو کہ اس کا جذبہ درست ہونے کے باوجود بھی دعوت کے منفی اثرات مرتب ہو جائیں اور مخاطب اپنی اصلاح کے بجائے متنفر ہو جائے۔

⑪ کفر اور ارتداد اور عدم مغفرت کا فتویٰ لگانے سے اجتناب

داعی میں یہ خصلت ہرگز نہیں ہونی چاہیے کہ وہ دوسروں پر کفر، نفاق اور ارتداد کے فتوے لگاتا پھرے۔ کسی کے باطن کا حال فقط اللہ ہی جانتا ہے۔ آپ کے ذمے بس تبلیغ کرنا ہے، دعوت دینا ہے، اللہ

① الحجرات 49:6. ② سنن أبي داود، حديث: 4776. مسند أحمد، حديث: 2698. صحيح الجامع، حديث: 1992. ③ صحيح الجامع، حديث: 3011. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1795. ④ سنن أبي داود، حديث: 4810. صحيح الجامع، حديث: 3009. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1794.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور رسول ﷺ کا حکم پہنچانا ہے، لوگوں کے اُخروی ٹھکانے کا خود سے تعین کرنا نہیں ہے، لہٰذا اصلاح کی کوشش کرتے ہوئے صرف تبلیغ کو ہی ملحوظ رکھیں، نفرت اور تعصب کا رویہ اپناتے ہوئے کفر و ارتداد کے فتوے مت لگائیں۔ یاد رکھیں! کفر کا مطلب ہے کہ آپ اس کے خون کو حلال قرار دے رہے ہیں، منافق کہنے کا مطلب ہے کہ آپ اس کے ایمان پر شک کر رہے ہیں اور مرتد کہنے کا مطلب ہے کہ آپ اسے دائرہ اسلام سے خارج کر رہے ہیں اور کسی کو یہ کہنا کہ اللہ تجھے معاف نہیں فرمائے گا، اس کا مطلب ہے کہ آپ اللہ کے کام کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کر رہے ہیں، جبکہ اس میں سے کسی بھی فتوے کا اختیار آپ کے ہاتھ میں نہیں ہیں، لہٰذا اس رویے سے مکمل طور پر اجتناب کرنا چاہیے۔ ورنہ اس بارے میں بہت سخت وعید وارد ہوئی ہے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا»

''جس بھی شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی کو کافر کہا تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہو جاتا ہے۔''[1]

یعنی اگر وہ شخص، جس کو کافر کہا گیا ہے، درحقیقت کافر نہ ہوا تو کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے، لہٰذا اس شدید وعید کا مورد بننے سے بچیں اور کفر کے فتووں سے گریز کریں۔

اسی طرح سیدنا جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللهِ لَا يَغْفِرُ اللهُ لِفُلَانٍ، وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ: مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى عَلَيَّ أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ، فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ، وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ»

''ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو نہیں بخشے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کون ہے جو مجھ پر قسم کھا رہا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا؟ میں نے فلاں کو تو بخش دیا ہے لیکن (ایسا کہنے والے!) میں نے تیرے عمل ضائع کر دیے ہیں۔''[2]

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

«كَانَ رَجُلَانِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَوَاخِيَيْنِ، فَكَانَ أَحَدُهُمَا يُذْنِبُ، وَالْآخَرُ مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ، فَكَانَ لَا يَزَالُ الْمُجْتَهِدُ يَرَى الْآخَرَ عَلَى الذَّنْبِ فَيَقُولُ: أَقْصِرْ، فَوَجَدَهُ

[1] صحيح البخاري، حديث: 6104. [2] صحيح مسلم، حديث: 2621.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وما علم ذنب فقال له: اقصر، فقال: خلني وربي أبعثت علي رقيبا؟ فقال: والله لا يغفر الله لك، أو لا يدخلك الله الجنة، فقبض أرواحهما، فاجتمعا عند رب العالمين فقال لهذا المجتهد: أكنت بي عالما، أو كنت على ما في يدي قادرا؟ وقال للمذنب: اذهب فادخل الجنة برحمتي، وقال للآخر: اذهبوا به إلى النار»

''بنی اسرائیل میں دو آدمی آپس میں بھائی بنے ہوئے تھے۔ ایک گناہوں میں ملوث تھا جبکہ دوسرا عبادت میں کوشاں رہتا تھا۔ عبادت میں راغب رہنے والا جب بھی دوسرے کو گناہ میں دیکھتا تو اسے کہتا کہ باز آ جاؤ۔ آخر ایک دن اس نے دوسرے کو گناہ میں پایا تو اسے کہا کہ باز آ جاؤ۔ تو اس نے کہا: مجھے رہنے دو، میرا معاملہ میرے رب کے ساتھ ہے۔ کیا تم مجھ پر نگران بنا کر بھیجے گئے ہو؟ تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تجھے معاف نہیں کرے گا یا (کہا کہ) اللہ تجھے جنت میں داخل نہیں کرے گا، چنانچہ جب وہ دونوں فوت ہو گئے اور رب العالمین کے ہاں اکٹھے ہوئے تو اللہ نے عبادت میں کوشاں رہنے والے سے فرمایا: کیا تو میرے متعلق (زیادہ) جاننے والا تھا؟ یا جو کچھ میرے ہاتھ میں ہے، تجھے اس پر قدرت حاصل تھی؟ اور پھر گناہ گار سے فرمایا: جا میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جا۔ اور دوسرے کے متعلق فرمایا: اسے جہنم میں لے جاؤ۔''[1]

داعی کا تو وصف یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو جہنم سے بچانے اور جنت میں لے جانے کے لیے کوشاں رہتا ہے اور اسی کے لیے محنت کرتا ہے، اسے تو ہرگز ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ اپنے وصف کے متضاد کام کرنا شروع کر دے، لہٰذا اس تباہ کن رویے سے ہر ممکن اجتناب ضروری ہے، تبھی دعوت کارگر ہو سکتی ہے اور تبھی لوگوں کو قریب لایا جا سکتا ہے اور انھیں راہِ حق پہ چلایا جا سکتا ہے۔

⑫ ذکرِ الٰہی کا اہتمام

دین کے داعی کو ہر دم اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہنا چاہیے۔ اللہ کی یاد میں ہی دلوں کا اطمینان ہے۔ اللہ کا ذکر کرنے والے کے ساتھ اللہ کی نصرت اور تائید رہتی ہے۔ دعوت کے میدان میں عملی طور پر

① سنن أبي داود، حديث: 4901. مسند أحمد، حديث: 8292. صحيح ابن حبان، حديث: 5712.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ سے تعلق جوڑنے کے ساتھ ساتھ زبانی طور پر بھی اس کی تسبیح وتحمید اور تکبیر وثناء کرتے رہنا چاہیے تاکہ قلب ولسان؛ دونوں ہی اپنے خالق کی طرف متوجہ اور مشغول رہیں۔ داعی کو ذکر الٰہی سے حاصل ہونے والا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ شیطان اس کی راہ میں رُکاوٹ نہیں ڈال سکتا کیونکہ وہ ذکر وتلاوت کے ذریعے شیطان کو پچھاڑ دیتا ہے، بالکل ویسے ہی جیسے شیطان غافلوں کو پچھاڑے رکھتا ہے۔ سلف صالحین میں سے کسی کا قول ہے:

إِذَا تَمَكَّنَ الذِّكْرُ مِنَ الْقَلْبِ، فَإِنْ دَنَا مِنْهُ الشَّيْطَانُ صَرَعَهُ كَمَا يَصْرَعُ الْإِنْسَانُ إِذَا دَنَا مِنْهُ الشَّيْطَانُ، فَيَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الشَّيَاطِينُ فَيَقُولُونَ: مَا لِهٰذَا؟ فَيُقَالُ: قَدْ مَسَّهُ الْإِنْسِيُّ.

''جب کسی دِل میں ذِکر مستحکم ہو جاتا ہے تو پھر اگر شیطان اس کے قریب آتا ہے تو وہ اسی طرح مغلوب ہو جاتا ہے جیسے شیطان کی وسوسہ اندازی سے انسان مغلوب ہو جاتا ہے، پھر ایسے مغلوب شیطان کے آس پاس دوسرے شیاطین اکٹھے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ اسے کیا ہوا؟ جواب ملتا ہے کہ اسے کسی انسان نے چھولیا ہے۔''[1]

علاوہ ازیں داعی کے لائقِ شان ہی نہیں ہے کہ وہ ذِکر کے فضائل وثمرات سے محروم رہے اور ذکر کے ایسے ایسے ثمرات ہیں کہ بندہ انھیں حاصل کیے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

«أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ، وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ، وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟»

''کیا میں تمھیں ایک ایسا عمل نہ بتاؤں جو سب اعمال سے بہتر ہے، تمھارے مالک کے ہاں سب سے زیادہ پاکیزہ ہے، تمھارے درجات کی بلندی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، تمھارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے مقابلہ کرو اور تم ان کی گردنیں اُڑاؤ اور وہ تمھاری گردنیں ماریں؟''

[1] مدارج السالكين لابن قيم الجوزية: 2/421، 422.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ضرور بتلایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ذكر الله تعالى»

''وہ عمل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔''

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کی نظر میں کون سا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ان تفارق الدنيا ولسانك رطب من ذكر الله»

''تجھے اس حالت میں موت آئے کہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔''

یہاں ایک اور نکتہ ملاحظہ کیجیے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾

''یقیناً مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، فرماں بردار مرد اور فرماں بردار عورتیں، سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، ڈرنے والے مرد اور ڈرنے والی عورتیں، صدقہ و خیرات کرنے والے مرد اور صدقہ و خیرات کرنے والی عورتیں، روزے دار مرد اور روزے دار عورتیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی شرمگاہوں حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے بخشش اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔''[3]

اللہ تعالیٰ نے تمام اوصاف اور عبادات کو مطلق طور پر بیان فرمایا ہے لیکن ذکر کے ساتھ ''کثرت'' کا

① جامع الترمذي، حديث: 3377. سنن ابن ماجه، حديث: 3790. صحيح الجامع، حديث: 2629.
② صحيح ابن حبان، حديث: 818. ③ الأحزاب 33:35.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ بیان فرمایا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں'' جبکہ اس کے علاوہ سچ، صبر، خشوع، سچائی، روزہ، صدقہ وغیرہ کسی کے ساتھ بھی کثرت کا لفظ بیان نہیں کیا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکر کثرت کے ساتھ ہی کرنا چاہیے اور کثرتِ ذکر کثرتِ فلاح کا موجب ہے، جو شخص جتنا زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے گا وہ اتنی ہی زیادہ فلاح، کامیابی اور نجات پائے گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ سَاعَةٍ تَمُرُّ بِابْنِ آدَمَ لَمْ يَذْكُرِ اللهَ فِيهَا إِلَّا تَحَسَّرَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

''ابنِ آدم کا جو بھی وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر گزر جاتا ہے، روزِ قیامت وہ اس وقت پر حسرت و افسوس کرے گا۔''[1]

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ عَمَلًا قَطُّ أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ»

''آدمی ذکرِ الٰہی سے بڑھ کر کبھی کوئی ایسا عمل نہیں کرتا کہ جو اسے اللہ کے عذاب سے نجات دِلانے والا ہو۔''[2]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ»

''مُفَرِّدُون سبقت لے گئے۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مفرّدون کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«اَلذَّاكِرُونَ اللهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ»

''اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔''[3]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«ثَلَاثَةٌ لَا يَرُدُّ اللهُ دُعَاءَهُمْ: اَلذَّاكِرُ اللهَ كَثِيرًا، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَالإِمَامُ الْمُقْسِطُ»

---

① شعب الإيمان للبيهقي: 511. صحيح الجامع، حديث: 5720. ② مسند أحمد، حديث: 22132.
③ صحيح مسلم، حديث: 2676.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

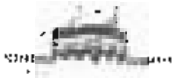

''تین طرح کے لوگ ایسے ہیں کہ جن کی دُعا اللہ تعالیٰ رَدنہیں فرماتا: اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والا، مظلوم اور انصاف کرنے والا حکمران۔''[1]

سیدنا سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ما جلس قوم مجلسا يذكرون الله عز وجل فيه فيقومون، حتى يقال لهم: قوموا قد غفر الله لكم ذنوبكم، وبدلت سيئاتكم حسنات»

''جو بھی لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، پھر جب وہ (مجلس سے) اُٹھنے لگتے ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے: کھڑے ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمھارے گناہوں کو معاف فرما دیا ہے اور تمھاری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا گیا ہے۔''[2]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لا يقعد قوم يذكرون الله عز وجل إلا حفتهم الملائكة، وغشيتهم الرحمة، ونزلت عليهم السكينة، وذكرهم الله فيمن عنده»

''جو بھی لوگ اللہ کا ذکر کرنے بیٹھتے ہیں، ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں، انھیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے، ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے پاس موجود (فرشتوں) کے سامنے کرتا ہے۔''[3]

اور ذِکر کی بہترین صورت تلاوتِ قرآن ہے۔ یہ ایسا مقدس کلام ہے کہ اس کا ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

«مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُولُ الٓمٓ حَرْفٌ، وَلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ»

''جو شخص کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھتا ہے اسے اس کے بدلے میں ایک نیکی مل جاتی ہے اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ''الم'' ایک حرف ہے بلکہ ''الف''

① صحيح الجامع، حديث: 3064. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1211. ② صحيح الجامع، حديث: 5610. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 2210. ③ صحيح مسلم، حديث: 2700.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ایک حرف ہے، ''لام'' ایک حرف ہے اور ''میم'' ایک حرف ہے۔''

اندازہ کیجیے کہ جب قرآن کی صرف تلاوت کرنے پر ہی اس قدر عظیم اجر وثواب حاصل ہوتا ہے تو اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے نیکیوں کا کیا عالم ہوگا؟ لہٰذا داعی کو قرآن کی تلاوت کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے معانی کو بھی سمجھنا چاہیے، اس کا فہم وتدبر حاصل کرنا چاہیے اور اس پر عمل پیرا ہونا چاہیے کیونکہ جو قرآن کے ساتھ تعلق جوڑ لیتے ہیں وہ اللہ کے اپنے اور خاص لوگ بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«إِنَّ لِلّٰهِ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ»

''یقیناً اللہ تعالیٰ کے بھی کچھ اپنے لوگ ہیں۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ (سعادت مند اور خوش قسمت) کون سے لوگ ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

www.kitabosunnat.com

«هُمْ أَهْلُ الْقُرْآنِ، أَهْلُ اللهِ وَخَاصَّتُهُ»

''وہ قرآن والے ہیں، وہی اللہ کے اپنے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔''[2]

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

سَمِعْنَا أَنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ أَفْضَلُ الذِّكْرِ إِذَا عُمِلَ بِهِ.

''ہم نے سنا کہ قرآن پڑھنا سب سے زیادہ فضیلت والا ذِکر ہے جب کہ اس پر عمل کیا جائے۔''[1]

اور امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ تِلَاوَةَ الْقُرْآنِ هِيَ أَفْضَلُ الْأَذْكَارِ وَالْمَطْلُوبُ الْقِرَاءَةُ بِالتَّدَبُّرِ.

''جان لیجیے کہ تلاوتِ قرآن ہی افضل ذِکر ہے اور مطلوب تدبر کے ساتھ قراءت کرنا ہے۔''[4]

سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ کہتا ہے کہ:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ.

[1] جامع الترمذي، حديث: 2910. [2] سنن ابن ماجه، حديث: 215. [3] فقه الأدعية والأذكار: 1/50.
[4] الأذكار للنووي: 101.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

صدق عبدی. لا إلٰہ إلا أنا و أنا أکبر.

''میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں۔''

اور جب بندہ کہتا ہے:

لا إلٰہ إلا اللہ وحدہ

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

صَدَقَ عَبْدِی. لا إِلٰہَ إِلَّا أَنَا وَحْدِی

''میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں یکتا ہوں۔''

اور جب بندہ کہتا ہے:

لَا إِلٰہَ إِلَّا اللہُ لَا شَرِیکَ لَہ

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) اس کا کوئی شریک نہیں۔''

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

صَدَقَ عَبْدِی، لَا إِلٰہَ إِلَّا أَنَا وَلَا شَرِیکَ لِی

''میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ ہی میرا کوئی شریک ہے۔''

اور جب بندہ کہتا ہے:

لَا إِلٰہَ إِلَّا اللہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لائق تمام تعریفات ہیں۔''

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

صَدَقَ عَبْدِی، لَا إِلٰہَ إِلَّا أَنَا، لِیَ الْمُلْکُ وَلِیَ الْحَمْدُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میری ہی بادشاہت ہے اور میرے ہی لائق تمام تعریفات ہیں۔''

اور جب بندہ کہتا ہے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ کی توفیق کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی قوت ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

صَدَقَ عَبْدِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي.

''میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میری توفیق کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی قوت ہے۔''

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ رُزِقَهُنَّ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ»

''جس شخص کو موت کے وقت یہ کلمات نصیب ہو گئے اسے آگ نہیں چھوئے گی۔''[1]

اس کے بعد ذیل میں ''صبح و شام کے اذکار'' بیان کیے جا رہے ہیں، جنھیں ہر داعی کو حرزِ جان بنا لینا چاہیے اور پابندی کے ساتھ صبح اور شام کے اوقات میں یہ اذکار پڑھنے چاہئیں:

❀ ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝﴾[2]

❀ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝﴾ ..... ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝﴾ ..... ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝﴾

(یعنی سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس 3 مرتبہ)

[1] سنن ابن ماجه، حديث: 3794. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1390. [2] البقرة 2:255.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو شخص فجر کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے بعد مندرجہ ذیل کلمہ توحید مرتبہ پڑھے تو اس کو اولادِ اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا اجر ملتا ہے، اس کی دس برائیاں معاف کر دی جاتی ہیں، دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں اور صبح سے شام تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور جو شام کو پڑھے اس کو صبح تک یہی فضیلت حاصل رہتی ہے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب صبح کو اٹھتے تو یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ.

''اے اللہ! تیرے ہی (نام کے) ساتھ ہم نے صبح کی، تیرے ہی (نام کے) ساتھ ہم نے شام کی، تیرے ہی (نام کے) ساتھ ہم زندہ ہیں، تیرے ہی (نام کے) ساتھ ہم مریں گے اور تیری ہی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔''

www.kitabosunnat.com

اور شام کو آپ ﷺ یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ.

''اے اللہ! تیرے ہی (نام کے) ساتھ ہم نے شام کی، تیرے ہی (نام کے) ساتھ ہم زندہ ہیں، تیرے ہی (نام کے) ساتھ ہم مریں گے اور تیری ہی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔''

سیدنا عبدالرحمان بن ابزی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ صبح کے وقت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

أَصْبَحْنَا (أَمْسَيْنَا) عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَعَلٰى كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلٰى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰى مِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ.

''ہم نے اسلام کی فطرت، اخلاص کے کلمہ، اپنے نبی محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام

① سنن ابن ماجه، حديث: 3867. ② سنن أبي داود، حديث: 5068. جامع الترمذي، حديث: 3391. سنن ابن ماجه، حديث: 3868.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی ملت پر صبح کی، جو کہ یکسو، تابع فرمان تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے۔''[1]

(بریکٹ والے الفاظ شام کے اذکار میں پڑھے جائیں)

❀ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی صبح کو اُٹھے تو اسے چاہیے کہ کہے:

أَصْبَحْنَا (أَمْسَيْنَا) وَأَصْبَحَ (وَأَمْسَى) الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُورَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ.

''ہم نے صبح کی اور کائنات نے صبح کی، جو کہ اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے اے اللہ! یقینا میں تجھ سے اس دن کی بھلائی، کامیابی، مدد، نور، برکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور اس شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو اس میں ہے اور جو اس کے بعد ہے۔''[2]

اور جب شام ہو جائے تو اس وقت بھی اسی طرح پڑھے:

❀ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ (أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى) الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذَا الْيَوْمِ (هٰذِهِ اللَّيْلَةِ) وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ (مَا بَعْدَهَا) وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذَا الْيَوْمِ (هٰذِهِ اللَّيْلَةِ) وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ (مَا بَعْدَهَا) رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ.

''ہم نے صبح (شام) کی اور کائنات نے صبح (شام) کی، جو اللہ کے لیے ہے اور تمام تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے رب! اس دن میں (اس رات میں) جو خیر ہے اور اس کے بعد میں جو خیر ہے میں اس کا تجھ سے سوال کرتا

[1] مسند أحمد، حديث: 15360. سنن الدارمي: 2730. صحيح الجامع، حديث: 4674. [2] سنن أبي داود، حديث: 5084. صحيح الجامع، حديث: 352.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں اور اس دن کے (اس رات کے) شر سے اور اس کے بعد والے کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے میرے رب! میں آگ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''[1]

❀ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ (اَمْسٰى) بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ

''اے اللہ! مجھ پر یا تیری مخلوق میں سے کسی پر جس نعمت نے بھی صبح (شام) کی ہے وہ صرف تیری طرف سے ہے۔ تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں، پس تیرے ہی لیے حمد اور تیرے ہی لیے شکر ہے۔''[2]

❀ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا (بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا) وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ (الْمَصِيْرُ)

''اے اللہ! تیرے (نام کے) ساتھ ہم نے صبح (شام) کی اور تیرے ساتھ ہم نے شام (صبح) کی اور تیرے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے (نام کے) ساتھ ہم مریں گے اور تیری طرف ہی اُٹھ (لوٹ) کر جانا ہے۔''[3]

❀ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ (اَمْسَيْتُ) اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ.

''اے اللہ! میں نے اس حال میں صبح (شام) کی کہ میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرا عرش اٹھانے والوں کو، تیرے فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے اور تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔''[4]

① صحيح مسلم، حديث: 2723. ② صحيح ابن حبان، حديث: 881. ③ سنن أبي داود، حديث: 5068. جامع الترمذي، حديث: 3391. ④ سنن أبي داود، حديث: 5069. جامع الترمذي، حديث: 3501.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ جو شخص یہ دعا صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھے، اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

''اللہ کے نام کے ساتھ، جس کے نام سے زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہی سننے والا جاننے والا ہے۔''[1]

❀ جو شخص شام کے وقت یہ دعا تین مرتبہ پڑھے، اسے اس رات زہریلے جانور کا ڈنک نقصان نہیں پہنچائے گا۔

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.

''میں اللہ کے کامل کلمات کے پناہ پکڑتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔''[2]

❀ جس شخص نے ایک دن میں 100 مرتبہ یہ پڑھا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ.

اس کے تمام گناہ ختم کر دیے جاتے ہیں، اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔''[3]

❀ اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.

''اے اللہ! مجھے میرے جسم میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، اے اللہ! میں کفر اور فقر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''[4]

[1] سنن أبي داود، حديث: 5088. جامع الترمذي، حديث: 3388. سنن ابن ماجه، حديث: 3869.
[2] جامع الترمذي، حديث: 3604. [3] صحيح البخاري، حديث: 6405. صحيح مسلم، حديث: 2691.
[4] سنن أبي داود، حديث: 5090.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑫ صبح کی نماز سے اشراق تک مسلسل ذکر کرنے سے، یہ کلمات پڑھنا (میزانِ عمل میں) زیادہ وزنی ہے:

سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضا نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ (3 مرتبہ)

''اللہ نہایت پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، اپنی مخلوق کی گنتی کے برابر اور اپنی ذات کی رضا کے برابر اور اپنے عرش کے وزن کے برابر اور اپنے کلمات کی سیاہی کے برابر۔''[1]

⑬ جو شخص صبح کے وقت اور پھر شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے، پھر اگر اسی دن یا اسی رات اس کو موت آ جاتی ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا:

اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت.

''اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، تیرے عہد پر ہوں اور تیرے وعدے پر ہوں جتنی مجھ میں استطاعت ہے، میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس برائی سے جو میں نے کی، میں تیرے لیے تیری ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو تو نے مجھ پر انعام فرمائی ہیں اور میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، سو تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔''[2]

⑬ دعا کا التزام

داعی کو رب تعالیٰ کے سامنے دست بہ دعا رہنا چاہیے۔ دعوتی میدان میں عملی کوشش کے ساتھ ساتھ لوگوں کی اصلاح، اپنی محنت کی قبولیت اور اس مشن کی کامیابی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی کی جو بھی دعا کی جائے وہ اسے ضرور قبول فرماتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۝﴾

[1] صحیح مسلم، حدیث: 2726. [2] صحیح البخاري، حدیث: 5947.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور تمھارے پروردگار کا یہ فرمان ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمھاری دعاؤں کو قبول کروں گا، یقینا جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ بہت جلد ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔''[1]

اسی طرح فرمایا:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾

''(اے پیغمبر!) جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں پوچھیں (تو انھیں بتلایئے کہ) یقینا میں تو قریب ہوں (اور) دعا کرنے والا جب بھی مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کی دعا کو سنتا اور قبول کرتا ہوں۔''[2]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ تَعَالَى مِنَ الدُّعَاءِ»

''اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے بڑھ کر کوئی بھی عمل قابلِ عزت نہیں ہے۔''[3]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

«قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي، يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ، وَلَا أُبَالِي، يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً»

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے امیدیں وابستہ رکھے گا، تیرے اعمال جیسے بھی ہوئے میں تجھے معاف کرتا رہوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، اے ابنِ آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی کو پہنچ جائیں، پھر تو مجھ سے بخشش مانگے تو میں (پھر بھی) تجھے بخش دوں گا، اے ابنِ آدم! اگر تو زمین بھر کر بھی گناہ لے کر آئے لیکن تو نے میرے ساتھ کسی

[1] المؤمن 60:40. [2] البقرة 186:2. [3] جامع الترمذي، حديث:3370. سنن ابن ماجه، حديث:3829.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں تیرے گناہوں کی مقدار برابر ہی تجھے مغفرت سے نواز دوں گا۔''

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو اللهَ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيعَةُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ بِهَا إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ تُعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا. قَالُوا: إِذًا نُكْثِرَ، قَالَ: «اللهُ أَكْثَرُ»

''جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں گناہ کی کوئی چیز یا قطع رحمی نہ مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس دعا کی وجہ سے تین صورتوں میں سے ایک چیز عطا فرما دیتا ہے: یا تو جلد ہی اس کی وہ دعا قبول کر لیتا ہے یا اسے آخرت میں ذخیرہ کر لیتا ہے یا اس کے مثل کوئی برائی (تکلیف و مصیبت اور پریشانی) اس سے دُور فرما دیتا ہے۔'' یہ سن کر لوگوں نے کہا: تب تو ہم بہت زیادہ دعائیں کریں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ بھی سب سے زیادہ عطا کرنے والا ہے۔''[1]

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللهَ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ»

''یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے حیا اور عزت والا ہے، جب آدمی اس کے سامنے اپنے ہاتھ اٹھاتا ہے تو انھیں خالی واپس لوٹانے میں وہ شرم محسوس کرتا ہے۔''[2]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا هُوَ ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ»

''یقیناً اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے ذکر کے ساتھ حرکت کرتے ہیں۔''[3]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

---

① جامع الترمذي، حديث:3540. ② جامع الترمذي، حديث: 3573. صحيح الترغيب والترهيب: 1633. ① جامع الترمذي، حديث: 3556. سنن ابن ماجه، حديث: 3865. صحيح الجامع، حديث: 1757. ② سنن ابن ماجه، حديث:3792. صحيح الجامع، حديث:1906.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

«إِنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ»

''یقیناً جو شخص اللہ سے مانگتا نہیں ہے، اللہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔''[1]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«اَلْقُلُوبُ أَوْعِيَةٌ، وَبَعْضُهَا أَوْعَى مِنْ بَعْضٍ. فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، أَيُّهَا النَّاسُ، فَاسْأَلُوهُ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ، فَإِنَّ اللهَ لَا يَسْتَجِيبُ لِعَبْدٍ دُعَاءَهُ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ غَافِلٍ».

''دِل حفاظت گاہیں ہوتے ہیں (یعنی دِلوں میں ہر بات کو محفوظ کرلیا جاتا ہے) البتہ کچھ دِل دوسروں کی بہ نسبت بات کو زیادہ یاد اور محفوظ رکھتے ہیں، لہٰذا اے لوگو! تم جب بھی اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو اس انداز میں کرو کہ تمھیں اس کے قبول ہو جانے کا یقین ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی ایسے بندے کی دعا قبول نہیں فرماتا جو اس سے غافل دِل کے ساتھ دعا کرے۔''[2]

اور دعا مانگتے ہوئے جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے، یعنی اگر دعا فوراً قبول نہ ہو تو دعا کرنا چھوڑ نہیں دینا چاہیے بلکہ مسلسل کرتے ہی رہنا چاہیے کیونکہ ایسا بالکل نہیں ہوتا کہ آدمی دعا کرے اور قبول نہ ہو۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ، يَقُولُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي»

''تم میں سے کسی شخص کی دعا اس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرتا، وہ کہنے لگتا ہے: میں نے اپنے پروردگار سے دعا کی لیکن اس نے قبول ہی نہیں کی۔''[3]

اسی طرح دعا پختہ عزم اور قبولیت کے یقین کے ساتھ کرنی چاہیے۔ نبی مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

«لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ، وَلٰكِنْ لِيَعْزِمِ الرَّغْبَةَ؛ فَإِنَّ اللهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ»

''تم میں سے کوئی بھی اس طرح دُعا نہ کرے کہ اے اللہ! اگر تُو چاہتا ہے تو مجھے بخش دے بلکہ

---

[1] جامع الترمذي، حديث: 3373. صحيح الجامع، حديث: 2418. [2] مسند أحمد، حديث: 6655. صحيح الترغيب والترهيب: 1652. [3] صحيح البخاري، حديث: 5981. صحيح مسلم، حديث: 2735.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے اپنا مطلوب ومقصود حاصل ہونے کے پختہ عزم ویقین کے ساتھ دعا کرنی چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی چیز بڑی نہیں ہے کہ جسے وہ عطا کرے۔''[1]

اپنے مسلمان بھائی کے حق میں بھی دعا گو رہنا چاہیے، اس سے جہاں اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت سنوارے گا وہاں یہ اپنی دعا قبول کروانے کا بھی بہترین ذریعہ ہے، جیسا کہ نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

«دعوة المرء المسلم لأخيه بظهر الغيب مستجابة، عند رأسه ملك موكل، كلما دعا لأخيه بخير، قال الملك الموكل به: آمين ولك بمثل»

''ایک مسلمان کی اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے حق میں کی جانے والی دعا قبول کی جاتی ہے، اس کے سر پر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے، وہ بندہ جب بھی اپنے بھائی کے حق میں خیر وبھلائی کی دعا کرتا ہے تو وہ مقرر کردہ فرشتہ آمین کہتا ہے اور ساتھ اسے بھی دعا دیتا ہے کہ جو کچھ تو نے اپنے بھائی کے لیے مانگا ہے وہی کچھ اللہ تعالیٰ تجھے بھی نوازے۔''[2]

---

① صحیح مسلم، حدیث: 2679. ② صحیح مسلم، حدیث: 2733.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورت کے لیے دعوت کا دائرہ کار اور اس کی شروط

عورت معاشرے کا ایسا رُکن ہے کہ اس کے بغیر کوئی بھی معاشرہ مکمل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہتا تو انسان کو ماں باپ کے بغیر بھی پیدا کر سکتا تھا، جیسے حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور اگر وہ چاہتا تو بغیر باپ کے بھی پیدا کر سکتا تھا، جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو ماں اور باپ کے ذریعے پیدا کر کے یہ بتلایا ہے کہ یہ دونوں ہی اس کائنات کے اہم عنصر ہیں، کسی ایک سے کُلی طور پر مستغنی نہیں ہوا جا سکتا، لہٰذا دین کی تبلیغ میں بھی جب تک یہ دونوں شامل نہیں ہوں گے تب تک دین کی سربلندی نہیں ہوگی۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ»

''عورتیں بھی مردوں ہی کی مانند ہیں۔''[1]

لہٰذا ذیل کی سطور میں ہم عورت کے لیے دعوتِ دین کا دائرہ کار اور اس کی شروط بیان کریں گے تاکہ وہ بھی اس مبارک مشن کا حصہ بن کر سرخروئی حاصل کر سکے۔

① عورت فتنے سے محفوظ ہو اور لوگ بھی اس کے فتنے سے محفوظ ہوں

سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ»

''میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے ایسا کوئی فتنہ نہیں چھوڑا جو عورتوں سے زیادہ خطرناک ہو۔''[2]

[1] سنن أبي داود، حديث: 236. جامع الترمذي، حديث: 113. سنن ابن ماجه، حديث: 612. [2] صحيح البخاري، حديث: 5096. صحيح مسلم، حديث: 6880.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اتقوا الدنيا واتقوا النساء، فإن أول فتنة بني إسرائيل كانت في النساء»

''دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو، یقیناً بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں ہی سے متعلق تھا۔''

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إن المرأة تقبل في صورة شيطان، وتدبر في صورة شيطان، فإذا أبصر أحدكم امرأة فليأت أهله، فإن ذلك يرد ما في نفسه»

''یقیناً عورت شیطان کی صورت میں آتی ہے اور شیطان کی صورت میں ہی واپس جاتی ہے، سو جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے تو اس چاہیے کہ اپنی اہلیہ کے پاس آئے کیونکہ یہ اس کے دل میں پیدا ہونے والے (برے خیالات) کو ختم کر دے گا۔''

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«المرأة عورة، وإنها إذا خرجت استشرفها الشيطان وإنها لا تكون إلى وجه الله أقرب منها في قعر بيتها»

''عورت پردہ ہے اور جب یہ (گھر سے باہر) نکلتی ہے تو شیطان اسے نظریں اُٹھا اُٹھا کے دیکھتا ہے اور یقیناً وہ اپنے گھر کے گوشے میں ہی رہنے سے زیادہ قریبی کوئی ایسا ذریعہ نہیں ہے کہ جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کر سکے۔''

② دعوت کے لیے عورت بغیر محرم کے نہ نکلے

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

«لا يخلون رجل بامرأة، ولا تسافرن امرأة إلا ومعها محرم»

''کوئی مرد کسی عورت کے بالکل بھی تنہائی اختیار نہ کرے اور نہ ہی کوئی عورت اپنے محرم کے بغیر

① صحيح مسلم، حديث: 2742. ② صحيح مسلم، حديث: 1403. ③ جامع الترمذي، حديث: 1173. صحيح ابن حبان، حديث: 5569. صحيح الترغيب والترهيب: 3421.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سفر کرے۔''

یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور بولا: اے اللہ کے رسول! میرا نام تو فلاں غزوے میں لکھا جا چکا ہے، جبکہ میری بیوی نے ایک ضروری کام (حج) کے لیے (سفر پہ) جانا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ»

''جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔''[1]

② سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ»

''عورت اپنے محرم کے بغیر تین دن کا سفر نہ کرے۔''[2]

③ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تُسَافِرِ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ»

''کوئی عورت دو دن کی مسافت کا سفر نہ کرے کہ جس میں اس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو۔''[3]

④ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ»

''کسی ایسی عورت کے لیے حلال نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتی ہو، کہ وہ ایک دن اور ایک رات کا سفر کرے (اور) اس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو۔''[4]

⑤ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ بَرِيدًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ»

''کوئی عورت ایک برید (بارہ میل) تک سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ کوئی محرم ہونا چاہیے۔''[5]

[1] صحيح البخاري، حديث: 1862. صحيح مسلم، حديث: 3259. [2] صحيح البخاري، حديث: 1086. صحيح مسلم، حديث: 827. [3] صحيح البخاري، حديث: 8164. صحيح مسلم، حديث: 827. [4] صحيح البخاري، حديث: 1088. صحيح مسلم، حديث: 1329. [5] صحيح ابن خزيمة: 2526. صحيح ابن حبان، حديث: 2727. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 3421.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: یہاں یہ بات واضح رہے کہ عورت کسی ضروری کام کی غرض سے قریبی جگہوں پر اور اڑوس پڑوس میں بغیر محرم کے بھی جا سکتی ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

«قد أذن الله لكن أن تخرجن لحوائجكن»

''اللہ تعالیٰ نے تم عورتوں کو اجازت دی ہے کہ تم اپنی ضروریات کے لیے (گھر سے) نکل سکتی ہو۔''[1]

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

تزوجني الزبير وما له في الأرض من مال ولا مملوك ولا شيئ غير ناضح وغير فرسه، فكنت أعلف فرسه وأستقي الماء، وأخرز غربه وأعجن، ولم أكن أحسن أخبز، وكان يخبز جارات لي من الأنصار وكن نسوة صدق، وكنت أنقل النوى من أرض الزبير التي أقطعه رسول الله ﷺ على رأسي، وهي مني على ثلثي فرسخ، فجئت يوما والنوى على رأسي، فلقيت رسول الله ﷺ ومعه نفر من الأنصار، فدعاني ثم قال: إخ إخ ليحملني خلفه، فاستحييت أن أسير مع الرجال، وذكرت الزبير وغيرته وكان أغير الناس، فعرف رسول الله ﷺ أني قد استحييت فمضى، فجئت الزبير فقلت: لقيني رسول الله ﷺ، وعلى رأسي النوى، ومعه نفر من أصحابه، فأناخ لأركب، فاستحييت منه وعرفت غيرتك، فقال: والله لحملك النوى كان أشد علي من ركوبك معه.

''زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے شادی کی تو ان کے پاس پانی لانے والے ایک اونٹ اور ایک گھوڑے کے سوا روئے زمین پر کوئی مال، کوئی غلام، الغرض کوئی چیز نہ تھی۔ میں ہی ان کے گھوڑے کو چارہ ڈالتی اور پانی پلاتی تھی، نیز ان کا ڈول سیتی اور آٹا گوندھتی تھی۔ میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی۔ میری ہمسائیاں انصاری عورتیں روٹیاں پکا دیتی تھیں۔ وہ بڑی اچھی اور باوفا خواتین تھیں۔ زبیر رضی اللہ عنہ کی وہ زمین جو رسول اللہ ﷺ نے انھیں دی تھی، میں وہاں سے اپنے سر پر گٹھلیاں اٹھا کر لاتی تھی۔ یہ زمین میرے گھر سے دو میل کے فاصلے پر تھی۔ ایک روز میں آ رہی تھی جبکہ

[1] صحيح البخاري، حديث: 5237.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گٹھلیاں میرے سر پر تھیں کہ راستے میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوگئی۔ آپ کے ہمراہ قبیلہ انصار کے چند لوگ بھی تھے۔ آپ نے مجھے بلایا اور اپنے اونٹ کو بٹھانے کے لیے ''اخ اخ'' کیا۔ آپ چاہتے تھے کہ مجھے اپنے پیچھے سوار کرلیں لیکن مجھے مردوں کے ہمراہ چلنے میں شرم محسوس ہوئی اور زبیر رضی اللہ عنہ کی غیرت کا بھی خیال آیا کیونکہ زبیر رضی اللہ عنہ بہت ہی باغیرت انسان تھے۔ رسول اللہ ﷺ بھی سمجھ گئے کہ میں شرم محسوس کر رہی ہوں، اس لیے آپ آگے بڑھ گئے۔ اس کے بعد میں زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی تو ان سے اس واقعے کا ذکر کیا کہ راستے میں رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات ہوئی تھی جبکہ میرے سر پر گٹھلیاں تھیں۔ آپ کے ہمراہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے سوار کرنے کے لیے اپنا اونٹ بٹھایا لیکن مجھے شرم دامن گیر ہوئی اور آپ کی غیرت کا بھی خیال آیا۔ یہ سن کر زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! تمھارا سر پر گٹھلیاں اٹھانا مجھ پر آپ ﷺ کے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ گراں تھا۔ اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اس کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک غلام میرے پاس بھیج دیا، وہ گھوڑے کے متعلق سب کام کرنے لگا اور میں بے فکر ہوگئی، گویا انھوں نے مجھے آزاد کر دیا۔''[1]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ کو تین طلاقیں دے دی گئیں تو وہ اپنی کھجوریں کاٹنے کے لیے نکل گئی تو اسے ایک آدمی ملا جس نے اسے منع کیا۔ تو وہ نبی ﷺ کے پاس آئی اور آپ کو یہ بات بتلائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«اخْرُجِي فَجُدِّي نَخْلَكِ، لَعَلَّكِ أَنْ تَصَدَّقِي مِنْهُ أَوْ تَفْعَلِي خَيْرًا»

''چلی جایا کرو اور اپنی کھجوریں کاٹا کرو، تم اس سے صدقہ یا کوئی خیر کا کام ہی کرو گی۔''[2]

ابراہیم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ:

أَذِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا، فَبَعَثَ مَعَهُنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ.

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری حج کے وقت نبی ﷺ کی ازواجِ مطہرات کو حج کرنے کی اجازت

(1) صحيح البخاري، حديث: 5224. (2) سنن أبي داود، حديث: 2297.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دے دی تھی۔ انھوں نے ان کے ہمراہ عثمان بن عفان اور عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہما کو روانہ کیا تھا۔''

امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت ''رُفقہ مامونہ'' کے ساتھ سفر کرے تو پھر محرم کے بغیر سفر کرنے کی گنجائش موجود ہے۔

رُفقہ مامونہ سے مراد یہ ہے کہ سفر کے کسی قافلے میں نیک عورتیں زیادہ ہوں اور ان میں سے کسی عورت کے محرم ساتھ ہوں۔

③ [illegible] عورت بغیر پردے کے نہ نکلے

سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں عورتوں کو باہر نکالیں، دوشیزہ، حائضہ اور پردہ نشین عورتوں کو لیکن حائضہ نماز سے دُور رہیں۔ وہ خیر و برکت اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کسی عورت کے پاس چادر نہیں ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لِتُلْبِسْهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا»

''اس کی (کوئی مسلمان) بہن اس کو اپنی چادر کا ایک حصہ پہنا دے۔''[1]

④ دعوت کے لیے عورت خوشبو لگائے بغیر نکلے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ، ثُمَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ، لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ حَتَّى تَغْتَسِلَ»

''جو عورت خوشبو لگا کر مسجد کی طرف چلے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی، جب تک غسل نہ کر لے۔''[2]

سیدہ زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَيَّتُكُنَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَلَا تَقْرَبَنَّ طِيبًا»

---

① صحيح البخاري، حديث: 1860. ② بداية المجتهد: 87/2. ③ صحيح مسلم، حديث: 890. ④ سنن ابن ماجه، حديث: 4002. صحيح الجامع، حديث: 2703.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تم میں سے جو بھی عورت مسجد کی طرف نکلے وہ خوشبو کے بالکل بھی قریب نہ جائے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«أيما امرأة أصابت بخورا فلا تشهد معنا العشاء الآخرة»

''جس عورت کو بخور (خوشبودار دھواں) لگ جائے، وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں حاضر نہ ہو۔''

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«أيما امرأة استعطرت فمرت على قوم ليجدوا من ريحها فهي زانية»

''جو بھی عورت خوشبو لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے تاکہ وہ اس کی خوشبو محسوس کریں تو وہ عورت زانیہ ہے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«إن خير طيب الرجل ما ظهر ريحه وخفي لونه، وخير طيب النساء ما ظهر لونه وخفي ريحه»

''بے شک مرد کی بہترین خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو ظاہر ہو اور اس کا رنگ پوشیدہ ہو جبکہ عورتوں کی بہترین خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور اس کی خوشبو پوشیدہ ہو۔''[4]

⑤ عورت اور مرد کی آمد و رفت کے لیے میدان دعوت میں دروازہ الگ ہو

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«لو تركنا هذا الباب للنساء»

''اگر ہم یہ دروازہ عورتوں کے لیے چھوڑ دیں (اور مرد اس سے داخل نہ ہوں تو بہت بہتر ہو)۔''[5]

نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

[1] سنن النسائي: 5131. صحيح الجامع، حديث: 2693. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1093.
[2] صحيح مسلم، حديث: 444. [3] سنن النسائي: 5126. صحيح الجامع، حديث: 2703. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1031. [4] جامع الترمذي، حديث: 2788. صحيح الجامع، حديث: 3937. [5] سنن أبي داود، حديث: 462.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

كان عمر بن الخطاب كان ينهى أن يدخل من باب النساء.

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عورتوں کے دروازے سے داخل ہونے سے منع کیا کرتے تھے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ليس للنساء وسط الطريق»

''عورتوں کے لیے راستے کا درمیان نہیں ہے۔''

یعنی عورتوں کو راستے کے ایک جانب ہو کر چلنا چاہیے، درمیانِ راہ میں چلنا ان کے لیے مناسب نہیں ہے۔

⑥ عورتوں کا مردوں کے ساتھ راستے میں چلنا

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکلے تو (دیکھا کہ) راستے میں عورتیں اور مرد اکٹھے چل رہے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عورتوں سے) فرمایا:

«استأخرن، فإنه ليس لكن أن تحققن الطريق عليكن بحافات الطريق»

''پیچھے پیچھے رہا کرو، تمھارے لیے مناسب نہیں کہ راستے کے عین درمیان میں چلو بلکہ راستے کے اطراف میں چلا کرو۔''

اس کے بعد عورت دیوار کے ساتھ لگ کر چلا کرتی تھی، حتیٰ کہ اس کا کپڑا دیوار کے ساتھ اٹک اٹک جاتا، اس لیے کہ وہ دیوار کے ساتھ لگ کر چلتی تھی۔''

⑦ عورتوں کی نشستیں مردوں کے بعد ہوں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«خير صفوف الرجال أولها وشرها آخرها، وخير صفوف النساء آخرها وشرها أولها»

''مردوں کی صفوں میں سے بہترین صف پہلی اور بری صف آخری ہے جبکہ عورتوں کی صفوں میں

① سنن أبي داود، حديث: 464. ② صحيح الجامع، حديث: 5425. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 856. ③ سنن أبي داود، حديث: 5272. صحيح الجامع، حديث: 856.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بہترین صف آخری اور بری صف پہلی ہے۔''

③ معلم کو تنبیہ کرنے کے لیے عورت تحریری طور پر اطلاع کرے۔

یعنی اگر معلم پڑھا رہا ہو اور درس دے رہا ہو تو اس کی گفتگو میں کوئی نشیب و فراز آ جاتا ہے یا کوئی ایسی بات ہو جاتی ہے جس کے متعلق عورت وضاحت چاہتی ہو یا اس کی درستگی کرنا چاہتی ہو تو وہ کاغذ وغیرہ پر لکھ کر معلم و مدرس کو آگاہ کرے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ»

''تسبیح (سبحان اللہ کہنا) مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے۔''[1]

اس تالی سے مراد عام تالی نہیں ہے بلکہ اس کی صورت یہ ہے کہ اگر امام بھول جائے تو عورت اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر مارے گی، جس سے امام کو سمجھ آ جائے گی کہ کوئی غلطی ہو گئی ہے۔ عورتوں کے لیے مردوں کی طرح ''سبحان اللہ'' کہنا اس لیے نہیں رکھا گیا کہ ان کی آواز کسی فتنے کا باعث نہ بن جائے۔

اس روایت سے یہ بات احاطہ علم میں آتی ہے کہ اگر مرد و خواتین کی کلاس ہو رہی ہو اور معلم کی کلام کے کسی حصے کی وضاحت درکار ہو تو اس کے لیے مرد بول کر سوال کر سکتا ہے جبکہ عورت اس کو تحریر کر کے معلم تک پہنچا دے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«لَأَنْ تُصَلِّيَ الْمَرْأَةُ فِي بَيْتِهَا خَيْرٌ لَهَا مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ فِي حُجْرَتِهَا، وَلَأَنْ تُصَلِّيَ فِي حُجْرَتِهَا خَيْرٌ لَهَا مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الدَّارِ، وَلَأَنْ تُصَلِّيَ فِي الدَّارِ خَيْرٌ لَهَا مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ»

''عورت اپنے گھر میں نماز پڑھے یہ اس کے لیے اپنے حجرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور

[1] صحيح مسلم، حديث: 132. [2] صحيح البخاري، حديث: 1203. صحيح مسلم، حديث: 423.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورت اپنے حجرے میں نماز پڑھے یہ اس کے لیے اپنے گھر کے احاطے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور وہ گھر کے احاطے میں نماز پڑھے تو یہ اس کے لیے مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔''[1]

یعنی جس قدر بھی ہو سکے عورت اتنا ہی اپنے آپ کو مخفی رکھنے کی کوشش کرے اور مردوں کے سامنے نمایاں ہونے سے مکمل اجتناب کرے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

«أيما امرأة وضعت ثيابها في غير بيت زوجها، فقد هتكت ستر ما بينها وبين الله»

''جس بھی عورت نے اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ (کسی اور جگہ) میں اپنے کپڑے اتارے تو اس نے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حائل پردے کو چاک کر دیا۔''[2]

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَزَعَتْ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا، هَتَكَتْ سِتْرَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا»

''جس بھی عورت نے اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ (کسی اور جگہ) میں اپنے کپڑے اتارے تو اس نے وہ پردہ چاک کر دیا جو اس کے اور اس کے رب کے درمیان حائل تھا۔''[3]

شریعتِ اسلامیہ نے عورت کی عفت و عصمت کو محفوظ رکھنے کے لیے اس قدر احتیاط برتی ہے کہ اپنے گھر کے علاوہ دوسرے کسی مقام پر لباس اتارنے سے بھی منع فرمایا ہے، حتیٰ کہ نماز کے لیے بھی یہ حکم صادر فرمایا کہ اپنے گھر کے جس قدر اندرونی حصے میں پڑھے گی اتنا ہی زیادہ اس کے لیے بہتر ہے۔

سیدہ اُمیمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنِّي لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ»

''یقیناً میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔''[4]

① سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 2142. ② سنن ابن ماجه، حديث: 3550. صحيح الجامع، حديث: 2710. ③ مسند أحمد، حديث: 24140. المستدرك للحاكم: 7782. صحيح الجامع، حديث: 2708. ④ صحيح الجامع، حديث: 2513. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 529.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سیدہ عقیلہ بنت عبید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنِّي لَا أَمَسُّ أَيْدِي النِّسَاءِ»

''بلاشبہ میں عورتوں کے ہاتھوں کو نہیں چھوتا۔''[1]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک نے کبھی کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا۔''[2]

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَأَنْ يُطْعَنَ فِي رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِمِخْيَطٍ مِنْ حَدِيدٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمَسَّ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَهُ»

''اگر تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کا کیل ٹھونک دیا جائے تو یہ اس کے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حلال نہیں ہے۔''[3]

ان تمام روایات سے پتہ چلتا ہے کہ مرد و زن کا اختلاط نہیں ہونا چاہیے، حتیٰ کہ سلام لینے کا کس قدر اجر ہے اور مصافحہ کرنے سے دونوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود عورت، مرد سے اور مرد، عورت سے مصافحہ نہیں کر سکتا اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جتنا بھی کوئی نیک انسان ہو، اس کے لیے کسی غیر محرم عورت کو مروجہ سر پر پیار دینا بھی جائز نہیں ہے۔

⑨ دعوتی پروگرامز میں عورت اور مرد کے درمیان پردہ حائل ہو

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا﴾

---

[1] صحيح الجامع، حديث: 7771. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 7054. ② صحيح البخاري، حديث: 7214. صحيح مسلم، حديث: 4811. ③ صحيح الجامع، حديث: 5045.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور جب تم ان (ازواجِ مطہرات) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو، تمھارے اور ان کے دلوں کے لیے کامل پاکیزگی یہی ہے، نہ تمھیں یہ جائز ہے کہ تم رسول اللہ (ﷺ) کو تکلیف دو اور نہ تمھیں یہ حلال ہے کہ آپ کے بعد کسی وقت بھی آپ کی بیویوں سے نکاح کرو۔ (یاد رکھو) اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا (گناہ) ہے۔''[1]

عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

دخلت انا وعبيد بن عمير على عائشة، فقالت لعبيد بن عمير: قد آن لك أن تزورنا. فقال: أقول يا أمه كما قال الأول: زُرْ غبا تزدد حبا. قال: فقالت: دعونا من رطانتكم هذه. قال ابن عمير. اخبرينا بأعجب شيئ رأيته من رسول الله ﷺ. قال: فسكتت ثم قالت: لما كان ليلة من الليالي، قال: «يا عائشة ذريني اتعبد الليلة لربي» قلت: والله إني لأحب قربك، وأحب ما سرك، قالت: فقام فتطهر، ثم قام يصلي. قالت: فلم يزل يبكي حتى بل حجره، قالت: ثم بكى فلم يزل يبكي حتى بل لحيته. قالت: ثم بكى فلم يزل يبكي حتى بل الأرض، فجاء بلال يؤذنه بالصلاة. فلما رآه يبكي، قال: يا رسول الله، لم تبكي وقد غفر الله لك ما تقدم وما تأخر؟. قال: «أفلا أكون عبدا شكورا، لقد نزلت علي الليلة آية، ويل لمن قرأها ولم يتفكر فيها: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ...﴾ الآية كلها»

''میں اور عبید بن عمیر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبید بن عمیر سے فرمایا: تمھیں ہمارے ہاں آنے کا اب موقع ملا ہے؟ تو انھوں نے کہا: امی جان! میں وہی کہوں گا جیسے پہلے لوگوں میں کسی نے کہا ہے کہ وقفے کے ساتھ ملا کرو؛ محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس طرح کی چکنی چپڑی باتیں ہمارے ساتھ نہ کرو۔ ابن عمیر نے عرض کیا: آپ ہمیں اس چیز کے بارے میں بتلایئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں

[1] الأحزاب 53:33. [2] آل عمران 190:3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب سے حیرت انگیز چیز دیکھی ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں، پھر انھوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے رات کے وقت ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تم مجھے موقع دو تاکہ میں آج رات اپنے پروردگار کی عبادت کروں۔ میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں آپ کے ساتھ کو پسند کرتی ہوں اور میں اس چیز کو بھی پسند کرتی ہوں جو آپ کو اچھی لگے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے، آپ نے اچھی طرح وضو کیا، پھر آپ کھڑے ہو کر نوافل ادا کرنے لگے۔ آپ ﷺ رونے لگے، یہاں تک کہ آپ کی آنکھ کا سوراخ گیلا ہو گیا۔ آپ روتے رہے اور مسلسل روتے رہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک بھیگ گئی۔ آپ روتے رہے اور اتنی دیر تک روتے رہے کہ زمین گیلی ہو گئی، پھر بلال رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کو (فجر کی) نماز کے لیے بلایا، جب انھوں نے آپ کو روتے دیکھا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ آج رات مجھ پر ایک آیت نازل ہوئی ہے، اس شخص کے لیے بربادی ہے جو اس کی تلاوت تو کرے لیکن اس میں غور و فکر نہ کرے۔ (وہ آیت یہ ہے:) ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ...﴾ مکمل آیت۔[1]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مَقْفَلَهُ مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَقَدْ أَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، فَعَثَرَتْ نَاقَتُهُ، فَصُرِعَا جَمِيعًا، فَاقْتَحَمَ أَبُو طَلْحَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ، قَالَ: «عَلَيْكَ الْمَرْأَةَ»، فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلَى وَجْهِهِ، وَأَتَاهَا، فَأَلْقَاهُ عَلَيْهَا، وَأَصْلَحَ لَهُمَا مَرْكَبَهُمَا، فَرَكِبَا وَاكْتَنَفَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ.

''ہم عسفان سے واپسی پر نبی ﷺ کے ہمراہ تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپ نے سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ اچانک آپ کی اونٹنی کا پاؤں پھسلا تو آپ دونوں (زمین پر) گر پڑے۔ یہ دیکھ کر سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ جلدی سے دوڑ کر آئے اور کہا: اے

[1] صحیح ابن حبان، حدیث: 620.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان فرمائے (کیا چوٹ تو نہیں آئی؟) آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے عورت کی خبر لو، چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے چہرے پر کپڑا ڈال کر سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور وہی کپڑا ان پر ڈال دیا، پھر دونوں کے لیے سواری درست کی، چنانچہ دونوں سوار ہوئے، پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے گرد حلقہ بنا کر روانہ ہوئے۔''

اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

ا... قبل هو وابو طلحة مع النبي ... ومع النبي صفية فرد فها على راحلته، فلما كانوا ببعض الطريق عثرت الناقة، فصرع النبي والمرأة، وإن أبا طلحة اقتحم عن بعيره، فأتى رسول الله ... فقال: يا نبي الله، جعلني الله فداءك هل أصابك من شيء؟ قال: «لا، ولكن عليك بالمرأة». فألقى أبو طلحة ثوبه على وجهه، فقصد قصدها، فألقى ثوبه عليها، فقامت المرأة، فشد لهما على راحلتيهما فركبا، فساروا حتى إذا كانوا بظهر المدينة، قال النبي ...: «آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون»، فلم يزل يقولها حتى دخل المدينة.

''وہ (یعنی انس رضی اللہ عنہ) اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ہمراہ ایک سفر سے واپس آئے اور نبی ﷺ کے ساتھ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سوار تھیں، جنھیں آپ نے اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ راستے میں اونٹنی کا پاؤں پھسلا تو نبی ﷺ اور صفیہ رضی اللہ عنہا دونوں گر پڑے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میرے خیال کے مطابق وہ (ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) اپنے اونٹ سے کود پڑے اور (آپ ﷺ کے پاس آ کر) عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے، کیا آپ کو چوٹ تو نہیں آئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، تم اس عورت (صفیہ) کا پتا کرو، چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنے چہرے پر کپڑا ڈال کر سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی طرف چل دیے، پھر انھوں نے وہ کپڑا ان پر ڈال دیا۔ تو صفیہ رضی اللہ عنہا اُٹھ کھڑی ہوئیں۔ انھوں نے سواری درست کی تو دونوں اس پر سوار ہو گئے۔ وہ راستے میں چلتے رہے حتیٰ کہ وہ مدینہ کی سرزمین کے قریب پہنچے یا دُور سے مدینہ طیبہ کو دیکھا تو نبی ﷺ نے فرمایا:

① صحيح البخاري، حديث: 3085.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

«آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ» ''ہم سفر سے لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے، اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اس کی حمد وثنا کرنے والے ہیں۔'' آپ مسلسل یہ کلمات کہتے رہے، حتیٰ کہ مدینہ طیبہ میں داخل ہو گئے۔''[1]

⑩ مرد Live سوال کر سکتا ہے جبکہ عورت لکھ کر سوال کرے۔

گزشتہ صفحات میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت گزر چکی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ»

''تسبیح (سبحان اللہ کہنا) مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے۔''[2]

تو جب نماز کے حساس معاملے میں بھی عورت کو مردوں کے سامنے اپنی آواز نکالنے کی اجازت نہیں ہے تو سوال کرنے میں تو بالاولیٰ نہیں ہو سکتی، لہٰذا عورت کے لیے مناسب و بہتر یہ ہے کہ وہ لکھ کر سوال کرے۔

البتہ ایک بات کی وضاحت ضروری ہے کہ تعلیم و تربیت کے سلسلے میں اگر عورت کا بولنا لازمی ہو تو پھر اس کے بولنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس صورت میں رب تعالیٰ کا یہ فرمان پیش نظر رہے کہ:

﴿فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝﴾

''پس تم نرم لہجے میں بات نہ کرو کہ جس کے دل میں بیماری ہو وہ کوئی برا خیال کرنے لگے اور قاعدے کے مطابق کلام کرو۔''[3]

اس کے پیش نظر عورت بول کر بھی سوال کر سکتی ہے لیکن احتیاطی پہلو یہی ہے کہ وہ لکھ کر سوال کرے کیونکہ ایک روایت میں عورت کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر غیر محرم سے گفتگو کرنے کو منع قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُكَلِّمَ النِّسَاءَ إِلَّا بِإِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ.

[1] صحيح البخاري، حديث: 3086. [2] صحيح البخاري، حديث: 1203. صحيح مسلم، حديث: 423.
[3] الأحزاب 33:32.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ ہم عورتوں سے ان کے خاوندوں کی اجازت کے بغیر گفتگو کریں۔''

لیکن اگر خاوند کی طرف سے اجازت ہو اور عورت اچھے انداز میں اور قاعدے کے مطابق صرف مطلب کی بات کرے تو اس کی گنجائش بھی موجود ہے۔

① صحیح الجامع، حدیث:6813. سلسلة الأحاديث الصحيحة:652.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

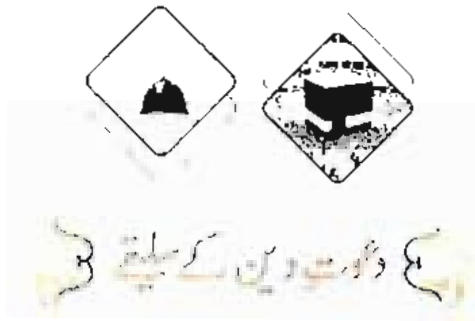

اس عظیم کام کو کرنے کے لیے سلیقے بھی عظیم ہی اختیار کرنے چاہئیں، جس کے لیے مندرجہ ذیل چیزوں کا خیال رکھا جائے:

① جس کی دعوت دینی ہے، پہلے خود کو اس کا علم ہو

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ﴾

''جان لیجیے کہ وہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں ہے۔''[1]

یعنی لوگوں کو توحید کی دعوت دینے سے پہلے خود توحید کا علم حاصل کیجیے اور اس کے تقاضے سمجھیے تاکہ آپ لوگوں کو بھی شرح صدر کے ساتھ دعوت دے سکیں۔

اس کے بعد ضروری ہے کہ دین کی جس بھی بات کا آپ کو علم ہو وہ لوگوں تک پہنچا دیجیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

«بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً»

''میری طرف سے (لوگوں کو) پہنچا دو، خواہ وہ ایک آیت ہی ہو۔''[2]

اور سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرَضِينَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ»

[1] محمد 19:47. [2] صحيح البخاري، حديث:3461.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یقیناً اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، زمین و آسمان کی مخلوق، حتیٰ کہ اپنی بل میں موجود چیونٹی اور (سمندر میں موجود) مچھلی، لوگوں کو خیر و بھلائی کی تعلیم دینے والے کے لیے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔''

فرمان باری تعالیٰ ہے:

[redacted]

''اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دیجیے اور ان کے ساتھ ایسے انداز میں مباحثہ کیجیے جو سب سے اچھا ہو۔''

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینے والے شخص کو کس طرح یہ کام کرنا چاہیے؟ تو انھوں نے فرمایا:

يَأْمُرُ بِالرِّفْقِ وَالْخُضُوعِ. إِنْ [redacted] مَا يَكْرَهُ لَا يَغْضَبُ فَيَكُونُ يُرِيدُ يَنْتَصِرُ لِنَفْسِهِ.

''وہ نرمی اور انکساری سے (نیکی کی) ترغیب دے، اگر لوگ اس کو (جواب میں) ایسی باتیں سنائیں جو اس کو ناگوار گزریں تو وہ غصہ نہ کرے، سو جب وہ (اس کا) ارادہ کر لے گا تو اپنے آپ کو کامیاب کر لے گا۔''

③ بار بار دعوت دیں

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ○

''اے میرے رب! یقیناً میں نے اپنی قوم کو رات دن دعوت دی۔''

① جامع الترمذي، حديث: 2685. صحيح الجامع، حديث: 1838. ② النحل 16:125. ③ النضرة: 539. ④ نوح 71:5.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

﴿ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا ﴾

''آپ ان میں پچاس کم ایک ہزار سال رہے۔''

یعنی حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال تک اپنی قوم کو دین کی دعوت دی اور بالکل بھی دلبرداشتہ نہیں ہوئے، حالانکہ اتنی لمبی مدت کی محنت کے بعد بہت کم تعداد ہی اسلام لائی لیکن آپ مسلسل اور مستقل مزاجی سے لگے رہے اور بار بار اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دیتے رہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«انَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ، فَيَقُولُ: يَا هَذَا، اتَّقِ اللهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ، فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ، ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ، فَلَا يَمْنَعُهُ ذَالِكَ أَنْ يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيبَهُ وَقَعِيدَهُ. فَلَمَّا فَعَلُوا ذَالِكَ ضَرَبَ اللهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ. ثُمَّ قَالَ: ﴿ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ فَاسِقُونَ ﴾، ثُمَّ قَالَ: كَلَّا وَاللهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ، وَلَتَأْطُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا، وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا»

''پہلا پہلا نقص اور عیب جو بنی اسرائیل میں داخل ہوا، وہ یہ تھا کہ ان میں سے کوئی شخص دوسرے کو ملتا تو اسے کہتا تھا: ارے! اللہ سے ڈرو اور جو کر رہے ہو اس سے باز آ جاؤ، یہ تمھارے لیے حلال نہیں ہے، پھر اگلے دن ملتا تو اس کے لیے اس کا ہم نوالہ، ہم پیالہ اور ہم مجلس ہونے میں اسے کوئی رکاوٹ نہ ہوتی تھی۔ جب ان کا یہ حال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو ایک دوسرے پر دے مارا (یعنی ان کے اندر اختلاف اور بغض پیدا ہو گیا اور اتفاق و محبت سے ان کو محروم کر دیا گیا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: ﴿ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ... ﴾ ''بنی اسرائیل کے کافروں پر حضرت داؤد (علیہ السلام) اور عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کی زبانی لعنت کی

① العنکبوت 14:29. ② المائدۃ 81:5.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گئی، اس وجہ سے کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے اور حد سے آگے بڑھ جاتے تھے۔ آپس میں ایک دوسرے کو برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے، روکتے نہ تھے۔ جو کچھ بھی وہ کرتے تھے یقیناً بہت برا تھا۔ ان میں سے اکثر کو آپ دیکھیں گے کہ وہ کافروں سے دوستیاں کرتے ہیں، بہت برا ہے وہ جو انھوں نے اپنے لیے آگے بھیج رکھا ہے کہ اللہ ان سے ناراض ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔ اگر ان کا اللہ پر، نبی پر اور اس پر جو اس کی طرف نازل کیا گیا، ایمان ہوتا تو یہ ان کافروں سے دوستیاں نہ رکھتے لیکن اکثر ان میں سے فاسق ہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار! اللہ کی قسم! تمھیں بالضرور نیکی کا حکم کرنا ہوگا، برائی سے روکنا ہوگا، ظالم کا ہاتھ پکڑنا ہوگا اور اسے حق پر لوٹانا اور حق کا پابند کرنا ہوگا۔''[1]

① جامع الترمذي، حديث:3048. سنن أبي داود، حديث:4336. مسند أحمد، حديث:3712.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعوت دین کے اسالیب

اس سلسلے میں سب سے پہلے تو یہ یاد رکھیے کہ دعوت کو مؤثر بنانے کے لیے بہترین داعی وہ ہوتا ہے جو مدعو کے حالات اور ذہنیت سے جہاں واقف ہو وہاں ہر میدان اور جگہ کے تقاضوں سے باخبر ہو۔

① تعلیم کے ذریعے

رسول اللہ ﷺ نے دعوت کا سب سے پہلا اسلوب یہ اختیار کیا تھا کہ دارِارقم میں بیٹھ کر لوگوں کو تعلیم دی۔ اس کے بعد آپ نے صفہ میں صحابہ کو تعلیم دینے کا اہتمام کیا، لہٰذا تعلیم کو بہتر سے بہتر بنانا دعوت کا ہی طریقہ ہے۔ آپ جہاں تک ممکن ہو سکے تعلیمی مراکز، سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کی تعلیم کو بہتر بنائیں، اس میں دین کا نصاب رکھیں، جس سے طلبہ میں دین کا شعور پیدا ہو سکے اور انھیں دین کے بنیادی امور واحکام کا علم ہو سکے۔ نبی کریم ﷺ نے جب دعوتِ دین کے لیے تعلیم کا اسلوب اختیار کیا تو بہت سے لوگ اس علمی حلقے میں حاضر ہوئے اور تعلیم کے ذریعے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ جیسا کہ محمد العبدری بیان کرتے ہیں کہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مکہ کے خوبصورت اور خوش شکل نوجوان تھے۔ ان کے والدین ان سے بہت محبت کیا کرتے تھے۔ ان کی والدہ دولت مند تھیں، چنانچہ انھیں خوب مہنگے اور عمدہ کپڑے پہنایا کرتی تھیں۔ وہ عطر سے بھی معطر رہتے اور قیمتی جوتا وغیرہ بھی پہن کر رکھتے۔ انھیں پتا چلا کہ رسول اللہ ﷺ دارِارقم میں اسلام کی دعوت دیا کرتے ہیں، چنانچہ وہ بھی وہاں گئے اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔[1]

② عملی تربیت اور عملی تطبیق کے ذریعے

نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو منبر پر کھڑے ہو کر نماز کا طریقہ سکھلایا اور سجدہ کرنے کے لیے منبر

[1] الطبقات الکبری: 3/116.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے نیچے تشریف لائے اور سجدہ کیا۔ جیسا کہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا، ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا، ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى. فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي».

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے منبر پر نماز پڑھی اور اسی پر موجود رہتے ہوئے اللہ اکبر کہا، پھر منبر پر ہی رکوع کیا، پھر اُلٹے پاؤں نیچے اُترے، حتیٰ کہ آپ نے منبر کی جڑ میں سجدہ کیا، پھر واپس (منبر پر) لوٹ گئے، پھر جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا ہے تاکہ تم میری پیروی کر سکو اور میرا طریقہ نماز جان سکو۔''[1]

چنانچہ ہم بھی عملی تربیت اور عملی تطبیق کے ساتھ لوگوں کو دین کی تعلیم دیں اور اس کے لیے ورکشاپس، ریفریشر کورسز اور شارٹ کورسز بھی کروائے جا سکتے ہیں۔

③ درس کے ذریعے

سیدنا ابوزید عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَنَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ.

''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہوئے اور ہمیں خطبہ دیا، یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ ﷺ (منبر) سے اُترے، ہمیں نماز پڑھائی، پھر دوبارہ منبر پر تشریف فرما ہو گئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا، پھر آپ اُترے، نماز پڑھائی اور پھر منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ دیا، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ آپ ﷺ نے (اس خطبے میں) ہمیں وہ سب کچھ بتلا دیا جو کچھ ہو چکا تھا اور جو کچھ ہونے

[1] صحيح البخاري، حديث: 917.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

والا تھا۔''[1]

آج اگر کوئی اتنا لمبا درس اور وعظ نہیں بھی سنتا تو کوئی بات نہیں، آپ دین کی بات بتانے کے لیے کچھ وقت طے کر لیں، خواہ تھوڑا سا ہی ہو، آپ معمول بنا لیں کہ میں آفس جاتا ہوں تو میں نے وہاں دو منٹ دین کی بات کرنی ہے اور ان دو منٹوں میں اللہ کا پیغام اپنے ساتھیوں کو دینا ہے۔ کسی کی اصلاح کے لیے اتنا وقت بھی کافی ہے۔

④ خطاب، اور خطبہ جمعہ کے ذریعے

نبی ﷺ کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ:

خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسَ بِمِنًى وَنَزَلَهُمْ مَنَازِلَهُمْ فَقَالَ: «لِيَنْزِلِ الْمُهَاجِرُونَ هَا هُنَا»، وَأَشَارَ إِلَى مَيْمَنَةِ الْقِبْلَةِ، وَالْأَنْصَارُ هَا هُنَا، وَأَشَارَ إِلَى مَيْسَرَةِ الْقِبْلَةِ، ثُمَّ لِيَنْزِلِ النَّاسُ حَوْلَهُمْ»

نبی ﷺ نے منیٰ میں خطبہ دیا اور انھیں اپنے اپنے مقامات پر اُترنے کو کہا، پھر فرمایا: ''مہاجرین یہاں پڑاؤ کریں۔'' اور قبلہ کی دائیں طرف اشارہ کیا۔ ''اور انصار یہاں پڑاؤ کریں۔'' اور قبلہ کی بائیں جانب اشارہ فرمایا۔ ''اور دیگر لوگ ان کے اردگرد اُتریں۔''[2]

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْعَصْرِ، ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبَانِ الشَّمْسِ حَفِظَهَا مَنْ حَفِظَهَا، وَنَسِيَهَا مَنْ نَسِيَهَا، وَأَخْبَرَ فِيهَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَحَمِدَ اللهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا، فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ»

''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی، پھر غروبِ آفتاب تک ہمیں خطاب فرمایا۔ جس

① صحيح مسلم، حديث: 2892. ② سنن أبي داود، حديث: 1951.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے یاد رکھا سو یاد رکھا اور جو بھول گیا، سو بھول گیا۔ آپ نے اس دوران قیامت تک ہونے والے ہر واقعہ کی خبر دی۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد آپ نے فرمایا: دنیا سرسبز اور میٹھی ہے، اللہ تعالیٰ تمھیں اس میں خلیفہ بنائے گا اور دیکھے گا کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو۔ خبردار! دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو۔''

(۱) ... ...

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

لما نزلت: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ صعد النبي ﷺ على الصفا، فجعل ينادي: يا بني فهر، يا بني عدي، لبطون قريش، حتى اجتمعوا فجعل الرجل إذا لم يستطع أن يخرج أرسل رسولا لينظر ما هو، فجاء أبو لهب وقريش، فقال: «أرأيتكم لو أخبرتكم أن خيلا بالوادي تريد أن تغير عليكم، أكنتم مصدقي؟» قالوا: نعم، ما جربنا عليك إلا صدقا، قال: فإني نذير لكم بين يدي عذاب شديد، فقال أبو لهب: تبا لك سائر اليوم، ألهذا جمعتنا؟ فنزلت: ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۝﴾

جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اپنے قریب ترین رشتے داروں کو (عذاب الٰہی سے) ڈرائیں۔'' تو نبی ﷺ کوہِ صفا پر تشریف لے گئے اور آواز دینے لگے: ''اے بنو فہر! اے بنو عدی!'' اور دیگر قبائلِ قریش کو پکارنے لگے، حتیٰ کہ وہ سب جمع ہو گئے۔ اگر کوئی خود نہیں آ سکتا تھا تو اس نے اپنا نمائندہ بھیج دیا تاکہ وہ معلوم کرے کہ کیا بات ہے؟ ابولہب خود آیا اور قریش کے دوسرے لوگ بھی آئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کا کیا خیال ہے کہ اگر میں تمھیں خبردار کروں کہ اس گھاٹی میں ایک لشکر ہے اور وہ تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات کو سچ مان لو گے؟ انھوں نے کہا: ہاں، ہم نے آپ کو ہمیشہ سچا ہی پایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر سنو! میں تمھیں اس سخت

① جامع الترمذي، حديث: 2191. المستدرك للحاكم: 8543. صحيح الترغيب والترهيب: 2751. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 168. ② الشعراء: 214. ③ اللهب 111:2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمھارے سامنے ہے۔'' یہ سن کر ابولہب بولا: تجھ پر سارا دن تباہی نازل ہو، کیا تو نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا؟ اس پر یہ سورت نازل ہوئی: ''ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں اور وہ خود بھی ہلاک ہو گیا۔ اس کا مال اس کے کام نہ آیا اور نہ ہی اس کی کمائی نے اسے کوئی فائدہ دیا۔''[1]

(6) تحریر کے ذریعے

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت موجود ہے، آپ اپنی تحریر کے ذریعے دین کی بات کو عمدہ انداز میں سمجھا سکتے ہیں اور لوگوں تک اچھے طریقے سے پہنچا سکتے ہیں تو اس میدان کو اختیار کیجیے اور تصنیف، تالیف، پمفلٹ، لی فلیٹ اور بروشرز کے ذریعے لوگوں تک دین کا پیغام پہنچائیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ. «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ، وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ، وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُخْتَلَى شَجَرُهَا، وَلَا تَحِلُّ سَقْطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِمَّا أَنْ يُودِيَ، وَإِمَّا أَنْ يَقْتُلَ»، فَقَامَ الْعَبَّاسُ، فَقَالَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ»، فَقَامَ أَبُو شَاهٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، قَالَ: اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ». قَالَ الْوَلِيدُ: قُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ: مَا قَوْلُهُ: اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: هَذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

''جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو آپ لوگوں میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، اللہ

[1] صحيح البخاري، حديث: 4770.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہاتھی والوں کو مکہ سے روک دیا اور اس نے اپنے رسول ﷺ اور مومنوں کو غلبہ عطا فرمایا۔ مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی مکہ حلال نہیں تھا اور میرے لیے بھی دن کے کچھ وقت کے لیے ہی حلال ہوا تھا اور اب میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا، چنانچہ یہاں سے نہ شکار بھگایا جائے، نہ یہاں کے کانٹے (درخت) کاٹے جائیں اور نہ ہی یہاں کی گری ہوئی چیز (اُٹھانا) کسی کے لیے حلال ہے، سوائے اعلان کرنے والے کے (یعنی جو شخص زمین پر گری ہوئی چیز اس ارادے سے اٹھائے کہ وہ اعلان وغیرہ کر کے یہ چیز اس کے مالک کو پہنچانے کی کوشش کرے گا) اور جس کا کوئی شخص قتل کر دیا جائے تو اسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے: یا دیت وصول کر لے یا اسے قصاص میں قتل کر دے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اذخر (بوٹی) کو مستثنیٰ فرما دیں (یعنی اسے کاٹنے کی اجازت دے دیں) کیونکہ ہم اسے اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے (اسے مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے) فرمایا: سوائے اذخر کے۔ (یعنی حرم کی حدود میں اسے کاٹنے کی اجازت ہے) ایک یمنی شخص ابوشاہ کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے یہ لکھوا دیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوشاہ کو لکھ دو۔'' ولید کہتے ہیں کہ میں نے اوزاعی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ ابوشاہ کے یہ کہنے کا کیا مطلب ہے؟ اے اللہ کے رسول! مجھے یہ لکھوا دیں۔ تو انھوں نے فرمایا: وہ خطبہ جو اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔[1]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أُرِيدُ حِفْظَهُ، فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ عَنْ ذَالِكَ، وَقَالُوا: تَكْتُبُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا، فَأَمْسَكْتُ، حَتَّى ذَكَرْتُ ذَالِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: «اكْتُبْ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا خَرَجَ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ»

''میں رسول اللہ ﷺ سے جو بھی چیز سنتا تھا اسے لکھ لیا کرتا تھا۔ میں اسے یاد کرنا چاہتا تھا۔ تو قریش نے مجھے اس سے منع کر دیا اور کہنے لگے: تو لکھتا رہتا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ (کبھی) غصے

[1] صحيح البخاري، حديث: 2434، وصحيح مسلم، حديث: 3371.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

میں اور (کبھی) خوشی میں بولتے ہیں۔ چنانچہ میں رُک گیا۔ یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: تم لکھا کرو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس (منہ) سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔''[1]

سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ابوبکر بن حزم رحمہ اللہ کو خط لکھا تھا کہ:

اُنْظُرْ مَا كَانَ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللهِ، فَاكْتُبْهُ، فَإِنِّي خِفْتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَاءِ.

''دیکھو! جو رسول اللہ ﷺ کی احادیث ہیں انھیں لکھ لو، اس لیے کہ مجھے علم مٹ جانے اور علماء کے ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے۔''[2]

⑦ سوشل میڈیا

آج کے ٹیکنالوجی کے دور میں دعوتِ دین کے لیے یہ میدان بہت مؤثر اور بہتر ہے۔ ایک اندازے کے مطابق تین ارب لوگ انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں، ساڑھے سات سو ملین ویب سائٹس موجود ہیں، اسی طرح یوٹیوب پر پچھتر لاکھ ویڈیوز موجود ہیں اور روزانہ چار ارب لوگ اس کو وزٹ کرتے ہیں۔ آپ سوچ سکتے ہیں کہ اس قدر زیادہ تعداد میں ویب سائٹس اور پھر ان کے یوزرز کی اتنی کثیر تعداد اور یوٹیوب کا ایک وسیع وعریض نیٹ ورک اور بے پناہ وزیٹرز۔ اگر اس میدان کے ماہرین اس کو دعوتِ دین کے لیے منتخب کر لیں تو وہ دین کی بے پناہ خدمت انجام دے سکتے ہیں اور آج کے دور میں دین کی تبلیغ و اشاعت کے لیے اس میدان کو اپنانا اور کور کرنا بھی نہایت ضروری ہے اور اس کے تمام میادِین کو بروئے کار لانا چاہیے، یعنی موبائل میسجز کے ذریعے دین کی تبلیغ کی جا سکتی ہے، واٹس ایپ، فیس بک اور ٹویٹر کے ذریعے دینی آڈیوز، ویڈیوز اور لٹریچرز دوسروں کو بھیجے جا سکتے ہیں، اس کے علاوہ اگر ممکن ہو سکے تو میڈیا چینلز، ریڈیو اور کیبلز کے ذریعے بھی دین کی دعوت کو لاکھوں، کروڑوں لوگوں تک پہنچایا جا سکتا ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

[1] مسند أحمد، حديث: 6802. سنن الدارمي: 501. [2] صحيح البخاري، حديث: 100.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كتب إلى كسرى، وإلى قيصر، وإلى النجاشي، وإلى كل جبار يدعوهم إلى الله تعالى.

''اللہ کے نبی ﷺ نے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر سرکش بادشاہ کی طرف پیغامات لکھ کر بھیجے (جن میں) آپ انھیں اللہ (کے دین) کی طرف بلاتے تھے۔''[1]

یعنی دنیا کے کونے کونے تک دعوت دین پہنچانے کے لیے نبی ﷺ نے ''تحریر'' کو اپنایا اور تمام لوگوں کو پیغامات (میسجز) کے ذریعے قبول اسلام کی دعوت دی۔

(8) پروجیکٹر کے ذریعے

تعلیم وتبلیغ کے لیے واٹس ایپ، سکرین، ایل سی ڈی اور ایل ای ڈی کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ موجودہ حالات کے پیش نظر اپنی بات سمجھانے کے لیے یہ بڑے مؤثر ہو سکتے ہیں اور شریعت میں اس کی گنجائش موجود ہے۔ جیسا کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى لَنَا يَوْمًا الصَّلَاةَ. ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ. فَأَشَارَ بِيَدِهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: قَدْ أُرِيتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلَاةَ. الْجَنَّةَ وَالنَّارَ. مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ. فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ. فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ.

''رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی، پھر منبر پر تشریف لے گئے اور اپنے ہاتھ سے مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: جب میں نے تمھیں نماز پڑھائی تو اس وقت مجھے اس دیوار کی طرف جنت اور جہنم کی تصویر دکھائی گئی۔ میں نے آج تک جنت جیسی خوبصورت اور جہنم جیسی ڈراؤنی شکل نہیں دیکھی۔ میں نے آج کے دن کی طرح خیر اور شر جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔''[2]

یعنی آپ ﷺ کو جنت اور جہنم دیوار (Well) پر دکھائی گئی تو آج ہم بھی سکرین اور پروجیکٹر کے ذریعے لوگوں کو دین کی باتیں سمجھا سکتے ہیں۔

[1] صحيح مسلم، حديث: 1774. [2] صحيح البخاري، حديث: 6468.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

⑨ سیٹلائٹ (ریڈیو، ٹیلی ویژن) کے ذریعے

اگر آج ہمیں سیٹلائٹ جیسی سہولت میسر ہے تو اسے بھی دین کی دعوت اور تبلیغ کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔ لوگ ایسے سسٹم کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ سائنس نے بنائے ہیں جبکہ ہم کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی صلاحیت ہے۔ اس کا اشارہ بھی ہمیں حدیثِ مبارکہ سے ملتا ہے، جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ رَبِّي زَوَى لِي الْأَرْضَ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَأُعْطِيَ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ، وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيهَا، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً لَمْ يُرَدَّ إِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَلَا أُظْهِرَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ بِعَامَّةٍ، وَلَوِ اجْتَمَعَ مَنْ بِأَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ هُوَ يُهْلِكُ بَعْضًا هُوَ يَسْبِي بَعْضًا، وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ، وَلَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ، وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»، وَأَنَّهُ قَالَ: «كُلُّ مَا يُوجَدُ فِي مِائَةِ سَنَةٍ، وَسَيَخْرُجُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَلَكِنْ لَا تَزَالُ فِي أُمَّتِي طَائِفَةٌ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ»

”میرے رب نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا، یہاں تک کہ میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا اور اللہ نے مجھے سرخ و سفید دو خزانے عطا کیے، بے شک میری اُمت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک مجھے زمین سمیٹ کر دکھائی گئی ہے۔ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ وہ میری امت کو عمومی قحط سے ہلاک نہ کرے تو اللہ نے میری یہ دعا قبول کر لی۔ میں نے دعا کی کہ وہ ان

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پر ان کے دشمن کو مسلط نہ کرے تو اللہ نے میری یہ دعا بھی قبول کر لی۔ میں نے دعا کی کہ وہ ایک دوسرے کو قتل نہ کریں تو اللہ نے مجھے اس سے منع فرما دیا اور فرمایا: اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں تو اسے ٹالا نہیں جا سکتا، میں نے تیری امت دعا کو قبول کیا کہ تیری امت کو عمومی قحط سے ہلاک نہیں کروں گا، نہ ان کے دشمن کو ان پر مسلط کروں گا کہ وہ ان کا قتل عام کرتا پھرے، اگر چہ ساری دنیا کے لوگ جمع ہو جائیں اور ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ جائیں، قیدی بنانے لگ جائیں۔ مجھے اپنی امت پر گمراہ حکمرانوں کا ڈر ہے۔ قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبائل مشرکین سے مل جائیں گے اور کچھ قبائل بتوں کی عبادت کرنے لگیں گے۔ جب میری اُمت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو قیامت تک اٹھائی نہیں جائے گی۔ آپ ﷺ نے سو سال میں ہونے والے تمام واقعات بتائے، نیز فرمایا: عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے ظاہر ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کا زعم ہوگا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم الانبیاء ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہ کر قتال کرتا رہے گا، ان کی مخالفت کرنے والا انھیں نقصان نہیں پہنچا سکتا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے گا۔''

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا:

«أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ. أرى أنك فِي سرقة من حرير، وَيَقُولُ: هذه امرأتك، فَاكْشِفُ عَنْهَا، فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَأَقُولُ: إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ»

''میں نے تجھے خواب میں دو بار دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ تم ریشمی کپڑے کے ایک ٹکڑے میں ہو اور ایک شخص مجھ سے کہتا ہے: یہ آپ کی اہلیہ ہیں۔ جب میں نے اس سے کپڑا ہٹایا تو تمھیں دیکھا۔ میں نے کہا: اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے ضرور پورا کرے گا۔''

معلوم ہوا کہ جن چیزوں کو لوگ سائنس کی ایجادات کہتے ہیں، درحقیقت چودہ سو سال پہلے ہی ان کی شکل موجود تھی، بس اس کو جدید کر دیا گیا ہے۔ ہم مسلمان اس بارے میں تذبذب کا شکار کیوں ہیں؟ ہمیں تو ان سے بھرپور استفادہ کرنا چاہیے اور انھیں دعوتِ دین کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔

① صحيح الجامع، حديث: 1773. ② صحيح البخاري، حديث: 3895.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑩ دعاۃ اور کاروانِ دعوت روانہ کرنا

تمام اسالیب سے زیادہ مؤثر انسان کی شخصی دعوت ہوتی ہے کہ کوئی کسی کے پاس چل کر جائے اور اسے دین کی دعوت دے۔ اس کے لیے دُعاۃ اور کاروانِ دعوت کو بھیجا جاتا ہے جو مختلف علاقوں اور مختلف قسم کے لوگوں کے پاس جا کر انھیں اللہ تعالیٰ کا پیغام سناتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان بتاتے ہیں۔ رسولِ کریم ﷺ بھی دین کی تعلیم و تبلیغ کے لیے صحابہ کو بھیجا کرتے تھے، جیسا کہ جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا:

«إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ، فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَالِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَالِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَالِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ»

''یقیناً تُو ایسے لوگوں کے پاس جا رہا ہے جو اہلِ کتاب ہیں، لہٰذا جب تو ان کے پاس جائے تو انھیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بلاشبہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، سو اگر وہ تیری یہ بات مان لیں تو انھیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ہر روز و شب میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، پھر اگر وہ اس بات میں بھی تیری اطاعت کریں تو پھر انھیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکاۃ فرض کی ہے، جو ان کے مالدار لوگوں سے وصول کی جائے گی اور ان کے غریب لوگوں کو دے دی جائے گی، پھر اگر وہ تیری اس بات کو بھی قبول کر لیتے ہیں تو تُو ان کے عمدہ مالوں سے خود کو بچانا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔''[1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا:

(۱) صحيح البخاري، حديث: 4347. صحيح مسلم، حديث: 19.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إنك تقدم على قوم أهل كتاب، فليكن أول ما تدعوهم إليه عبادة الله عز وجل، فإذا عرفوا الله فأخبرهم أن الله فرض عليهم خمس صلوات في يومهم وليلتهم، فإذا فعلوا فأخبرهم أن الله قد فرض عليهم زكاة تؤخذ من أغنيائهم فترد على فقرائهم، فإذا أطاعوا بها، فخذ منهم وتوق كرائم أموالهم»

''تم ایسی قوم کے پاس جاؤ گے جو اہل کتاب ہیں، چنانچہ سب سے پہلی بات جس کی تمھیں ان کو دعوت دینی ہے وہ اللہ کی عبادت ہے۔ جب وہ اللہ کو پہچان لیں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دن اور رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ اس پر عمل پیرا ہو جائیں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکاۃ فرض کی ہے جو ان کے (مال داروں کے) اموال سے لے کر ان کے فقراء کو دی جائے گی۔ جب وہ اس کو مان لیں تو ان سے (زکاۃ) لینا اور ان کے زیادہ قیمتی اموال سے احتراز کرنا۔''[1]

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

«اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى إِلَى الْيَمَنِ». ثُمَّ أَتْبَعَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ.

''اے ابوموسیٰ! تم یمن جاؤ۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی نصرت اور تائید کے لیے ان کے پیچھے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

سیدنا ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسیٰ اور معاذ رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجا تو فرمایا:

«يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، بَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا»

''تم دونوں (لوگوں کو) آسانیاں فراہم کرنا، مشکلات پیدا مت کرنا، خوش کرنے والی باتیں بتلانا، نفرتیں مت پھیلانا۔''[2]

ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجتے وقت فرمایا تھا:

① صحيح مسلم، حديث: 19. ② صحيح البخاري، حديث: 6923. صحيح مسلم، حديث: 1733. ③ صحيح البخاري، حديث: 2873.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

«يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا»

''تم دونوں لوگوں پر آسانی کرنا، ان پر سختی نہ کرنا، انھیں خوشخبری دینا اور نفرت نہ دلانا، آپس میں ایک دوسرے کی موافقت کرنا اور باہم اختلاف نہ کرنا۔''

اور سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ، وَبَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى مِخْلَافٍ، وَالْيَمَنُ مِخْلَافَانِ.

''رسول اللہ ﷺ نے ابوموسیٰ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن کی طرف بھیجا اور ان دونوں میں سے ہر ایک کو الگ الگ ولایت پر تعینات فرمایا اور ان دنوں یمن دو ولایتوں پر مشتمل تھا۔''[1]

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو کسریٰ کی طرف (دعوتِ اسلام دینے کے لیے) بھیجا، سلیط بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یمامہ کے حاکم ھوذہ بن علی کی طرف بھیجا، علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو ھجر کے سردار منذر بن ساوی کی طرف بھیجا، عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو عمان کے دو بادشاہوں جیفر اور عباد کی طرف بھیجا، دِحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو قیصر کی طرف، شجاع بن وھب اَسدی رضی اللہ عنہ کو منذر بن حارث کی طرف اور عمرو بن اُمیہ رضی اللہ عنہ کو نجاشی کی طرف بھیجا۔ اور یہ تمام دعوتی نمائندے (اپنا فریضہ ادا کر کے) رسول اللہ ﷺ کی وفات سے پہلے واپس آ گئے تھے، سوائے علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کے کیونکہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو وہ اس وقت بحرین میں تھے۔[2]

رسولِ کریم ﷺ کا مزاج مبارک یہ تھا کہ جب آپ کسی مہم کے لیے لشکر بھیجتے تو سب سے پہلے انھیں دعوت دیتے اور اگر کسی لشکر کا امیر کسی صحابی کو مقرر فرما کر بھیجتے تو اس کو یہ حکم دیتے تھے کہ آپ نے وہاں پہنچ کر سب سے پہلے انھیں دعوت دینی ہے، یعنی جہاد کے میدانوں میں بھی سب سے پہلے دعوت دی جاتی تھی، سو اگر وہ دعوت قبول کر لیتے تو لڑائی کی نوبت ہی نہیں آتی تھی۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَاهُ رِعْلٌ وَذَكْوَانُ وَعُصَيَّةُ وَبَنُو لَحْيَانَ، فَزَعَمُوا أَنَّهُمْ قَدْ أَسْلَمُوا،

① صحيح البخاري، حديث: 3038. صحيح مسلم، حديث: 1733. ② صحيح البخاري، حديث: 4341.
③ المعجم الكبير للطبراني: 16444.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[illegible] قومهم، فأمدهم النبيُّ ﷺ بسبعين من الأنصار، قال أنس: كنا نسميهم القراء، يحتطبون بالنهار ويصلون بالليل، فانطلقوا بهم، حتى بلغوا بئر معونة، قتلوهم وغدروا بهم، فقنت شهرا يدعو على رعل وذكوان وبني لحيان.

''نبی ﷺ کے پاس رعل، ذکوان، عصیہ اور بنولحیان قبائل کے لوگ آئے اور انھوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ وہ مسلمان ہو چکے ہیں اور انھوں نے اپنی قوم کے خلاف آپ سے مدد طلب کی تو نبی ﷺ نے ستر انصار روانہ کیے، جنھیں ہم قراء کے نام سے پکارتے تھے۔ وہ دن کو لکڑیاں اکٹھی کرتے اور رات کو نوافل پڑھتے۔ وہ لوگ انھیں ساتھ لے کر چلے گئے، حتیٰ کہ جب بئر معونہ پر پہنچے تو ان سے دھوکہ کیا اور انھیں شہید کر دیا، چنانچہ آپ ﷺ ایک ماہ تک رعل، ذکوان اور بنی لحیان کے خلاف قنوت میں بددعا کرتے رہے۔''[1]

[illegible]

① صحيح البخاري، حديث: 3064.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعوت وتربیت کے میادین

اللہ کے دین کی دعوت دینے کے لیے معاشرے کے اندر بہت سارے میدان موجود ہیں، جن میں مندرجہ ذیل اہم ہیں:

① ذاتی تربیت و دعوت کا میدان

سب سے پہلا میدان تو انسان کی اپنی ذات ہے، یعنی سب سے پہلے خود کو دین پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دی جائے اور اپنے آپ کو ہی اسلامی احکام کی تبلیغ کی جائے۔ جب تک انسان کی اپنی اصلاح اور تربیت نہیں ہوگی تب تک وہ دوسروں کو مؤثر دعوت نہیں دے سکتا کیونکہ بات میں تاثیر تب ہی پیدا ہوتی ہے جب قول کے ساتھ ساتھ عمل بھی شامل ہو جاتا ہے۔

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا قُمتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ، وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ، وَأَجْمِعِ الْيَأْسَ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ»

''جب تم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو تو اس طرح نماز پڑھو جیسے تم دنیا سے رخصت ہونے والے ہو اور ایسی کوئی بات نہ کرو جس سے (بعد میں) معذرت کرنی پڑے اور لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ ہے اس سے پوری طرح مایوس ہو جاؤ۔''[1]

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس قدر قیام کیا کرتے تھے کہ آپ کے قدم

[1] صحيح الجامع، حديث: 742. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 401.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مبارک سُوج جاتے تھے۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اس قدر عبادت کیوں کرتے ہیں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أفلا أكون عبدا شكورا»

''کیا میں (اللہ کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''[1]

(۵) گھر یلو افراد کی تربیت و دعوت کا میدان

انسان پر اپنی ذات کی تربیت کے بعد سب سے اوّلیں ذمہ داری اپنے گھر والوں کی اصلاح و تربیت کی عائد ہوتی ہے کیونکہ وہ روزِ قیامت ان کے بارے میں جوابدہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اس کا تاکیدی حکم فرمایا ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴾

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس آگ پر سخت دل اور بہت مضبوط فرشتے مقرر ہیں، جو اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جو وہ انھیں حکم دے، اور جس کام کا انھیں حکم دیا جاتا ہے اسے وہ فوراً بجالاتے ہیں۔''[2]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا»

''آدمی اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اور اس کی ذمہ داری کے متعلق اس سے سوال کیا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے متعلق پوچھا جائے گا۔''[3]

یعنی اگر بیوی بچوں میں کوئی شرعی کوتاہی اس بناء پر ہوئی کہ گھر کے سربراہ نے ان کی دینی و اخلاقی

[1] صحيح البخاري، حديث: 4837. صحيح مسلم، حديث: 7057. [2] التحريم 6:66. [3] صحيح البخاري، حديث: 893. صحيح مسلم، حديث: 1829.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تربیت ہی نہیں کی تھی تو ان کا وبال اس پر بھی آئے گا، لہٰذا اس میدانِ دعوت کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے اور باہر کے میدان میں دعوت کے لیے نکلنے سے پہلے گھر کے میدان میں وقت لگانا چاہیے۔ رسول کریم ﷺ وقتاً فوقتاً گھر والوں کو تبلیغ کرتے ہی رہتے تھے، جیسا کہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ایک رات بیدار ہوئے تو فرمایا:

«سُبْحَانَ اللهِ، مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ، وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ، أَيْقِظُوا صَوَاحِبَاتِ الْحُجَرِ، فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ»

''سبحان اللہ! آج رات کتنے فتنے نازل کیے گئے اور کتنے خزانے کھولے گئے۔ ان حجروں میں سونے والیوں کو جگاؤ کیونکہ دنیا میں کپڑے پہننے والی بہت سی ایسی عورتیں ہوں گی جو آخرت میں برہنہ ہوں گی۔''[1]

جو شخص اپنی اہلیہ کی دینی تربیت کرتا ہے یا جو عورت اپنے خاوند کو دین کی راہ پر چلاتی ہے تو اس کی فضیلت یوں بیان ہوئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«رَحِمَ اللهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى، ثُمَّ أَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ، وَرَحِمَ اللهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ، ثُمَّ أَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلَّى، فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ»

''اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جس نے رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھی، پھر اپنی بیوی کو جگایا تو اس نے بھی نماز پڑھی اور اگر اُس نے (اُٹھنے سے) انکار کیا تو اس نے اُس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اور (اسی طرح) اللہ تعالیٰ اس عورت پر بھی رحم فرمائے جس نے رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھی، پھر اپنے خاوند کو جگایا تو اس نے بھی نماز پڑھی اور اگر اس نے (اُٹھنے سے) انکار کیا تو اس نے اُس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔''[2]

اور اسی طرح جس شخص نے اپنی اولاد کی دینی تربیت کی ہوگی وہ درحقیقت اپنی آخرت سنوار لے گا اور

(1) صحيح البخاري، حديث: 115. (2) سنن النسائي: 1610. سنن أبي داود، حديث: 1308. سنن ابن ماجه، حديث: 1336.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ اولاد اس کے لیے صدقہ جاریہ بن جائے گی، جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إن الله عز وجل ليرفع الدرجة للعبد الصالح في الجنة. فيقول: يا رب أنى لي هذه؟ فيقول: باستغفار ولدك لك»

''یقیناً اللہ تعالیٰ نیک آدمی کا جنت میں ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے تو وہ آدمی کہتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ درجہ مجھے کیسے ملا؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تیرے لیے تیری اولاد کے استغفار کرنے کی وجہ سے۔''[1]

عورتوں کی تربیت دعوت کا میدان

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يا نساء المسلمات. لا تحقرن جارة لجارتها، ولو فرسن شاة»

''اے مسلمان عورتو! کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی کے لیے (کسی تحفے کو) بالکل بھی حقیر مت جانے، خواہ وہ بکری کا کھر ہی ہو۔''[2]

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

«مَنْ كَانَ مِنكُنَّ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فلا تَرْفَعْ رَأْسَهَا حَتَّى يَرْفَعَ الرِّجَالُ رُءُوسَهُمْ»، كَرَاهَةَ أَنْ يَرَيْنَ مِنْ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ.

''تم عورتوں میں سے جو بھی اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتی ہو، وہ اپنا سر تب تک نہ اٹھائے جب تک کہ مرد اپنے سر نہ اُٹھا لیں۔'' (یہ حکم) اس بات کی ناپسندیدگی کی وجہ سے تھا کہ عورتوں کی نظر مردوں کے پردے والے اعضاء پر نہ پڑ جائے۔[3]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

---

① صحيح الجامع، حديث:1617. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1598. ② صحيح البخاري، حديث:2566. صحيح مسلم، حديث:1030. ③ سنن أبي داود، حديث:851.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ بَعْدُ، فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ نَزَلَ، فَأَتَى النِّسَاءَ، فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ، وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ صَدَقَةً.

''نبی ﷺ کھڑے ہوئے، پہلے نماز پڑھی، پھر لوگوں کے سامنے خطبہ دیا۔ جب نبی ﷺ خطبے سے فارغ ہوئے تو اُتر کر عورتوں کے پاس آئے اور انھیں نصیحت فرمائی جبکہ آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا سہارا لیا ہوا تھا اور بلال اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے، عورتیں اس میں اپنے صدقات ڈال رہی تھیں۔''[1]

جوانوں کی تربیت و دعوت کا میدان

سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا:

«يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ»

''اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو بھی اسبابِ جماع کی قدرت رکھتا ہو اسے شادی کر لینی چاہیے کیونکہ یہ نظر کے جھکاؤ کے لیے زیادہ مؤثر اور شرمگاہ کی حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے اور جو شادی کی طاقت نہ رکھے تو اسے روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ یہ اس کے لیے شہوت ختم کرنے کا باعث ہے۔''[2]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يَا مَعْشَرَ شَبَابِ قُرَيْشٍ، احْفَظُوا فُرُوجَكُمْ، أَلَا مَنْ حَفِظَ فَرْجَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ»

''اے نوجوانانِ قریش کی جماعت! اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو، خبردار! جس نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی، اس کے لیے جنت (کا انعام) ہے۔''[3]

(1) صحيح البخاري، حديث:961. صحيح مسلم، حديث: 885. (2) صحيح البخاري، حديث: 5065. صحيح مسلم، حديث: 1400. (3) المعجم الأوسط للطبراني: 6850. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 2696.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا اور صغر سنی (چھوٹی عمر) کی وجہ سے میرا ہاتھ پیالے میں گھومتا تھا (یعنی میں پیالے کی ہر جانب سے کھا رہا تھا) تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

«يا غلام سم الله وكل بيمينك وكل مما يليك». فما زالت تلك طعمتي بعد.

''اے بچے! اللہ کا نام لے کر دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔''

اس کے بعد میں ہمیشہ سے ان ہی آداب کے مطابق کھانا کھاتا ہوں۔[1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«يا غلام إني أعلمك كلمات، احفظ الله يحفظك، احفظ الله تجده تجاهك، إذا سألت فاسأل الله، وإذا استعنت فاستعن بالله، واعلم أن الأمة لو اجتمعت على أن ينفعوك بشيء لم ينفعوك إلا بشيء قد كتبه الله لك، ولو اجتمعوا على أن يضروك بشيء لم يضروك إلا بشيء قد كتبه الله عليك، رفعت الأقلام وجفت الصحف»

''اے لڑکے! میں تجھے کچھ باتوں کی تعلیم دیتا ہوں: اللہ کو یاد رکھ؛ وہ تجھے یاد رکھے گا، اللہ کو یاد رکھ؛ تو اسے اپنے سامنے پائے گا، جب تُو مانگے اللہ تعالیٰ سے مانگ، جب تُو مدد طلب کرے تو اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر اور جان لے کہ اگر (ساری) اُمت تجھے کسی چیز سے فائدہ پہنچانے پر اکٹھی ہو جائے تو وہ تجھے صرف اتنا ہی فائدہ پہنچا سکے گی جتنا فائدہ اللہ تعالیٰ نے تیرے مقدر میں لکھ دیا ہے اور وہ سارے تجھے کسی چیز سے نقصان پہنچانے پر اکٹھے ہو جائیں تو وہ تجھے صرف اتنا ہی نقصان پہنچا سکیں گے جتنا اللہ تعالیٰ نے تیرے مقدر میں لکھا ہے۔ قلمیں اُٹھا لی گئی ہیں اور صحیفے خشک ہو گئے ہیں (یعنی سب لوگوں کی جو جو قسمت ہے، وہ لکھی جا چکی ہے)۔''

① صحيح البخاري، حديث: 5376. صحيح مسلم، حديث: 2022. ② جامع الترمذي، حديث: 2516. صحيح الجامع، حديث: 7957.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ خاندان کی تربیت و دعوت کا میدان

دعوت کا بہت بڑا میدان ہر داعی کا اپنا خاندان ہے۔ اپنی اور اپنے گھر والوں کی تربیت کے بعد تیسرا اور ضروری میدانِ دعوت آدمی کا اپنا خاندان ہے۔ خاندان کے جو لوگ فرائض میں کوتاہی کرتے ہوں انھیں فرائض کی ادائیگی کا پابند بنایا جائے، جو کسی حرام اور غیر شرعی امور کا ارتکاب کرتے ہوں انھیں ایسے کاموں سے بچایا جائے اور اس بارے میں شرعی وعید سنا کر عذاب وعقاب سے ڈرایا جائے، جن میں اخلاقی کوتاہی ہو انھیں احسن انداز سے حسنِ اخلاق کا پیکر بنایا جائے اور جو دین دار ہوں انھیں دین کی دعوت دیگر لوگوں تک پہنچانے کی ترغیب دی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر ﷺ کو بھی یہی حکم فرمایا تھا کہ:

﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ۝﴾

''اور اپنے قریبی ترین رشتہ داروں کو (اللہ کے عذاب سے) ڈرایئے۔''[1]

لہٰذا آپ نے سب سے پہلے اپنے خاندان والوں کو جمع کیا اور انھیں دین کی دعوت دی اور اس کے بعد دوسرے لوگوں کی اصلاح کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ آپ نے اپنے چچا ابوطالب کو آخری وقت میں بھی دین کی دعوت دی، جیسا کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ:

أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الوَفَاةُ، دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ، فَقَالَ: «أَيْ عَمِّ، قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ» فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ، تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ المُطَّلِبِ، فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ، حَتَّى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ: عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ المُطَّلِبِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ، مَا لَمْ أُنْهَ عَنْهُ» فَنَزَلَتْ: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝﴾[2] وَنَزَلَتْ: ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ﴾[3]

[1] الشعراء 26:214. [2] التوبة 9:113. [3] القصص 28:56.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جب ابوطالب کی موت کا وقت قریب آیا تو نبی ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اس وقت ابوجہل بھی اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے چچا! ایک بار ''لا الٰہ الا اللہ'' کہہ دو، میں اس وجہ سے اللہ کے ہاں تمھارے لیے حجت قائم کر سکوں گا۔ یہ سن کر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی اُمیہ بولے: اے ابوطالب! کیا عبدالمطلب کے مذہب سے رُوگردانی کر رہے ہو؟ وہ بار بار اسے یہی کہتے رہے، حتیٰ کہ ابوطالب نے آخری بات ان سے یہی کہی کہ وہ عبدالمطلب کی ملت پر ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: میں آپ کے لیے اللہ سے استغفار ضرور کروں گا، جب تک مجھے روکا نہ جائے گا، چنانچہ یہ آیت نازل ہوگئی: ''نبی (ﷺ) اور اہل ایمان کے لائق نہیں کہ وہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا کریں، اگرچہ وہ قریبی ہی کیوں نہ ہوں، جبکہ انھیں معلوم ہو چکا ہے کہ وہ جہنمی ہیں۔'' اور یہ آیت بھی نازل ہوئی: ''بے شک آپ اسے ہدایت نہیں دے سکتے جسے آپ پسند کریں۔''[1]

اسی طرح دیگر قریبی رشتے داروں کو جہنم اور قیامت کی ہولناکیوں سے ڈراتے ہوئے آپ ﷺ نے انھیں نیک اعمال کے اہتمام کی تاکید کی اور فرمایا:

«يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللهِ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللهِ، يَا أُمَّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ، يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ، اشْتَرِيَا أَنْفُسَكُمَا مِنَ اللهِ لَا أَمْلِكُ لَكُمَا مِنَ اللهِ شَيْئًا، سَلَانِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمَا»

''اے بنی عبد مناف! اپنے آپ کو اللہ (کے عذاب) سے چھڑا لو۔ اے بنی عبدالمطلب! تم بھی اپنے آپ کو اللہ (کے عذاب) سے بچا لو۔ اے اُمِ زبیر بن عوام! رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی! اے فاطمہ بنت محمد ﷺ! تم دونوں بھی اپنے آپ کو اللہ (کے عذاب) سے بچا لو، میں تمھارے کام نہیں آ سکوں گا، تم (یہاں دنیا میں) میرے مال سے جتنا چاہو مانگ سکتی ہو (لیکن آخرت میں صرف اپنے اعمال ہی کام آئیں گے)۔''[2]

① صحيح البخاري، حديث: 3884. ② صحيح البخاري، حديث: 3527.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① مساجد میں تربیت و دعوت کا میدان

دین کی تعلیم و تبلیغ اور لوگوں کی اصلاح و تربیت کے لیے جس قدر مؤثر اور عمدہ میدان مساجد ہیں، اتنا کوئی اور نہیں۔ مساجد میں انفرادی طور پر لوگوں کو دین کی دعوت دی جائے، دروس کروائے جائیں، حلقات قائم کیے جائیں، خطبات و مواعظ کے ذریعے لوگوں کی اصلاح کی جائے۔ اسی طرح ترجمہ و تفسیر اور حدیث و فقہ کی کلاسیں لگائی جا سکتی ہیں۔ قرآن سکھانے، تجوید کے ساتھ پڑھنے اور سمجھنے کے لیے مختصر کورسز کروائے جا سکتے ہیں۔ ان تمام صورتوں کی فضیلت نبی ﷺ نے یوں بیان فرمائی ہے:

«مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يُعَلِّمَهُ، كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حَجَّتُهُ»

''جو شخص مسجد میں صرف اس ارادے سے جائے کہ وہ خیر و بھلائی کی کوئی بات سیکھے یا سکھائے گا تو اسے کامل حج کرنے والے حاجی کے ثواب کے مثل اجر و ثواب ملے گا۔''[1]

⑤ تعلیمی اداروں میں تربیت و دعوت کا میدان

تعلیمی اداروں میں دین کی دعوت بہت ہی مؤثر انداز میں دی جا سکتی ہے۔ اگر آپ معلم ہیں تو آپ میٹھی زبان، عمدہ نصیحت اور اچھے اندازِ گفتگو کے ساتھ اپنے سٹوڈنٹس کی تربیت کر سکتے ہیں۔ اپنے روزمرہ کے سبق میں سے کوئی صورت ایسی نکال لی جائے جو بچوں کی تربیت سے متعلقہ ہو یا کسی طالب علم میں اگر کوئی دینی یا اخلاقی کوتاہی دکھائی دے تو اس کا نام لیے بغیر عمومی اندازِ تخاطب کے ساتھ اصلاح کر دی جائے۔ اصل تعلیم یہی ہے اور اسی کے متعلق نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

«مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهِ، لَا يُنْقَصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ»

''جس نے علم سکھلایا، اس کو اس شخص کا اجر بھی ملے گا جو اس پر عمل کرے گا (اور) عمل کرنے

[1] المعجم الكبير للطبراني: 7473. صحيح الترغيب والترهيب: 86.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے کے اجر سے بھی کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔''[1]

اسی طرح آپ طلبہ کو علم کی اہمیت، فضیلت اور اس کے تقاضے بتلائیں کہ آپ پر لوگوں کی اصلاح اور انہیں اخلاقی و شرعی اقدار سے روشناس کرانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے ہی علم سے منسلک لوگوں کی اس قدر فضیلت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ما من خارج خرج من بيته في طلب العلم إلا وضعت له الملائكة أجنحتها رضا بما يصنع حتى يرجع»

''جو بھی شخص اپنے گھر سے حصول علم کے لیے نکلتا ہے، فرشتے اس کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں، اس عمل سے خوش ہو کر جو وہ کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آئے۔''

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ»

''جو شخص حصولِ علم کے لیے کسی راستے پر گامزن ہو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلا دیتا ہے اور فرشتے طالبِ علم سے خوش ہو کر اپنے پَر اس کے نیچے بچھا دیتے ہیں۔''

طلبہ میں اس بات کا شعور اُجاگر کیا جائے کہ آپ پر صاحب علم ہونے کے ناطے سے دین کی تبلیغ اور تعلیم کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور بحیثیت مسلمان اس فریضے کی ادائیگی ہر شخص پر لازم ہے۔ صرف دنیوی تعلیم حاصل کر لینا اور دینی تعلیم سے بے رغبتی اختیار کرنا رب تعالیٰ کی نفرت کا باعث بن سکتا ہے، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللهَ تَعَالَى يُبْغِضُ كُلَّ عَالِمٍ بِالدُّنْيَا جَاهِلٍ بِالْآخِرَةِ»

''یقیناً اللہ تعالیٰ ہر اس شخص سے نفرت کرتا ہے جو دنیا کا علم تو رکھتا ہو (لیکن) آخرت کے بارے

[1] صحيح الجامع، حديث: 6611. [2] صحيح الجامع، حديث: 5883. [3] سنن أبي داود، حديث: 3641. جامع الترمذي، حديث: 2682. سنن ابن ماجه، حديث: 223. صحيح الجامع، حديث: 6297.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں جاہل ہو۔''[1]

لہٰذا ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ دین کی بنیادی تعلیم ضرور حاصل کرے اور پھر اس کی آگے تعلیم بھی دے اور جہاں تک ممکن ہو سکے اس کی تبلیغ و ترویج بھی کرے۔

⑥ نیو جنریشن (نئی نسل) کی تربیت و دعوت کا میدان

آج کی نیو جنریشن (نئی نسل) میں بہت سی شرعی و اخلاقی کوتاہیاں صرف اس بناء پر پائی جاتی ہیں کہ انھیں کوئی صحیح طور پر بتلاتا ہی نہیں ہے کہ وہ جو کام کر رہے ہیں ان کے متعلق ہمارا دین کیا حکم دیتا ہے۔ یہ مشاہدے کی بات ہے کہ اگر انھیں صحیح طور پر راہنمائی دی جائے اور انھیں دینی احکام کے ذریعے گائیڈ کیا جائے تو وہ بات کو قبول کرنے اور اپنا عمل درست کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ انھیں ان کی ذہنی سطح پر آ کر سمجھایا جائے اور ایسے انداز سے نصیحت کی جائے جس سے انھیں اپنائیت کا احساس ہو، نہ کہ انھیں سخت لفظوں سے ایسی تنبیہ کی جائے کہ وہ بیزار ہی ہو جائیں۔ مثال کے طور پر اگر ان میں کوئی ایسی عادات و اطوار پائی جاتی ہیں کہ جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے تو انھیں بڑی محبت کے ساتھ نبی ﷺ کا یہ فرمان سناتے ہوئے نصیحت کی جائے:

«لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا، لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارٰى، فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ، وَتَسْلِيمَ النَّصَارٰى الْإِشَارَةُ بِالْأَكُفِّ»

''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے علاوہ دوسروں (یعنی غیر مسلموں) کی مشابہت اختیار کرتا ہے، تم یہود و نصاریٰ کی مشابہت مت اختیار کیا کرو کیونکہ یہودیوں کا سلام کرنے کا انداز انگلیوں سے اشارہ کرنا ہے اور عیسائیوں کا ہتھیلیوں سے اشارہ کرنا۔''[2]

اسی طرح سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«لَيْسَ مِنَّا مَنْ عَمِلَ بِسُنَّةِ غَيْرِنَا»

① صحيح الجامع، حديث: 2328. ② صحيح الجامع، حديث: 5434. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 2194.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے غیر کے طریقے پر عمل کیا۔''[1]

اگر آپ کسی نوجوان کو دیکھتے ہیں کہ اس نے داڑھی منڈوائی ہوئی ہے یا داڑھی کا ڈیزائن بنوایا ہوا ہے تو اسے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ سمجھائیں کہ پیارے بھائی یہ انداز غیر مسلموں کا ہے اور نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، پھر اسے یہ حدیث مبارکہ سنائیں کہ:

«خالفوا المشركين، وفروا اللحى واحفوا الشوارب»

''مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹواؤ۔''

اسی طرح اگر آپ دیکھیں کہ کسی نے بالوں کا ایسا سٹائل بنایا ہوا ہے کہ جس میں سر کے کچھ بال مونڈے ہوئے ہیں اور کچھ کو باقی رکھا گیا ہے تو اسے بڑی محبت کے ساتھ بتلائیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رسولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ.

''رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا۔''[2]

نافع رحمہ اللہ نے قزع کا مفہوم ان الفاظ میں بیان فرمایا:

يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضٌ.

''بچے کے سر کا کچھ حصہ مونڈ دیا جائے اور کچھ حصہ چھوڑ دیا جائے۔''[3]

اگر کوئی نوجوان اپنے لباس، عادات و اطوار یا بول چال میں خواتین کا رُوپ دھارتا ہے یا کوئی لڑکی یہی کام مردوں کی طرح کرتی ہے تو اس کو بتلایا جائے کہ:

لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ.

''رسول اللہ ﷺ نے ایسے مرد پر لعنت فرمائی جو عورت کے لباس جیسا لباس پہنے اور ایسی عورت پر بھی لعنت کی جو مرد کے لباس جیسا لباس پہنے۔''[4]

---

① صحيح الجامع، حديث: 5439. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 2194. ② صحيح البخاري، حديث: 5892. صحيح البخاري، حديث: 259. ③ صحيح مسلم، حديث: 2120. ④ سنن أبي داود، حديث: 4098. صحيح الجامع، حديث: 5095.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَقَالَ: «أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ»

''نبی ﷺ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی حرکات اپناتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں کی عادات اختیار کرتی ہیں اور فرمایا: انھیں اپنے گھروں سے نکال دیا کرو۔''[1]

اسی طرح طالبات کی اصلاح کی جائے جو اپنے حسن کے نکھار کے لیے اللہ کی تخلیق کی ہوئی صورت کو بدلنے کی کوشش کرتی ہیں، انھیں بتلایا جائے کہ آپ کا ایسا کرنا اللہ کی لعنت کا موجب ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ لِخَلْقِ اللهِ»

''اللہ تعالیٰ نے بال گودنے اور گودوانے والیوں پر، چہرے کے بال اُکھاڑنے والیوں پر اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کے درمیان فاصلہ پیدا کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے، جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنے والیاں ہیں۔''[2]

⑦ سفری مقامات میں تربیت و دعوت کا میدان

دعوتِ دین کا ایک بہترین میدان سفری مقامات ہیں۔ مثال کے طور پر اگر آپ بس سٹینڈ پر رُکے ہوئے ہیں اور وہاں کوئی جادوگر آ کر لوگوں کو تماشے دکھانے لگ جاتا ہے یا عموماً بس اڈوں پر نجومی بیٹھے ہوتے ہیں یا عامل باوے لوگوں کو اپنے جال میں پھنسا رہے ہوتے ہیں تو ایسے مقام پر لوگوں کی اصلاح کی جائے، جو ان کے بہکاوے میں آ رہے ہوں ان کو اس سلسلے میں شرعی حکم بتلایا جائے اور ان کی اصلاح کی کوشش کی جائے، انھیں بتلایا جائے کہ ہمارے نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ:

[1] صحيح البخاري، حديث: 5886. [2] صحيح البخاري، حديث: 5933. صحيح مسلم، حديث: 2124.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ أَوْ تُطُيِّرَ لَهُ، أَوْ تَكَهَّنَ أَوْ تُكُهِّنَ لَهُ، أَوْ تَسَحَّرَ أَوْ تُسُحِّرَ لَهُ»

''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو فال نکالے یا نکلوائے، کہانت کا عمل کرے یا کروائے، جادو کرے یا کروائے۔''[1]

اور اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ أَتَى عَرَّافًا أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ»

''جو شخص کسی نجومی کے پاس آیا اور اس کی باتوں کو سچا مانا تو اس نے محمد (ﷺ) پر نازل کیے جانے والے (قرآن) کے ساتھ کفر کیا۔''

اس طرح کی احادیث سنا کر انھیں اس گناہ سے بچانے کی اور ان کی دینی تربیت کرنے کی کوشش کی جائے۔

⑧ بس، ٹرین، گاڑی اور جہاز میں تربیت و دعوت کا میدان

اگر آپ بس، ٹرین، گاڑی یا جہاز میں موجود ہوں جس میں اور بھی لوگ سوار ہوں تو آپ یہ وقت خاموش بیٹھ کر گزارنے کی بجائے اسے کارآمد بنائیں اور اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے لوگوں کو دین کی دعوت دیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بسوں اور گاڑیوں میں مختلف قسم کی اشیاء بیچنے والے لوگ چڑھتے اُترتے رہتے ہیں جو اپنا سودا بیچنے کے لیے لوگوں کا خاصا وقت بھی لیتے ہیں اور ان کی توجہ بھی حاصل کرتے ہیں۔ اگر ایک پھکی بیچنے والا گاڑی کے مسافروں کو اپنی لمبی چوڑی تقریر سنا کر انھیں متاثر کر کے اپنا سودا بیچ سکتا ہے تو آپ دین کی دعوت دینے کے لیے انھیں اللہ کا پیغام کیوں نہیں سنا سکتے؟ یقیناً یہ بہت بڑا میدان ہے۔ سفری گاڑیوں میں طرح طرح کے لوگ اور مختلف قسم کے عقائد کے حاملین بیٹھے ہوتے ہیں، اگر آپ دردِ دل سے انھیں دین کی بات بتلائیں تو یقیناً کئی لوگوں کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ رسولِ کریم ﷺ بھی سفر کے اوقات کو دعوتِ دین کے لیے استعمال کیا کرتے تھے۔

احادیثِ مبارکہ میں ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ جن میں آپ ﷺ نے دورانِ سفر اپنے صحابہ کو

① صحيح الجامع، حديث: 5434. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 2195، 2650. ② صحيح الجامع، حديث: 5939.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احکام دین کی تعلیم دی ہے۔ جیسا کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عفیر نامی گدھے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا:

«يَا مُعَاذُ، هَلْ تَدْرِي حَقَّ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ، وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ؟»

''اے معاذ! کیا تم جانتے ہو اللہ کا اپنے بندوں پر اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟''

میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فَإِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا»

''بلاشبہ اللہ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ وہ اس کو عذاب نہ دے جو اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے۔''[1]

اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں رواں دواں تھے کہ ایک آدمی نے اونٹنی پر لعنت کر دی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اس اونٹنی کا مالک کون ہے؟ اس آدمی نے کہا: میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَخِّرْهَا فَقَدْ أُجِبْتَ فِيهَا»

''اس کو پیچھے لے جاؤ کیونکہ اس کے بارے میں تمھاری لعنت قبول کر لی گئی ہے۔''[2]

اور سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ایک آدمی اپنی اونٹنی پر آیا اور اسے دائیں بائیں گھمانے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ، فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ زَادٍ، فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ»

''جس شخص کے پاس کوئی زائد سواری ہو وہ اس شخص کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں ہے

[1] صحيح البخاري، حديث: 2856. [2] مسند أحمد، حديث: 9522.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جس کے پاس کھانے پینے کی کوئی زائد چیز ہے وہ اس شخص کو دے دے جس کے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں ہے۔"[1]

⑨ بازار اور منڈی میں تربیت و دعوت کا میدان

بازاروں اور منڈیوں میں طرح طرح کی آوازیں اور بولیاں لگ رہی ہوتی ہیں، ہر کوئی اپنا سودا بیچنے کی تگ و دو میں ہوتا ہے اور ہر شخص لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کرنے کی کوشش میں ہوتا ہے، ایسے میں اگر آپ وہاں جا کر سب سے پیاری آواز اور سب سے افضل بولی لگائیں، یعنی دعوتِ دین کی بات کریں اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی باتیں بتلائیں تو یقیناً یہ میدان بہت ہی مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اگر آپ دیکھیں کہ لوگ حرام کاروبار میں مصروف ہیں یا کاروبار کی کسی ممنوع صورت میں لین دین ہوتا دیکھیں تو آپ نہایت عمدہ انداز میں اور بہت میٹھے اسلوب میں انھیں اس سلسلے میں شریعت کا حکم بتائیں اور ان کی اصلاح کی کوشش کریں۔

نبی کریم ﷺ مدینہ کے بازاروں اور منڈیوں میں جا کر بھی دین کی تبلیغ کیا کرتے تھے اور لوگوں کی تربیت و اصلاح کی کوشش فرمایا کرتے تھے۔ اس ضمن میں بھی کئی مثالیں احادیثِ مبارکہ میں موجود ہیں۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا، فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا، فَقَالَ: «مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟» قَالَ: أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي».

"رسول اللہ ﷺ اناج کی ایک ڈھیری کے پاس سے گزرے تو آپ نے اپنا ہاتھ اس میں ڈالا تو آپ کی انگلیوں نے نمی محسوس کی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے اناج کے مالک! یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس پر بارش پڑ گئی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو تم نے اس (بھیگے ہوئے اناج کو خشک) اناج کے اوپر کیوں نہ رکھا؟ تاکہ لوگ اسے دیکھ سکتے۔ جس نے دھوکہ دیا

[1] سنن أبي داود، حديث: 1683.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ مجھ سے نہیں۔''[1]

اسی طرح صحابی رسول سیدنا میثم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

«أَنَّ الملك يغدو برايته مع اول من يغدو الى المسجد فلا يزال برايته معه حتى يرجع يدخل بها منزله وان الشيطان يغدو مع اول من يغدو برايته الى السوق فلا يزال بها حتى يرجع فيدخلها منزله.

''بلاشبہ فرشتہ اپنا جھنڈا اُٹھائے سب سے پہلے مسجد جانے والے کے ہمراہ جاتا ہے اور اس کے واپس گھر آنے تک اس کے ساتھ رہتا ہے، واپسی پر اس کے ساتھ ہی گھر میں داخل ہو جاتا ہے اور بلا شبہ سب سے پہلے بازار جانے والے کے ہمراہ شیطان اپنا جھنڈا اٹھائے ہوئے جاتا ہے، پھر وہ اپنے جھنڈے سمیت اس کے واپس آنے تک اس کے ساتھ رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے جھنڈے کو اس کے گھر میں داخل کر دیتا ہے۔''[2]

اشعث بن سلیم کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک آدمی کو یہ بیان کرتے سنا کہ:

سَمِعْتُ رَجُلًا فِي سُوقِ عُكَاظٍ يَقُولُ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ تُفْلِحُوا»، وَرَجُلٌ يَتْبَعُهُ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا يُرِيدُ أَنْ يَصُدَّكُمْ عَنْ آلِهَتِكُمْ، فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو جَهْلٍ.

''میں نے عکاظ کے بازار میں ایک آدمی کو یہ کہتے سنا کہ اے لوگو! لا الٰہ الا اللہ کہہ دو، کامیاب ہو جاؤ گے۔ ایک آدمی ان کے پیچھے پیچھے یہ کہہ رہا تھا کہ یہ شخص تمھیں تمھارے معبودوں سے روکنا چاہتا ہے۔ وہ نبی ﷺ تھے اور ابوجہل تھا۔''[1]

سیدنا ربیعہ بن عباد الدیلی رضی اللہ عنہ، جو کہ پہلے غیر مسلم تھے اور پھر اسلام لے آئے تھے، بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَصُرَ عَيْنِي بِسُوقِ ذِي الْمَجَازِ، يَقُولُ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، تُفْلِحُوا» وَيَدْخُلُ فِي فِجَاجِهَا وَالنَّاسُ مُتَقَصِّفُونَ عَلَيْهِ، فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَقُولُ شَيْئًا، وَهُوَ لَا يَسْكُتُ، يَقُولُ: «أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا

(1) صحيح مسلم، حديث: 102. (2) صحيح الترغيب والترهيب: 422. (3) مسند أحمد، حديث: 23151.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللهَ تُفْلِحُوا» إِلَّا أَنَّ وَرَاءَهُ رَجُلًا أَحْوَلَ وَضِيئَ الْوَجْهِ، ذَا غَدِيرَتَيْنِ يَقُولُ: إِنَّهُ صَابِئٌ، كَاذِبٌ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَهُوَ يَذْكُرُ النُّبُوَّةَ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا الَّذِي يُكَذِّبُهُ؟ قَالُوا: عَمُّهُ أَبُو لَهَبٍ.

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی آنکھ سے ذوالمجاز کے بازار میں دیکھا، آپ فرما رہے تھے: اے لوگو! لا الٰہ الا اللہ کہہ دو، کامیاب ہو جاؤ گے، پھر آپ ﷺ اس بازار کی گلیوں میں داخل ہو جاتے اور لوگوں نے آپ پر ہجوم کیا ہوا تھا، میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ کچھ کہہ رہا ہو لیکن آپ ﷺ خاموش نہیں ہو رہے تھے اور یہی کہتے جا رہے تھے کہ اے لوگو! لا الٰہ الا اللہ کہہ دو، کامیاب ہو جاؤ گے۔ آپ کے پیچھے پیچھے بھینگی آنکھ والا، خوبصورت چہرے والا اور دو چٹیوں والا آدمی تھا، جو کہہ رہا تھا: یہ بے دین اور جھوٹا شخص ہے۔ میں نے پوچھا: یہ آدمی کون ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ یہ محمد بن عبداللہ ہیں اور یہ نبوت کا اعلان کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: اور یہ ان کو جھٹلانے والا کون ہے؟ تو انھوں نے کہا: یہ ان کا چچا ابولہب ہے۔''[1]

اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ حِينَ يَدْخُلُ السُّوقَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ، وَبَنٰى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ»

جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی معبود (برحق) نہیں ہے، وہ یکتا و لاشریک ہے، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لائق تمام تر تعریفات ہیں، وہی زندگی بخشتا اور موت دیتا ہے، جبکہ وہ خود ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے، اسے کبھی موت نہیں آئے گی، اسی کے ہاتھ میں ہر قسم کی خیر ہے اور وہ ہر شے پر

[1] مسند أحمد، حديث: 16023.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کامل قدرت رکھنے والا ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے، دس لاکھ گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر کر دیتا ہے۔

اگر خدانخواستہ آپ جیل میں ہیں یا پھر کسی طریقے سے آپ کی جیل کے قیدیوں تک رسائی ہوسکتی ہے تو یہ دعوتِ دین کے لیے بہت ہی بہترین میدان ثابت ہوسکتا ہے کیونکہ وہاں اکثر لوگ ایسے حالات سے دوچار ہوتے ہیں کہ اگر ان کی اچھے انداز میں ذہن سازی کی جائے تو وہ آسانی سے حق بات کو قبول کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ ایسی آزمائش میں مبتلا ہوتے ہیں کہ جس کے بعد ان میں جرائم سے توبہ اور رجوع اِلی اللہ کے امکانات بڑھ جاتے ہیں، لہٰذا ایسی صورتِ حال میں انھیں دین کی دعوت دینا یقینی طور پر مؤثر ثابت ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی اس موقع سے بھرپور فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے جیل کے ساتھیوں کو دعوت دی تھی، جس کا تذکرہ اللہ نے یوں فرمایا ہے:

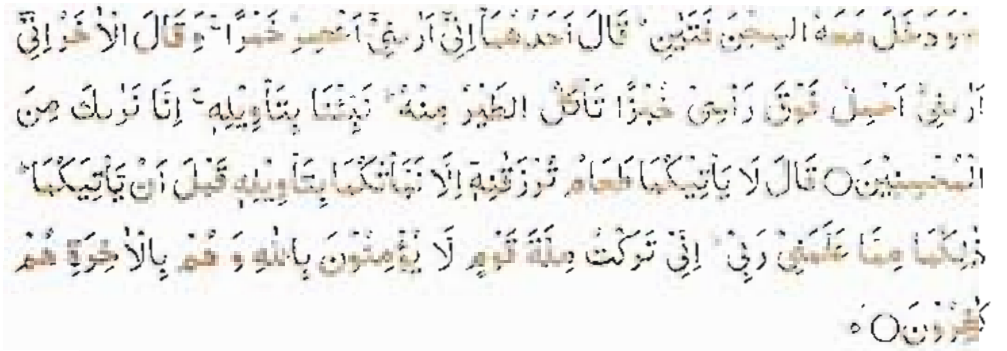

''اس کے ساتھ ہی دو اور جوان جیل خانے میں داخل ہوئے، ان میں سے ایک نے کہا: میں نے خواب میں اپنے آپ کو شراب نچوڑتے دیکھا ہے اور دوسرے نے کہا: میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ میں اپنے سر پر روٹی اٹھائے ہوئے ہوں جسے پرندے کھا رہے ہیں، ہمیں آپ اس کی تعبیر بتائیے، ہمیں تو آپ خوبیوں والے شخص دِکھائی دیتے ہیں۔ یوسف (علیہ السلام) نے کہا: تمھیں جو کھانا دیا

① جامع الترمذي، حديث: 3428. سنن ابن ماجه، حديث: 2235.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے اس کے تمھارے پاس پہنچنے سے پہلے ہی میں تمھیں اس کی تعبیر بتا دوں گا۔ یہ سب اس علم کی بدولت ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے، میں نے ان لوگوں کا مذہب چھوڑ دیا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔''[1]

(۱۰) ہسپتال اور کلینک میں تربیت و دعوت کا میدان

دین کی دعوت و تبلیغ کے لیے یہ بہت بڑا میدان ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ چھوٹے سے کلینک سے لے کر بڑے سے بڑے ہسپتال تک، یہ میدان دعوت کے لیے خالی ہے۔ جبکہ یہ اس مشن کے لیے موزوں ترین میدان ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ مریض کے لیے ہر شخص ایمبولینس لانے، چیک اپ کرنے، میڈیسن دینے، ڈاکٹر کو بلا کر لانے میں مشغول و مصروف ہوتا ہے لیکن کوئی بھی اس مریض کو دعا کی ترغیب دینے، اللہ سے تعلق جوڑنے، اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے، صبر کی اور کلمہ پڑھنے کی تلقین نہیں کر رہا ہوتا، حالانکہ اس حالت میں روحانی علاج اور اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے، لہٰذا داعیان کو یہ میدان اپنانا چاہیے اور اس میں مؤثر طریقے سے دعوت کا کام کرنا چاہیے۔ اس میدان میں دعوت کا کام کرنے کے سلسلے میں ہمیں نبی ﷺ سے بھی ثبوت ملتا ہے، جیسا کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدِمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ: «أَسْلِمْ» فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ، فَأَسْلَمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ (بِي) مِنَ النَّارِ»

''ایک یہودی بچہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور فرمانے لگے کہ مسلمان ہو جاؤ۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے پاس ہی تھا۔ تو باپ نے کہا: ابو القاسم کی بات مان لو، چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ وہاں سے نکلتے ہوئے فرما رہے تھے: تمام تعریفیں

[1] یوسف 12:36، 37.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے لیے ہیں جس نے اس کو (میرے ذریعے سے) آگ سے بچا لیا۔"

اور عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ، أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي، قَالَ: «إِنْ صَبَرْتِ فَلَكِ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَكِ» قَالَتْ: إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ أَلَّا أَتَكَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا: کیا میں تمھیں جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تو انھوں نے کہا: یہ سیاہ فام عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میں بے پردہ ہو جاتی ہوں، لہٰذا میرے لیے اللہ تعالیٰ سے (شفا کی) دعا فرما دیجیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم صبر کر لو تو تمھیں جنت ملے گی اور اگر تم چاہتی ہو تو میں اللہ سے دعا کر دیتا ہوں، وہ تجھے شفا عطا فرما دے گا۔ تو اس نے کہا: میں بے پردہ ہو جاتی ہوں، بس آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرما دیں کہ میں بے پردہ نہ ہوں۔ تو آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا فرما دی۔[1]

اسی طرح سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ وَهِيَ تُزَفْزِفُ، فَقَالَ: «مَا لَكِ تُزَفْزِفِينَ؟» قَالَتْ: الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا، قَالَ: «لَا تَسُبِّي الْحُمَّى، فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ»

"رسول اللہ ﷺ اُم سائب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو وہ کپکپا رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: تمھیں کیا ہوا ہے؟ کپکپا کیوں رہی ہو؟ انھوں نے کہا: بخار ہوا ہے، اللہ اس کو بے برکت کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بخار کو برا بھلا مت کہو کیونکہ یہ بنی آدم کے گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح آگ کی بھٹی لوہے کے میل کچیل کو ختم کر دیتی ہے۔"[2]

(1) صحيح البخاري، حديث: 1356. (2) صحيح البخاري، حديث: 5652. صحيح مسلم، حديث: 2576.
(3) صحيح مسلم، حديث: 2575.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ، فَقَالَ: «اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي» قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ، فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ، فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ، فَقَالَ: «إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولَى»

''نبی ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اس نے کہا: مجھ سے دُور رہو، تمھیں مجھ جیسی مصیبت نہیں پہنچی۔ وہ عورت آپ ﷺ کو پہچان نہ سکی۔ جب اسے بتلایا گیا کہ یہ نبی ﷺ ہیں تو وہ (معذرت کے لیے) نبی ﷺ کے دروازے پر آئی۔ اس نے آپ کے دروازے پر کوئی دربان نہ دیکھا، حاضر ہو کر عرض کرنے لگی: میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صبر تو صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے۔''[1]

⑫ سوشل میڈیا اور پرنٹ میڈیا پر تربیت و دعوت کا میدان

آج کل اپنا پیغام ساری دنیا تک پہنچانے کے لیے آسان اور مؤثر ذریعہ سوشل میڈیا اور پرنٹ میڈیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ صرف فیس بک پر ہی کروڑوں لوگ اپنے اپنے نظریات، عقائد، سوچ و فکر اور تاثرات دوسروں تک بآسانی پہنچا رہے ہیں جبکہ ان میں سے بہت سے لوگ غیر حقیقی اور جھوٹ پر مبنی باتوں کی نشر و اشاعت بھی کر رہے ہوتے ہیں، جس سے محسوس ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کی یہ پیشین گوئی پوری ہو رہی ہے کہ:

«سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَّاعَاتٌ، يُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ، وَيُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ، وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ، وَيَنْطِقُ فِيهَا

[1] صحيح البخاري، حديث: 1283.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

''عنقریب لوگوں پر دھوکے سے بھرپور سال آئیں گے۔ ان میں جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا کہا جائے گا۔ بددیانت کو امانت دار سمجھا جائے گا اور امانت دار کو بددیانت کہا جائے گا اور رویبضہ باتیں کریں گے۔'' پوچھا گیا: رویبضہ (کا مطلب) کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نااہل آدمی عوام کے معاملات میں رائے دے گا۔''[1]

تو ایسے حالات میں اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ جہاں جھوٹ کی ترویج کرنے والے موجود ہیں وہاں حق اور سچ کی دعوت دینے والے بھی اپنا کردار ادا کریں اور اس میدان کو استعمال کرتے ہوئے دنیا کے کونے کونے اور بندے بندے تک دین کا پیغام پہنچائیں۔

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ»، وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِيْهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَهْلَكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ.

''نبی ﷺ (ایک دن) ان کے ہاں گھبرائے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا: لا الٰہ الا اللہ! عربوں کی اس برائی سے ہلاکت ہوگی جو بالکل قریب آ لگی ہے۔ آج کے روز یاجوج و ماجوج کی دیوار میں اس قدر سوراخ ہو گیا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں سے حلقہ بنایا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، جب خباثت زیادہ پھیل جائے گی۔''[2]

یعنی نیک لوگوں کی موجودگی کے باوجود جب برائی بہت عام ہو جائے گی تو ہلاکت و بربادی لوگوں کا مقدر بن جائے گی اور یہی صورتِ حال آج کل دیکھنے میں آ رہی ہے کہ سوشل میڈیا کے غلط استعمال سے

[illegible]

(1) سنن ابن ماجه، حديث: 4036. (2) صحيح البخاري، حديث: 3598، 3346. صحيح مسلم، حديث: 2880.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحاد، لادینیت، جھوٹ اور فحاشی وعریانی عام ہو چکی ہے اور بلاشبہ یہ فتنوں کا دور ہے اور رسولِ مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

«بادروا بالأعمال فتنا كقطع الليل المظلم، يصبح الرجل مؤمنا ويمسي كافرا، أو يمسي مؤمنا ويصبح كافرا، يبيع دينه بعرض من الدنيا»

''تاریک رات کے حصوں کی طرح (چھا جانے والے) فتنوں سے پہلے پہلے اعمال کر لو۔ (کیونکہ ان فتنوں میں) صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر یا شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر، وہ اپنا دین دُنیوی سامان کے عوض بیچتا ہوگا۔''[1]

اور سیدنا اُسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مدینہ منورہ کے ایک قلعے پر چڑھے اور فرمایا:

«هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى، إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ»

''کیا تم وہ دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ بے شک میں تمھارے گھروں میں فتنوں کے مقامات اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے بارش کا قطرہ گرنے کی جگہ نظر آتی ہے۔''[2]

لہٰذا اس میں داعیانِ دین پر ذمہ داری بھی اسی قدر زیادہ آن پڑتی ہے کہ وہ اپنا کردار ادا کریں، لوگوں کو حق کی پہچان کرائیں، انھیں راہِ راست پر لائیں اور ان کا ربِ کریم سے تعلق جوڑیں۔

⑬ فیکٹری اور لیبر کالونی میں تربیت و دعوت کا میدان

فیکٹری اور لیبر کالونی وغیرہ بھی دعوت و تربیت کا ایک وسیع و عریض میدان ہے۔ آپ وہاں دیکھیں کہ جو افسران اور ملازمین نماز میں کوتاہی کرتے ہیں، انھیں احسن انداز سے نماز کی دعوت دی جائے اور بتلایا جائے کہ یہ اسلام کا اس قدر اہم رُکن ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی حیاتِ مبارکہ کے آخری لمحات میں بھی اس کے اہتمام کی نصیحت فرمائی۔ جیسا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی آخری کلام یہ تھی:

«الصَّلَاةَ، الصَّلَاةَ، اتَّقُوا اللهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ»

[1] صحيح مسلم، حديث: 118. [2] صحيح البخاري، حديث: 1878. صحيح مسلم، حديث: 2885.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''نماز، نماز، (اور) اپنے زیر ملکیت لوگوں (یعنی غلاموں اور لونڈیوں) کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔''[1]

اسی طرح اگر آپ فیکٹری میں دیکھیں کہ کوئی افسر اپنے ملازم پر ظلم کرتا ہے یا زدوکوب کرتا ہے تو اس کو بہت ہی عمدہ اور میٹھے انداز میں بتلائیں کہ ہمارے پیغمبر ﷺ کا یہ طریق کار نہیں ہوا کرتا تھا بلکہ آپ تو اپنے خادم کو معاف فرما دیا کرتے تھے اور کبھی اس پر سختی نہیں کرتے تھے۔ جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

لَقَدْ خَدَمْتُ رَسُولَ اللهِ ... عشر سنين، فوالله مَا قال لِي اف قَطُّ، وَلَا قَالَ لِشَيْءٍ فَعَلْتُهُ: «لِمَ فَعَلْتَ كَذَا؟» وَلَا لشيء لَمْ أَفْعَلْهُ: «أَلَا فَعَلْتَ كَذَا؟»

''میں نے دس سال رسولِ مکرم ﷺ کی خدمت کی۔ اللہ کی قسم! آپ ﷺ نے مجھے کبھی بھی اُف تک نہیں کہا اور نہ تو کسی ایسے کام پہ کہ جو میں نے کیا ہو یہ کہا کہ تم نے یہ کیوں کیا؟ اور نہ ہی کسی ایسے کام پہ کہ جو میں نہ کر سکا ہو یہ کہا کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟''[2]

اسی طرح اگر مالکان کی طرف سے ملازمین کا حق دبا لیا جاتا ہے اور انھیں ان کی اُجرت نہیں دی جاتی یا بلاوجہ تاخیر سے دی جاتی ہے تو ان کو رسولِ کریم ﷺ کا یہ پیغام سنایا جائے کہ:

«أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ»

''مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ہی اس کی اجرت دے دو۔''[3]

گویا کہ ہر لحاظ سے فیکٹری اور لیبر کالونی دعوتِ دین کے لیے ایک وسیع و عریض میدان ہے، لہٰذا جو داعی فیکٹری وغیرہ میں کام کرتا ہو وہ اپنا کام کرنے کے ساتھ ساتھ دین کی اس طریقے سے خدمت بھی کر سکتا ہے۔

تاجروں کی تربیت و دعوت کا میدان

تاجر برادری اگر صوم و صلاۃ کی پابند ہو، سچ بولنے والی ہو، عدل و انصاف کی پیکر ہو، نرمی، دیانت

(1) سنن أبي داود، حديث: 5156. سنن ابن ماجه، حديث: 2689. (2) صحيح البخاري، حديث: 6038. صحيح مسلم، حديث: 2309 (3) سنن ابن ماجه، حديث: 2443. صحيح الجامع، حديث: 1055.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داری اور حلال ذرائع سے تجارت کرنے والی ہو تو یہ دنیا کی اچھائی پانے کے ساتھ ساتھ آخرت کی اچھائی بھی حاصل کریں گے اور حقیقت یہ ہے کہ علم اور مال ہی دو ایسی چیزیں ہیں کہ جن کے متعلق رسول کریم ﷺ نے رشک کیا ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«لا حسد إلا في اثنتين، رجل آتاه الله القرآن فهو يتلوه آناء الليل وآناء النهار، ورجل آتاه الله مالا فهو ينفقه آناء الليل وآناء النهار»

''دو ہی قسم کے لوگوں کے بارے میں رشک ہو سکتا ہے: (ایک) اس شخص کے بارے میں جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن (کا علم) دیا ہو اور وہ اس کی رات دن تلاوت کرتا ہو اور (دوسرا) وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا ہو اور وہ اسے شب و روز خرچ کرتا رہتا ہو۔''

لہٰذا تاجروں کو بھی دین کی دعوت دیتے رہنا چاہیے اور ان کے معاملات کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے، انھیں تجارت کے شرعی اصول بتلانے چاہئیں اور غیر شرعی اقسامِ تجارت سے بچانے کی کوشش کرنی چاہیے، نبی کریم ﷺ باقاعدہ تاجروں کو مخاطب کر کے تبلیغ فرمایا کرتے تھے، جیسا کہ واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تجارت کیا کرتے تھے، ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

«يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ»

''اے تاجروں کی جماعت! جھوٹ بولنے سے مکمل اجتناب کرو۔''

اور قیس بن ابی غرزہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ، إِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ، فَشُوبُوا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ»

''اے تاجروں کی جماعت! سودا کرتے وقت قسم اور جھوٹ صادر ہو جاتے ہیں، لہٰذا تم اپنی تجارت کے ساتھ ساتھ صدقہ بھی کیا کرو۔''

① صحيح البخاري، حديث: 7091. صحيح مسلم، حديث: 815. ② صحيح الترغيب والترهيب، 1793.
③ جامع الترمذي، حديث: 1208. سنن النسائي: 3797. صحيح الجامع، حديث: 7973.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عوام الناس کی ایک کثیر تعداد فقراء اور غرباء پر مشتمل ہے۔ یہ وہ طبقہ ہے جس کی طرف لوگ توجہ نہیں کرتے لیکن کیا ان کا حق نہیں ہے کہ ان کے پاس دین پہنچے؟ اگر کوئی مانگنے آئے اور وہ مفلس و نادار ہو تو اس کی حسب استطاعت مدد کی جائے، اس کو کھانا کھلایا جائے، اس کو غسل کروا دیا جائے، اگر گنجائش ہو تو اس کو کپڑے پہنا دیے جائیں، اس کے ساتھ ساتھ اس کو پیار سے سمجھایا جائے کہ جتنا تم پاک صاف رہو گے اور نماز پڑھو گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہو گا اور تمھاری معاشی تنگیوں کو دُور فرما دے گا، نیز اس کو مسنون اذکار بتلائے جائیں کہ تم یہ اذکار پڑھو، اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمھارے حالات سنوار دے گا اور تم دنیا و آخرت؛ دونوں جہانوں میں سرخرو ہو گے۔

نبی کریم ﷺ غرباء و فقراء کا باقاعدہ خیال رکھا کرتے تھے اور انھیں نیک اعمال کی ترغیب دیا کرتے تھے، جیسا کہ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم صفہ میں موجود تھے تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

«أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ إِلَى بُطْحَانَ أَوِ الْعَقِيقِ فَيَأْتِيَ كُلَّ يَوْمٍ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ»

''تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ روزانہ بطحان یا عقیق وادی میں جائے اور وہاں سے روزانہ موٹی تازی خوبصورت اونچے کوہان والی دو اونٹنیاں لے آئے اور کسی گناہ یا قطع رحمی کا مرتکب بھی نہ ہو؟''

ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو ہم میں سے ہر کوئی پسند کرے گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«فَلَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَتَعَلَّمَ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ، وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ، وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ، وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ»

''تم میں سے کوئی مسجد میں جائے اور قرآن کریم کی دو آیتیں سیکھ لے تو یہ اس کے لیے دو اونٹنیاں حاصل کرنے سے بہتر ہوں گی، تین آیات سیکھنا تین اونٹنیوں سے اور چار آیات چار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی۔ اسی طرح جتنی تعداد بڑھتی جائے گی، وہ اتنی ہی اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی۔''

اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''اے فقراء کی جماعت! کیا میں تمھیں بشارت نہ سناؤں کہ مومن فقرا، جنت میں مال داروں سے آدھا دن (یعنی) پانچ سو سال پہلے داخل ہو جائیں گے، پھر موسیٰ بن عبیدہ نے یہ آیت پڑھی: ''اور یقیناً تیرے رب کے ہاں ایک دن تمھارے شمار کے مطابق ایک ہزار سال کے مانند ہے۔''

اسی طرح سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

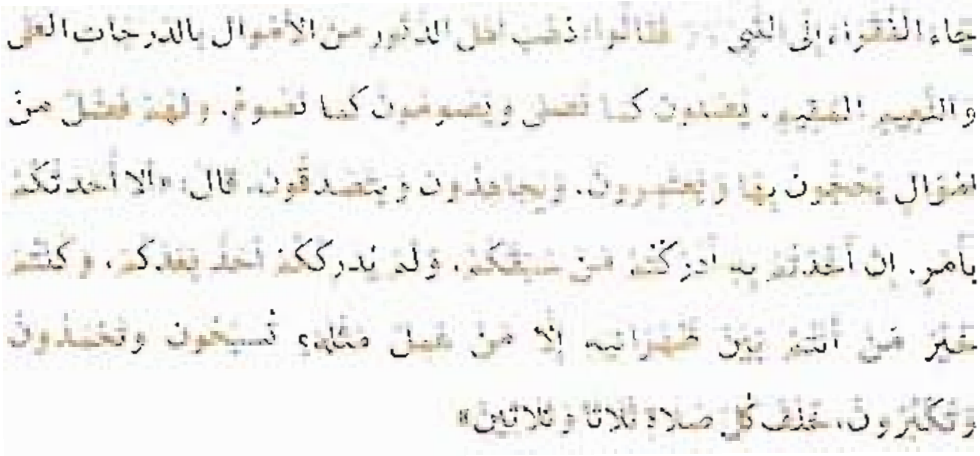

''غریب مسلمان نبی ﷺ کے پاس آئے اور بولے: اہلِ ثروت لوگ اپنے مالوں کی وجہ سے بلند درجات پر فائز ہو گئے ہیں، حالانکہ وہ بھی ہماری طرح ہی روزے رکھتے اور نمازیں پڑھتے ہیں لیکن انھیں مال کے ذریعے فضیلت حاصل ہے، وہ اس کے ذریعے حج وعمرہ کرتے ہیں،

(1) صحیح مسلم، حدیث 803 سنن أبي داود، حدیث 1456 صحیح الجامع، حدیث 2697 (2) الحج 47:22 (3) سنن ابن ماجه، حدیث 4124 صحیح الجامع، حدیث:7973.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاد اور صدقہ وخیرات کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمھیں ایک کام نہ بتاؤں؟ اگر تم وہ کرو گے تو اپنے سے سبقت لے جانے والوں کو پا لو گے اور تمھارے بعد والوں میں سے کوئی بھی تمھارے درجے کو نہیں پہنچ سکے گا؛ اور تم اپنے میں موجود تمام لوگوں سے بہتر ہو گے؛ سوائے اس کے جو اسی کے مثل عمل کرے۔ تم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ تسبیح وتحمید اور تکبیر بیان کرو۔''[1]

⑪ بدو اور دیہاتی لوگوں کی تربیت و دعوت کا میدان

دیہاتیوں کی کثیر تعداد مناسب تعلیم نہ ملنے کی وجہ سے شرعی احکام اور دینی مسائل سے ناآشنا اور نابلد رہتی ہے، جس وجہ سے ان کی اصلاح و تربیت کی بے حد ضرورت ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں موجود تھے کہ اسی دوران ایک اعرابی آیا اور وہ مسجد میں کھڑا ہو کر پیشاب کرنے لگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اسے روکنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ»

''اسے مت روکو، اسے چھوڑ دو۔''

چنانچہ صحابہ نے اسے چھوڑ دیا۔ جب وہ پیشاب کر چکا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا:

«إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ، إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّلَاةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ»

''یقیناً یہ مساجد اس طرح پیشاب یا کسی اور گندگی کے لیے نہیں ہیں بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز اور قرآن کی قراءت کے لیے ہیں۔''[2]

پھر آپ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم فرمایا تو اس نے پانی کا ایک ڈول لا کر اس پر انڈیل دیا۔

[1] صحيح البخاري، حديث: 807. صحيح مسلم، حديث: 595. [2] صحيح البخاري، حديث: 221. صحيح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑬ ریاستی اور انتظامی اداروں میں تربیت و دعوت کا میدان

قبیصہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«يَكُونُ عَلَيْكُمْ الْأُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ، فَصَلُّوا مَعَهُمْ مَا صَلُّوا بِكُمُ الْقِبْلَةَ»

''تم پر ایسے اُمراء آئیں گے جو نماز کو تاخیر سے ادا کریں گے، سو ان کے ساتھ تب تک نماز پڑھتے رہو جب تک وہ تمھیں قبلے کی طرف نماز پڑھاتے رہیں۔''[1]

سیدنا عابس الغفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: إِمَارَةَ السُّفَهَاءِ، وَكَثْرَةَ الشُّرَطِ، وَبَيْعَ الْحُكْمِ، وَاسْتِخْفَافًا بِالدَّمِ، وَقَطِيعَةَ الرَّحِمِ، وَنَشْوًا يَتَّخِذُونَ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ يُقَدِّمُونَ أَحَدَهُمْ لِيُغَنِّيَهُمْ وَإِنْ كَانَ أَقَلَّهُمْ فِقْهًا»

''چھے امور سے پہلے پہلے اعمال کرنے میں جلدی کر لو: بیوقوفوں کی امارت آنے، بادشاہوں کے خاص سپاہیوں کی کثرت ہونے، فیصلوں کے سودے ہونے، خون کے ارزاں ہونے، رشتہ داری ٹوٹنے اور نوعمر لڑکوں کے قرآن کو بانسریاں بنا کر پڑھنے سے پہلے پہلے، کہ جنھیں لوگ نماز میں اس لیے آگے کریں گے تاکہ وہ انھیں قرآن کو گانے کے انداز میں پڑھ کر سنائے حالانکہ وہ اپنی فہم میں سب سے کم تر ہوں گے۔''[2]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ خِصَالٌ خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ، وَأَعُوذُ بِاللهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ: لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا، إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا، وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ

① المعجم الكبير للطبراني: 18/375. صحيح الجامع، حديث: 8148. ② صحيح الجامع، حديث: 2812. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 979.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْمِيزَانَ. إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ، وَشِدَّةِ الْمَئُونَةِ، وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يُمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ، إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا. وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ، إِلَّا سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، فَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ، وَمَا لَمْ تَحْكُمْ أَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللهِ، وَيَتَخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللهُ، إِلَّا جَعَلَ اللهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ»

''اے مہاجروں کی جماعت! پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ جب تم ان میں مبتلا ہو گئے (تو ان کی سزا ضرور ملے گی) اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ (بری چیزیں) تم تک پہنچیں: ① جب بھی کسی قوم میں بے حیائی (بدکاری وغیرہ) علانیہ ہونے لگتی ہے تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان کے گزرے ہوئے بزرگوں میں نہیں ہوتی تھیں۔ ② جب بھی وہ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں تو ان پر قحط سالی، روزگار کی تنگی اور بادشاہ کے ظلم کے ذریعے سے سزا دی جاتی ہے۔ ③ جب وہ اپنے مالوں کی زکاۃ دینا بند کرتے ہیں تو ان سے آسمان کی بارش روک لی جاتی ہے۔ اگر جانور نہ ہوں تو انھیں کبھی بارش نہ ملے۔ ④ جب وہ اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑتے ہیں تو ان پر دوسری قوموں میں سے دشمن مسلط کر دیے جاتے ہیں، وہ ان سے وہ کچھ چھین لیتے ہیں جو ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ ⑤ جب بھی ان کے امام (لیڈر اور حکمران) اللہ کے قانون کے مطابق فیصلے نہیں کرتے اور جو اللہ نے اتارا ہے اسے اختیار نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان میں آپس کی لڑائی ڈال دیتا ہے۔''[1]

⑯ معاشرے میں ہر جابر و متکبر کی تربیت و دعوت کا میدان

اس کی صورت یہ ہے کہ حکومت اپنا کردار ادا کرے، وزارتِ مذہبی امور اپنا کردار ادا کرے، غیر مسلم ممالک کے حکمرانوں کو خط لکھے، انھیں قبولِ اسلام کی دعوت دے، انھیں احسن انداز میں اللہ کا پیغام

[1] صحيح الجامع، حديث: 7978. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 106.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہنچانے کی سرکاری سطح پر کوشش کی جائے، جیسا کہ ہمارے پیغمبر ﷺ کیا کرتے تھے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

ان نبی اللہ کتب إلی کسری، وَإلی قیصر، وَإلی النَّجاشیِ، وَإلی کل جَبَّارٍ یدعوھم إلی اللہ تعالی، ولیس بالنَّجاشی الذی صَلّٰی عَلَیْہِ النَّبِیُّ ﷺ.

''اللہ کے نبی ﷺ نے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر سرکش بادشاہ کی طرف اللہ کی دعوت دیتے ہوئے خطوط لکھ بھیجے اور یہ وہ نجاشی نہیں تھا جس کی نبی ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی تھی۔''[1]

[1] صحیح مسلم، حدیث: 1774.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلموں کو دعوت اسلام

(1) مشرکوں کو دعوت اسلام

سیدنا ربیعہ بن عباد الدیلی رضی اللہ عنہ جو کہ پہلے مشرک تھے اور پھر اسلام لے آئے، بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصُرَ عَيْنِي بِسُوقِ ذِي الْمَجَازِ، يَقُولُ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ تُفْلِحُوا» وَيَدْخُلُ فِي فِجَاجِهَا وَالنَّاسُ مُتَقَصِّفُونَ عَلَيْهِ، فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَقُولُ شَيْئًا، وَهُوَ لَا يَسْكُتُ، يَقُولُ: «أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ تُفْلِحُوا» إِلَّا أَنَّ وَرَاءَهُ رَجُلًا أَحْوَلَ وَضِيءَ الْوَجْهِ، ذَا غَدِيرَتَيْنِ يَقُولُ: إِنَّهُ صَابِئٌ، كَاذِبٌ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَهُوَ يَذْكُرُ النُّبُوَّةَ. قُلْتُ: مَنْ هَذَا الَّذِي يُكَذِّبُهُ؟ قَالُوا: عَمُّهُ أَبُو لَهَبٍ.

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، میری آنکھ نے آپ کو ذوالمجاز کے بازار میں دیکھا، آپ فرما رہے تھے: اے لوگو! لا الٰہ الا اللہ کہہ دو، کامیاب ہو جاؤ گے، پھر آپ ﷺ اس بازار کی گلیوں میں داخل ہو جاتے جبکہ لوگوں نے آپ پر ہجوم کیا ہوا تھا، میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ جو کچھ کہہ رہا ہو لیکن آپ ﷺ خاموش نہیں ہو رہے تھے اور آپ کہتے جا رہے تھے: اے لوگو! لا الٰہ الا اللہ کہہ دو، کامیاب ہو جاؤ گے۔ آپ کے پیچھے پیچھے ایک آدمی تھا، وہ بھینگی آنکھ والا، خوبصورت چہرے والا اور دو چٹیوں والا تھا، وہ کہہ رہا تھا: یہ بے دین اور جھوٹا شخص ہے۔ میں نے پوچھا: یہ آدمی کون ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ یہ محمد بن عبداللہ (ﷺ) ہیں اور یہ نبوت کا اعلان کر رہے ہیں۔ میں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پوچھا: یہ ان کو جھٹلانے والا کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ ان کا چچا ابولہب ہے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

[illegible] فقال: انطلقوا إلى يهود، فخرجنا معه حتى جئناهم، فقام رسول الله فناداهم، فقال: «يا معشر يهود أسلموا تسلموا» فقالوا: قد بلغت يا أبا القاسم، فقال لهم رسول الله ذلك أريد» ثم قالها الثالثة: «اعلموا أنما الأرض لله ورسوله، وإني أريد أن أجليكم من هذه الأرض، فمن وجد منكم بماله شيئا فليبعه، وإلا فاعلموا أنما الأرض لله ورسوله»

''ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: چلو اُٹھو یہودیوں کی طرف چلو، چنانچہ ہم آپ کے ساتھ چلتے ہوئے ان کے پاس جا پہنچے، پھر رسول اللہ ﷺ رُک گئے اور انھیں پکارا اور فرمایا: اے یہودیوں کی جماعت! اسلام قبول کرلو، امن میں رہو گے۔ انھوں نے کہا: اے ابوالقاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا: اسلام قبول کرلو، سلامتی میں رہو گے۔ انھوں نے کہا: اے ابوالقاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں یہی چاہتا ہوں (کہ تم اقرار کرلو کہ میں نے پیغام پہنچا دیا ہے) آپ ﷺ نے تیسری بار فرمایا: یاد رکھو! زمین اللہ کی ہے اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمھیں اس زمین سے جلاوطن کرنے والا ہوں۔ جسے اپنے مال میں سے کچھ ملتا ہو تو وہ اسے بیچ لے، ورنہ یاد رکھو! زمین اللہ کی ہے اور اس کے رسول کی۔''[1]

اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[illegible]

① مسند أحمد، حديث: 16023. ② سنن أبي داود، حديث: 3003.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ، وَيْلَكُمْ، اتَّقُوا اللهَ، فَوَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللهِ حَقًّا، وَأَنِّي جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ، فَأَسْلِمُوا»

''اے یہودیوں کی جماعت! تمھاری تباہی ہو! اللہ سے ڈر جاؤ! اللہ کی قسم کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں! یقینا تم جانتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسولِ برحق ہوں اور میں تمھارے پاس حق لے کر آیا ہوں، لہٰذا تم اسلام لے آؤ۔''[1]

③ عیسائیوں کو دعوت اسلام

سیدنا ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رُوم کے بادشاہ ہرقل کی طرف دعوتِ اسلام کا پیغام ان الفاظ میں لکھا تھا:

«بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ: سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، يُؤْتِكَ اللهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ»

''بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ محمد، اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے رُوم کے بادشاہ ہرقل کے نام پیغام! اس پر سلامتی ہو جو ہدایت کی پیروی کرے، امابعد! یقینا میں تمھیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام لے آؤ، سلامتی میں رہو گے، اللہ تعالیٰ تمھیں دوہرا اجر دے گا لیکن اگر تم نے سرتابی کی تو تیری رعایا کا گناہ بھی تجھ پر ہی ہوگا۔''[2]

اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَتَبَ إِلٰى كِسْرٰى، وَقَيْصَرَ، وَأُكَيْدِرَ دُومَةَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ تَعَالٰى.

''رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ، قیصر اور دومہ کے (حکمران) اُکیدر کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے ہوئے خطوط بھیجے۔''[3]

(1) صحيح البخاري، حديث: 3911. (2) صحيح البخاري، حديث: 7. (3) صحيح ابن حبان، حديث: 6553.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

ان رسول الله ﷺ بعث بكتابه إلى كسرى مَعَ عَبْدِ اللهِ بن حذافة السَّهمي، فأمره أن يدفعه إلى عظيم البحرين. فدفعه عظيم البحرين إلى كسرى، فلما قرأ مزقه. فدعا عليهم النبي ﷺ أن يمزقوا كل ممزق.

''رسول اللہ ﷺ نے اپنا خط عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے ذریعے کسریٰ بادشاہ کی طرف روانہ کیا اور انھیں (یعنی عبداللہ رضی اللہ عنہ کو) حکم دیا کہ وہ یہ خط بحرین کے گورنر کو دیں اور بحرین کا گورنر یہ خط کسریٰ پہنچائے۔ کسریٰ نے جب آپ کا خط مبارک پڑھا تو اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، چنانچہ نبی ﷺ نے ان کے خلاف بددعا کی کہ انھیں بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے۔''[1]

⑤ یہود و نصاریٰ کو دعوتِ اسلام

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا:

«تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ. فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَإِنْ هُمْ قَدْ أَطَاعُوكَ بِذَالِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَالِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ. فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَالِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَا تُحْجَبُ»

''تو ایسی قوم کے پاس جا رہا ہے جو اہلِ کتاب ہیں، لہٰذا تم انھیں اس بات کی گواہی دینے کی دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں ہے اور یقیناً محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ سو اگر وہ تمھاری یہ بات مان لیں تو انھیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر شب و روز میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، پھر اگر وہ اس بات میں بھی تمھاری اطاعت کریں تو انھیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ

[1] صحيح البخاري، حديث: 4424.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ان پر ان کے اموال میں زکاۃ فرض کی ہے، جو ان کے مال داروں سے وصول کر کے ان کے غریبوں کو دی جائے گی۔ اگر وہ تمھاری اس بات کو بھی تسلیم کر لیں تو پھر ان کے عمدہ ماووں (کو زکاۃ میں وصول کرنے) سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس (کی قبولیت) میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔"[1]

⑥ مسلمانوں، مشرکوں، یہودیوں اور منافقوں کو دعوت

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكِبَ حِمَارًا، عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ، وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، حَتَّى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ، وَفِيهِمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ، خَمَّرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ، ثُمَّ قَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ وَقَفَ، فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ، وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ: أَيُّهَا الْمَرْءُ، لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا، فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا، وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ، فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ: اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ، حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا، فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ، ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ: أَيْ سَعْدُ، أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ. يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ. قَالَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللهِ وَاصْفَحْ، فَوَاللهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللهُ الَّذِي أَعْطَاكَ، وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ، فَيُعَصِّبُونَهُ بِالْعِصَابَةِ،

[1] صحيح البخاري، حديث: 1395. صحيح مسلم، حديث: 19.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَلَمَّا مَرَّ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ سَرِقَ ذٰلِكَ، فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ.

''نبی ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان رکھا ہوا تھا اور نیچے فدک کی بنی ہوئی ایک مخملی چادر بچھی ہوئی تھی۔ آپ نے اپنے پیچھے اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بٹھایا تھا اور آپ بنوحارث بن خزرج میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ اور یہ غزوۂ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آپ ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان، بت پرست مشرک اور یہودی سب شریک تھے۔ ان میں عبداللہ بن اُبی بن سلول بھی تھا۔ اس مجلس میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ جب مجلس پر سواری کا گرد و غبار پڑا تو عبداللہ بن اُبی نے اپنی چادر سے اپنی ناک ڈھانپ لی اور کہنے لگا: ہمارے اوپر غبار نہ اُڑاؤ۔ نبی ﷺ نے اہلِ مجلس کو سلام کیا اور وہاں رُک گئے۔ آپ نے سواری سے اُتر کر انھیں اللہ کے دین کی دعوت دی اور قرآنِ مجید کی تلاوت فرمائی۔ عبداللہ بن اُبی کہنے لگا: اے آدمی! جو تم کہتے ہو اگر یہ حق ہے تو اس سے اچھی کوئی دوسری چیز نہیں ہے، لہٰذا ہماری مجالس میں آ کر ہماری اذیت کا باعث مت بنو، اپنے گھر چلے جاؤ، جو کوئی ہم میں سے تمھارے پاس آئے اسے بیان کیا کرو۔ یہ سن کر ابن رواحہ رضی اللہ عنہ بولے: آپ ہماری مجالس میں تشریف لایا کریں کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں، پھر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں اس بات پر بحث و تکرار چھڑ گئی۔ قریب تھا کہ وہ آپس میں لڑ پڑتے۔ نبی ﷺ انھیں مسلسل خاموش کراتے رہے۔ جب وہ چپ ہو گئے تو آپ ﷺ اپنی سواری پر بیٹھ کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا: اے سعد! کیا تم نے سنا ہے آج ابوحباب نے کیا بات کہی ہے؟ اس نے یہ یہ باتیں کی ہیں۔ آپ کا اشارہ عبداللہ بن اُبی کی طرف تھا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کو معاف کر دیں اور اس سے درگزر فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ کو دیا ہے وہ حق ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ اس بستی کے لوگ اس بات پر متفق ہو گئے تھے کہ اس کی تاج پوشی کریں اور اس کے سر پر سرداری کی پگڑی باندھیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس منصوبے کو اس حق کی وجہ سے ختم کر دیا ہے جو اس نے آپ کو عطا فرمایا ہے تو یہ بھڑک اُٹھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، اسی وجہ سے اس نے یہ کردار ادا کیا ہے جو آپ نے مشاہدہ کیا ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے اسے معاف کر دیا۔"[1]

نہایت اہم بات

سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِئَةُ صَفٍّ. ثَمَانُونَ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ»

"جنتیوں کی ایک سو بیس (120) صفیں ہوں گی، اَسّی صفیں اِس اُمت کی اور چالیس باقی تمام اُمتوں کی ہوں گی۔"[2]

اس حدیثِ مبارکہ کے پیشِ نظر اس بات کو سمجھیں کہ جس اُمت کے افراد کی تعداد اتنی کثرت میں ہو گی، اسے راہِ راست پر اور دِین کی طرف لانا بھی اتنا ہی ضروری ہے تاکہ یہ اُمت تعداد میں زیادہ ہونے کے ساتھ ساتھ جنت میں بھی زیادہ سے زیادہ جائے۔ اور اس کے لیے ہمیں دعوت وتبلیغ کا مشن اپنانا ہوگا اور اسے اس انداز میں ادا کرنا ہوگا جیسے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سکھلایا ہے۔

تو آیئے! اس مشن کو علمی و منہجی انداز میں پیش کرنے کے لیے اس کے اصولوں کا مطالعہ کریں۔ سب سے پہلا اصول "اسلام" ہے، جس کے متعلق آپ آئندہ صفحات میں تفصیل سے پڑھیں گے۔

① صحيح البخاري، حديث: 6254. ② سنن ابن ماجه، حديث: 4289.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

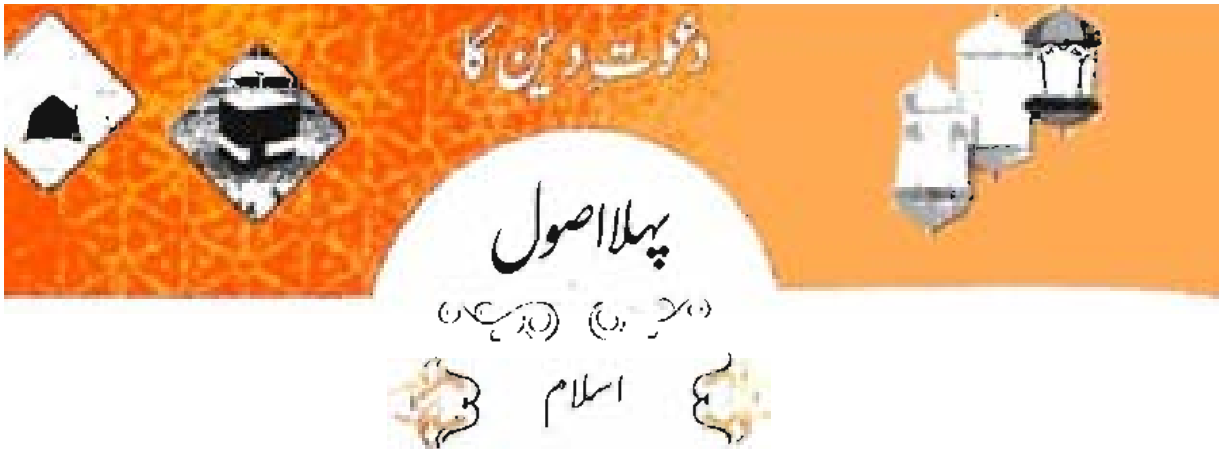

اسلام کا معنی و مفہوم

اسلام کا لغوی معنی ہے ''مطیع و فرماں بردار ہونا، معاملے کو اللہ کے سپرد کر دینا، مذہب اسلام کو قبول کرنا، یعنی اسلام کا مطلب یہ ہے کہ انسان مذہب اسلام کو قبول کر کے اطاعت و فرماں برداری کے لیے اپنی گردن کو اللہ کے سامنے پیش کر دے اور شیطان جو کہ انسان کا ازلی دشمن ہے اس کے وسوسوں کو چھوڑ کر اپنے معاملات کو اللہ کے سپرد کر دے۔

اصطلاحی طور پر اسلام کی تعریف یوں کی گئی ہے:

هُوَ الْاِسْتِسْلَامُ لِلّٰهِ بِالتَّوْحِيْدِ وَالْاِنْقِيَادُ لَهُ بِالطَّاعَةِ وَالْبَرَاءَةُ مِنَ الشِّرْكِ وَأَهْلِهِ.

''اسلام اللہ کی توحید کو تسلیم کرنے، اس کا مطیع و فرماں بردار ہونے اور شرک اور اہل شرک سے براءت اختیار کرنے کا نام ہے۔''

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ﴾[1]

''جب (ابراہیم علیہ السلام) سے اس کے رب نے کہا کہ مطیع ہو جاؤ تو اس نے کہا: میں رب العالمین کا مطیع ہو گیا۔''

اور علامہ کفوی رحمہ اللہ نے اسلام کی اصطلاحی تعریف یوں کی ہے:

هُوَ الْاِعْتِرَافُ (الْاِقْرَارُ بِالشَّهَادَتَيْنِ) مَعَ الْاِعْتِقَادِ بِالْقَلْبِ وَالْوَفَاءِ بِالْفِعْلِ.

[1] البقرة 2:131.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''اسلام؛ کلمہ طیبہ کے زبان سے اقرار، دل کے اعتقاد اور عمل سے تصدیق و وفاداری کا نام ہے۔''

چنانچہ اسی اقرار، اعتقاد اور تصدیق کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾

''اور میں نے اسلام کو بطور دین تمھارے لیے پسند کیا ہے۔''

بلکہ اس دین اسلام کے علاوہ کوئی بھی دین اللہ کے ہاں مقبول نہیں، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾

''اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے تو وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں ہوگا۔

اسلام کے فوائد و ثمرات

اسلام؛ بے شمار فوائد و ثمرات کا حامل مذہب ہے لیکن اختصار کے پیش نظر یہاں ہم صرف چودہ اہم فوائد کا تذکرہ کریں گے:

① اسلام گناہوں اور غلطیوں کی معافی کا سبب ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ﴾

''آپ ان کافروں سے کہہ دیجیے کہ اگر یہ لوگ باز آ جائیں تو ان کے سارے گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں سب معاف کر دیے جائیں گے۔''

سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

فَلَمَّا جَعَلَ اللهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: أَبْسُطْ يَمِينَكَ فَلَأُبَايِعْكَ، فَبَسَطَ يَمِينَهُ، قَالَ: فَقَبَضْتُ يَدِيَّ، قَالَ: «مَا لَكَ يَا عَمْرُو؟» قَالَ: قُلْتُ: أَرَدْتُ

① الکلیات للکفوی، ص:112 ② المائدۃ 3:5 ③ آل عمران 85:3 ④ الأنفال 38:8.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[illegible] تشترط بماذا؟» قلت: «أن يغفر لي» قال: «أما علمت أن [illegible] ما كان قبله، وأن الهجرة تهدم ما كان قبلها، وأن الحج يهدم [illegible]

''جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی محبت میرے دل میں جاگزیں کر دی تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میں نے کہا: اپنا دایاں ہاتھ پھیلایئے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں۔ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ پھیلا دیا۔ کہتے ہیں کہ میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: اے عمرو! کیا ہوا؟ میں نے کہا: میں ایک شرط رکھنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیسی شرط رکھنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: یہی کہ (قبول اسلام کے بعد) میرے گناہوں کو بخش دیا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نہیں جانتا کہ اسلام پچھلے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اور ہجرت سابقہ تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج بھی ماقبل گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔''

② اسلام شرح صدر (سینے کو کھولنے) کا سبب ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَن يُرِدِ اللَّهُ أَن يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ۖ وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا...﴾

''سو جس شخص کو اللہ تعالیٰ راہ راست پر ڈالنا چاہے اس کے سینے کو اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جس کو بے راہ رکھنا چاہے اس کے سینے کو بہت تنگ کر دیتا ہے۔''

③ اسلام جاہلیت کے اعمال کی معافی کا نام ہے

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: «مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ

① صحيح البخاري، حديث: 4532. صحيح مسلم، حديث: 317. ② الأنعام 6:125.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَالْآخِرِ»

''ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم جو جاہلیت میں اعمال کرتے تھے کیا ان کا بھی مواخذہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اسلام میں اچھا عمل کیا تو اس کے جاہلیت میں کیے ہوئے کاموں کا مؤاخذہ نہیں ہوگا اور جس نے اسلام میں برا عمل کیا تو وہ پہلے اور بعد والے سب کاموں میں پکڑا جائے گا۔''[1]

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے عرض کیا:

أَيْ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ أَوْ صِلَةِ رَحِمٍ، أَفِيهَا أَجْرٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَسْلَمْتَ عَلَى مَا أَسْلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ»

''اے اللہ کے رسول! صدقہ وخیرات، غلام آزاد کرنا اور صلہ رحمی جیسے ان کاموں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جنھیں میں جاہلیت میں کیا کرتا تھا، کیا اس میں بھی اجر ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم گزشتہ نیک اعمال کی بنا پر ہی اسلام لائے ہو۔''[2]

⑥ اسلام صراط مستقیم (سیدھی راہ) کا نام ہے

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ضَرَبَ اللهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا، وَعَلَى جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُورَانِ، فِيهِمَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ، وَعَلَى الْأَبْوَابِ سُتُورٌ مُرْخَاةٌ، وَعَلَى بَابِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُولُ: «أَيُّهَا النَّاسُ، ادْخُلُوا الصِّرَاطَ جَمِيعًا، وَلَا تَتَفَرَّجُوا، وَدَاعٍ يَدْعُو مِنْ فَوْقِ الصِّرَاطِ، فَإِذَا أَرَادَ يَفْتَحُ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ، قَالَ: وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ، فَإِنَّكَ إِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ، وَالصِّرَاطُ الْإِسْلَامُ، وَالسُّورَانِ: حُدُودُ اللهِ، وَالْأَبْوَابُ الْمُفَتَّحَةُ: مَحَارِمُ

[1] صحيح البخاري، حديث: 6523. صحيح مسلم، حديث: 315، 314. [2] صحيح البخاري، حديث: 1309، 2107، 2401. صحيح مسلم، حديث: 320.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ. وَذَالِكَ الدَّاعِي عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ: كِتَابُ اللهِ، وَالدَّاعِي مِنْ فَوْقِ الصِّرَاطِ: وَاعِظُ اللهِ فِي قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ»

''اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی مثال بیان کی ہے کہ راستے کے دونوں اطراف دیواریں ہیں، ان میں دروازے ہیں جو کہ کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے گرے ہوئے ہیں اور راستے کے دروازے میں پکارنے والا کہہ رہا ہے: اے لوگو! تم سب اس راستے میں آ جاؤ اور کج روی اختیار نہ کرو اور ایک آدمی راستے کے درمیان میں بلا رہا ہے اور جب تم میں سے کوئی ان دروازوں میں سے کوئی دروازہ کھولنا چاہے تو وہ کہتا ہے: تیرا برا ہو، اسے نہ کھولنا، اگر تو نے اسے کھولا تو اس میں داخل ہو جائے گا۔ اور وہ (سیدھا) راستہ اسلام کا راستہ ہے اور دیواریں اللہ کی حدود ہیں اور وہ کھلے ہوئے دروازے اللہ کی طرف سے حرام کردہ کام ہیں اور راستے کے کنارے پر پکارنے والی؛ اللہ کی کتاب قرآنِ مجید ہے۔ اور راستے کے اوپر سے پکارنے والا ہر مسلمان کے دل میں اللہ کی طرف سے واعظ ہے۔''

کرز خزاعی بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا کہ کیا اسلام کی بھی انتہاء ہے؟ فرمایا: جی ہاں:

«أَيُّمَا أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ أَرَادَ اللهُ بِهِمْ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الْإِسْلَامَ ثُمَّ تَقَعُ الْفِتَنُ كَأَنَّهَا الظُّلَلُ»

''عرب وعجم میں سے ہر وہ گھر والے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان پر اسلام کو داخل فرما دیتا ہے، پھر (ان پر) آزمائشوں کا اس طرح ظہور ہوتا ہے کہ جیسے سائے ہوں۔''

⑤ اسلام کے ساتھ تھوڑا عمل بھی زیادہ اجر کا باعث

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ أُقَاتِلُ أَوْ أُسْلِمُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ» فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

① مسند أحمد، حديث: 17634. جامع الترمذي، حديث: 2859. ② مسند أحمد، حديث: 15917.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمل قليلا و اجر كثيرا»

''رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک صاحب زرہ پہنے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں پہلے جنگ میں شریک ہو جاؤں یا پہلے اسلام لاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے اسلام لاؤ پھر جنگ میں شریک ہونا، چنانچہ وہ پہلے اسلام لائے اور اس کے بعد جنگ میں شہید ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے عمل تو کم کیا ہے لیکن اجر بہت پایا گیا ہے۔''[1]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا»

''جو اللہ کو اپنا پروردگار مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو رسول مان کر راضی ہو گیا اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔''[2]

⑥ اسلام نیکیوں میں بڑھوتی کا باعث

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا حَتَّى يَلْقَى اللهَ»

''جب کوئی اپنے اسلام کو اچھا کر لیتا ہے تو ہر نیکی کو، جو وہ کرتا ہے، دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک لکھا جاتا ہے اور ہر برائی جو وہ کرتا ہے وہ ایک مثل ہی لکھی جاتی ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ رب العزت سے جا ملتا ہے۔''[1]

⑦ اسلام دنیا و آخرت میں خیر و برکت کا باعث

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطَى بِهَا اللهُ فِي الدُّنْيَا وَيُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ

[1] صحيح البخاري، حديث: 2808. صحيح مسلم، حديث: 1900. ② صحيح مسلم، حديث: 150.
[2] صحيح البخاري، حديث: 42، 6126. صحيح مسلم، حديث: 129.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطَى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا أَفْضَى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَى بِهَا[1]

''اللہ تعالیٰ کسی مومن پر ایک نیکی کا بھی ظلم نہ کرے گا، وہ اس کا بدلہ دنیا میں دے گا اور آخرت میں بھی دے گا اور کافر کو اس کی نیکیوں کے بدلے میں دنیا میں ہی کھلا دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ جب آخرت ہوگی تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی جس کا اسے بدلہ دیا جائے۔''[2]

⑧ اسلام سعادت مند زندگی کا سبب ہے

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

''جو مرد یا عورت ایمان کی حالت میں نیک عمل کرے تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انھیں ضرور دیں گے۔''

⑨ اسلام کامیابی و کامرانی کا سبب ہے

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ»

''وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اسلام کو قبول کیا، برابر روزی دیا گیا اور اللہ نے جو اسے دیا اس پر اسے قناعت سے بھی نوازا گیا۔''

⑩ اسلام دنیا و آخرت میں نور کا باعث ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

أَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُورٍ مِّنْ رَّبِّهِ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ أُولٰئِكَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ۝

[1] صحيح مسلم، حديث: 2808. [2] النحل 16:97. [3] صحيح مسلم، حديث: 1054.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''وہ شخص جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہے پس وہ اپنے پروردگار کی طرف سے نور پر ہے اور ہلاکت تو ان پر ہے جن کے دل یادِ الٰہی سے سخت ہو گئے ہیں (غافل ہو گئے ہیں) یہی لوگ صریح گمراہی میں مبتلا ہیں۔''

⑪ اسلام پسندیدہ اور مکمل دین ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾

''آج میں نے تمھارے لیے تمھارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنا بھرپور انعام کر دیا اور تمھارے لیے اسلام کو بطورِ دین پسند کر لیا۔''

⑫ اسلام پر رضامندی اللہ کو راضی کرنا کا سبب ہے

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

''کوئی بھی مسلمان شخص صبح و شام تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا

''میں اللہ کو رب، اسلام کو دینِ حق، اور محمد ﷺ کو نبی ماننے پر راضی ہو گیا۔''

تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق بن جاتا ہے کہ اسے قیامت کے دن راضی فرمائے گا۔[1]

⑬ اسلام آگ سے نجات کا سبب ہے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدِمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ

[1] الزمر 22:39. [2] المائدة 3:5. [3] جامع الترمذي، حديث: 3385. سنن أبي داود، حديث: 5072. سنن ابن ماجه، حديث: 3870.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[illegible] فنظر إلى أبيه وهو عنده فقال له أطع أبا القاسم، فأسلم، [illegible] وهو يقول: الحمد لله الذي أنقذه (بي) من النار»

''ایک یہودی بچہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ اس کے عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور فرمانے لگے کہ مسلمان ہو جاؤ۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے پاس ہی تھا۔ تو باپ نے کہا: ابوالقاسم کی بات مان لو، چنانچہ وہ مسلمان ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ وہاں سے نکلتے ہوئے فرما رہے تھے: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اس کو (میرے ذریعے سے) آگ سے بچالیا۔''[1]

⑫ اسلام جنت کی ضمانت ہے

سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ» قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ، وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ». قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ» وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ الزَّكَاةَ. فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ» فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ. فَقَالَ: «أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ» وَفِي رِوَايَةٍ: «دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ»

''اہل نجد میں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، جس کے پراگندہ بال تھے ہم اس کی آواز کی بنبناہٹ سن رہے تھے لیکن جو وہ کہہ رہا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہے تھے۔ یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوا اور اسلام کے بارے میں پوچھنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ وہ شخص کہنے لگا: کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ

[1] صحيح البخاري، حديث: 1356.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فرض ہے؟ تو آپ ﷺ فرمایا: نہیں، الا کہ تو نوافل پڑھ لے۔ اور ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں۔ وہ شخص کہنے لگا: کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ تو آپ ﷺ فرمایا: نہیں، الا کہ تو نفلی روزے رکھ لے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے زکاۃ کا ذکر فرمایا تو وہ شخص کہنے لگا: کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ تو آپ ﷺ فرمایا: نہیں، الا کہ تو صدقہ و خیرات کرے۔ تو وہ شخص وہاں سے لوٹتے ہوئے کہہ رہا تھا: اللہ کی قسم! نہ میں اس پر زیادتی کروں گا، نہ اس میں کمی کروں گا۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے سچ کہا تو فلاح پا جائے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اگر اس نے سچ کہا تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔"[1]

اسلام کے خصائص

اسلام کے بہت سارے خصائص ہیں، جن میں سے ہم صرف چھے کا تذکرہ کریں گے۔

① اسلام اللہ کے طرف سے نازل شدہ دین ہے

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ﴾

"بے شک دین حق اللہ کے ہاں اسلام ہی ہے۔"[2]

اسی طرح فرمایا:

﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝﴾

"آپ ﷺ اپنی خواہش سے بات نہیں کرتے (جو کہتے ہیں) وہ وحی ہی ہے جو اتاری جاتی ہے۔"[3]

② اسلام تمام انبیائے کرام کا دین ہے

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

[1] صحيح البخاري، حديث:46، 2532، 1891، 6956. صحيح مسلم، حديث: 100، 101. [2] آل عمران 19:3. [3] النجم 3:53، 4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۔

''اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے وہی دین مقرر کر دیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح علیہ السلام کو حکم دیا تھا اور جو بذریعہ وحی ہم نے آپ ﷺ کی طرف بھیج دیا ہے اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔''[1]

③ اسلام میانہ رو دین ہے

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا ۔

''اسی طرح ہم نے تم کو اُمتِ وسط (یعنی میانہ رو۔افضل اُمت) بنایا ہے۔''[2]

④ اسلام عالمی و آفاقی دین ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ۔

''کہہ دیجیے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔''[3]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ بِيْ أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوْتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِيْ أُرْسِلْتُ بِهٖ إِلَّا كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ»

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس امت میں سے کوئی یہودی اور نصرانی میرے بارے میں سنے اور پھر جس پیغام کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے اس کے ساتھ ایمان نہ لائے تو وہ جہنمی ہے۔''[4]

① الشوریٰ 13:42 . ② البقرۃ 143:2 . ③ الأعراف 158:7 . ④ صحیح مسلم، حدیث: 384 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(2) دین اسلام آسان ترین اور باعث [illegible]

اس سلسلے میں ہم کچھ مختلف صورتیں بیان کرتے ہیں:

(a) نظافت میں اسلام کی آسانی ورحمت

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إن بني إسرائيل كان إذا أصاب ثوب أحدهم قرضه»

''بلاشبہ کہ بنی اسرائیل کے کپڑوں کو جب (نجاست) پہنچتی تو وہ اسے کاٹ دیتے تھے۔''[1]

سیدنا عبدالرحمن بن حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أو ما علمت ما أصاب صاحب بني إسرائيل؟ وكانوا إذا أصابهم شيء من البول قرضوه بالمقاريض فنهاهم صاحبهم فعذب في قبره»

''کیا آپ نہیں جانتے کہ بنی اسرائیل کو کیا مسئلہ پیش آیا۔ جب ان کو پیشاب کے چھینٹے پہنچتے، اسے قینچیوں سے کاٹ دیتے، ان کو ان کے ساتھی نے منع کیا تو اسے اس کی قبر میں عذاب دیا گیا۔''[2]

جبکہ اسلام نے یہ آسانی دی ہے کہ کپڑا اور جسم پانی کے ساتھ دھونے سے پاک ہوجاتا ہے، اسے کاٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(b) عبادت میں اسلام کی آسانی ورحمت

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

«صل قائما فإن لم تستطع فقاعدا فإن لم تستطع فعلى جنب»

''کھڑے ہوکر نماز پڑھ، اگر تو طاقت نہ رکھے تو بیٹھ کر نماز پڑھ لینا، اگر تجھ میں اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر پڑھ لینا۔''[3]

(1) صحيح البخاري، حديث: 226. (2) صحيح الجامع، حديث: 2558. صحيح البخاري، حديث: 1117.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وراثت میں اسلام کی آسانی و رحمت

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ... ﴾

''تمھیں اللہ تمھاری اولاد کے بارے میں وصیت کرتے ہیں کہ مرد کے لیے دو عورتوں کے مثل حصہ ہے۔''[1]

جبکہ دورِ جاہلیت میں عورت کو وراثت میں سے کوئی حصہ نہیں ملتا تھا۔

حسن معاشرت میں اسلام کی آسانی و رحمت

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ ... ﴾

''طلاق دو مرتبہ ہے پھر اچھے طریقے سے رکھنا ہے یا احسان کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔''[2]

اسی طرح فرمایا:

﴿ وَلَا تَنكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ... ﴾

''جن کے ساتھ تمھارے باپوں نے شادی کی ان سے تم نکاح نہ کرو مگر جو گزر گیا۔''[3]

جبکہ دورِ جاہلیت میں نہ تو عورت حسن معاشرت کی مستحق سمجھی جاتی تھی اور نہ اس کے ساتھ احسان کیا جاتا تھا بلکہ اس کو بازاروں میں بیچا جاتا اور بچیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا اور بیٹا ہی باپ کی وفات کے بعد اپنی چادر اپنی ماں کے سر پہ ڈال کر بیوی بنا لیتا۔ اس مذکورہ ظلم و استبداد کو اسلام نے ہی آ کر رحمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے آسانی میں بدلا۔

محاسبہ میں اسلام کی آسانی و رحمت

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[1] النساء 4:11. [2] البقرة 2:229. [3] النساء 4:22.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ بِهِ»

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دلوں میں پیدا ہونے والے خیالات سے تجاوز فرمایا ہے (یعنی وہ محاسبہ نہیں کرتا) جب تک وہ ان خیالات کو زبان پر لائیں اور عمل نہ کرلیں۔''[1]

یہی نہیں بلکہ اسلام کا یہ خاصہ اور امتیاز ہے کہ اپنے ماننے والوں کو معمولی سے عمل پر بھی بیش بہا انعامات سے نوازتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

«وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِهِ»

''میرے اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت سے ستر ہزار اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار، اور مزید اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے تین چلو بھرے لوگوں کو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔''[2]

⑥ دین اسلام عزت کا منبع ومصدر ہے

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّا كُنَّا أَذَلَّ قَوْمٍ فَأَعَزَّنَا اللهُ بِالْإِسْلَامِ فَمَهْمَا نَطْلُبُ الْعِزَّ بِغَيْرِ مَا أَعَزَّنَا اللهُ بِهِ أَذَلَّنَا اللهُ.

''ہم ذلیل ترین لوگ تھے، اللہ نے ہمیں اسلام کے ذریعے عزت دی اور جب ہم اس اسلام کو چھوڑ کر کہ جس نے ہمیں عزت دی، کسی اور چیز سے عزت تلاش کریں گے تو اللہ ہمیں ذلیل کر دے گا۔''[3]

[1] صحيح البخاري، حديث: 2391، 4968، 6287. صحيح مسلم، حديث: 327، 328. [2] جامع الترمذي، حديث: 2437. سنن ابن ماجه، حديث: 8642. [3] سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 51.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے ارکان

دین اسلام کے پانچ ارکان اور بنیادیں ہیں، جن پہ اسلام کی عمارت قائم ہے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«بني الإسلام على خمس: شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله وإقام الصلاة وإيتاء الزكاة وحج البيت وصوم رمضان»

''اسلام کی بنیاد پانچ امور پر رکھی گئی ہے: گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود حقیقی نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔''

اسلام کے نواقض

اسلام کے نواقض، یعنی انسان کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے والے اعمال درج ذیل ہیں:

① الشرك في عبادة الله

''اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک کرنا۔''

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ﴾

''یقیناً اللہ تعالیٰ اس گناہ کو کبھی بھی نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ جسے چاہے گا بخش دے گا۔''[2]

اسی طرح فرمایا:

﴿إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ﴾

''یقیناً جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔''[3]

① صحيح البخاري، حديث: 8. صحيح مسلم، حديث: 113. ② النساء 4:116. ③ المائدة 5:72.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② مَنْ جعل بَيْنَه وبين الله وسائط يدعوهم ويسألهم الشفاعة ويتوكل عليهم

''جو اپنے اور اللہ کے درمیان ایسے واسطے بنائے کہ انھیں پکارے اور ان سے شفاعت کا سوال کرے اور ان ہی پر توکل کرے۔''

یہ عمل کافروں کا ہے اور اگر کوئی مسلمان اس کا مرتکب ہوگا تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کافروں کے اسی عمل کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ﴾

''اور وہ اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو انھیں نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی انھیں کوئی فائدہ دے سکتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔''[1]

اسی طرح فرمایا:

﴿مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ﴾

''(کافر کہتے ہیں) ہم ان کی عبادت صرف اس وجہ سے کرتے ہیں تاکہ یہ ہمیں مرتبے میں اللہ کے قریب کر دیں۔''[2]

③ مَنْ لَمْ يُكَفِّرِ الْمُشْرِكِينَ أَوْ شَكَّ فِي كُفْرِهِمْ أَوْ صَحَّحَ مَذْهَبَهُمْ

''جو مشرکین کو کافر نہ کہے یا ان کے کفر میں شک کرے یا ان کے مذہب کو صحیح سمجھے۔''

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ﴾

''پس جو شخص طاغوت کا انکار کرے گا اور اللہ پر ایمان لائے گا تو یقیناً اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا، جو ٹوٹنے والا نہیں ہے۔''[3]

مضبوط کڑے سے مراد پختہ ایمان ہے، لہٰذا جو شخص اس آیت کے برعکس چلے گا یعنی طاغوت کو کافر نہیں مانے گا، وہ دائرہ ایمان سے خارج ہو جائے گا۔

① یونس 18:10. ② الزمر 3:39. ③ البقرۃ 256:2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

... أن هدي غير النبي ... أكمل من هدي به أو أن حكم غيره أحسن من ...

''جو یہ سمجھے کہ غیر نبی کی ہدایت نبی اکرم ﷺ کی ہدایت سے زیادہ کامل ہے یا غیر نبی کا حکم نبی ﷺ کے حکم سے زیادہ اچھا ہے۔''

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾

''آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور میں نے تمھارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کیا ہے۔''

اور اسی طرح فرمایا:

﴿ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ ﴾

''اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین کی تلاش کرے گا تو اس سے وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔''

⑤ مَنْ أَبْغَضَ شَيْئًا مِمَّا جَاءَ بِهِ الرَّسُوْلُ وَلَوْ عَمِلَ بِهِ

''جو اس عمل سے بغض رکھے جسے رسول اللہ ﷺ لے کر آئے، اگرچہ وہ اس پر عمل بھی کرتا ہو۔''

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ ﴾

''یہ اس لیے کہ انھوں نے اس (کتاب) کو ناپسند کیا جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا، سو اللہ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا۔''[1]

⑥ مَنِ اسْتَهْزَأَ بِشَيْءٍ مِنْ دِيْنِ الرَّسُوْلِ أَوْ ثَوَابِهِ أَوْ عِقَابِهِ

''جو دینِ رسول میں سے کسی چیز کے ساتھ یا اس کے ثواب وعقاب کے ساتھ مذاق کرے۔''

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

① المائدۃ 3:5. ② آل عمران 85:3. ③ محمد 9:47.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعوت دین کے بنیادی اصول

﴿قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ○ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ﴾

''کہہ دیجیے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ، اس کی آیات اور اس کے رسولوں کے ساتھ مذاق کرتے ہو؟ اب تم معذرت نہ کرو، یقیناً تم اپنے ایمان کے بعد کفر کا ارتکاب کر چکے ہو۔''[1]

⑦ اَلسِّحْرُ

''جادو کرنا اور کروانا۔''

اللہ تعالیٰ نے جب سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت میں لوگوں کی آزمائش کے لیے ہاروت اور ماروت کو بھیجا، جو بظاہر انھیں جادو سکھانے کے لیے آئے تھے لیکن حقیقت میں ان کی آزمائش تھے کہ بھلا یہ لوگ اللہ کے منع کردہ کام، یعنی جادو کو سیکھنے سے باز رہتے ہیں یا نہیں؟ تو جب بھی ان سے کوئی جادو سیکھنے آتا تھا تو وہ اسے کہتے:

﴿اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ﴾

''ہم تو صرف آزمائش ہیں، لہٰذا تو کفر مت کر۔''[2]

معلوم ہوا کہ جادو کفر ہے اور اس سے بندہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

⑧ مُظَاهَرَةُ الْمُشْرِكِيْنَ وَمُعَاوَنَتُهُمْ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

''مشرکین کو غلبہ دلانا اور مسلمانوں کے خلاف ان کی مدد کرنا۔''

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○﴾

''اور جو شخص ان (مشرکوں) سے دوستی کرے گا وہ ان ہی میں سے ہو جائے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''[3]

⑨ مَنِ اعْتَقَدَ أَنَّ بَعْضَ النَّاسِ يَسَعُهُ الْخُرُوْجُ عَنْ شَرِيْعَةِ مُحَمَّدٍ كَمَا وَسِعَ الْخَضِرَ الْخُرُوْجُ عَنْ شَرِيْعَةِ مُوْسٰى عليهما السلام.

[1] التوبة 9:65، 66. [2] البقرة 2:102. [3] المائدة 5:51.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو یہ عقیدہ رکھے کہ بعض لوگوں کو شریعت محمدیہ سے نکل جانے کی اجازت ہے جیسا کہ خضر کو شریعت موسیٰ علیہ السلام سے نکلنے کی اجازت تھی۔''

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝﴾

''اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین کی تلاش کرے گا تو اس سے وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔''[1]

(۱۱) الإعراض عن دين الله لا يتعلمه ولا يعمل به

''اللہ کے دین سے اعراض کرنا کہ نہ تو اسے سیکھے اور نہ ہی اس پر عمل کرے۔''

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ ۝﴾

''اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جس کو اس کے رب کی آیات کے ساتھ نصیحت کی گئی، پھر بھی اس نے ان سے منہ پھیر لیا، یقیناً ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔''[2]

① آل عمران 3:85. ② السجدة 32:22.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

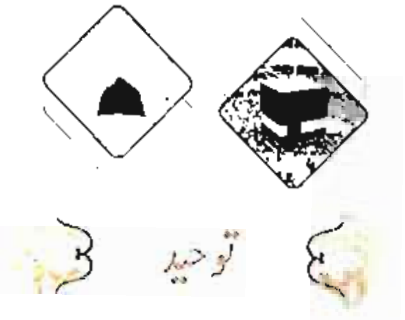

اسلام کا پہلا رکن

توحید کا معنی و مفہوم

لفظ توحید کا لغوی معنی ''ایک بنانا، اکیلا ہونا، ایک اللہ پر ایمان لانا اور اسے یکتا ماننا'' ہے۔

اصطلاحی معنی یہ ہے:

إِفْرَادُ اللهِ تَعَالٰى بِالْعُبُوْدِيَةِ مَعَ اعْتِقَادِ الْجَازِمِ بِوَحْدَتِهٖ ذَاتًا وَصِفَاتًا وَأَفْعَالًا

''اللہ رب العزت کو ہی عبادت کے لائق ماننا اور پختہ یقین کرنا کہ وہ اپنی ذات، صفات اور افعال میں یکتا اور تنہا ہے۔''

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝﴾

''اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔''[1]

توحید کی اقسام

توحید کی تین قسمیں ہیں:

① توحید اسماء وصفات

توحید اسماء وصفات کے بارے میں امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

هُوَ تَوْحِيْدُ اللهِ بِأَسْمَائِهِ الْحُسْنٰى وَصِفَاتِهِ الْعُلٰى.

[1] الشوری 11:42.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اسماء حسنیٰ اور صفات عالیہ کا صرف اللہ تعالیٰ کو مستحق ماننا توحید اسماء وصفات ہے۔''

اور توحید اسماء وصفات کے متعلق بعض اہل علم کا یہ قول ہے:

الاعتقاد الجازم بان الله عزوجل له الأسماء الحسنى وصفات العلى وهو متصف بجميع صفات الكمال ومنزه عن جميع صفات النقص وذلك باثبات ما اثبته الله تعالى لنفسه واثبته له رسوله

''یہ پختہ اعتقاد ویقین کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ ہیں اور صفات عالیہ ہیں اور وہ تمام کامل صفات والا ہے اور تمام ناقص صفات سے مبرا ہے اور ان اسماء حسنیٰ اور صفات عالیہ کو اس طرح بیان کرنا جس طرح اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول ﷺ نے ان کو بیان کیا ہے۔''

چنانچہ قرآن مجید اور حدیث رسول ﷺ میں توحید اسماء وصفات کے بارے میں بے شمار دلائل ہیں جن کی مختصر تفصیل یہ ہے:

اسمائے حسنیٰ

اللہ تعالیٰ کے بہت ہی اچھے اچھے نام ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝ ﴾

''وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اچھے اچھے نام اسی کے لیے ہیں۔''[1]

اسی طرح فرمایا:

﴿ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ﴾

''وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا بنانے والا، صورت بنانے والا، اسی کے لیے اچھے اچھے نام ہیں، ہر چیز خواہ وہ آسمانوں میں ہو خواہ زمین میں، اس کی پاکی بیان کرتی ہے۔ وہی غالب حکمت والا ہے۔''[2]

اور فرمایا:

① طٰہٰ 20:8. ② الحشر 59:24.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَلِلّٰهِ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ أَسْمَآئِهٖ ﴾

''اور اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام ہیں، پس تم اُن ہی ناموں کے ساتھ اسے پکارو اور ایسے لوگوں سے تعلق نہ رکھو جو ان ناموں میں کج روی اختیار کرتے ہیں۔''[1]

اللہ تعالیٰ کے نام بے شمار اور لا تعداد ہیں، جس طرح اللہ تعالیٰ کے کلمات کی کوئی انتہا نہیں اسی طرح آپ کے اسمائے حسنیٰ کی بھی کوئی انتہا نہیں۔ البتہ ان ناموں میں سے ننانوے ناموں کو یاد کرنے کے بارے میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اِسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ»

''بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو ان کا احصاء کرے گا؛ جنت میں داخل ہوگا۔''[2]

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لفظ «مَنْ أَحْصَاهَا» کے تین معنی ہیں:

① اسمائے حسنیٰ کے الفاظ اور عدد کو شمار کرنا۔

② اسمائے حسنیٰ کے معانی اور مفاہیم کو سمجھنا۔

③ اسمائے حسنیٰ کے ساتھ اللہ کو پکارنا۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلِلّٰهِ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ﴾

''اور اللہ تعالیٰ کے بہترین نام ہیں، پس تم انھی ناموں کے ساتھ اسے پکارو۔''[3]

اور اس کا چوتھا معنی بھی بیان کیا گیا ہے، وہ یہ ہے کہ ان ناموں کو حفظ کیا جائے۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اِسْمًا، مِائَةٌ غَيْرَ وَاحِدَةٍ، لَا يَحْفَظُهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ»

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو بھی ان کو حفظ کرلے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''[4]

---

[1] الأعراف 7:180. [2] جیسا کہ مسند أحمد، حدیث: 4/391 اور سلسلة الأحاديث الصحيحة، حدیث: 198 کی احادیث سے وضاحت ہوتی ہے۔ [3] صحيح البخاري، حديث: 6410. صحيح مسلم، حديث: 6، 5. صحيح الجامع، حديث: 2166. [4] الأعراف 7:180، بدائع الفوائد: 1/164. [5] صحيح مسلم، حديث: 2677. صحيح الجامع، حديث: 2167.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسماء الحسنیٰ

الرحمٰن، الرحیم، الملک، الرب، السلام، القدوس، المؤمن، المھیمن، العزیز، الجبار، المتکبر، الخالق، البارئ، المصوّر، الحلیم، العلیم، السمیع، البصیر، الحق، القیوم، الواسع، اللطیف، الخبیر، الحنّان، المنان، البدیع، الودود، الغفور، الشکور، المجید، المبدئ، المعید، النور، الاول، الاخر، الظاھر، الباطن، الغفار، الوھاب، القادر، الأحد، الصمد، الکافی، الباقی، الوکیل، المجید، المغیث، الدائم، المتعال، ذو الجلال والإکرام، المولیٰ، النصیر، الحق، المبین، الباعث، المجیب، المحیی، الممیت، الجمیل، الصادق، الحفیظ، الکبیر، القریب، الرقیب، الفتاح، التوّاب، القدیر، الوتر، الفاطر، الرزّاق، العلام، العلیّ، العظیم، الغنیّ، المَلیک، المقتدر، الأکرم، الرءوف، المدبّر، المالک، القدیر، الھادی، الشاکر، الرفیع، الشھید، الواجد، ذو الطّول، ذو المعارج، ذو الفضل، الخلّاق، الکفیل، الجلیل، الکریم۔

صفاتِ عالیہ

اللہ تعالیٰ کی ہر صفت صفتِ کمال ہے:

کَمَا یَلِیقُ بِعَظَمَتِہٖ وَجَلَالِہٖ وَشَأنِہٖ بِغَیرِ تَمثِیلٍ وَلَا تَکیِیفٍ وَلَا تَعطِیلٍ.

''جیسا کہ اس کی عظمت، اس کے جلال اور شان کو بغیر کسی تمثیل، کیفیت اور تعطیل کے (اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو صفات سے خالی سمجھنا) لائق ہے۔''

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں نہ مثال دی جا سکتی ہے، نہ ان کی کیفیت بیان کی جا سکتی، نہ ان کی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مشابہت بیان کی جا سکتی ہے اور نہ ہی اللہ کی ذاتی صفات کی تہہ میں جانا جائز ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«تفكروا في آلاء الله ولا تفكروا في الله»

''اللہ کی نعمتوں میں غور و فکر کرو اور اللہ کی ذات میں تفکر نہ کرو۔''[1]

اسی لیے اللہ کی ہر صفت کو جس طرح اللہ اور اس کے رسول نے بیان کیا ہے، ثابت کرنا اور قبول کرنا واجب ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أن يهوديا جاء إلى النبي ﷺ فقال يا محمد إن الله يمسك السموات على إصبع والأرضين على إصبع والجبال على إصبع والشجر على إصبع والخلائق على إصبع، ثم يقول: أنا الملك، فضحك رسول الله ﷺ حتى بدت نواجذه، ثم قرأ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ فضحك رسول الله ﷺ تعجبا وتصديقا له.

''ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے محمد! اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر روک لے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو بھی ایک انگلی پر، درختوں کو بھی ایک انگلی پر، مخلوقات کو بھی ایک انگلی پر روک لے گا اور پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ آپ ﷺ (یہ سن کر) مسکرا پڑے، یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک دکھائی دینے لگے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ ''اور انھوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جس طرح اس کی قدر کا حق تھا۔''[2]

راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اس یہودی کی باتوں پر تعجب اور تصدیق کرتے ہوئے ہنسے۔[3]

اللہ تعالیٰ مستوی علی العرش ہے

اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے عرش پر مستوی ہے اور اس کا علم و قدرت ہر جگہ موجود ہے، جیسا ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(1) سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1788. (2) الزمر 67:39. (3) صحيح البخاري، حديث: 4848، 4849، 7449. صحيح مسلم، حديث: 27.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الرحمن على العرش استوى ○ ①

''جو رحمن ہے وہ عرش پر قائم ہے۔''

اور فرمایا:

إن ربكم الله الذي خلق السموات والأرض في ستة أيام ثم استوى على العرش ②

''بلاشبہ تمھارا رب اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھے روز میں پیدا کیا ہے، پھر عرش پر قائم ہوا۔''

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جاء رجل إلى النبي ﷺ وعنده جارية أعجمية سوداء، فقال: على رقبة فهل تجزئ هذه عني. فقال: «ابن الله؟» فأشارت بيدها إلى السماء، فقال: «من أنا؟» فقالت: أنت رسول الله ﷺ. قال: «أعتقها فإنها مؤمنة»

''نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس کے ساتھ ایک سیاہ فام لونڈی تھی، اس شخص نے کہا: میرے ذمے ایک گردن آزاد کرنا ہے، کیا یہ لونڈی مجھے کفایت کر جائے گی؟ تو آپ ﷺ نے اس لونڈی سے پوچھا: اللہ کہاں ہے؟ اس نے اپنے ہاتھ کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا، پھر آپ ﷺ نے پوچھا: میں کون ہوں؟ اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے (اس شخص سے) فرمایا: اس کو آزاد کر دے، یقیناً یہ مومنہ ہے۔'' ③

اسی لیے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

«من لم يقر أن الله على العرش فقد كفر، لأن الله تعالى يقول: الرحمن على العرش استوى ○ وعرشه فوق سبع سموات»

''جس شخص نے اس بات کا اقرار نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے؛ اس نے کفر کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''رحمن عرش پر مستوی ہے'' اور اس کا عرش سات آسمانوں کے اوپر ہے۔'' ④

① طه 5:20. ② الأعراف 55:7. ③ صحيح مسلم، حديث: 537. سنن أبي داود، حديث: 830. سنن النسائي: 1218. ④ الفقه الأبسط ص: 49. شرح الفقه الأبسط للسمرقندي، ص: 17. كتاب العرش: ؟؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(2) توحید ربوبیت

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«هُوَ تَوْحِيدُ اللهِ بِأَفْعَالِهِ»

''اس سے مراد اللہ تعالیٰ کو تمام افعال میں یکتا و تنہا تسلیم کرنا ہے۔''

اور بعض اہلِ علم فرماتے ہیں:

«هُوَ الْاِعْتِقَادُ الْجَازِمُ بِأَنَّ اللهَ وَحْدَهُ هُوَ الْخَالِقُ الْمَالِكُ الْقَادِرُ الْمُدَبِّرُ الرَّبُّ الرَّازِقُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ الْمُحْيِي الْمُمِيتُ»

''توحید ربوبیت اس پختہ اعتقاد و یقین کا نام ہے کہ صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا، ہر چیز کی تدبیر کرنے والا، پالنے والا، رزق دینے والا، عزت و ذلت دینے والا، زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہے۔''

چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے توحید ربوبیت پر ایمان لانے کے بارے میں بے شمار دلائل پیش کیے ہیں، جن کی مختصر تفصیل یہ ہے:

ہر چیز کا خالق صرف اللہ ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝﴾

''اللہ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔'' [1]

ہر چیز کا مالک صرف اللہ ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ ۝﴾

[1] 178/2. مجموع الفتاوی: 48/5. العلو للذهبی، ص: 101. ② الزمر 62:39.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بابرکت ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ساری بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''[1]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا

''اور زمین میں جو کوئی بھی چلنے والا جاندار ہے، اس کا رزق اللہ تعالیٰ ہی کے ذمے ہے۔''[2]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

''سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔''[3]

ہر چیز پر قادر صرف اللہ تعالیٰ ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

''اور اللہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔''[4]

ہر ایک کی فریاد سننے والا (غوث اعظم) صرف اللہ ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝

''کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جب کہ وہ اسے پکارے اور کون اس کی تکلیف کو رفع کرتا ہے؟ اور (کون ہے جو) تمھیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور اللہ بھی (یہ

① الملک 67:1. ② ھود 11:6. ③ الفاتحۃ 1:1. ④ آل عمران 3:29.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کام کرنے والا) ہے؟ تم لوگ کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو۔''[1]

ہر ایک کو اولاد دینے والا (داتا) صرف اللہ ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

« لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ »

''آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جس کو چاہتا بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے یا انھیں جمع کر دیتا ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جسے چاہے بانجھ کر دیتا ہے، وہ بڑے علم والے اور کامل قدرت والا ہے۔''[2]

ہر ایک کو خزانہ دینے والا (کنج بخش) صرف اللہ ہے

www.kitabosunnat.com

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

« وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ »

''اور آسمان و زمین کے کل خزانے اللہ کی ملکیت ہیں لیکن یہ منافق بے سمجھ ہیں۔''[3]

سب کو نوازنے والا (غریب نواز) صرف اللہ ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

« يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ »

''اے لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ بے نیاز (ہے اور) خوبیوں والا ہے۔''[4]

ہر چیز کو جاننے والا صرف اللہ ہے

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

« اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ »

① النمل 62:27. ② الشوریٰ 49:42، 50. ③ المنافقون 7:63. ④ الفاطر 15:35.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور یہ کہ بے شک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''[1]

ہر چیز کی نگرانی، نگہبانی اور احاطہ کرنے والا صرف اللہ ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۝﴾

''بے شک اللہ وہ ہے جس پر کوئی چیز نہ زمین میں چھپی رہتی ہے اور نہ آسمان میں۔''[2]

ہر چیز کی نگرانی، نگہبانی اور احاطہ کرنے والا صرف اللہ ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝﴾

''اور اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔''[3]

مشکل کشا اور نجات دینے والا صرف اللہ ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ﴾

''اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اسے کوئی دور کرنے والا نہیں۔''[4]

ہدایت دینے والا صرف اللہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَيُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝﴾

''پس اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔''[5]

① المائدة 97:5. ② آل عمران 5:3. ③ هود 12:11. ④ يونس 107:10. ⑤ إبراهيم 4:14.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو چاہے کرنے والا (یعنی مختار کل) صرف اللہ ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ﴾

''یقیناً اللہ تعالیٰ جو ارادہ کر لے، اسے کر کے رہتا ہے۔''[1]

زندگی اور موت صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا﴾

''پس آپ کہہ دیجیے کہ اگر وہ مسیح ابن مریم اور اس کی والدہ اور روئے زمین کے سب لوگوں کو ہلاک کر دینا چاہے تو کون ہے جو اللہ پر کچھ بھی اختیار رکھتا ہو؟''[2]

عزت اور ذلت صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ﴾

''آپ کہہ دیجیے: اے اللہ! اے بادشاہی کے مالک! تو جسے چاہے بادشاہی دیتا ہے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لیتا ہے اور تو جسے چاہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے ذلت دیتا ہے، تیرے ہی ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں۔''[3]

بخشنا اور عذاب دینا صرف اللہ کے اختیار میں ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

① الحج 22:14. ② المائدۃ 5:17. ③ آل عمران 3:26.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَالْأَرْضِ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

''زمین وآسمان کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے۔ وہ جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔''[1]

(۱) توحید الوہیت

توحید الوہیت کے بارے میں امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

هو توحيد الله بأفعال العباد

''مخلوق کی تمام عبادات کا یکتا وتنہا اللہ تعالیٰ کو مستحق ماننا توحید الوہیت ہے۔''

اور بعض اہلِ علم اس کی تعریف یوں کرتے ہیں:

«هُوَ الاعْتِقَادُ الْجَازِمُ بِأَنَّ اللهَ هُوَ الإِلَهُ الْحَقُّ وَلَا إِلَهَ غَيْرُهُ وَكُلُّ مَعْبُودٍ سِوَاهُ بَاطِلٌ وَإِفْرَادُهُ بِجَمِيعِ الْعِبَادَاتِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ كَالدُّعَاءِ، وَالْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ، وَالتَّوَكُّلِ وَالرَّغْبَةِ وَالرَّهْبَةِ وَالْخُشُوعِ وَالإِنَابَةِ وَالاسْتِعَانَةِ وَالاسْتِغَاثَةِ وَالنَّذْرِ وَالذَّبْحِ»

''توحید الوہیت اس پختہ اعتقاد ویقین کا نام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی معبود برحق نہیں اور اس کے علاوہ تمام معبود باطل ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہی تمام ظاہری، باطنی عبادات کے لائق ہیں۔ جیسا کہ دعا، خوف، امید توکل، رغبت، ڈر، خشیت، رجوع، مدد طلبی، پناہ طلبی فریاد کرنا، نذر ماننا، قربانی کرنا۔''

اللہ تعالیٰ نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝﴾

''میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔''[2]

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے تمام انسانیت کو اپنی عبادت کا حکم دیا ہے:

① الفتح 48:14. ② الذاریات 51:56.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾

''اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمھیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا، شاید کہ تم تقویٰ اختیار کرلو۔''[1]

چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے توحید الوہیت کی تعریف میں مذکور اشیاء کے عبادت ہونے اور انھیں اللہ کے لیے خاص کرنے کے بارے میں دلائل پیش کیے ہیں جن کی مختصر تفصیل یہ ہے:

دعا کرنا اور پکارنا

دعا صرف اللہ سے کرنی چاہیے اور اسے ہی پکارنا چاہیے اور دعا و پکار عبادت ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴾

''تمھارا رب کہتا ہے کہ مجھے پکارو، میں تمھاری دعائیں قبول کروں گا جو لوگ گھمنڈ میں آ کر میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں، ضرور وہ ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔''[2]

خوف کرنا اور ڈرنا

خوف صرف اللہ سے کرنا چاہیے اور اس کے علاوہ کسی سے خوف نہیں کرنا چاہیے اور خوفِ الٰہی عبادت ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴾

''پس تم انسانوں سے نہ ڈرنا اور مجھ سے ڈرنا، اگر تم حقیقت میں صاحب ایمان ہو۔''[1]

امید کرنا

امید صرف اللہ سے کرنی چاہیے اور اس کے علاوہ کسی سے امید نہیں کرنی چاہیے۔ اُمید کرنا بھی عبادت

① البقرة 21:2. ② المؤمن 60:40. ① آل عمرن 175:3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝﴾

''پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو، اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور بندگی میں اپنے رب کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرے۔''[1]

توکل کرنا

توکل صرف اللہ تعالیٰ پر کرنا چاہیے اور اس کے علاوہ کسی پر توکل نہیں کرنا چاہیے۔ توکل کرنا بھی عبادت ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝﴾

''اور اللہ پر بھروسہ (توکل) رکھو، اگر تم مومن ہو۔''[2]

رغبت کرنا اور خشوع اختیار کرنا

رغبت صرف اللہ کی طرف کرنی چاہیے اور جھکنا بھی اسی کے سامنے چاہیے اور اس کے علاوہ کسی کی طرف رغبت کرنا اور کسی کے سامنے جھکنا نہیں چاہیے۔ رغبت کرنا اور جھکنا بھی عبادت ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:[3]

﴿إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۖ وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ ۝﴾

''یہ لوگ نیکی کے کاموں میں دوڑ دھوپ کرتے تھے اور ہمیں رغبت اور خوف کے ساتھ پکارتے تھے اور ہمارے آگے جھکے ہوئے تھے۔''

خشیت اور خوف اختیار کرنا

خشیت، قلبی خوف کو کہتے ہیں اور یہ صرف اللہ کا ہی ہونا چاہیے اور اس کے علاوہ کسی کا خوف دل میں نہیں ہونا چاہیے۔ خشیت اختیار کرنا عبادت ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

① الكهف 18:110. ② المائدة 5:23. ③ الأنبياء 21:90.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وحدت دین ۔۔۔ بنیادی اصول

﴿ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي ﴾

''تم ان ظالموں سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو۔''[1]

لوٹنا اور رجوع کرنا

اپنے گناہوں کی معافی کے لیے اللہ ہی کی طرف لوٹنا اور رجوع کرنا چاہیے اور اس کے علاوہ کسی کی طرف لوٹنا اور رجوع کرنا معافی کا سبب نہیں ہو سکتا۔ اللہ کی طرف لوٹنا اور رجوع کرنا عبادت ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ ﴾

''اور پلٹ آؤ اپنے رب کی طرف اور مطیع بن جاؤ اس کے۔''[2]

مدد طلب کرنا

مدد صرف اللہ تعالیٰ سے طلب کرنی چاہیے کیونکہ مدد طلب کرنا عبادت ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ ﴾

''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔''[3]

پناہ طلب کرنا

پناہ صرف اللہ تعالیٰ سے طلب کرنی چاہیے اور پناہ طلب کرنا بھی عبادت ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ ﴾

''کہو: میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب، انسانوں کے بادشاہ (اللہ) کی۔''[4]

فریاد کرنا

فریاد صرف اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہیے اور فریاد کرنا عبادت ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ ﴾

[1] البقرۃ 2:150. [2] الزمر 39:54. [3] الفاتحۃ 1:5. [4] الناس 1:2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''(اس وقت کو یاد کرو) جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمھاری فریاد سن لی۔''

نذر صرف اللہ کے لیے ماننی چاہیے اور نذر ماننا عبادت ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

[illegible] ②

''(نیک وہ لوگ ہیں) جو نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی۔''

[illegible]

نماز اور قربانی صرف اللہ کے لیے ہی ہونی چاہیے اور نماز و قربانی عبادت ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ ③

''کہو! میری نماز میرے تمام مراسم عبودیت (قربانی) میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے سر اطاعت جھکانے والا میں ہوں۔''

[illegible]

① الأنفال 9:8. ② الدهر 7:75. ③ الأنعام 162:6، 163.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توحید کے فوائد وثمرات

توحید کے بہت سارے فوائد وثمرات ہیں، ان سب کو احاطۂ تحریر میں لانا ممکن نہیں، البتہ ہم یہاں صرف دس کا تذکرہ کریں گے۔

① توحید اعمال کی قبولیت کا ذریعہ ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، فَمَنْ عَمِلَ لِي عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ غَيْرِي فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ، وَهُوَ لِلَّذِي أَشْرَكَ»

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں دیگر شریکوں کی نسبت شرک سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں، سو جس نے میرے لیے کوئی عمل کیا اور اس میں میرے علاوہ کسی اور کو بھی شریک ٹھہرایا تو میں اس سے بری ہوں اور وہ (عمل) اسی کے لیے ہوگا جسے اس نے (میرا) شریک ٹھہرایا ہوگا۔''[1]

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ لِلْقُلُوبِ سُرُورٌ وَلَا لَذَّةٌ تَامَّةٌ إِلَّا فِي مَحَبَّةِ اللهِ تَعَالَى وَالتَّقَرُّبِ إِلَيْهِ بِمَا يُحِبُّهُ وَلَا تُمْكِنُ مَحَبَّةُ اللهِ إِلَّا بِالْإِعْرَاضِ عَنْ كُلِّ مَحْبُوبٍ سِوَاهُ وَهٰذَا حَقِيقَةُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ.

''دلوں کو سرور اور کامل لذت صرف محبتِ الٰہی اور تقربِ الٰہی کے ہی ذریعے ملتی ہے اور یہ ان امور کو اختیار کرنے سے حاصل ہوتی ہے جو اللہ کو پسند ہیں اور اللہ کی محبت اسی صورت میں مکمل ہوتی

[1] صحیح مسلم، حدیث: 2985.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اس کے سوا ہر محبوب شے سے منہ موڑ لیا جائے، یہی لا إلٰہ إلا اللہ کی حقیقت ہے۔''

[illegible] کی فوزیہ ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ ۝

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کے ساتھ شرک کی آمیزش نہیں کی، ان ہی لوگوں کے لیے امن ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

③ توحید گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ وَهِيَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، يَرْجِعُ ذٰلِكَ إِلَى قَلْبٍ مُوقِنٍ إِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهَا»

''جو بھی جان یقین قلب کے ساتھ گواہی دیتی ہوئی فوت ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دے گا۔''

اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً»

''اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کر بھی خطائیں لے آئے لیکن مجھے اس حالت میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں بھی زمین بھر مغفرت سے تجھے نواز دوں گا۔''

④ توحید ہی ایمانی حلاوت کے حصول کا سبب ہے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

① مجموع الفتاوى: 32/28. ② الأنعام6:82. ③ سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 2278. ④ جامع الترمذي، حديث: 3540. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 128، 127.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعوت دین کے بنیادی اصول

«ثلاث من كن فيه وجد بهن حلاوة الايمان: من كان الله ورسوله احب اليه مما سواهما وان يحب المرء لا يحبه الا لله، وان يكره ان يعود في الكفر بعد أن أنقذه الله منه كما يكره أن يقذف في النار»

''تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ پائی جاتی ہوں وہ ان کی بدولت ایمان کی لذت اور مٹھاس پالے گا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ اسے پوری کائنات کے مقابلے میں زیادہ محبت ہو، وہ کسی شخص سے صرف اللہ کے لیے محبت رکھتا ہو اور ایمان لانے کے بعد کفر میں لوٹنے کو اس طرح برا سمجھے، جیسے آگ میں ڈالے جانے کو وہ برا سمجھتا ہے۔''

⑤ توحید شرک سے براءت کا سبب ہے

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا فِي الْوَادِي يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا يَشْهَدُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا بَرِئَ مِنَ الشِّرْكِ»

''اس دوران کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے تو آپ نے ایک آدمی کو یہ گواہی دیتے ہوئے سنا: ''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جو شخص اس بات کی گواہی دیتا ہے وہ شرک سے بری ہوتا ہے۔''

⑥ توحید دنیا و آخرت میں نفع کی ضمانت ہے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ نَفَعَتْهُ يَوْمًا مِنْ دَهْرٍ يُصِيبُهُ قَبْلَ ذَلِكَ مَا أَصَابَهُ»

(1) صحيح البخاري، حديث: 16، 21، 6041، 6941. صحيح مسلم، حديث: 163. ② سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1130.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، زندگی میں یہ گواہی ضرور نفع دے گی اس سے پہلے جو بھی اسے مصیبت آئی ہو، جو بھی اس سے گناہ ہوا ہو۔''[1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أسعد الناس بشفاعتي يوم القيامة من قال لا إله إلا الله خالصا من قلبه أو نفسه»

''میری شفاعت کا سب سے زیادہ حقدار وہ ہوگا جس نے دل و جان سے خالص ہو کر یہ گواہی دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔''

⑧ توحید اللہ کی رضا کا سبب ہے

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُولُ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

''کوئی بھی مسلمان شخص صبح و شام تین مرتبہ یہ دعا پڑھے: رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا'' (میں اللہ کو رب، اسلام کو دین حق، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی ماننے پر راضی ہو گیا) تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ اسے قیامت کے دن راضی فرمائے گا۔''

⑨ توحید جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہے

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ»

[1] صحيح الجامع، حديث: 6434. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1932. [2] صحيح البخاري، حديث: 99، 6570. [3] جامع الترمذي، حديث: 3385. سنن أبي داود، حديث: 5072. سنن ابن ماجه، حديث: 3870.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں تو اللہ نے اس پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیا۔''[1]

اور سیدنا عتبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«...فَإِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ»

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو آگ پر حرام قرار دے دیا ہے جس نے اللہ کی رضا چاہتے ہوئے یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''[2]

⑩ توحید ہی جنت میں داخلے کا سبب ہے

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسٰى عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ، أَدْخَلَهُ اللهُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ أَيِّهَا شَاءَ»

''جس شخص نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کا وہ کلمہ ہیں جو اللہ نے مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا اور اس کی طرف سے روح ہیں اور جنت اور دوزخ حق ہیں، اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا، جس عمل پر بھی وہ ہو۔''[3]

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے ساتھ میری قوم کے کچھ لوگ بھی تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«أَبْشِرُوا وَبَشِّرُوا مَنْ وَرَاءَكُمْ أَنَّهُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ صَادِقًا دَخَلَ الْجَنَّةَ»

[1] صحيح البخاري، حديث: 128، 1363. صحيح مسلم، حديث: 141، 147. [2] صحيح البخاري، حديث: 425. صحيح مسلم، حديث: 33. [3] صحيح البخاري، حديث: 3435. صحيح مسلم، حديث: 139.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''خوش ہو جاؤ اور اپنے پچھلے کو بھی خوشخبری دے دو، جس نے صدق نیت سے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔''[1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اشهد ان لا اله الا الله وانى رسول الله ﷺ، لا يلقى الله بهما عبد غير شاك فيهما الا دخل الجنة»

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، جو شخص اللہ سے اس حال میں جا ملے کہ اسے ان دونوں باتوں میں کوئی شک نہ ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''[2]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ»

''جو شخص اس حالت میں فوت ہوا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''[3]

[1] سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 712. [2] صحيح مسلم، حديث: 137. صحيح الجامع، حديث: 1009. [3] صحيح مسلم، حديث: 93. صحيح الجامع، حديث: 6551، 6550.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

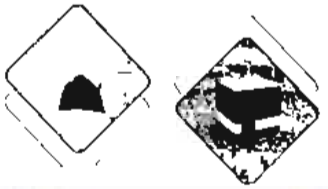

اسلام کا دوسرا رکن

نماز

نماز کا معنی ومفہوم

نماز کو عربی زبان میں «الصَّلَاۃ» کہتے ہیں اور یہ صَلّٰی یُصَلِّی صَلَاۃً سے اسم مصدر ہے، جس کا مطلب ہے نماز پڑھنا، دعا کرنا، تسبیح کرنا، کسی چیز پر متوجہ ہونا، برکت دینا اور رحمت، چنانچہ الصَّلَاۃ نماز کو کہتے ہیں جو کہ دعا اور تسبیح کا نام ہے جس کو انسان جب قلب لسان کی توجہ کے ساتھ ادا کرتا ہے تو دنیاوی زندگی میں برکت (راحت وسکون) اور آخرت میں رحمتوں کا مستحق ٹھہرتا ہے۔[1]

نماز کی فرضیت اور اہمیت وفضیلت

نماز دین اسلام کا بنیادی ستون ہے اور اس کی حیثیت اسلام میں ایسے ہی ہے جیسا کہ کسی خیمے کا ستون ہو اور اس کا ستون گرنے سے خیمہ ہی گر جاتا ہے، اسی طرح نماز چھوڑ دینے سے اسلام بھی چھوٹ جاتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَعَمُودُهُ الصَّلَاۃُ»

''دین کی بنیاد اسلام ہے اور اس کا ستون نماز ہے۔''[2]

اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلَاۃِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاۃِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ»

[1] نيل الأوطار للشوكاني: 1/ 367. المعجم الوسيط ص: 522. [2] جامع الترمذي، حديث: 2616. سنن ابن ماجه، حديث: 3973.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ دینا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔''

اور سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«خمس صلوات كتبهن الله على العباد فمن جاء بهن لم يضيع منهن شيئا استخفافا بحقهن كان له عند الله عهد أن يدخله الجنة ومن لم يأت بهن فليس له عند الله عهد إن شاء عذبه وإن شاء أدخله الجنة»

''اللہ عزوجل نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جو شخص ان کے حق کو ہلکا جانتے ہوئے ان میں سے کسی کو ضائع نہیں کرتا بلکہ انھیں ادا کرتا ہے تو اللہ رب العزت کا اس کے ساتھ وعدہ ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ اور جو شخص انھیں ادا نہیں کرتا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں، چاہے اسے عذاب دے اور چاہے اسے جنت میں داخل کر دے۔''

حتیٰ کہ سیدنا عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ»

''اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جبکہ وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب دس سال کے ہو جائیں ان کو نماز نہ پڑھنے پر مارو اور ان کے بستر الگ الگ کر دو۔''[1]

نماز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مسلمان اور کافر میں فرق، نماز چھوڑنا قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ»

① صحيح البخاري، حديث: 8. صحيح مسلم، حديث: 113. ② سنن النسائي: 460. سنن أبي داود، حديث: 1420. سنن ابن ماجه، حديث: 1401. صحيح الجامع، حديث: 3250. ③ سنن أبي داود، حديث: 495. جامع الترمذي، حديث: 407.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بے شک مسلمان اور کافر ومشرک کے درمیان صرف نماز کا فرق ہے۔''[1]

اور نماز کی اہمیت کے پیش نظر قیامت کے دن سب سے پہلا سوال بھی اسی کے بارے میں ہوگا۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ. فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ»

''یقیناً قیامت کے دن سب سے پہلے بندے کے اعمال میں سے اس کی نماز کا حساب ہوگا۔ اگر وہ درست نکلی تو کامیاب وکامران ہوگا اور اگر وہ خراب نکلی تو نقصان اٹھائے گا اور خسارہ پائے گا۔''[2]

چنانچہ نمازی آدمی جہاں دنیا میں لذت وراحت اور سکون پاتا ہے وہاں قیامت کو تمام گناہوں سے پاک ہوکر سرخرو ہوگا۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ؟»

''تمھارا کیا خیال ہے اگر کسی کے دروازے پر ہو اور وہ اسمیں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے، کیا اس کی کوئی میل کچیل باقی رہے گی؟''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس کی میل کچیل باقی نہیں رہے گی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا»

''اسی طرح پانچ نمازیں ہیں کہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ تمام گناہ ختم کر دیتا ہیں۔''[3]

کسی بھی عبادت کی قبولیت اور اس کے اجر وثواب کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو وگرنہ وہ عبادت مردود (ناقابل قبول) ہوگی۔ اور نماز جیسی عظیم عبادت طہارت کے بغیر نہیں ہوتی اور طہارت تامہ کے لیے وضوء اور غسل چونکہ ضروری ہے، اس لیے نماز سے پہلے وضوء اور غسل کا مسنون طریقہ بیان کیا جائے گا۔

---

[1] صحيح مسلم، حديث: 242. [2] جامع الترمذي، حديث: 413. سنن النسائي: 464. [3] صحيح البخاري، حديث: 528. صحيح مسلم، حديث: 1522.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وضو کا طریقہ

دل سے نیت کریں

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إنما الأعمال بالنيات»

''عملوں کی قبولیت کا دارومدار نیتوں پر ہے۔''[1]

نوٹ: نیت قصد اور ارادے کو کہتے ہیں جو کہ دل کی کیفیت ہے لہٰذا نیت کا محل دل ہے۔ زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا درست نہیں۔

بسم اللہ سے وضوء شروع کریں

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ»

''جس کا وضوء نہیں اس کی نماز نہیں اور جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اس کا وضوء نہیں۔''[2]

دونوں ہاتھ تین بار (پہنچوں تک) دھوئیں

سیدنا حمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ»

''سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا اور وضوء کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو تین بار دھویا۔''[3]

---

① صحيح البخاري، حديث:1. صحيح مسلم، حديث: 4904. ② فتح الباري:1/16، 17. ③ سنن أبي داود، حديث:101. سنن ابن ماجه، حديث:399. صحيح الجامع، حديث: 7514. ④ صحيح البخاري، حديث: 159. صحيح مسلم، حديث:537.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انگلیوں کا خلال کریں

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ»

''جب تو وضوء کرے تو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا کر۔''[1]

ناک میں پانی چڑھائیں اور جھاڑیں:

سیدنا حمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ.

''عثمان رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا اور وضوء کیا اور ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا پھر کلی کی اور ناک جھاڑی۔''[2]

اور ایک روایت میں ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا اور بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑی۔[3]

منہ کو تین بار دھوئیں

سیدنا حمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

«... ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ»

''پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا۔''[4]

داڑھی کا خلال کریں

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

---

[1] جامع الترمذي، حديث: 39. سنن ابن ماجه، حديث: 447. صحيح الجامع، حديث: 452. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1306. [2] صحيح البخاري، حديث: 159. صحيح مسلم، حديث: 537.
[3] سنن النسائي، حديث: 91. [4] صحيح البخاري، حديث: 159. صحيح مسلم، حديث: 537.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ وَقَالَ هٰكَذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ

''رسول اللہ ﷺ جب وضو کرتے تو ایک چلو پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے داخل کرتے اور اس سے داڑھی کا خلال کرتے اور فرماتے: مجھے میرے رب عزوجل نے ایسے ہی حکم دیا ہے۔''[1]

ہاتھوں کو تین بار کہنیوں تک دھوئیں

سیدنا حمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَالِكَ.

''پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے دایاں ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھویا، پھر بایاں ہاتھ اسی طرح کہنی تک دھویا۔''[2]

پورے سر، کانوں اور گردن کا مسح کریں

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ.

''پھر رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کو آگے سے پیچھے لے جا کر اپنے سر کا مسح کیا۔ سر کے شروع سے ابتدا کی، حتیٰ کہ دونوں ہاتھوں کو گدی تک لے گئے، پھر ان کو اسی جگہ واپس لوٹایا جہاں سے شروع کیا تھا۔''[3]

اور سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ عِنْدَهَا فَمَسَحَ الرَّأْسَ كُلَّهُ وَصُدْغَيْهِ.

''بے شک رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس وضوء کیا تو پورے سر اور کنپٹیوں کا مسح کیا۔''[4]

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

---

① سنن أبي داود، حديث: 4699. ② صحيح البخاري، حديث: 159. صحيح مسلم، حديث: 537.
③ صحيح البخاري، حديث: 185. صحيح مسلم، حديث: 556. ④ سنن أبي داود، حديث: 128، 129.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِإِبْهَامَيْهِ.

''پھر رسول اللہ ﷺ نے سر کا مسح کیا اور دونوں کانوں کے اندرونی حصے کا شہادت کی انگلیوں سے اور بیرونی حصے کا انگوٹھوں کے ساتھ مسح کیا۔''

پاؤں کو ٹخنوں تک تین بار دھوئیں

سیدنا حمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

«ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ»

''پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے دونوں پاؤں ٹخنوں تک تین مرتبہ دھوئے۔''[1]

پاؤں کو مل کر دھوئیں اور انگلیوں کا خلال کریں

سیدنا مستورد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ يَدْلُكُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ.

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ وضوء کرتے تو اپنے پاؤں کی انگلیوں کو اپنی چھنگلی کے ساتھ ملتے تھے۔''[2]

فوائد: اگر موزے یا جرابیں پہنی ہوں تو ان پر مسح کیا جا سکتا ہے۔ سیدنا مغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو وضوء کروایا تو آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا۔ (میں آپ کے موزے اتارنے کے لیے جھکا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے موزوں کو پاکی (وضو) کی حالت میں پہنا تھا (اس لیے اتارنے کی ضرورت نہیں)۔[4]

اور سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے وضوء کیا اور جرابوں پر مسح کیا۔[5]

فوائد: مسافر کے لیے مسح کی مدت تین دن اور تین راتیں ہیں، جیسا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسافر کے لیے مسح کی مدت تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور رات

① سنن النسائي، حديث: 102. ② صحيح البخاري، حديث: 159. صحيح مسلم، حديث: 537. ③ سنن أبي داود، حديث: 148. ④ صحيح البخاري، حديث: 203. صحيح مسلم، حديث: 631. ⑤ جامع الترمذي، حديث: 99. سنن أبي داود، حديث: 159.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقرر فرمائی۔[1]

شرم گاہ والی جگہ پر چھینٹے مارنا

سیدنا حکم بن سفیان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب وضو کرتے تو پانی کا ایک چلو لیتے اور اس کے ساتھ شرمگاہ پر چھینٹے مارتے۔[2]

وضو کے بعد دعا پڑھنا

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب مکمل وضو کرے، پھر وضو سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے، جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ.

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے میرے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے کر دے اور مجھے پاکیزگی حاصل کرنے والوں میں سے بنا دے۔''[3]

غسل کا مسنون طریقہ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي أُصُولِ الشَّعْرِ، حَتَّى إِذَا رَأَى أَنْ قَدِ اسْتَبْرَأَ حَفَنَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ

① صحيح مسلم، حديث: 638. ② سنن ابن ماجه، حديث: 461. صحيح الجامع، حديث: 4697.
③ جامع الترمذي، حديث: 55.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَفَنَاتٍ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

''جب رسول اللہ ﷺ غسلِ جنابت فرماتے تھے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے، پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر شرم گاہ دھوتے، پھر نماز کی طرح کا وضوء کرتے، اس کے بعد ہاتھوں کی اُنگلیوں سے سر کے بالوں کی جڑوں کو پانی سے تر کرتے، تین لپ پانی سر میں ڈالتے اور پھر سارے بدن پر پانی بہاتے، پھر اپنے پاؤں دھو لیتے۔''[1]

تیمم کا طریقہ

اگر کسی بیماری کے باعث پانی استعمال کرنا نقصان کا باعث ہو یا پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے وضوء کرنا ممکن نہ ہو تو شریعت نے اس صورت میں تیمم کی رخصت رکھی ہے، جس کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا يَتَمَرَّغُ الدَّابَّةُ، فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هٰكَذَا»، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً، وَ نَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا ظَهْرَ كَفِّهِ بِشِمَالِهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ.

''مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کے لیے بھیجا تو (دوران سفر) میں جنبی (ناپاک) ہو گیا پھر مجھے پانی بھی نہ ملا تو میں نے مٹی میں اس طرح لیٹنی لے لی جس طرح کوئی چوپایہ (جانور) لیٹنی لیتا ہے، پھر میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے یہی کافی تھا کہ تو اس طرح کرتا، پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ صرف ایک دفعہ زمین پر مارے، پھر ان دونوں میں پھونکا، پھر بائیں ہتھیلی کو دائیں پر اور دائیں کو بائیں پر اور ان دونوں ہتھیلیوں کو چہرے پر پھیرا۔''[2]

(1) صحيح البخاري، حديث: 248. صحيح مسلم، حديث: 316. (2) صحيح البخاري، حديث: 347، 338. صحيح مسلم، حديث: 818، 819..

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز کا مسنون طریقہ

نماز کا مسنون طریقہ یہ ہے:

دل سے نیت کرنا

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إنما الأعمال بالنيات»

''عملوں (کی قبولیت) کا دارومدار نیتوں پر ہے۔''[1]

نوٹ: نیت قصد اور ارادے کو کہتے ہیں جو کہ دل کی کیفیت ہے، اس لیے نیت کا محل دل ہے یعنی دل سے ارادہ کر لینا ہی کافی ہے، زبان سے الفاظ ادا کرنا ضروری نہیں ہیں اور نہ ہی یہ مشروع ہے۔[2]

قبلہ رُخ ہو کر تکبیر کہنا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ»

''جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے مکمل وضوء کر، پھر قبلہ رخ ہو کر اللہ اکبر کہہ۔''[3]

رفع یدین کرنا

نبی کریم ﷺ سے رفع یدین کرنے میں ہمیں دو طریقے ملتے ہیں:

① دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اُٹھانا۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ (وَلَا يَفْعَلُهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ) وَفِي لَفْظٍ: وَإِذَا قَامَ مِنَ

---

① صحيح البخاري، حديث: 1. صحيح مسلم، حديث: 4927. ② فتح الباري: 1/16، 17. ③ صحيح البخاري، حديث: 793. صحيح مسلم، حديث: 886.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ.

''رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھایا کرتے تھے (یعنی رفع یدین کیا کرتے تھے) نماز شروع کرتے وقت اور رکوع جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت (اور جب آپ ﷺ سجدے سے سر اٹھاتے تو اس وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے) اور ایک روایت میں ہے کہ جب آپ ﷺ دو رکعتوں کے بعد (تیسری رکعت کے لیے) اٹھتے تو اس وقت بھی رفع یدین کرتے۔''[1]

② دونوں ہاتھوں کو کانوں کے برابر اُٹھانا۔ جیسا کہ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ (حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ) وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

''رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتے تو رفع یدین (دونوں ہاتھ اٹھایا) کرتے، یہاں تک کہ کانوں کے برابر یا کانوں کی لَو تک اٹھاتے اور جب رکوع کرتے یا رکوع سے اٹھتے تب بھی کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے۔''[2]

سینے پر ہاتھ باندھنا

نبی کریم ﷺ سینے پر ہاتھ باندھتے وقت کبھی اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہتھیلی پر، کبھی جوڑ پر، کبھی بازو پر رکھتے، جیسا کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا بِأُذُنَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ.

''.....میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے، تکبیر کہی اور اپنے ہاتھوں کو کانوں کے برابر بلند کیا، پھر دایاں ہاتھ بائیں ہتھیلی اور کلائی (گٹ) اور بازو پر رکھا۔''[3]

① صحيح البخاري، حديث: 735، 739. صحيح مسلم، حديث: 862. ② صحيح البخاري، حديث: 737. صحيح مسلم، حديث: 865. ③ سنن النسائي: 889. سنن أبي داود، حديث: 726.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دعائے استفتاح

رسول اکرم ﷺ جب نماز کے لیے تکبیر کہتے تو قراءت سے پہلے کچھ دیر خاموش رہتے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں! آپ تکبیر اور قراءت کے درمیان خاموشی سے کیا پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں:

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ.

''اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال دے جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے، اے میرے اللہ! مجھے گناہوں سے صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اے میرے پروردگار! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال۔''[1]

اسی طرح آپ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ.

''پاک ہے تو اے اللہ! اپنی تعریف کے ساتھ اور تیرا نام بابرکت ہے اور تیری بزرگی بلند ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔''[2]

سورۃ الفاتحہ پڑھنا

مقتدی اور امام دونوں کے لیے حکم ہے کہ وہ سورت فاتحہ پڑھیں اور تکمیلِ نماز کے لیے یہ بہت ضروری ہے، جیسا کہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ»

''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھی۔''[3]

---

① صحيح البخاري، حديث: 744. صحيح مسلم، حديث: 1354. ② صحيح مسلم، حديث: 892.

③ صحيح البخاري، حديث: 756. صحيح مسلم، حديث: 874، 875، 876.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ؟ قُلْنَا: نَعَمْ هٰذَا يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا.

''ہم ایک دن نبی کریم ﷺ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نے قراءت کی تو آپ کے لیے قراءت کرنا مشکل ہوگیا۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: لگتا ہے تم اپنے امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو؟ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہاں ایسا ہی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح مت کرو۔ صرف سورۃ الفاتحہ پڑھا کرو کیونکہ جس شخص نے سورۃ الفاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی۔''[1]

اونچی آواز سے آمین کہنا

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ آمِيْنَ وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ.

''جب رسول اللہ ﷺ وَلَا الضَّالِّيْنَ پڑھتے تو بلند آواز کے ساتھ آمین کہتے۔''[2]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»

''جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ کہے تو تم آمِيْنَ کہو کیونکہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے ساتھ موافق ہوگیا، اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''[3]

[1] سنن أبي داود، حديث: 823. جامع الترمذي، حديث: 311. [2] سنن أبي داود، حديث: 932. جامع الترمذي، حديث: 248. [3] صحيح البخاري، حديث: 782. صحيح مسلم، حديث: 915.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الفاتحہ کے ساتھ دوسری سورت ملانا

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كان رسول الله ﷺ يقرأ في الركعتين الأوليين من صلاة الظهر بفاتحة الكتاب وسورتين يطول في الأولى ويقصر في الثانية ويسمع الآية أحيانا وكان يقرأ في العصر بفاتحة الكتاب وسورتين وكان يطول في الركعة الأولى من صلاة الصبح ويقصر في الثانية.

''رسول اللہ ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ کے ساتھ ایک ایک سورت ملا کر پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت میں لمبی اور دوسری رکعت میں اس سے مختصر قراءت کرتے اور کبھی کبھار آپ ہمیں کوئی ایک آیت سنا دیتے تھے اور اسی طرح عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ کیساتھ ایک ایک سورت ملاتے اور صبح کی نماز میں پہلی رکعت لمبی اور دوسری رکعت اس کی نسبت چھوٹی کرتے۔''[1]

❀ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھے قرآن مجید میں سے کچھ بھی یاد نہیں ہوتا لہٰذا آپ مجھے وہ کلمات سکھلا دیں جو مجھے نماز میں کفایت کر جائیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ کلمات پڑھ لیا کر:

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ.

''اللہ پاک ہے، سب تعریفیں اسی کی ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ عظیم، بلند و بالا کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت ہے۔''[2]

رکوع کرنا

سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

---

① صحيح البخاري، حديث: 759. صحيح مسلم، حديث: 1013. ② سنن أبي داود، حديث: 832. سنن النسائي: 924.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَرَ يَدَيْهِ فَتَجَافٰى عَنْ جَنْبَيْهِ.

''پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا اور اپنے ہاتھوں کے ساتھ اپنے گھٹنوں کو خوب اچھی طرح پکڑا اور بازوؤں کو کمان کے چلے کی طرح تان لیا اور انھیں پہلوؤں سے الگ رکھا۔''[1]

اور سیدنا وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فَكَانَ إِذَا رَكَعَ سَوّٰى ظَهْرَهُ حَتّٰى لَوْ صُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ لَاسْتَقَرَّ.

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، جب آپ رکوع کرتے تو اپنی کمر کو اس طرح سیدھا (برابر) کرتے کہ اگر اس پر پانی انڈیل دیا جائے تو پانی بھی ٹھہر جائے۔''[2]

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

كَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ.

''رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے تو اپنے سر کو نہ اتنا بلند کرتے نہ جھکاتے بلکہ درمیان میں برابر رکھتے۔''[3]

رکوع کی دُعا

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو رکوع کرتے وقت تین مرتبہ یہ پڑھتے سنا:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ.

''نہایت پاک ہے میرا رب، بڑی عظمت والا۔''[4]

رکوع سے اٹھنا اور دعا کرنا

سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، جب

[1] سنن أبي داود، حديث: 734. جامع الترمذي، حديث: 260. [2] سنن ابن ماجه، حديث: 872. [3] صحيح مسلم، حديث: 1110. [4] صحيح مسلم، حديث: 1811.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے اپنا سر رکوع سے اٹھایا تو آپ ﷺ نے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہا تو صحابہ میں سے ایک آدمی نے یہ دعا پڑھی:

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ.

''اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے ہیں تمام تعریفیں، بہت زیادہ تعریفات، پاکیزہ اور جس میں برکت ڈالی گئی ہے۔''[1]

تو آپ ﷺ نے نماز سے فراغت کے بعد فرمایا: کس نے یہ دعا پڑھی ہے؟ تو اس آدمی نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ میں نے پڑھی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ»

''میں نے تیس سے کچھ زائد فرشتوں کو دیکھا جو ان کلمات کو لکھنے میں (ایک دوسرے سے) جلدی کر رہے تھے کہ پہلے ان کلمات کو کون لکھتا ہے۔''[2]

نوٹ: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ امام کے ساتھ مقتدی کے لیے بھی ضروری ہے۔[3]

سجدہ کرنا

سجدہ کرتے وقت مندرجہ ذیل طریقہ اختیار کرنا چاہیے:

① امام سے سبقت نہ کی جائے، یعنی اس سے پہلے سجدے کے لیے نہ جھکیں۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی بھی اس وقت تک اپنی کمر (سجدے کے لیے) نہیں جھکاتا تھا جب تک آپ ﷺ اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھ لیتے۔[4]

② زمین پر گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں کو رکھنا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اس طرح نہ بیٹھے جس طرح اونٹ بیٹھتا ہے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں سے پہلے زمین پر رکھے۔[5]

③ سجدہ سات ہڈیوں پر ہونا چاہیے۔ جیسا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

① صحيح البخاري، حديث: 799. سنن أبي داود: 852. سلسلة الأحاديث صحيحه: 804. ② صحيح البخاري، حديث: 789. ① صحيح البخاري، حديث: 811. ④ سنن أبي داود، حديث: 840.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، پیشانی پر اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا، دونوں ہاتھوں پر، دونوں گھٹنوں پر اور دونوں پاؤں کی انگلیوں پر اور ہم کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں۔[1]

④ سجدے میں اپنی کہنیوں کو زمین سے بلند رکھیں اور اعتدال (اطمینان وسکون) کو لازم پکڑیں۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر رکھ اور اپنی کہنیوں کو بلند کر۔[2]

⑤ سجدہ کرتے ہوئے ناک اور پیشانی کو ایک ساتھ زمین پر رکھیں، اپنے ہاتھوں کو پہلوؤں سے الگ رکھیں اور ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں کے برابر رکھیں۔ سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سجدہ کیا اور اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر خوب ٹکایا اور اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے الگ رکھا اور اپنی ہتھیلیاں اپنے کندھوں کے برابر رکھیں۔[3]

سجدے کی دعائیں

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تو تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى" کہتے۔[4]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے رکوع اور سجدوں میں یہ دعا کثرت سے پڑھتے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي.

"تو پاک ہے اے میرے اللہ! اے ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے ہی لائق ہیں میرے اللہ! مجھے معاف فرما دے۔"[5]

نوٹ: رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنا منع ہے۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] صحيح البخاري، حديث: 812. صحيح مسلم، حديث: 1098. [2] صحيح مسلم، حديث: 1104.
[3] سنن أبي داود، حديث: 734. جامع الترمذي، حديث: 270. [4] صحيح مسلم، حديث: 1814.
[5] صحيح البخاري، حديث: 794، 817. صحيح مسلم، حديث: 1085

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«أَلَا وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا»

''خبردار! مجھے رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔''[1]

سجدے سے سر اٹھانا

سجدے سے سر اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہیں اور سیدھے ہو کر اطمینان سے بیٹھ جائیں۔ سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سجدہ کرتے، حتیٰ کہ آپ کے تمام جوڑ اطمینان کی حالت میں آ جاتے، پھر آپ اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھاتے، حتیٰ کہ آپ برابر ہو کر اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاتے۔[2]

دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا

دو سجدوں کے درمیان میں بیٹھنے کے سلسلے میں درج ذیل سنتوں پر عمل ضروری ہے:

① سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ اپنے بائیں پاؤں کو بچھاتے اور دائیں کو کھڑا رکھتے تھے۔[3]

② ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں، جیسا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے۔[4]

ایک مسنون طریقہ یہ ہے کہ دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھیں، جیسا کہ سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب (تشہد میں) بیٹھتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی دائیں ران پر رکھتے اور اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر اور شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے اور اپنے انگوٹھے کو درمیان والی انگلی پر رکھتے اور اپنی بائیں ہتھیلی کے ساتھ اپنے گھٹنے کو مضبوطی کے ساتھ پکڑتے۔[5]

دعا کرنا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي.

''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر، مجھے عافیت (حفاظت) میں رکھ، مجھے ہدایت دے،

① صحيح مسلم، حديث: 1074. ② سنن أبي داود، حديث: 857. ③ صحيح مسلم، حديث: 1110.
④ صحيح مسلم، حديث: 1309. ⑤ صحيح مسلم، حديث: 1308.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے رزق عنایت کر۔"[1]

اور ایک روایت میں یہ دعا بھی منقول ہے:

رَبِّ اغْفِرْلِي رَبِّ اغْفِرْلِي.

"اے میرے رب! مجھے بخش دے، اے میرے رب! مجھے بخش دے۔"

تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کرنا:

سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہہ کر سجدہ کرتے، حتیٰ کہ آپ کے تمام جوڑ اطمینان کی حالت میں ہو جاتے۔[2]

نوٹ: دوسرے سجدے میں انھی چیزوں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے جنھیں پہلے سجدے میں کیا تھا۔

دوسرے سجدے سے سر اٹھانا

دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہنا اور دوسری رکعت سے پہلے سکون سے بیٹھنا ہے، جیسا کہ سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے تکبیر کہتے۔[4]

دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہونا

دوسری رکعت کے لیے اٹھنے کی دو صورتیں ہیں:

① سیدنا ابو قلابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ دوسرے سجدہ سے اپنا سر اٹھاتے تو آپ بیٹھ جاتے اور زمین پر اعتماد کرتے (ٹیک لگاتے) ہوئے کھڑے ہوتے۔[5]

② سیدنا ازرق بن قیس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، وہ سجدے سے اٹھتے وقت مٹھیاں بند کرتے جیسے آٹا گوندھنے کے لیے بند کی جاتی ہیں اور اپنے ہاتھوں کا سہارا لے کر اٹھتے۔ میں نے جب (اس کے بارے میں) کہا تو کہنے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔[6]

[1] سنن أبي داود، حديث: 850. سنن ابن ماجه، حديث: 898. [2] سنن أبي داود، حديث: 874. سنن ابن ماجه، حديث: 897. [3] سنن أبي داود، حديث: 857. [4] سنن أبي داود، حديث: 857. [5] صحيح البخاري، حديث: 824. [6] غريب الحديث لابن اسحاق الحربي: 525/2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: دوسری رکعت میں انھی چیزوں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے جنھیں پہلی رکعت میں کیا تھا، سوائے تین چیزوں کے، وہ یہ ہیں:

(1) تکبیر تحریمہ (2) فاتحہ سے پہلے سکوت (3) دعائے استفتاح

پہلا تشہد

پہلے تشہد میں رسول اکرم ﷺ کیسے بیٹھا کرتے تھے؟ اس کے متعلق سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَ نَصَبَ الْيُمْنَى.

''جب آپ ﷺ دو رکعتوں میں (یعنی دو رکعتیں مکمل کر کے) بیٹھتے تو آپ ﷺ بائیں پاؤں پر بیٹھ جاتے اور دائیں کو کھڑا رکھتے۔''

شہادت کی انگلی کو حرکت دینا

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا.

''پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلی کو اٹھایا، میں نے دیکھا کہ آپ اس کو حرکت دیتے ہوئے دعا کرتے تھے۔''[2]

دوسرا تشہد

دوسرے تشہد میں بیٹھنے کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے تین طریقے ثابت ہیں:

① بائیں پاؤں کو دائیں طرف نکال کر دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے سرین (پیٹھ) پر بیٹھ جانا۔ اس کو تَوَرُّك کہتے ہیں۔ جیسا کہ سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ آخری رکعت کے بعد تشہد بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں کو آگے کرتے اور دوسرے کو کھڑا کر دیتے اور اپنی سرین پر بیٹھ جاتے۔[3]

② دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھ جانا۔ جیسا کہ سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ چوتھی رکعت میں ہوتے تو بائیں ران کو زمین کے ساتھ لگاتے اور اپنے دونوں قدموں

① صحيح البخاري، حديث: 828. ② سنن النسائي: 1268. ③ صحيح البخاري، حديث: 828.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو ایک ہی (دائیں) جانب سے نکال لیتے۔[1]

③ بائیں پاؤں کو پنڈلی اور ران کے درمیان رکھنا اور دائیں پاؤں کو بچھانا۔ جیسا کہ سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب آخری تشہد میں بیٹھتے تو اپنے بائیں قدم کو اپنی ران اور پنڈلی کے درمیان رکھتے اور دائیں قدم کو بچھا دیتے۔[2]

نوٹ: مرد اور عورت کے تشہد بیٹھنے کی کیفیت میں (بلکہ پوری نماز میں) کوئی فرق نہیں ہے، جیسا کہ مکحول رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِي صَلَاتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ، وَكَانَتْ فَقِيهَةً.

''أم الدرداء رضی اللہ عنہا نماز میں اس طرح بیٹھتی تھیں جس طرح آدمی بیٹھتا ہے اور وہ فقیہہ تھیں۔''[3]

تشہد کی دعائیں

① سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز میں (تشہد) بیٹھے تو اس کو یہ پڑھنا چاہیے:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

''زبان کی تمام عبادتیں، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ جب تم یہ دعا کرو گے تو (سلام) اللہ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گا خواہ وہ آسمان میں ہے یا زمین میں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''[4]

---

[1] سنن أبي داود، حديث: 965. صحيح ابن حبان، حديث: 1867. [2] صحيح مسلم، حديث: 1307.
[3] التاريخ الصغير، ص: 95 اصل صفة صلاة النبي ﷺ: 1040/3. [4] صحيح البخاري، حديث: 831. صحيح مسلم، حديث: 897.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں سلام کہنا سکھلا دیا ہے، ہم آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر درود کیسے بھیجیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

''اے اللہ! تو رحمت نازل فرما محمد (ﷺ) اور آل محمد پر، جس طرح تو نے رحمتیں نازل کیں ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم پر، یقیناً تو نہایت تعریف کیا گیا بہت بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! تو برکتیں نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آل محمد پر، جس طرح تو نے برکتیں نازل فرمائیں ابراہیم علیہ السلام پر اور آلِ ابراہیم پر، یقیناً تو نہایت تعریف کیا گیا بڑی بزرگی والا ہے۔''[1]

③ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: مجھے کوئی ایسی دعا سکھلا دیجیے جو میں نماز میں پڑھا کروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْلِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

''اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا، لہٰذا تو مجھے اپنی جناب سے مغفرت عنایت فرما۔ اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو بڑا بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔''[2]

④ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نماز میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ.

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں مسیح دجال سے اور

[1] صحيح البخاري، حديث: 3370. [2] صحيح البخاري، حديث: 834. صحيح مسلم، حديث: 6869، 6870.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیری پناہ میں آتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں گناہ، چٹی (قرض) سے۔"[1]

① سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ تشہد اور سلام کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.

"اے اللہ! مجھے میرے پہلے اور بعد والے، ظاہری اور مخفی گناہ اور میرے اسراف کو تو معاف کر دے۔ اور جو (گناہ) تو مجھ سے (انھیں) زیادہ جانتا ہے (وہ بھی معاف فرما) تو اول و آخر ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔"[2]

سلام پھیرنا

سلام پھیرنے کے دو طریقے ہیں:

① سیدنا عامر بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے دیکھتا تھا، حتیٰ کہ میں آپ ﷺ کے رخسار کی سفیدی کو دیکھ لیتا۔[3]

اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو (دائیں طرف) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ (اور بائیں طرف) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہتے۔[4]

② سیدنا علقمہ بن وائل (اپنے باپ وائل رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ دائیں طرف سلام اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ کہہ کر پھیرتے اور بائیں طرف سلام اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کے ساتھ پھیرتے۔[5]

---

[1] صحيح البخاري، حديث: 832. صحيح مسلم، حديث: 1325. [2] صحيح مسلم، حديث: 1812.
[3] صحيح مسلم، حديث: 1315. [4] صحيح مسلم، حديث: 970. [5] سنن أبي داود، حديث: 997.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

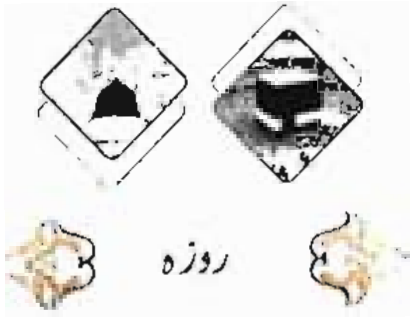

روزے کا معنی و مفہوم:

روزے کو عربی زبان میں ''اَلصَّوم'' کہتے ہیں جس کا مطلب ہے رُکنا، ٹھہرنا اور باز رہنا، یعنی کھانے پینے اور ناجائز امور سے رُکنا اور باز رہنا۔ روزے کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ دلی ارادے کے ساتھ صبح سے لے کر مغرب تک کھانے پینے اور جماع سے رُکے رہنا۔

روزے کی فرضیت

ماہِ رمضان کے روزے سن 2 ہجری میں فرض ہوئے۔ اور اس کی فرضیت کا حکم اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں دیا:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح ان لوگوں پر فرض کیے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے، شاید کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔''[1]

روزے کے مراتب

① عمومی روزہ

پیٹ کو کھانے پینے سے اور شرم گاہ کو شہوت کی تکمیل سے محفوظ رکھنا۔

[1] البقرۃ 2:183.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② خصوصی روزہ

نگاہ، زبان، ہاتھ، پاؤں، کانوں اور آنکھوں، حتیٰ کہ تمام اعضائے جسمانی کو گناہوں سے محفوظ رکھنا۔

③ خاص الخاص روزہ

دِل کو کوتاہ ہمتی سے بچانا اور ان افکار سے محفوظ رکھنا جو اللہ تعالیٰ سے دُور کرنے والے ہوں اور اسی طرح دِل کو ان تمام امور واشیاء سے دُور رکھنا جو بھی اللہ کے سوا ہیں۔[1]

روزے کے فضائل

① روزہ افضل ترین عمل ہے

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت کا حامل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ»

''روزے کا التزام کرو کیونکہ بلاشبہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے۔''[2]

② روزہ گناہوں کے لیے ڈھال ہے

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ»

''روزہ (گناہوں سے بچانے کے لیے) ڈھال ہے۔''[3]

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنْ عَذَابِ اللهِ»

[1] منهاج القاصدين: 44. [2] سنن النسائي: 2222. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1937.
[3] جامع الترمذي، حديث: 2224. سنن ابن ماجه، حديث: 3973. صحيح الجامع، حديث: 3865.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''روزہ اللہ کے عذاب سے (بچانے کے لیے) ڈھال ہے۔''

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«الصوم جنة يستجن بها العبد من النار»

''روزہ ڈھال ہے، جس کے ذریعے بندہ (جہنم کی) آگ سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔''

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

«الصيام جنة من النار كجنة احدكم من القتال»

''روزے (جہنم کی) آگ سے (بچانے کے لیے) ڈھال ہیں، جس طرح کہ تم میں سے کسی کی لڑائی میں بچاؤ کے لیے ڈھال ہوتی ہے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«الصيام جنة وحصن حصين من النار»

''روزے ڈھال اور قلعہ ہیں، جو (جہنم کی) آگ سے محفوظ رکھتا ہے۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«جعل الله عليكم صلاة قوم أبرار يقومون الليل ويصومون النهار ليسوا بأثمة ولا فجار»

''اللہ تعالیٰ نے تم پر نیک لوگوں کی نماز مقرر کی ہے جو رات کو قیام کرتے ہیں اور دن کو روزے رکھتے ہیں، نہ تو وہ گناہ گار ہیں اور نہ ہی بدکار۔''

③ روزہ جہنم سے آزادی کا پروانہ ہے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن لله تعالى عند كل فطر عتقاء من النار، وذالك في كل ليلة»

① صحيح الجامع، حديث: 3866. ② صحيح الجامع، حديث: 3867. ③ صحيح الجامع، حديث: 3879.
④ صحيح الجامع، حديث: 3860. ⑤ صحيح الجامع، حديث: 3097. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1810.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یقیناً ہر افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو (جہنم کی) آگ سے آزاد کرتا ہے اور یہ ہر رات میں (یعنی روزانہ) ہوتا ہے۔''[1]

④ روزہ فتنوں کا خاتمہ ہے

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ»

''آدمی پر اپنے گھر والوں، اپنے مال، اپنی جان، اپنی اولاد اور اپنے ہمسائے کے بارے میں کوئی آزمائش آتی ہے تو اس کی معافی روزے، نماز، صدقے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے ہو جاتی ہے۔''[2]

⑤ رمضان المبارک میں شیطان باندھ دیے جاتے ہیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ»

''جب ماہِ رمضان داخل ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔''[3]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَيُنَادِي مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنَ

① صحيح الجامع، حديث: 2170. ② صحيح البخاري، حديث: 525. صحيح مسلم، حديث: 144.
③ صحيح الجامع، حديث: 527. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1307.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّارِ وَذَالِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ»

''جب ماہِ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطانوں اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، پھر ان میں سے کوئی بھی دروازہ کھولا نہیں جاتا، جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، پھر ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور روزانہ رات کو ایک آواز لگانے والا یہ آواز لگاتا ہے: اے بھلائی کے متلاشی! آ جا اور اے برائی کے متلاشی! بس کر جا۔ اور اللہ تعالیٰ جہنم سے (بعض) لوگوں کو آزاد کرتا ہے اور یہ (رمضان کی) ہر رات میں ہوتا ہے۔''[1]

⑥ روزہ بہترین سفارشی ہے

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ الصِّيَامُ: أَيْ رَبِّ، مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ، فَشَفِّعْنِي فِيهِ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ، فَشَفِّعْنِي فِيهِ، فَيُشَفَّعَانِ»

''قیامت کے دن روزہ اور قرآن بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے دن کے وقت کھانے اور خواہشات سے روکے رکھا، سو تو اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا: میں نے اسے رات کے وقت سونے سے روکے رکھا، سو تو اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ تو دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔''[2]

⑦ روزہ بے نظیر انعام کا سبب ہے

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«لِلصَّائِمِينَ بَابٌ فِي الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، لَا يَدْخُلُ فِيهِ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ أُغْلِقَ، مَنْ دَخَلَ فِيهِ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا»

[1] صحيح الجامع، حديث: 759. صحيح الترغيب والترهيب: 998. [2] مسند أحمد، حديث: 6626. المستدرك للحاكم: 2036. صحيح الجامع، حديث: 3882.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جنت میں روزے داروں کے لیے ایک دروازہ ہے جس کو ''ریان'' کہا جاتا ہے، اس سے ان کے علاوہ کوئی داخل نہیں ہوگا، سو جب ان کا آخری بندہ (یعنی آخری روزے دار) داخل ہو جائے گا تو اسے بند کر دیا جائے گا۔ جو اس میں داخل ہوگا وہ (جنت کے جام) پیے گا اور جو پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔''[1]

⑧ روزہ جہنم سے دوری کا سبب ہے

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا بَاعَدَ اللهُ بِذَالِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا»

''جو بھی بندہ اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن کی وجہ سے اس کے چہرے کو (جہنم کی) آگ سے ستر سال (کی مسافت) تک دُور فرما دیتا ہے۔''[2]

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ جَعَلَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ»

''جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا، اللہ اس کے اور جہنم کے درمیان (اتنی بڑی) خندق بنا دیتا ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔''[3]

⑨ روزہ اسرارِ ربانی ہے اور جنت میں داخلے کا سبب ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ، إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ»

---

[1] سنن النسائي: 2236. صحيح الجامع، حديث: 5184. [2] صحيح البخاري، حديث:2840. صحيح مسلم، حديث: 2704. [3] جامع الترمذي، حديث: 1624. صحيح الجامع، حديث: 6333. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث:563.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے، سوائے روزے کے کیونکہ بلاشبہ یہ میرے لیے ہوتا ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔''[1]

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ جَاءَ يَشْهَدُ اللهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَصُومُ رَمَضَانَ، وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ، فَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ»

''جو شخص (اس حالت میں) آئے گا کہ وہ اللہ کی عبادت کرتا ہوگا، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا، نماز قائم کرتا ہوگا، زکاۃ کی ادائیگی کرتا ہوگا، رمضان کے روزے رکھتا ہوگا اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہوگا تو یقیناً اس کے لیے جنت ہوگی۔''[2]

⑨ رمضان آسمانی کتابوں کے نزول کا مہینہ ہے

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أُنْزِلَتْ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، وَأُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ لِسِتٍّ مَضَيْنَ مِنْ رَمَضَانَ. وَالْإِنْجِيلُ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ، وَأُنْزِلَ الْفُرْقَانُ لِأَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ»

''حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے رمضان المبارک کی پہلی رات کو نازل ہوئے، تورات چھے رمضان المبارک کو نازل ہوئی، انجیل تیرہ رمضان المبارک کو نازل ہوئی اور فرقان (قرآنِ کریم) چوبیس رمضان المبارک کو نازل ہوا۔''[3]

---

[1] صحيح البخاري، حديث: 1904. صحيح مسلم، حديث: 1151. [2] مسند أحمد، حديث: 23502. المعجم الكبير للطبراني: 3886. صحيح الجامع، حديث: 6185. [3] صحيح الجامع، حديث: 1497. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1575.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رمضان میں لاپروائی کا خمیازہ

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَدْرَكَ أَحَدَ وَالِدَيْهِ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللهُ قُلْ آمِينَ، فَقُلْتُ: آمِينَ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَمَاتَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَأُدْخِلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللهُ قُلْ آمِينَ، فَقُلْتُ: آمِينَ، قَالَ: وَمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللهُ، قُلْ آمِينَ، فَقُلْتُ: آمِينَ»

''جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انھوں نے کہا: اے محمد! جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو (اپنی زندگی میں) پا لیا، پھر وہ (ان کی خدمت کیے بغیر ہی) فوت ہو گیا اور (اس کی سزا میں) جہنم میں داخل ہو گیا، اللہ تعالیٰ اس کو (اپنی رحمت سے) دُور فرمائے، (اے نبی!) آپ آمین کہیں۔ سو میں نے آمین کہا، پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے محمد! جس نے ماہِ رمضان کو پا لیا، پھر وہ (اس حالت میں) فوت ہوا کہ اس کی مغفرت نہ کی گئی اور اسے جہنم میں داخل کر دیا گیا، اللہ تعالیٰ اس کو (اپنی رحمت سے) دُور فرمائے، آپ آمین کہیں۔ سو میں نے آمین کہا، پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا: جس کے پاس آپ کا تذکرہ کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے، پھر وہ فوت ہو کر جہنم میں داخل ہو گیا، اللہ تعالیٰ اس کو (اپنی رحمت سے) دُور فرمائے، آپ آمین کہیں۔ سو میں نے آمین کہہ دیا۔''[1]

[1] المعجم الكبير للطبراني: 2022. صحيح الجامع، حديث: 75.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزے کی اقسام

① واجب روزے

شریعت نے جن روزوں کو واجب قرار دیا ہے، وہ تین قسم کے ہیں:

(1) ماہ رمضان کے روزے

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ﴾

''رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور ہدایت کے واضح دلائل (سے بھرپور) اور حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب ہے، سو تم میں سے جو بھی اس مہینے میں موجود ہو، اس کو چاہیے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔''[1]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ»

''اسلام کی بنیاد پانچ اعمال پر رکھی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور ماہِ رمضان کے روزے رکھنا۔''[2]

② کفارہ کے روزے

ظہار کے کفارے کے متعلق فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

---

① البقرة: 185. ② صحيح البخاري، حديث: 8. صحيح مسلم، حديث: 113.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۚ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝﴾

''پس جو شخص (فدیہ) نہ پائے اس کے ذمے ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھنا ہے، جو اس کی بھی استطاعت نہ رکھے تو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے، یہ اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی حکم برداری کرو اور یہ اللہ کی حدود ہیں اور منکروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔''[1]

اسی طرح قسم توڑنے کے کفارے کے متعلق فرمایا:

﴿فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۚ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۚ﴾

''پس جو شخص (فدیہ کی طاقت) نہ پائے تو وہ تین دن کے روزے رکھ لے، یہ تمھاری قسموں کا کفارہ ہے، جب تم حلف لیتے ہو۔''[2]

③ نذر کے روزے

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ فوت ہوگئی ہے اور اس کے ذمے نذر کے روزے تھے، کیا اس کی طرف سے وہ روزے میں رکھ لوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«فَصُومِي عَنْ أُمِّكِ»

''اپنی والدہ کی طرف سے تم روزے رکھو۔''[3]

[1] المجادلة 4:58. [2] المائدة 89:5. [3] صحيح البخاري، حديث: 1953. صحيح مسلم، حديث: 2691.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فضیلت والے روزے

صحیح اور مستند احادیث مبارکہ میں جن روزوں کے فضائل بیان ہوئے ہیں اور ان کا اہتمام کثیر اجر و ثواب کا باعث بنتا ہے، وہ نو قسم کے ہیں، جو کہ ذیل میں بیان کیے جا رہے ہیں:

① شوال کے چھے روزے

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«من صام رمضان ثم أتبعه ستا من شوال فذلك صيام الدهر»

''جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے، پھر اس کے متصل بعد شوال کے چھے روزے رکھے تو یہ سارا سال روزے رکھنے کے برابر ہے۔''[1]

② ذوالحجہ کے دس اور ہر ماہ میں تین روزے

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ صِيَامَ عَاشُورَاءَ، وَالْعَشْرَ، وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَالرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ.

''چار اعمال ایسے ہیں جنھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا نہیں: عاشوراء کا روزہ، (ذوالحجہ کے پہلے) دس دن کے روزے، ہر مہینے میں تین دن کے روزے اور صبح (کی نماز) سے پہلے دو رکعتیں۔''[2]

③ ایامِ بیض کے روزے

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَدَعُ صَوْمَ أَيَّامِ الْبِيضِ فِي سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر اور قیام میں ایامِ بیض (چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ) کے روزے

① صحيح مسلم، حديث: 1184. ② سنن النسائي، حديث: 2415.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نہیں چھوڑا کرتے تھے۔"[1]

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَا أَبَا ذَرّ، إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ»

"اے ابوذر! جب تم مہینے میں تین دن کے روزے رکھو تو تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے رکھا کرو۔"[2]

④ یوم عرفہ اور ⑤ یومِ عاشوراء کا روزہ

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ سَنَتَيْنِ مَاضِيَةً وَمُسْتَقْبَلَةً، وَصَوْمُ عَاشُورَاءَ يُكَفِّرُ سَنَةً مَاضِيَةً»

"یومِ عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے: ایک گزشتہ سال کا اور ایک آئندہ سال کا اور عاشوراء کا روزہ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ کرتا ہے۔"[1]

⑥ ماہِ محرم کے روزے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: فرض نماز کے بعد کون سی نماز افضل ہے؟ اور ماہِ رمضان کے بعد کون سے روزے افضل ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، وَأَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ صِيَامُ شَهْرِ اللهِ الْمُحَرَّمِ»

"فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز آدھی رات کے وقت نماز (تہجد) پڑھنا ہے اور

---

[1] صحيح الجامع، حديث: 4848. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 580. ① جامع الترمذي، حديث: 761. صحيح الجامع، حديث: 673. ② مسند أحمد، حديث: 22535. سنن النسائي: 2382. سنن أبي داود، حديث: 2425. سنن ابن ماجه، حديث: 1720. صحيح الجامع، حديث: 3806.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہ رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے روزے اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں۔''[1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ»

''اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو میں نو (محرم) کا بھی لازماً روزہ رکھوں گا۔''[2]

(۷) سوموار اور جمعرات کا روزہ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَحَرَّى صِيَامَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ.

''یقیناً رسول اللہ ﷺ سوموار اور جمعرات کے روزوں کا اہتمام کیا کرتے تھے۔''[3]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوموار اور جمعرات کا اکثر روزہ رکھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا:

«إِنَّ الْأَعْمَالَ تُعْرَضُ كُلَّ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ»

''بلاشبہ ہر سوموار اور جمعرات کو (اللہ کے دربار میں) اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔''[4]

⑧ ایک دن کے وقفے سے روزہ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ، كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا»

''اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ روزے داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں، وہ ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن چھوڑا کرتے تھے۔''[5]

سیدنا ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَإِنَّهُ أَفْضَلُ الصِّيَامِ وَهُوَ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ»

---

① صحيح مسلم، حديث: 1163. ② صحيح مسلم، حديث: 1134. ③ جامع الترمذي، حديث: 745. سنن النسائي، : 2360. سنن ابن ماجه، حديث: 1739. ④ مسند أحمد، حديث: 8361. صحيح الجامع، حديث: 4804. ⑤ صحيح البخاري، حديث: 3420.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ایک دِن کا روزہ رکھا کر اور ایک دِن کا چھوڑا کر کیونکہ یہ سب سے افضل روزے ہیں اور یہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔''

⑨ مجاہد فی سبیل اللہ کا روزہ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

«مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ، بَعَّدَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا»

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو (جہنم کی) آگ سے ستر سال تک دُور فرما دیتا ہے۔''

مکروہ روزے

روزے کی جو صورتیں شریعت کی نگاہ میں مکروہ (ناپسندیدہ) ہیں، وہ یہ ہیں:

① زندگی بھر روزہ رکھتے رہنا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ»

''جس نے ہمیشہ روزے رکھے، اس نے گویا روزے نہیں رکھے۔''[1]

یعنی بغیر وقفے اور بغیر ناغہ کیے مسلسل روزے رکھنا مکروہ ہے بلکہ مذکورہ فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشِ نظر ایسا کرنے والا شخص ثواب سے محروم ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اس سلسلے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے طریقے کی پیروی نہیں کر رہا ہوتا، جو کہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بہت زیادہ طاقت بھی رکھتا ہو اور روزے رکھنے کا بہت زیادہ حریص بھی ہو تو پھر بھی وہ ایک دِن کے ناغے سے روزے رکھے، یعنی ایک دن روزہ رکھے اور ایک دِن چھوڑے۔ اس ہدایتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑھنا ثواب کی محرومی کا باعث بن سکتا ہے۔

[1] صحيح البخاري، حديث: 1979. صحيح مسلم، حديث: 2735. ② صحيح البخاري، حديث: 2840. صحيح مسلم، حديث: 2704. ① صحيح البخاري، حديث: 1977. صحيح مسلم، حديث: 2726.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② حجاج کرام کے لیے روزہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

نَهٰى رسول الله . عن صوم يوم عَرَفَةَ.

''رسول اللہ ﷺ نے یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔''[1]

واضح رہے کہ یہ ممانعت صرف حجاج کرام کے لیے ہے، جو عرفات میں موجود ہوتے ہیں۔

③ صرف جمعہ اور ہفتہ کا روزہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَصُومُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَبْلَهُ يَوْمٌ أَوْ بَعْدَهُ يَوْمٌ»

''تم جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھو، ہاں اگر اس سے ایک دن پہلے یا اس سے ایک دن بعد کا بھی رکھ لو (تو پھر کوئی حرج نہیں)۔''[2]

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

«لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ»

''تم ہفتے کے دن کا روزہ نہ رکھو، سوائے اس روزے کے جو تم پر فرض تھا۔''[3]

④ صرف ماہِ رجب کا روزہ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

نَهٰى عَنْ صَوْمِ رَجَبَ.

''آپ ﷺ نے رجب کے روزے سے منع فرمایا۔''[4]

① صحيح البخاري، حديث: 1988 . صحيح مسلم، حديث: 2627 . ② صحيح البخاري، حديث: 1985 . صحيح مسلم، حديث: 2678 . ③ جامع الترمذي، حديث: 744 . سنن أبي داود، حديث: 2421 . سنن ابن ماجه، حديث: 1726 . ④ سنن ابن ماجه، حديث: 1743 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرام روزے

چند ایام و احوال ایسے ہیں کہ جن میں روزے رکھنا شریعت نے حرام قرار دیا ہے، جو کہ درج ذیل ہیں:

① عید کے دِن کا روزہ

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى.

''رسول اللہ ﷺ نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔''(1)

② ایام تشریق کے روزے

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَيَّامُ مِنًى أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ» يَعْنِي أَيَّامَ التَّشْرِيقِ.

''ایامِ منیٰ کھانے پینے کے دِن ہیں۔'' یعنی ایامِ تشریق۔(2)

ماہِ ذوالحجہ کی گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ کے دنوں کو ایامِ منیٰ اور ایامِ تشریق کہا جاتا ہے۔

③ شک کے دِن کا روزہ

صلہ بن زُفر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے اور یہ وہ دن تھا جس میں لوگوں کو شک تھا (کہ آیا یہ روزے کا دِن ہے یا نہیں؟) اسی دوران بکری کا گوشت لایا گیا تو کچھ لوگ ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے (یعنی انھوں نے روزہ رکھا ہوا تھا) یہ دیکھ کر سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَنْ صَامَ هٰذَا الْيَوْمَ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ.

''جس نے اس دِن کا روزہ رکھا، اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔''(3)

(1) مسند أحمد، حديث: 11804. سنن ابن ماجه، حديث: 1721. (2) صحيح مسلم، حديث: 1142.
(3) صحيح البخاري، حديث: 1906.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① عورت کا خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ رَمَضَانَ إِلَّا بِإِذْنِهِ»

''عورت اپنے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر ماہِ رمضان کے علاوہ کوئی روزہ نہ رکھے۔''[1]

اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ خاوند کے حقوق زوجیت کی ادائیگی زیادہ ضروری ہے اور ہمبستری روزے کی حالت میں جائز نہیں، لہٰذا ایسا نہ ہو کہ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھ لے اور خاوند کے لیے اذیت کا باعث بن جائے، البتہ فرض روزے کے لیے اجازت قطعاً ضروری نہیں۔

⑤ نصف شعبان کے بعد روزے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ، فَلَا تَصُومُوا، حَتَّى يَكُونَ رَمَضَانُ»

''جب شعبان کا مہینہ آدھا گزر جائے تو تم روزے نہ رکھو، یہاں تک کہ رمضان شروع ہو جائے۔''[2]

اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ شعبان کے نفلی روزے رکھتے رکھتے جسمانی کمزوری پیدا ہو جائے اور رمضان کے فرضی روزے رکھنے میں دُشواری ہو یا وہ چھوٹ ہی جائیں۔

① سنن ابن ماجه، حديث:1761. جامع الترمذي، حديث:782. ② صحيح الجامع، حديث:397.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزے کے آداب

① روزے کی نیت

❀ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ، فَلَا صِيَامَ لَهُ»

''جو شخص فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہوتا۔''[1]

❀ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ، فَلَا صِيَامَ لَهُ»

''جو شخص فجر سے پہلے رات ہی کو روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہوتا۔''[2]

واضح رہے کہ روزے کی نیت سے مراد صرف دلی ارادہ ہے، اس کے لیے کوئی دعا یا الفاظ پڑھنا ہرگز ثابت نہیں ہیں۔

② سحری کھانا

❀ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً»

''سحری کھایا کرو کیونکہ یقیناً سحری کے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔''[3]

❀ سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«عَلَيْكُمْ بِالسَّحُورِ فَإِنَّهُ الْغِذَاءُ الْمُبَارَكُ»

''سحری کا کھانا خود پر لازم کر لو کیونکہ یہ بابرکت غذا ہے۔''[4]

---

[1] سنن أبي داود، حديث: 2454. جامع الترمذي، حديث: 730. سنن النسائي: 2333. [2] سنن النسائي: 2331. صحيح الجامع، حديث: 6535. [3] صحيح البخاري، حديث: 1923. صحيح مسلم، حديث: 1095. [4] المعجم الكبير للطبراني: 641. صحيح الجامع، حديث: 4082.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

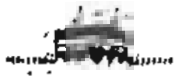

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ، أَكْلَةُ السَّحَرِ»

''ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق؛ سحری کھانا ہے۔''[1]

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«السَّحُورُ أَكْلُهُ بَرَكَةٌ، فَلَا تَدَعُوهُ، وَلَوْ أَنْ يَجْرَعَ أَحَدُكُمْ جُرْعَةً مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِينَ»

''سحری کا کھانا باعثِ برکت ہے، لہٰذا اسے مت چھوڑا کرو، خواہ تم میں سے کوئی پانی کا ایک گھونٹ ہی پی کر روزہ رکھے کیونکہ سحری کھانے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لیے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔''[2]

③ بیہودگی اور فضولیات سے اجتناب

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا، فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ، فَإِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهُ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ، إِنِّي صَائِمٌ»

''جب تم میں سے کوئی شخص کسی دن روزہ رکھے تو وہ نہ بے ہودہ گوئی کرے اور نہ ہی جہالت کا مظاہرہ کرے، اگر کوئی آدمی اس کو گالی دے یا اس سے لڑائی کرے تو اس کو (جواب میں یہ) کہنا چاہیے کہ میں روزے دار ہوں، میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔''[3]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ، وَرُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ»

① صحيح مسلم، حديث: 1096. ② مسند أحمد، حديث: 11396. صحيح الجامع، حديث: 3683.
③ صحیح مسلم، حدیث: 1151.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''کئی روزے دار ایسے ہوتے ہیں کہ جنھیں روزے سے صرف بھوک ہی حاصل ہوتی ہے اور کئی قیام کرنے والے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جنھیں قیام سے صرف شب بیداری ہی ملتی ہے۔''[1]

یعنی وہ روزہ تو رکھ لیتے ہیں لیکن روزے کے تقاضے پورے نہیں کرتے، بے ہودہ گوئی کرتے ہیں، جہالت کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں، زبان اور ہاتھ کی حفاظت نہیں کرتے تو ایسے لوگوں کو صرف بھوک ہی ملتی ہے، اجر وثواب نہیں ملتا، یعنی ان کا سارا دن بھوکا پیاسا رہنا بے کار ہی جاتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ رات کو قیام کرتے ہیں، اگر ان کا مقصد نمود ونمائش اور ریاکاری ہو تو وہ بھی اجر وثواب سے محروم رہتے ہیں اور انھیں رات کو جاگنے کے علاوہ اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

❀ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ، إِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ، فَإِنْ سَابَّكَ أَحَدٌ أَوْ جَهِلَ عَلَيْكَ فَلْتَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ. إِنِّي صَائِمٌ»

''روزہ صرف کھانے پینے سے پرہیز کا ہی نام نہیں ہے بلکہ روزہ تو فضولیات اور بے ہودگی سے اجتناب کا نام ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص تجھ کو برا بھلا کہے یا تیرے ساتھ جہالت کا رویہ اپنائے تو تُو کہہ: میں روزے دار ہوں، میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔''[2]

④ افطاری کا اہتمام

❀ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُفْطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ، فَعَلَى تَمَرَاتٍ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مغرب کی) نماز پڑھنے سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کیا کرتے تھے لیکن اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے کرتے اور اگر وہ بھی میسر نہ ہوتیں تو آپ پانی کے چند گھونٹ بھر لیتے۔''[3]

---

[1] سنن ابن ماجه، حديث: 1690. صحيح الجامع، حديث: 3488. [2] صحيح ابن خزيمة: 1996. صحيح الجامع، حديث: 5376. [3] سنن أبي داود، حديث: 2356. صحيح الجامع، حديث: 4995.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ثلاث من أخلاق النبوة، تعجيل الإفطار، وتأخير السحور، ووضع اليمين على الشمال في الصلاة»

''تین کام نبوت کے اخلاق میں سے ہیں: جلدی افطاری کرنا، تاخیر سے سحری کرنا اور نماز میں دایاں (ہاتھ) بائیں کے اوپر رکھنا۔''[1]

❀ سیدنا زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من فطّر صائما كان له مثل أجره، غير أنه لا ينقص من أجر الصائم شيئا»

''جس نے کسی روزے دار کا روزہ افطار کروایا تو اس کو بھی اس کے برابر اجر ملے گا، روزے دار کے اجر سے کچھ بھی کم نہیں ہوگا۔''[2]

⑤ دعا کا اہتمام

❀ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب افطاری کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللهُ.

''پیاس مٹ گئی اور انتڑیاں تر ہوگئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو اجر یقینی ہوگیا۔''[3]

❀ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے تو وہ (آپ کی مہمان نوازی کے لیے) روٹی اور زیتون لے آئے۔ آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا اور پھر یہ دعا دی:

«أفطر عندكم الصائمون، وأكل طعامكم الأبرار، وصلّت عليكم الملائكة»

''تمھارے ہاں روزے دار افطاری کریں، نیک لوگ تمھارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمھارے لیے رحمت کی دعائیں کریں۔''[4]

---

① صحيح الجامع، حديث: 3038. ② جامع الترمذي، حديث: 807. سنن ابن ماجه، حديث: 1746. صحيح الجامع، حديث: 6415. ③ سنن أبي داود، حديث: 2357. صحيح الجامع، حديث: 4678. ④ سنن أبي داود، حديث: 3854. سنن ابن ماجه، حديث: 1747. صحيح الجامع، حديث: 4679.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

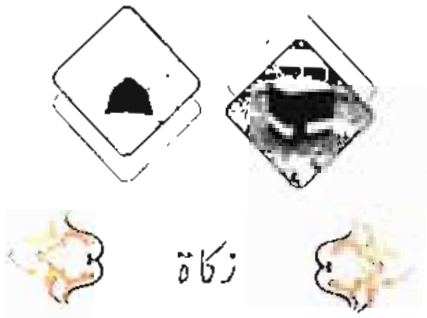

اسلام کا چوتھا رکن

زکاۃ

زکاۃ کا لغوی معنی

لفظ زکاۃ تزکیۃ سے مصدر ہے جس کے چار مطالب ہے:

① طہارت و پاکیزگی:

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝﴾

''یقیناوہ کامیاب ہوگیا جس نے اس (نفس) کو پاک کیا۔''[1]

اسی طرح فرمایا:

﴿وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ﴾

''اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو وہ تم میں سے کسی ایک کو بھی کبھی پاک نہ کرتا۔''[2]

② صلاحیت اور درستگی:

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً﴾

''سو ہم نے چاہا کہ انھیں ان کا پروردگار اس سے بہتر (اخلاقی) درستگی والا بچہ عنایت فرمائے۔''[3]

③ برکت، افزائش اور نشوونما:

عربی زبان میں ''زَكَّى الزَّرْعُ'' کا مطلب ہے: ''زَادَ وَتَكَاثَرَ'' (کھیتی بڑھ گئی اور زیادہ ہوگئی)

[1] الشمس 9:91. [2] النور 21:24. [3] الکہف 81:18.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا ﴾

''آپ ان کے اموال سے زکاۃ وصول کر کے اس کے ذریعے انھیں پاک کیجیے اور ان کا تزکیہ کیجیے۔''[1]

(ب) تعریف و مدح:

جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ ﴾

''پس تم اپنے نفس کی تعریف و مدح نہ کرو، وہ (اللہ) بہتر جانتا ہے کہ پرہیزگار کون ہے۔''[2]

زکاۃ کا اصطلاحی معنی

زکاۃ کی اصطلاحی تعریف اہلِ علم نے یہ بیان کی ہے:

هِيَ حَقٌّ وَاجِبٌ فِي مَالٍ مَخْصُوصٍ فِي وَقْتٍ مَخْصُوصٍ بِأَوْصَافٍ مَخْصُوصَةٍ لِطَائِفَةٍ مَخْصُوصَةٍ.

''مخصوص مال میں مقرر وہ واجب حق جو مخصوص وقت میں، مخصوص اوصاف کے ساتھ، مخصوص لوگوں کے لیے ہو۔''

زکاۃ کی اہمیت و فرضیت

قرآنِ کریم میں بے شمار ایسے مقامات ہیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو نماز کا حکم دینے کے متصل بعد ہی زکاۃ کی ادائیگی کا حکم بھی صادر فرمایا، جس سے اس اَمر کی اہمیت خوب واضح ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ﴾

[1] التوبة 9:103. [2] النجم 53:32.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''نماز قائم کرو اور زکاۃ کی ادائیگی کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔''[1]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ»

''اسلام کی بنیاد پانچ اعمال پر رکھی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور بلاشبہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔''[2]

زکاۃ کے فوائد و ثمرات

① زکاۃ کی ادائیگی ایمان کی دلیل

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ﴾

''پس اگر وہ توبہ کریں، نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں تو وہ تمھارے دینی بھائی ہیں۔''[3]

② زکاۃ کی ادائیگی سچے مومن کی نشانی

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنفِقُونَ ○ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا﴾

''جو لوگ نماز قائم کرتے اور زکاۃ ادا کرتے ہیں اور جو ہم نے انھیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں، یہی لوگ حقیقی مومن ہیں۔''[4]

(1) البقرة 43:2. (2) صحيح البخاري، حديث: 8. صحيح مسلم، حديث: 113. (3) التوبة 11:9. (4) الأنفال 3:9، 4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ ایمانی لذت کا باعث

سیدنا عبداللہ بن معاویہ الغاضری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ثلاث من فعلهن فقد طعم طعم الإيمان: من عبد الله وحده وأنه لا إله إلا الله، وأعطى زكوة ماله طيبة بها نفسه...»[1]

''تین کام ایسے ہیں جس نے وہ کر لیے اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا: (ان میں سے ایک وہ شخص ہے) جس نے اکیلے اللہ کی عبادت کی اور (یہ عقیدہ رکھا کہ) بلاشبہ اس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور دلی خوشی کے ساتھ اپنے مال کی زکاۃ دی...''

④ خوف وغم سے حفاظت کا سبب

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝﴾

''یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے، نماز قائم کی اور زکاۃ ادا کی، ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے، نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمزدہ ہوں گے۔''[2]

⑤ رحمت الٰہی کا سبب

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝﴾

''نماز قائم کرو، زکاۃ ادا کرو اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو، شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔''[3]

⑥ کامیابی کی ضمانت

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

① صحيح الجامع، حديث: 3041. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1046. ② البقرة 2:277.
③ النور 24:56.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝﴾

''جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں، زکاۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''[1]

⑦ حصول جنت کا موجب

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا: مجھے کوئی ایسا عمل بتلائیے کہ جسے کرنے سے میں جنت میں چلا جاؤں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ»

''تو اللہ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہرا، فرض نماز قائم کر، فرض زکاۃ کی ادائیگی کر اور ماہِ رمضان کے روزے رکھ۔''

اس دیہاتی نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں ان اعمال سے زیادہ نہیں کروں گا۔ جب وہ واپس مڑا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا»

''جس کو خواہش ہو کہ وہ جنتی آدمی دیکھے، اسے چاہیے کہ وہ اس کو دیکھ لے۔''[2]

② سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ جَاءَ يَعْبُدُ اللهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ وَيَتَّقِي الْكَبَائِرَ فَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ»

''جو شخص (اس حالت میں) آیا کہ وہ اللہ کی عبادت کرتا ہوگا، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا، نماز قائم کرتا ہوگا اور زکاۃ کی ادائیگی کرتا ہوگا، رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہوگا اور کبیرہ گناہوں سے بچتا ہوگا تو یقیناً اس کے لیے جنت ہوگی۔''[3]

① لقمان 31:4، 5. ② صحيح البخاري، حديث: 1397. ③ صحيح الجامع، حديث: 6185.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَأَقَامَ الصَّلَاةَ، وَآتَى الزَّكَاةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ»

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی، زکاۃ ادا کی اور رمضان المبارک کے روزے رکھے تو اللہ پر یہ حق ہو جاتا ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔''[1]

زکاۃ ادا نہ کرنے کے نقصانات

① زکاۃ کی عدم ادائیگی کفر و شرک کی علامت

جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ۝ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ۝﴾

''اور مشرکوں کے لیے تباہی و بربادی ہے جو زکاۃ کی ادائیگی نہیں کرتے اور آخرت کے بھی انکاری ہیں۔''[2]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

«أُمِرْنَا بِإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، فَمَنْ لَمْ يُزَكِّ فَلَا صَلَاةَ لَهُ»

''ہمیں نماز قائم کرنے اور زکاۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے، سو جو شخص زکاۃ ادا نہ کرے، اس کی نماز بھی نہیں ہوتی۔''[3]

② زکاۃ کی عدم ادائیگی قحط سالی کا باعث

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«... وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ

[1] صحيح الجامع، حديث: 5925. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 921. [2] حم السجدة 41: 6، 7.
[3] المعجم الكبير للطبراني: 10095.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُمْطَرُوا»

''.....اور جب وہ اپنے مالوں کی زکاۃ دینا بند کرتے ہیں تو ان سے آسمان کی بارش روک لی جاتی ہے اور اگر جانور نہ ہوں تو انھیں کبھی بارش نہ ملے۔''[1]

③ زکاۃ کی عدم ادائیگی لعنت کا سبب

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

«لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَالْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ»

''رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کی گواہی دینے والے، جسم گودنے والی عورت اور گدوانے والی پر، زکاۃ نہ دینے والے پر، حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لیے کیا جائے اس پر لعنت فرمائی ہے۔''[2]

④ زکاۃ کی عدم ادائیگی ہلاکت کا باعث

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

«مَنْ كَنَزَهَا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا فَوَيْلٌ لَهُ»

''جس نے اس (مال) کو جمع کیے رکھا اور اس کی زکاۃ ادا نہ کی تو اس کے لیے ہلاکت و بربادی ہے۔''[3]

⑤ روزِ قیامت گلے کے طوق کا باعث

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝﴾

[1] سنن ابن ماجه، حديث: 4019. صحيح الجامع، حديث: 7978. ② صحيح الترغيب والترهيب، حديث: 758. ③ صحيح البخاري، حديث: 1404.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ دے رکھا ہے وہ اس میں اپنی کنجوسی کو اپنے لیے بہتر بالکل بھی نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لیے نہایت بدتر ہے، عنقریب قیامت کے دن اپنی کنجوسی کی چیز کے طوق ڈالے جائیں گے اور آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ تمھارے عملوں سے بہت باخبر ہے۔''[1]

یعنی مال دار لوگ دنیا میں جس مال کو سنبھال سنبھال کر رکھتے ہوں گے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں بخیلی کا مظاہرہ کرتے ہوں گے، وہی مال روز قیامت طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈال دیا جائے گا اور یہ ان کی سزا ہوگی۔

⑥ گنجے سانپ کے تسلط کا باعث

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ، مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا مَالُكَ، أَنَا كَنْزُكَ»

''جس کو اللہ نے مال دیا ہو لیکن وہ اس کی زکاۃ ادا نہ کرے تو اس کا یہ مال قیامت کے دن ایک گنجے سانپ کی شکل میں لایا جائے گا جس کے دونوں جبڑوں سے زہریلی جھاگ بہہ رہی ہوگی اور وہ طوق کی طرح اس کی گردن میں پڑا ہوگا اور اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔''[2]

⑦ عذاب جہنم کا باعث

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ○ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَٰذَا

① آل عمران 3:180. ② صحيح البخاري، حديث:1403. صحيح مسلم، حديث:2293.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ۝

''اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور انھیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انھیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجیے۔ جس دن اس خزانے کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر اس سے ان کی پیشانیاں، پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (اور ان سے کہا جائے گا:) یہ ہے جسے تم نے اپنے لیے خزانہ بنا کر رکھا ہوا تھا، سو اب اپنے خزانوں کا مزہ چکھو۔''[1]

اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَانِعُ الزَّكَاةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي النَّارِ»

''زکاۃ نہ دینے والا روزِ قیامت (جہنم کی) آگ میں ہوگا۔''[2]

زکاۃ کے احکام و مسائل

زکاۃ کی ادائیگی ایک سال بعد

اسی مال پر زکاۃ واجب ہوتی ہے جو نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر ایک سال گزر جائے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا زَكَاةَ فِي مَالٍ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ»

''مال میں تب تک زکاۃ نہیں پڑتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔''[3]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ عَلَيْهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ»

''جس شخص کو (سال کے دوران میں) مال ملے تو اس پر زکاۃ نہیں ہے، حتیٰ کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر ایک سال گزر جائے۔''[4]

---

[1] التوبة 34:9، 35. [2] صحيح الجامع، حديث: 5807. صحيح الترغيب والترهيب، حديث: 762.
[3] صحيح الجامع، حديث: 7497. [4] جامع الترمذي، حديث: 631. سنن ابن ماجه، حديث: 1792.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مال زکاۃ کی تفصیل

وہ اشیا، جن پر زکاۃ فرض ہے اور شریعت اسلامیہ میں جو اس کا نصاب مقرر ہے اس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

(1) [illegible]

جب کوئی مسلمان ساڑھے سات تولے خالص سونے کا مالک ہو، جو کہ موجودہ پیمانے میں 85 گرام بنتا ہے۔ خواہ زیورات کی شکل میں ہو یا سونے کی ٹکیہ ہو یا اس کے برابر نقدی ہو۔

(2) چاندی

جب چاندی ساڑھے باون (52) تولے ہو اس کی ملکیت میں ہو۔ جو کہ موجودہ پیمانے میں 612 گرام بنتا ہے۔ یہ بھی خواہ زیورات کی شکل میں ہو یا چاندی کی ٹکیہ ہو یا اس کے برابر نقدی ہو۔

تو ایک سال گذرنے پر اسے اڑھائی فیصد زکاۃ ادا کرنی پڑے گی۔ جیسا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا كَانَتْ لَكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ، وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ فِي الذَّهَبِ حَتَّى يَكُونَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا فَإِنْ كَانَتْ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا نِصْفُ دِينَارٍ»

''جب تمھارے پاس دوسو درہم ہوں اور ان پر ایک سال گزر جائے تو اس میں پانچ درہم (زکاۃ) ہے اور سونے میں تم پر تب تک زکاۃ نہیں پڑتی جب تک تمھارے پاس بیس دینار نہ (جمع) ہو جائیں، سو اگر تمھارے پاس بیس دینار ہو جائیں اور ان پر ایک سال گزر جائے تو اس میں آدھا دینار (زکاۃ) پڑے گی۔''[1]

اور سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ»

[illegible]

[1] سنن أبي داود، حديث: 1573.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''پانچ اونٹوں سے کم میں زکاۃ نہیں پڑتی اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکاۃ نہیں پڑتی۔''[1]

نوٹ: واضح رہے کہ نبی ﷺ کے زمانے میں بطور کرنسی جو سکہ رائج تھا وہ دینار اور درہم تھا، دینار سونے کا، اور درہم چاندی کا ہوتا تھا، چنانچہ مذکورہ حدیث میں پانچ اوقیہ کا وزن 200 درہم ہے کیونکہ ایک اوقیہ 40 درہم کا ہوتا ہے اور پانچ اوقیے کا وزن 200 درہم ہوا۔

③ زرعی پیداوار

زرعی پیداوار مثلاً: گندم، چاول، جو، چنا، مکئی، باجرہ ہر قسم کی دالیں، روغنی بیج جیسے: مونگ پھلی، سرسوں وغیرہ، روغنی پھل جیسے: زیتون وغیرہ اور وہ پھل جنھیں خشک کر کے رکھا جا سکتا ہو، جیسے کھجور، خشک انگور، بادام، پستہ اخروٹ وغیرہ، میں بھی زکاۃ فرض ہے لیکن شرعی اصطلاح میں اسے زکاۃ کی بجائے عشر اور نصف عشر کہا جاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ﴾

''اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں سے خرچ کرو جو تم نے کمائی ہیں اور اس میں سے بھی جو ہم نے تمھارے لیے زمین سے (پیداوار) نکالی۔''[2]

چنانچہ زرعی پیداوار کی زکاۃ کے لیے شرعی نصاب (مقررہ وزن) کے متعلق سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَا حَبٍّ صَدَقَةٌ»

''پانچ وسق سے کم کھجور اور غلے میں زکاۃ نہیں پڑتی۔''[3]

چنانچہ اگر پانچ وسق (جس کی مقدار 675 سیر تقریباً 20 من بنتی ہے۔ کیونکہ ایک وسق 60 صاع کا ہوتا ہے اور 5 وسق 300 صاع ہوئے، اور ایک صاع 4 مد کا ہوتا ہے اور ایک مد ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے جو کہ جدید پیمانے کے مطابق اڑھائی کلوگرام کے قریب ہوتا ہے) اناج، غلہ یا کھجور کی پیداوار

[1] صحيح البخاري، حديث: 1447. صحيح مسلم، حديث: 2263. [2] البقرة 2:267. [3] صحيح الجامع، حديث: 5417.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو تو اس میں زکاۃ ہوگی، چنانچہ زکاۃ کی مقدار کے متعلق سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ»

''جو کھیتی آسمان (بارش) اور چشمے (کے پانی) سے سیراب ہو یا وہ زمین جو خود بخود سیراب ہو جائے، اس میں دسواں حصہ لیا جائے اور جو کھیتی کنویں کے پانی سے سیراب کی جائے اس سے بیسواں حصہ لیا جائے۔''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

«فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِي أَوِ النَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ»

''جو کھیتی بارش اور نہروں سے سیراب ہو یا وہ زمین جو خود بخود سیراب ہو جائے، اس میں دسواں حصہ لیا جائے اور جو کھیتی اونٹنیوں (یعنی رہٹ) کے ذریعے یا کنویں کے پانی کے ذریعے سیراب کی جائے اس سے بیسواں حصہ لیا جائے۔''[1]

نوٹ: واضح رہے کہ زرعی پیداوار میں سال گذرنے کی شرط عائد نہیں ہوگی بلکہ جیسے ہی فصل کاٹی جائے اور اناج اور غلہ حاصل کیا جائے اس کی زکاۃ ادا کرنی چاہیے جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾

''اور تم اس (فصل) کا حق اس کی کٹائی کے دن ہی ادا کر دو۔''[2]

④ مویشی (جانور)

مویشیوں کی زکاۃ کی تفصیل درج ذیل ہے:

① اُونٹوں کی زکاۃ:

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

① صحيح البخاري، حديث: 1483. ② صحيح مسلم، حديث: 2269. ③ الأنعام 6:141.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ»

''پانچ اونٹوں سے کم میں زکاۃ نہیں، پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکاۃ نہیں اور پانچ وسق غلے سے کم میں زکاۃ نہیں ہے۔''[1]

اُونٹ کی تفصیلی زکاۃ کے بارے میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ 5 اونٹ سے لے کر 24 اونٹوں تک ہر پانچ کے بعد ایک بکری ۔ 25 سے لے کر 35 اونٹوں تک ایک سال کی اونٹنی.... 36 سے لے کر 45 اونٹوں تک دو برس کی اونٹنی ... 46 سے لے کر 60 اونٹوں تک تین برس کی اونٹنی جو جفتی کے قابل ہوتی ہے۔ .. 61 سے لے کر 75 اونٹوں تک چار برس کی اونٹنی.. ... 76 سے لے کر 90 اونٹوں تک دو برس کی دو اونٹنیاں.....91 سے لے کر 120 اونٹوں تک تین تین برس کی دو اونٹنیاں ..... 120 سے زائد ہو تو ہر چالیس پر دو برس کی اور ہر پچاس پر تین برس کی اونٹنی۔[2]

② گائے کی زکاۃ:

بیل اور گائے کی زکاۃ کے بارے میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فِي ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعٌ أَوْ تَبِيعَةٌ وَفِي أَرْبَعِينَ مِنَ الْبَقَرِ مُسِنَّةٌ»

''ہر تیس گایوں میں ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی (زکاۃ) ہے اور چالیس گایوں میں دو دانت کا (دو سالہ) جانور۔''[3]

اور سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً، وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً.

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ہر تیس گایوں میں ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی (بطور زکاۃ) وصول کروں اور ہر چالیس سے دو سال کا جانور۔''[4]

[1] صحيح البخاري، حديث: 1447. [2] صحيح البخاري، حديث: 1454. [3] جامع الترمذي، حديث: 622. سنن ابن ماجه، حديث: 1804. [4] سنن أبي داود، حديث: 1576. جامع الترمذي، حديث: 672.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: کچھ علماء نے قیاس کرتے ہوئے بھینس اور بھینسے کی زکاۃ بھی بیل اور گائے کی طرح بیان کی ہے۔

③ بکریوں کی زکاۃ:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةِ شَاةٌ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ، فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ، فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ»

''اور بکریوں کی زکاۃ کے متعلق حکم یہ ہے کہ جنگل میں چرنے والی بکریاں جب چالیس ہو جائیں تو ایک سو بیس تک ایک بکری دینا ہوگی، ایک سو اکیس سے دوسو تک دو بکریاں اور دوسو ایک سے تین سو تک تین بکریاں ضروری ہیں اور اگر بکریاں تین سو سے زیادہ ہوں تو ہر سو میں ایک بکری دینا ہوگی۔''[1]

نوٹ: چھترا اور چھتری، مینڈھا اور مینڈھی کی زکاۃ وہی ہے جو بکرا اور بکری کی ہے۔

④ خزانہ یا دفینہ کی زکاۃ:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ»

''اور زمین میں مدفون خزانے میں پانچواں حصہ ہے۔''[2]

یعنی اگر کسی کو زمین میں دفن خزانہ ملتا ہے تو اس میں سے پانچواں حصہ بطور زکاۃ دینا لازم ہے۔

نوٹ①: شہد کی زکاۃ کے بارے میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَفِي الْعَسَلِ فِي كُلِّ عَشَرَةِ أَزْقٍّ زِقٌّ»

''اور شہد کے ہر دس مشکیزوں میں ایک مشکیزہ زکاۃ ہے۔''[3]

نوٹ②: شریعت اسلامیہ نے کچھ چیزوں سے زکاۃ کا حکم ساقط کیا ہے جو کہ یہ ہیں:

[1] سنن النسائي، حديث: 245. [2] صحيح البخاري، حديث: 1454. [3] صحيح البخاري، حديث: 1499.
[4] جامع الترمذي، حديث: 629. صحيح الجامع، حديث: 4252.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ مسئلے جن کے بنیادی اصول

① گھوڑا اور غلام

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَ غُلَامِهِ صَدَقَةٌ»

''مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکاۃ نہیں پڑتی۔''

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَ الرَّقِيقِ زَكُوةٌ إِلَّا زَكُوةَ الْفِطْرِ فِي الرَّقِيقِ»

''گھوڑے اور غلام میں زکاۃ نہیں ہے، البتہ غلام میں زکاۃ الفطر (فطرانہ) لازم ہے۔''[1]

② کھیتی باڑی کرنے والے مویشی

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْئٌ»

''کام کرنے والوں پر کوئی چیز (بطورِ زکاۃ) عائد نہیں ہوتی۔''[2]

③ سبزیاں

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَيْسَ فِي الْخَضْرَوَاتِ زَكُوةٌ»

''سبزیوں میں زکاۃ نہیں پڑتی۔''[3]

نوٹ③: اسلام میں صدقہ فطر (فطرانہ) کا بھی ایک مقام ہے، اس لیے اس کا تذکرہ بھی ضروری ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ

(1) صحيح البخاري، حديث: 1463، 1464. صحيح مسلم، حديث: 2270، 2271. (2) صحيح الجامع، حديث: 5412. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 2189. (3) صحيح ابن خزيمة: 292. (4) صحيح الجامع، حديث: 5511.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى، وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

''رسول اللہ ﷺ نے غلام و آزاد، مرد و عورت اور چھوٹے بڑے مسلمان پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو زکاۃ الفطر (فطرانہ) لازم کیا ہے اور آپ ﷺ نے اس کے متعلق یہ حکم فرمایا کہ لوگوں کے نمازِ عید کے لیے نکلنے سے پہلے پہلے ادا کر دیا جائے۔''[1]

اور آپ ﷺ کا یہ حکم تھا کہ نماز (عید) کے لیے جانے سے قبل یہ صدقہ ادا کر دیا جائے۔[2]

ایک روایت میں ہے کہ:

كَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ.

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صدقہ فطر (فطرانہ) عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے ہی دے دیا کرتے تھے۔''[3]

زکاۃ کے مصارف

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝﴾

''یقیناً اموالِ زکاۃ صرف فقیروں، مسکینوں، عاملین (یعنی زکاۃ جمع کرنے کے امور سرانجام دینے والے افراد کو) اور ان کے لیے جن کی تالیفِ قلب مطلوب ہو اور قیدیوں کو آزاد کروانے اور قرض داروں کی مدد کرنے اور راہ خدا میں اور مسافروں کی خدمت نوازی میں استعمال کرنے کے لیے ہیں (یہ ایک) فریضہ ہے، اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔''[4]

نوٹ: شریعت اسلامیہ نے مصارفِ زکاۃ کا تذکرہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کی نشاندہی کی ہے جو زکاۃ کے حقدار نہیں تاکہ زکاۃ مستحق لوگوں تک پہنچے اور غیر مستحق لوگ اسے استعمال نہ کریں، چنانچہ زکاۃ

① صحيح البخاري، حديث: 1506. صحيح مسلم، حديث: 2280. ② صحيح البخاري، حديث: 1503، 1504. صحيح مسلم، حديث: 2275. ③ صحيح البخاري، حديث: 1511. ④ التوبة 9:60.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذیل میں بیان ہونے والے لوگوں کے لیے جائز نہیں۔

① آل محمد ﷺ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس زکاۃ کی کھجوروں کا ایک ڈھیر لگ گیا اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما (جو کہ ابھی بچے تھے) ان کھجوروں کے ساتھ کھیلنے لگے، ان دونوں میں سے ایک نے ایک کھجور اپنے منہ میں ڈال لی تو آپ ﷺ نے اس کے منہ سے کھجور نکالتے ہوئے فرمایا:

«أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ لَا يَأْكُلُونَ الصَّدَقَةَ»

''کیا تجھے معلوم نہیں کہ آل محمد صدقہ نہیں کھاتے۔''[1]

لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض علاقوں میں لوگ اپنے سید ہونے کی دُہائی دے کر لوگوں سے زکاۃ طلب کرتے ہیں۔

② مالدار شخص اور ③ قوی شخص

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے مالِ زکاۃ میں سے مانگنے لگے۔ آپ ﷺ نے ان کی طرف نگاہ دوڑائی اور ان کی جسمانی حالت کو دیکھ کر فرمایا:

«إِنْ شِئْتُمَا أَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ»

''اگر تم چاہتے ہو تو میں تمھیں دے دیتا ہوں، جبکہ اس میں مال دار اور قوی شخص، جو کمانے کی اہلیت رکھتا ہو، کا حصہ نہیں ہے۔''[2]

④ کافر شخص

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ»

''(زکاۃ کا مال) مسلمان مال داروں سے وصول کیا جائے اور مسلمان غریبوں کو دے دیا جائے۔''[3]

(1) صحيح البخاري، حديث: 1485، 1491، 1472. صحيح مسلم، حديث: 2471، 2478. (2) سنن ابن ماجه، حديث: 2598. (3) صحيح البخاري، حديث: 1395، 1458، 1498.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«انت، ومالك لوالدك، إن أولادكم من أطيب كسبكم، فكلوا من كسب اولادكم»

''تم اور تمھارا مال تمھارے والد کے لیے ہی ہیں، بلاشبہ تمھاری اولاد تمھاری کمائی کا سب سے پاکیزہ حصہ ہے، لہٰذا اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔''[1]

معلوم ہوا کہ والد کو زکاۃ نہیں دی جا سکتی بلکہ ان کی خدمت اولاد پر فرض ہے۔ اور اگر بھول کر یا غیر ارادی طور پر ایسا ہو گیا تو اس کے متعلق سیدنا معن بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اور میرے والد اور دادا خفش بن حبیب نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ ﷺ نے میری منگنی بھی کرائی اور نکاح بھی پڑھایا، میں آپ کی خدمت میں ایک مقدمہ لے کر حاضر ہوا کہ:

وَكَانَ أَبِي يَزِيدُ أَخْرَجَ دَنَانِيرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَقَالَ: وَاللهِ مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ، وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ»

''میرے والد یزید نے خیرات کی کچھ اشرفیاں نکال کر مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھ دیں (تاکہ وہ انھیں تقسیم کر دے) چنانچہ میں گیا اور وہ اشرفیاں اس سے لے کر اپنے گھر چلا آیا۔ (میرے والد کو پتا چلا تو) انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے تجھے دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ بالآخر میں یہ مقدمہ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: یزید! تمھاری جو نیت تھی وہ تمھیں مل گیا (یعنی صدقے کا اجر و ثواب) اور اے معن! جو تم نے لیا ہے وہ تمھارا ہے۔''[2]

نوٹ ①: خاوند اپنی بیوی کو زکاۃ نہیں دے سکتا، لیکن بیوی اپنے خاوند کو زکاۃ دے سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی کو فرمایا تھا کہ:

«زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ»

[1] صحيح الجامع، حديث: 1487. [2] صحيح البخاري، حديث: 1422.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تمھارا خاوند اور تمھارے بچے اس کے زیادہ حق دار ہیں کہ تم ان کو صدقہ دو۔''

نوٹ ②: زکاۃ کا مال پیش کرنے والے کے حق میں خیر و برکت کی دعا کرنا سنت ہے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ النَّبِيُّ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ فُلَانٍ» فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِي أَوْفٰى»

''نبی ﷺ کی یہ عادتِ مبارکہ تھی کہ جب کوئی قوم آپ کے پاس اپنے صدقے کا مال لاتی تو آپ فرماتے: ''اے اللہ! فلاں کی آل اولاد پر رحمت فرما۔'' چنانچہ میرے والد گرامی آپ کے پاس صدقہ لے کر آئے تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! ابواوفٰی کی آل اولاد پر رحمت فرما۔''[1]

اور سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلَا يَصْدُرْ عَنْكُمْ إِلَّا وَهُوَ رَاضٍ»

''جب تمھارے پاس صدقہ وصول کرنے والا آئے تو وہ تمھارے پاس سے خوش ہو کر ہی جانا چاہیے۔''[2]

نوٹ ③: زکاۃ وصول کرنے والے کو اگر زکاۃ دینے والا تحفہ دے تو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اس سے تحفہ قبول کرے۔ جیسا کہ سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَا بَالُ عَامِلٍ أَبْعَثُهُ، فَيَقُولُ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِيَ، أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ فِي بَيْتِ أُمِّهِ، حَتّٰى يَنْظُرَ أَيُهْدٰى إِلَيْهِ أَمْ لَا»

''عامل (زکاۃ وصول کرنے والے) کا کیا معاملہ ہے کہ میں اسے (زکاۃ لینے کے لیے) بھیجتا ہوں تو وہ (آ کر) کہتا ہے: یہ مال تمھارے لیے ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھ گیا؟ تاکہ وہ دیکھتا کہ اسے (گھر بیٹھے ہوئے) کوئی تحفہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں۔''[3]

---

(1) صحيح البخاري، حديث:1462، 1466. (2) صحيح البخاري، حديث: 1497، 4166، 6232، 6359. صحيح مسلم، حديث: 2489. (3) صحيح مسلم، حديث: 2491. (4) صحيح البخاري، حديث: 2597، 6979، 7174، 7197. صحيح مسلم، حديث: 4715.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بلکہ زکاۃ وصول کرنے والے کا محاسبہ کرنا سنت ہے، جیسا کہ سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

استعمل رسول الله ﷺ رجلا من الأسد على صدقات بني سليم يدعى ابن اللتبية فلما جاء حاسبه.

''رسول اللہ ﷺ نے اسد قبیلہ کے ابن لتبیہ نامی ایک شخص کو بنوسلیم کے صدقات پر عامل مقرر کیا، جب وہ آیا تو آپ نے اس کا محاسبہ کیا۔''[1]

[1] صحيح البخاري، حديث: 1500.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

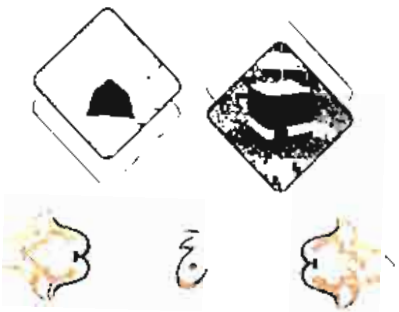

اسلام کا پانچواں رکن

حج کی تعریف

لغت میں حج کے معنی ہیں: ''قصد کرنا اور ارادہ کرنا۔''[1]

یعنی بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ و قصد کرنا۔ حَجَجْتُ فُلَانًا اس وقت کہا جاتا ہے جب کسی کو بتایا جائے کہ میں فلاں کے پاس بار بار آیا گیا یعنی بہت آمد و رفت رکھی۔[2]

اور اصطلاح میں حج کی تعریف یوں کی گئی ہے:

اَلْقَصْدُ اِلٰی بَیْتِ الْحَرَامِ بِأَعْمَالٍ مَخْصُوصَةٍ.

''بیت اللہ کا مخصوص اعمال کی ادائیگی کے لیے ارادہ کرنا (وہ اعمالِ مخصوصہ مناسکِ حج ہیں)۔''[3]

حج کی فرضیت

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾

''اور ان لوگوں پر اللہ ہی کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے جو اس کی طرف راہ (سفر) کی استطاعت رکھتے ہوں۔''[4]

جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ،

[1] فتح الباری: 4/476. [2] تحفة الأحوذی: 3/622. [3] تحفة الأحوذی: 3/622. [4] آل عمران 3:97.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ»

''اسلام کی بنیاد پانچ اعمال پر رکھی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور بلاشبہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔''

امام ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلَى وُجُوبِ الْحَجِّ عَلَى الْمُسْتَطِيعِ فِي الْعُمُرِ مَرَّةً وَاحِدَةً.

''اُمت کا اس پر اجماع ہے کہ جو شخص استطاعت رکھتا ہو اس پر زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا واجب ہے۔''

حج کے فضائل

① گناہوں کا کفارہ اور جنت کا حصول

جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا. وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةَ»

''ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے دوران ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور حجِ مبرور کی جزاء جنت کے سوا کچھ نہیں ہے۔''[1]

② رمضان المبارک میں عمرہ کی فضیلت

جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً. أَوْ. حَجَّةً مَعِي»

① فتح الباري: 4/476. ② صحيح البخاري، حديث: 8. صحيح مسلم، حديث: 113. ③ المغني: 5/6.
④ صحيح البخاري، حديث: 1773. صحيح مسلم، حديث: 1349.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''رمضان المبارک میں عمرہ ادا کرنا (ثواب کے اعتبار سے) حج کے برابر ہوتا ہے۔ یا (فرمایا کہ) میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔''[1]

③ گناہوں سے بالکل پاک صاف ہونے کا ذریعہ

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ»

''جس نے حج کیا اور اس نے نہ بے ہودگی کی اور نہ ہی کوئی گناہ کیا تو وہ اس طرح (گناہوں سے پاک صاف ہو کر) واپس آتا ہے جیسے وہ اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔''[2]

④ مفلسی اور گناہوں کا خاتمہ

جناب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَدِيمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ»

''حج اور عمرے کی پابندی کرو کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جس طرح آگ کی بھٹی لوہے کے میل کچیل کو ختم کر دیتی ہے۔''[3]

⑤ استطاعت ہو تو جلد حج کریں

جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«تَعَجَّلُوا إِلَى الْحَجِّ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَا يَعْرِضُ لَهُ»

''حج کے لیے جلدی کرو کیونکہ بلاشبہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اسے کیا معاملہ درپیش آ جائے۔''[4]

یعنی اگر وہ استطاعت کے باوجود بلاوجہ حج کو مؤخر کرتا رہے تو ممکن ہے کہ بعد میں کوئی ایسا معاملہ

[1] صحيح البخاري، حديث: 1782. صحيح مسلم، حديث: 3027. [2] صحيح البخاري، حديث: 1521. صحيح مسلم، حديث: 3209. [3] صحيح الجامع، حديث: 253. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1185. [4] مسند أحمد: 1337. صحيح الجامع، حديث: 2957.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

درپیش ہو جائے کہ جس کی وجہ سے وہ حج پر جا ہی نہ سکے، اس لیے اگر استطاعت ہو تو جتنا جلدی ہو سکے حج کا فریضہ ادا کر لینا چاہیے۔

حج واجب ہونے کی شرائط

① اسلام

فریضۂ حج کی ادائیگی کے لیے بندے کا مسلمان ہونا ضروری ہے کیونکہ مشرک شخص کو مسجد حرام کے قریب بھی آنے کی اجازت نہیں ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا﴾[1]

''مشرکین تو ناپاک ہی ہیں، سو وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس بھی نہ پھٹکنے پائیں۔''

اور جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَلَا لَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ»

''خبردار! اس سال (یعنی فتح مکہ) کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی برہنہ شخص بیت اللہ کا طواف کرے۔''[2]

② عقل

فریضۂ حج کے عائد ہونے کے لیے ضروری ہے کہ بندہ عقل مند ہو، پاگل نہ ہو کیونکہ پاگل شخص پر احکامِ شریعت لاگو نہیں ہوتے۔ جیسا کہ جناب علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ، عَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَبْلُغَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتَّى يَبْرَأَ»

''تین آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے: بچے سے، حتیٰ کہ وہ بالغ ہو جائے، سوئے ہوئے سے، حتیٰ

① التوبة 9:26. ② صحيح البخاري، حديث: 1622.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ بیدار ہو جائے اور پاگل شخص سے، حتیٰ کہ وہ ٹھیک ہو جائے۔''[1]

''قلم اٹھا لیا گیا ہے'' سے مراد ان لوگوں کے گناہ نہیں لکھے جاتے اور نہ ہی ان پر احکام شریعت عائد ہوتے ہیں۔

③ بلوغت

جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے نبی ﷺ کی طرف اپنا بچہ اٹھایا اور پوچھا: کیا اس کے لیے حج ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ»

''ہاں اور ثواب تمھیں ملے گا۔''[2]

جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَيُّمَا صَبِيٍّ حَجَّ ثُمَّ بَلَغَ الْحِنْثَ فَعَلَيْهِ أَنْ يَحُجَّ حَجَّةً أُخْرَى»

''جو بھی بچہ حج کرے، پھر بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ دوسرا حج کرے۔''[3]

④ مکمل آزادی

جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَيُّمَا عَبْدٍ حَجَّ ثُمَّ أُعْتِقَ فَعَلَيْهِ أَنْ يَحُجَّ حَجَّةً أُخْرَى»

''جو بھی غلام حج کرے، پھر اسے آزاد کر دیا جائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ دوسرا حج کرے۔''[4]

جناب حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ»

''جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے تو وہ حلال ہو جاتا ہے (یعنی وہ احرام کھول سکتا ہے)

[1] سنن أبي داود، حديث: 4402. جامع الترمذي، حديث: 1423. سنن النسائي، حديث: 3432. سنن ابن ماجه، حديث: 2041. [2] صحيح مسلم، حديث: 1336. [3] السنن الكبرى للبيهقي: 8613. صحيح الجامع، حديث: 2729. [4] السنن الكبرى للبيهقي: 9849.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اس پر آئندہ سال حج کرنا لازم ہوگا۔''[1]

(5) استطاعت

حج اسی شخص پر فرض ہوتا ہے جس کے پاس استطاعت ہو، اگر استطاعت نہ ہو تو یہ فریضہ عائد نہیں ہوتا۔ استطاعت سے مراد درج ذیل امور ہیں:

(1) راستے کا پُرامن ہونا

جو لوگ حج کرنا چاہتے ہیں ان کے راستے پُرامن ہوں، ان کو اپنی جان و مال اور عزت کا خطرہ نہ ہو، ورنہ وہ استطاعت نہ رکھنے کے حکم میں ہوں گے۔

② بدن کا صحیح و سالم ہونا

حج پر جانے والا شخص ایسی بیماری میں مبتلا نہ ہو کہ جو مناسکِ حج کی ادائیگی میں رکاوٹ بن سکے، مثلاً اس کی ٹانگیں ناکارہ ہیں یا وہ مریض ہے، یا پھر کسی بڑی بیماری میں مبتلا ہے اور وہ اس بات کی قدرت نہیں رکھتا کہ حج کے اعمال پورے ادا کر سکے۔ اس صورتِ حال میں چونکہ استطاعت والی شرط پوری نہیں ہو رہی، اس لیے اس پر حج فرض نہیں ہوتا۔ لیکن اگر اس کے پاس مال ہے اور وہ خود حج کرنے کی قوت نہیں رکھتا تو کسی کو اپنا نائب بنا سکتا ہے جو اس کی طرف سے حج کرے، جیسا کہ جناب ابورزین العقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا والد بہت بوڑھا شخص ہے، وہ حج اور عمرے کی استطاعت نہیں رکھتا اور نہ ہی وہ سواری پر سوار ہو سکتا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فَحُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ»

''اپنے والد کی طرف سے تم حج اور عمرہ کر لو۔''[2]

لیکن اس نائب کے لیے بھی شرط ہے کہ پہلے اس نے اپنا فرضی حج کیا ہو۔ جیسا کہ جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو شبرمہ نامی آدمی کی طرف سے تلبیہ کہتے سنا (یعنی وہ اس کی طرف سے حج کر رہا تھا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے کہا: میرا بھائی ہے یا کہا

① سنن أبي داود: 1862. صحيح الجامع، حديث: 6521. ② جامع الترمذي، حديث: 2621. صحيح الجامع، حديث: 3127.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کہ میرا قریبی رشتہ دار ہے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا:

«حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ؟»

''کیا تم نے اپنا حج کیا ہے؟''

اس نے جواب دیا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ»

''پہلے اپنا حج کرو، پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔''[1]

③ زادِراہ کا ساتھ ہونا:

اس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ سفر کے تمام اخراجات اور طعام وشراب اور رہائش کا بندوبست کر سکے، جس کی مندرجہ ذیل تفصیل ہے:

❀ اس کے پاس اتنا مال ضرور ہو کہ کسی کا محتاج نہ ہو اور نہ ہی لوگوں سے مانگتا پھرے۔ جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ حج کیا کرتے تھے اور زادِراہ ساتھ نہ رکھتے تھے اور کہتے: ہم اللہ پر توکل کرتے ہیں۔ تو اللہ نے زادِراہ کا حکم نازل فرمایا اور یہ آیت نازل کی:

﴿فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ﴾

''اور زادِراہ لے لیا کرو، یقینا بہترین زادِراہ تقویٰ ہے۔''[2]

❀ اپنے ساتھ زادِراہ لے جانے کے بعد اپنے گھر والوں (یعنی بیوی بچوں کے لیے اور جس کی کفالت اس پر لازم ہے) کے لیے مال ضرور چھوڑ کر جائے جس سے وہ اپنی گزر بسر کر سکیں، نیز اپنے قرض اور تمام حقوق اور جو اس پر کفارے کی صورت میں ہیں یا اگر اس نے اللہ کی راہ میں کوئی نذر مانی ہوئی ہے، وہ سب ادا کر کے جائے۔

❀ جس مال سے حج کر رہا ہے وہ حلال کا مال ہو، حرام کا مال نہ ہو کیونکہ حج کی عدم قبولیت میں سب سے بڑی رکاوٹ حرام کا مال ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کی

[1] سنن أبي داود، حديث: 1811. سنن ابن ماجه، حديث: 2903. [2] البقرة: 197. صحيح البخاري، حديث: 1533. سنن أبي داود، حديث: 173. فتح القدير: 1/363.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثال دیتے ہوئے فرمایا:

«يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ، يَا رَبِّ، يَا رَبِّ، وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَالِكَ؟»

''وہ آدمی لمبا سفر کر کے آیا ہو، اس کے بال پراگندہ ہوں اور جسم ولباس گرد وغبار سے اَٹا پڑا ہو، وہ آسمان کی طرف اپنے ہاتھ پھیلا دے اور اے میرے رب! اے میرے رب! کہتے ہوئے دعا کرنے لگے، جبکہ اس کا کھانا بھی حرام ہو، اس کا پینا بھی حرام ہو، اس کا لباس بھی حرام ہو اور اس نے حرام غذا سے ہی پرورش پائی ہو تو ایسے شخص کی دعا کیسے قبول کی جا سکتی ہے؟''[1]

④ چوتھی بات جو استطاعت میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے پاس اتنا وقت ہو جو حج کے اعمال کو پہنچ سکے، یہ نہ ہو کہ اپنے ملک سے چلے اور حج کے ایام گزر رہے ہوں اور وہ ایام کو پا ہی نہ سکے۔

عورت کی استطاعت کے لیے ایک زائد شرط یہ لگائی جاتی ہے کہ اس کے ساتھ محرم ضروری ہے۔ تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب عورت حج تطوع یعنی نفلی حج کرے تو محرم کا ساتھ ضروری ہے لیکن اگر حج فرض کرتی ہے تو پھر اگرچہ کچھ اختلاف ہے لیکن راجح یہی ہے کہ تب بھی محرم ضروری ہے۔ جیسا کہ جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا:

«لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ»

''کوئی مرد کسی عورت کے بالکل بھی تنہائی اختیار نہ کرے اور نہ ہی کوئی عورت اپنے محرم کے بغیر سفر کرے۔''

یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور بولا: اے اللہ کے رسول! میرا نام تو فلاں غزوے میں لکھا جا چکا ہے، جبکہ میری بیوی نے ایک ضروری کام (حج) کے لیے (سفر پہ) جانا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ»

''جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔''[2]

اس میں بھی دو باتوں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے:

[1] صحيح مسلم، حديث: 1015. [2] صحيح البخاري، حديث: 1862، صحيح مسلم، حديث: 3259.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① یہ عورت اپنے اس محرم کے ساتھ جائے جو اس کے لیے ہمیشہ کے لیے محرم ہے، مثلاً اس کا بیٹا، اس کا بھائی، اس کا چچا اور ماموں، بھتیجے اور بھانجے، سسر اور داماد وغیرہ۔

② عورت کے لیے یہ ضروری ہے کہ اپنے خاوند کی وفات یا طلاق کی عدت نہ گزار رہی ہو، ورنہ اس پر استطاعت کی شرط پوری نہیں ہوگی۔

سفر سے پہلے ضروری امور

حج کے سفر پر جانے سے پہلے درج ذیل امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے:

سفر شروع کرنے سے پہلے نیت کو خالص کریں، پچھلے گناہوں کی معافی مانگیں، اپنے والدین کو راضی کریں اور اپنی وصیت لکھیں کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

«مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَ وَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ»

''کسی مسلمان کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ اپنی کسی چیز میں وصیت کرنا چاہتا ہو پھر دو راتیں گزار دے مگر اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی موجود ہو۔''[1]

اس کے بعد حج اور عمرے کے احکام کو سمجھیں، سفر شروع کرنے سے پہلے استخارہ کریں کہ کن ساتھیوں کے ساتھ جاؤں اور کس وقت اور کس دن کو جاؤں۔ سفر ان ساتھیوں کے ساتھ کریں جو نیکی اور تقویٰ سے متصف ہوں اور سفر کے لیے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

''اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور اللہ کی مدد کے بغیر نہ کسی چیز سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی کچھ کرنے کی۔''[2]

اور سواری پر بیٹھتے وقت سفر کی یہ دعا پڑھیں:

[1] صحيح البخاري، حديث: 2838. صحيح مسلم، حديث: 1827. [2] سنن أبي داود، حديث: 5095. جامع الترمذي، حديث: 3426.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ. اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَاتَرْضٰى. اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ. اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ.

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کر دیا، حالانکہ ہم اسے قابو میں لانے والے نہ تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں اور اس عمل کا جسے تو پسند کرے۔ اے اللہ! ہمارا یہ سفر ہم پہ آسان فرما دے اور اس کی دُوری ہم سے لپیٹ لے (یعنی مسافت کو مختصر کر دے)۔ اے اللہ! تو ہی سفر میں ساتھی اور گھر والوں میں نائب ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی مشقت سے، تکلیف پہنچانے والے منظر سے اور مال اور اہل میں بری واپسی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''[1]

سفر میں ہر قسم کی برائی سے اجتناب کریں اور خصوصاً نگاہیں جھکا کر رکھیں، یعنی آنکھ کے گناہ سے بچیں کیونکہ ہر بڑے گناہ کے دو ہی بڑے اسباب ہیں: زبان کا چٹخارہ اور آنکھ کا نظارہ۔

مرد کا احرام

احرام سے پہلے غسل کریں، خواہ عمرہ کا ارادہ ہو یا حج کا ارادہ ہو۔ خواہ عورت حائضہ ہو یا نفاس والی ہو، پھر مرد بغیر سلے دو کپڑے، ایک چادر اور ایک تہہ بند پہنے اور جوتا وہ پہنے جو ٹخنوں کو نہ ڈھانپے اور نہ ہی پگڑی یا ٹوپی پہنے جس سے سر ڈھک جائے۔ مرد کے احرام کے سلسلے میں نبی کریم ﷺ کے درج ذیل ارشاداتِ گرامی ملاحظہ کریں:

❀ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

① صحیح مسلم، حدیث: 1344.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«وَلْيَحْرِمْ أَحَدُكُمْ فِي إِزَارٍ وَرِدَاءٍ وَنَعْلَيْنِ»

''تم میں سے کوئی شخص احرام باندھے تو تہہ بند، چادر اور جوتے پہن لے۔''

❀ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! محرم شخص کو کیسے کپڑے پہننے چاہئیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ، إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرْسُ»

''(احرام میں) قمیضیں، پگڑیاں، شلواریں، لمبی ٹوپیاں اور موزے نہ پہنو، سوائے اس صورت کے کہ کسی کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے اور انھیں ٹخنوں سے نیچے سے کاٹ لے اور نہ وہ کپڑے پہنو جنھیں زعفران اور ورس سے رنگا گیا ہو۔''[1]

❀ جناب جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ»

''جس کو تہہ بند نہ ملے اس کو چاہیے کہ شلوار پہن لے اور جس کو جوتے نہ ملیں اس کو چاہیے کہ موزے پہن لے۔''[2]

عورت کا احرام

عورت کے لیے وہ مشروع لباس احرام ہے جو وہ عموماً پہنتی ہے لیکن اپنے چہرے پر نقاب نہ باندھے اور نہ ہی لثام (وہ کپڑا جو ناک اور اس کے اردگرد لپیٹا جاتا ہے) اور نہ منديل (رومال یا تولیہ) اور نہ ہاتھوں میں دستانے پہنے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ»

[1] مسند أحمد، حديث: 4899. صحيح ابن خزيمة: 2601. [2] صحيح البخاري، حديث: 5803. صحيح مسلم، حديث: 1103. [1] صحيح البخاري، حديث: 5804. صحيح مسلم، حديث: 1109.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''احرام والی عورت نقاب نہ کرے اور نہ ہی دستانے پہنے۔''[1]

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

الْمُحْرِمَةُ تَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ مَا شَاءَتْ، إِلَّا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ، وَلَا تَتَبَرْقَعْ وَلَا تَلَثَّمْ وَتُسْدِلُ الثَّوْبَ عَلَى وَجْهِهَا إِنْ شَاءَتْ.

''احرام والی عورت جو کپڑے چاہے پہن لے، سوائے اس کپڑے کے جس کو ورس یا زعفران لگا ہو، نہ ہی برقع پہنے اور نہ نقاب کرے اور اگر چاہے تو کپڑا اپنے چہرے پر لٹکا سکتی ہے۔''[2]

اصل میں نقاب کو نقاب اس لیے کہتے ہیں کیونکہ اس سے عورت کا رنگ چھپایا جاتا ہے، البتہ عورت کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ سر پر خمار یا جلباب لٹکائے جس سے چہرہ ڈھک جائے۔ جلباب ایسی موٹی چادر یا عبا کو کہتے ہیں جو عورت کو سر سے لے کر قدموں تک تمام بدن اور اس کے کپڑوں اور زینت کو چھپا دیتی ہے۔

فاطمہ بنت منذر بیان کرتی ہیں کہ:

كُنَّا نُخَمِّرُ وُجُوهَنَا وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ مَعَ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ.

''ہم سیدہ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا کے ساتھ احرام کی حالت میں ہوتی تھیں تو ہم اپنے چہروں پر خمار ڈال لیا کرتی تھیں۔''[3]

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّونَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُحْرِمَاتٌ، فَإِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ إِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلَى وَجْهِهَا فَإِذَا جَاوَزُونَا كَشَفْنَاهُ.

''ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام میں ہوتی تھیں اور قافلے والے ہمارے سامنے سے گزرتے تو ہم اپنے پردے کی چادر کو سر سے چہرے پر لٹکا لیتیں۔ جب وہ گزر جاتے تو چہرہ کھول لیتی تھیں۔''[4]

بسا اوقات چہرے پر کپڑا نہ لگانے کے لیے عورتیں اس طرح کرتی ہیں کہ ہیٹ پہن لیتی ہیں، جس کی

---

① صحيح ابن خزيمة: 2600. المعجم الأوسط للطبراني: 6420. السنن الكبرى للبيهقي: 9044.
② السنن الكبرى للبيهقي: 9050. إرواء الغليل: 212/4. ③ إرواء الغليل: 212/4. الموطأ: 740. ④ سنن أبي داود، حديث: 1833. سنن ابن ماجه، حديث: 2935.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی شرعی دلیل نہیں ہے اور وہ چہرے پر کپڑا لگنے کو عیب سمجھتی ہیں حالانکہ چہرے پر کپڑا لگنا کوئی عیب نہیں ہے۔ عورتوں کو صرف اپنے پردے کی حفاظت کرنی چاہیے اور اپنی زینت کا اظہار نہیں کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ﴾

''سوائے اپنے خاوند اور محرم کے اور کسی کے سامنے اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔''[1]

لہٰذا خواتین کو چاہیے کہ اپنی چادروں سے اپنے چہروں کو ڈھانپے رکھیں۔ اس کے علاوہ آپ تیل اور کوئی خوشبو استعمال کر سکتے ہیں لیکن یہ کام احرام کی نیت سے پہلے ہوگا اور احرام کی نیت کے بعد جائز نہیں۔

حج کے ارکان و واجبات

حج کے ارکان مندرجہ ذیل ہیں:

① احرام

احرام دراصل حج میں داخل ہونے کی دل سے نیت کرنا ہے۔ جب یہ نیت کرلیں تو پھر مندرجہ ذیل چیزیں کرنا ممنوع ہے:

① بال اور ناخن کاٹنا۔

② سلے کپڑے پہننا۔ (مردوں کے لیے)

③ سر ڈھانپنا۔ (مردوں کے لیے)

④ دستانے اور نقاب پہننا عورت کے لیے ممنوع ہے۔

⑤ کسی قسم کی خوشبو بدن، کپڑوں اور نہانے کے پانی میں استعمال کرنا۔

⑥ بیوی سے مباشرت اور بوس و کنار، چھونا اور شہوت کی نظر سے دیکھنا۔

⑦ نکاح کرنا یا کروانا، منگنی کرنا یا کروانا۔

[1] النور 31:24.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑧ خشکی کا شکار ممنوع ہے، اگر کرلیا تو اسی جانور کی مثل صدقہ دینا پڑے گا۔

⑨ بیوی سے جماع کرنا اس کی دو صورتیں ہیں۔ اگر تو کنکریاں مارنے اور قربانی کرنے سے پہلے جماع کر بیٹھا ہے تو اس پر مندرجہ ذیل چیزیں لاگو ہوتی ہیں:

(1) اس کا حج باطل ہے۔

(2) وہ گنہگار ہے۔

③ حج کے بقیہ کام پورے کرے گا۔

④ اگلے سال اس حج کی قضاء دے گا۔

⑤ ایک اونٹ یا گائے حرم کی حدود میں ذبح کر کے فقراء مکہ میں تقسیم کرے گا۔

لیکن اگر اس نے بیوی سے جماع کنکریاں مارنے اور قربانی کرنے کے بعد اور طواف افاضہ (یعنی طواف حج جس کو طواف زیارت بھی کہتے ہیں) سے پہلے کیا تو پھر اس کی تین صورتیں ہیں:

① اگر اس نے مجبور ہو کر جان بوجھ کر جماع کیا تو اس کو فدیہ میں بکری دینا پڑے گی اور صرف یہی نہیں بلکہ پھر وہ حرم سے باہر حل میں جائے گا اور احرام کے کپڑے پہنے اور پھر طواف حج کرے۔

② اگر اس نے جان بوجھ کر کیا لیکن مجبور نہیں تھا تو وہ گنہگار ہوگا اور اسے فدیہ میں بکری دینا پڑے گی۔

③ اگر اس نے بھول کر یا جہالت کی بناء پر (یا پھر اس کو مجبور کیا گیا ہے) جماع کرلیا ہے تو پھر اس پر کوئی فدیہ نہیں وہ اللہ سے توبہ واستغفار کرے۔

چنانچہ ممنوعات میں سے پہلی پانچوں صورتوں میں سے اگر کسی صورت کا ارتکاب ہوجائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ یا تو وہ تین روزے رکھے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یا پھر دم دے۔

لیکن اگر جان بوجھ کر نہیں بلکہ بھول کر یا جہالت کی بناء پر کیا ہے تو پھر کوئی کفارہ نہیں بلکہ استغفار کرے اور توبہ کرے۔

چھٹی صورت میں اگر انزال نہیں ہوا تو پھر اس پر توبہ واستغفار ہے لیکن اگر ہوگیا تو پھر اس کا کفارہ جماع کی شق میں آپ نے پڑھ لیا۔

① سنن أبي داود، حدیث: 853.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتویں صورت میں نکاح اور منگنی نہیں ہوگی اور نکاح باطل ہوگا اور وہ گنہگار ہوگا، اس لیے اس کو توبہ و استغفار کرنا ہے۔

② وقوفِ عرفہ

یعنی میدان عرفات میں ٹھہرنا۔

③ طواف حج

بیت اللہ کے گرد سات چکر لگانا (جس کو طوافِ زیارت یا افاضہ بھی کہتے ہیں۔)

④ سعی صفا و مروہ

صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگانا۔

ان چاروں چیزوں سے اگر کوئی ایک بھی بھول کر یا جان بوجھ کر چھوڑے تو اس کا حج باطل ہو جائے گا۔

حج کے واجبات

① میقات سے احرام باندھنا

بسا اوقت پاک و ہند وغیرہ سے لوگ آتے ہیں تو مقررہ میقات سے احرام نہیں باندھتے بلکہ جدہ سے احرام باندھتے ہیں۔ حالانکہ یہ واجب انھوں نے چھوڑا ہے جس کا فدیہ بکری ذبح کر کے فقراء مکہ پر تقسیم کرنا ان پر ضروری ہے۔

② وقوفِ عرفہ

عرفات کے میدان میں سورج کے غروب ہونے تک ٹھہرنا ہے۔

③ قربانی کی رات مزدلفہ میں گزارنا

یعنی عرفات کے دن مغرب کے بعد مزدلفہ میں صبح تک رہنا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ رمی جمار

دس تاریخ کو صرف بڑے شیطان کو اللہ اکبر کہہ کر سات کنکریاں مارنا اور گیارہ، بارہ اور تیرہ کو بالترتیب چھوٹے اور درمیانے اور پھر بڑے شیطان کو سات سات ایک ایک کر کے کنکریاں مارنا۔

⑤ حلق یا قصر

سر کے بال کٹوانا یا پھر منڈوانا۔

⑥ ایام تشریق

گیارہویں، بارہویں اور اگر چاہے تو تیرہویں رات کو منیٰ میں سونا۔

⑦ طوافِ وداع

ان ساتوں میں سے اگر کوئی چیز چھوٹ گئی تو وہ دم دے گا جو حرم کی حدود میں ذبح کر کے فقراء مکہ پر تقسیم کیا جائے گا۔ حاجی خود اس میں سے نہیں کھائے گا۔

حج کا عملی طریقہ

نیت کا بیان

جو شخص حجِ افراد کی نیت کرے گا تو وہ میقات سے سواری پر بیٹھ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے نیت کرنے کے بعد تلبیہ کے یہ لفظ کہے گا:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ حَجَّةً يا لَبَّيْكَ حَجًا

اور جو شخص حج تمتع کا ارادہ رکھتا ہے وہ تلبیہ یوں کہے گا:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ بِعُمْرَةٍ وَ حَجَّةٍ یا پھر لَبَّيْكَ حَجًا وَ عُمْرَةً

اگر حرم تک پہنچنے میں کسی قسم کی رکاوٹ کا شبہ ہو کہ شاید وہ حج کے احکام کو نہ پورا کر سکے گا بلکہ راستے میں کوئی مسئلہ بن سکتا ہے تو پھر اسے نیت کرتے وقت یہ کہنا چاہیے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُمَّ إِنْ حَبَسَنِي حَابِسٌ فَمَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي.

''اے اللہ! جہاں تو نے مجھے روک دیا میں وہیں احرام کھول دوں گا۔''[1]

اس کے بعد اگر واقعتاً مکہ نہ پہنچ سکے تو پھر راستے میں ہی احرام کھول دے اور اس پر کوئی دَم (فدیہ و کفارہ) وغیرہ نہیں ہوگا۔

تلبیہ کا بیان

پھر تلبیہ پڑھنا شروع کریں، جس کے الفاظ یہ ہیں:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ.

''میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، یقیناً تمام تعریفات، نعمتیں اور بادشاہت تیرے ہی لیے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔''

عورتوں کو بھی اونچی آواز میں تلبیہ پڑھنا چاہیے لیکن شرط یہ ہے کہ فتنے کا ڈر نہ ہو، جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اونچی آواز سے تلبیہ کہتی تھیں، حتیٰ کہ آدمی سنتے تھے۔[2]

مکہ میں داخل ہونے کے احکام

- مکہ میں پہنچنے پر جس کو میسر آئے وہ مکہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرے کیونکہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ پہنچ کر غسل کیا تھا۔[3]
- آپ جونہی حرم پہنچیں تو تلبیہ کہنا بند کر دیں، پھر بہتر تو یہ ہے کہ باب المعلاۃ کی طرف سے جائیں اور باب بنی شیبہ سے بیت اللہ میں داخل ہوں، اس لیے کہ یہ حجرِ اسود کے سب سے قریب ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرف سے داخل ہوئے تھے۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے بلکہ آپ کسی بھی دروازے سے داخل ہو سکتے ہیں۔

[1] صحيح البخاري، حديث: 5089. صحيح مسلم، حديث: 1207. [2] صحيح البخاري، حديث: 1549. صحيح مسلم، حديث: 2803. [3] صحيح البخاري، حديث: 1550. [4] صحيح البخاري، حديث: 1573.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ بیت اللہ میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر رکھیں۔

❀ داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں:

أعوذ بالله العظيم وبوجهه الكريم وسلطانه القديم من الشيطان الرجيم، بسم الله والصلاة والسلام على رسول الله، اللهم افتح لي أبواب رحمتك.

''میں عظمت والے اللہ، اس کے کریم چہرے اور قدیم سلطنت کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ اللہ کے نام کے ساتھ، درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر۔ اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''[1]

❀ کعبہ کو دیکھتے وقت آپ یہ دعا پڑھ سکتے ہیں:

اللهم أنت السلام ومنك السلام فحينا ربنا بالسلام.

''اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی (کی امید) ہے، لہٰذا اے ہمارے پروردگار! ہمیں سلامتی سے ہی زندہ رکھ۔''[2]

طواف کا طریقہ

❀ طواف سے پہلے اضطباع کریں، یعنی اوپر والی چادر کو دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر دوسرے کندھے پر ڈال لیں، کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔[3]

❀ حجرِ اسود کی طرف جائیں اور اس کا بوسہ لیں لیکن اگر بوسہ لینا ممکن نہ ہو تو ہاتھ لگا لیں۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر اللہ أکبر کہہ کر ہاتھ سے اشارہ کریں (لیکن اشارہ کر کے ہاتھ کو چومنا نہیں) اور یہ کام ہر چکر میں کریں اور رش نہ لگائیں اور نہ ہی کسی کو تکلیف دیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا:

إنَّكَ رَجُلٌ قَوِيٌّ فَلَا تُؤْذِ الضَّعِيفَ وَإِذَا أَرَدتَّ اسْتِلَامَ الْحَجَرِ فَإِنْ خَلَا لَكَ فَاسْتَلِمْهُ وَإِلَّا فَاسْتَقْبِلْهُ وَكَبِّرْ.

---

[1] سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 2478. [2] صحيح الجامع، حديث: 4715. [3] السنن الكبرى للبيهقي: 9213. [4] جامع الترمذي، حديث: 859. سنن أبي داود، حديث: 1880.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے عمر! تم قوی آدمی ہو، لہٰذا کمزور کو تکلیف نہ دینا اور جب تم حجر اسود کا استلام کرنا چاہو تو اگر وہ تمھارے لیے خالی ہو تو بوسہ لے لو، ورنہ اس کے سامنے آ کر تکبیر کہو اور گزر جاؤ۔''[1]

❀ طواف میں طہارت ضروری ہے کیونکہ یہ اور نماز ایک جیسی چیز ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ نماز میں کلام جائز نہیں اس میں جائز ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

«اَلطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ، إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ، فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ إِلَّا بِخَيْرٍ»

''بیت اللہ کے گرد طواف کرنا نماز ہی کے مثل ہے، فرق صرف یہ ہے کہ اس میں (یعنی طواف میں) تم بات چیت کر لیتے ہو، البتہ جو شخص گفتگو کرے وہ بھلائی کی ہی بات کرے۔''[2]

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

أَنَّهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ.

''آپ ﷺ جب (مکہ) تشریف لائے تو سب سے پہلا کام وضو کیا، پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔''[3]

❀ پھر پہلے تین چکروں میں رمل کریں، یعنی آہستہ آہستہ پہلوانوں کی طرح چلیں اور باقی چار چکروں میں رمل نہیں کرنا بلکہ آرام سے چلنا ہے، جیسا کہ عام چلتے ہیں۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِ، فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا.

''رسول اللہ ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دیا، پھر (طواف کے لیے) اپنی دائیں جانب چل پڑے، پھر تین چکر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے تیزی سے اور چار چکر عام رفتار سے لگائے۔''[4]

❀ ان سات چکروں میں جو مرضی دعا پڑھیں لیکن رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ.

[1] مسند أحمد، حديث: 19. عون المعبود: 5/235. [2] جامع الترمذي، حديث: 960. صحيح الجامع، حديث: 3955. [3] صحيح البخاري، حديث: 1641. [4] صحيح مسلم، حديث: 1218.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔''[1]

- ہر چکر میں جب رکن یمانی پر پہنچیں تو اس کو ہاتھ لگائیں لیکن اگر ہاتھ سے اس کو چھو نہیں سکتے تو پھر اشارہ نہیں کرنا۔ ان سات چکروں کے بعد ملتزم یعنی حجرِ اسود اور دروازے کے درمیان کھڑے ہوں اور وہاں اپنا سینہ، چہرہ، ہتھیلیاں اور کہنیاں رکھ سکتے ہیں اور دعائیں کر سکتے ہیں۔ نبی ﷺ سے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ عمل ثابت ہے۔
- پھر آبِ زم زم کی طرف آئیں، اس کو پئیں اور اپنے سر پر بھی ڈالیں، پھر یہ کام کر کے اگر ممکن ہو سکے تو حجرِ اسود کا بوسہ لیں۔[2]

سعی کا بیان

صفا کے قریب جا کر یہ پڑھیں:

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ. أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ.

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں، میں وہیں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا۔''[3]

اس کے بعد صفا پر چڑھ جائیں، حتیٰ کہ آپ کو کعبہ دکھائی دینے لگے۔[4]

چونکہ آج کل ستون ہیں، اس لیے صفا سے دیکھنے میں دقت ہوتی ہے لیکن دیکھنے کی کوشش کریں، اگر نظر آ جائے تو بہتر ہے ورنہ کوئی حرج نہیں۔

پھر کعبہ کی طرف منہ کر کے تین مرتبہ اَللهُ أَكْبَرُ کہیں اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت اور اسی

[1] سنن أبي داود، حديث: 1889. [2] سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 2138. [3] سنن أبي داود، حديث: 1902. [4] صحيح مسلم، حديث: 1218. [5] سنن أبي داود، حديث: 1905.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اس نے (مخالف) گروہوں کو اکیلے ہی شکست دی۔''[1]

ان تین مرتبہ دعاؤں کے درمیان میں اور بھی جو چاہیں دعائیں کریں، پھر صفا سے اُتریں اور مروہ کی طرف چلیں اور سکون سے جو جی چاہے دعائیں کریں لیکن اگر یہ دعا پڑھ لیں تو یہ سُنت سے ثابت ہے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ.

''اے میرے رب! (مجھ کو) بخش دے اور (مجھ پر) رحم فرما، بے شک تو ہی سب سے بڑھ کر عزت واکرام والا ہے۔''[2]

حلق اور قصر

اس کے بعد سر کو منڈوائیں۔ اگرچہ حلق (استرے وغیرہ سے بال بالکل صاف کرنا) افضل ہے لیکن جس نے حج کرنا ہے اس کے لیے بہتر ہے کہ افضلیت حج میں حاصل کرے اور یہاں بال کٹوائے اور جس نے صرف عمرہ کرنا ہے تو وہ حلق کروائے، اس کے لیے یہی افضل ہے، اگرچہ قصر، یعنی بال کٹوانا بھی جائز ہے۔

جس نے حجِ تمتع کا ارادہ کیا تھا تو بلاشبہ اس نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا تھا، وہ بال کٹوا کر احرام کھول دے اور آٹھ ذوالحجہ تک تمتع کرے یعنی فائدہ حاصل کرے اور جس نے حج قِران کا احرام باندھا تھا وہ احرام نہیں کھولے گا، حتیٰ کہ دس ذوالحجہ کو کنکریاں مار لے اور جس نے حج مفرد یا حجِ افراد کا احرام باندھا تھا وہ ابھی احرام نہیں کھولے گا۔

آٹھ ذوالحجہ کا دن

اس کو یوم الترویہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس دن تمام حاجی جو حجِ تمتع کرنے والے ہوں جہاں بھی مکہ میں ٹھہرے ہیں وہاں سے احرام باندھ کر دل سے نیت کر کے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ بِحَجَّةٍ کے الفاظ ادا کریں۔ حج افراد اور قران والے تو پہلے ہی احرام میں ہیں۔ انھوں نے احرام کھولا ہی نہیں تھا اور نیت بھی انھوں نے

[1] صحیح مسلم، حدیث: 1218. [2] مصنف ابن أبي شيبة: 68/4. السنن الكبرىٰ للبيهقي: 95/5. یہ روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً صحیح منقول ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میقات سے ہی کی تھی اس لیے وہ بھی منیٰ کی طرف جائیں (مسجد تنعیم جانے کی ضرورت نہیں) وہاں جا کر ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نمازیں بغیر جمع کیے اپنے اپنے وقت میں قصر یعنی دو دو رکعتیں پڑھنی ہیں جبکہ مغرب کی تین رکعتیں ہی پڑھیں گے۔ اسی طرح وتر اور صبح کی دو سنتیں بھی پڑھیں گے کیونکہ نبی ﷺ نے ان دونوں کو نہ سفر میں چھوڑا ہے اور نہ ہی حضر میں چھوڑا ہے۔

ہشام بن عروۃ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ:

أن رسولَ اللهِ - صَلَّى الصلاةَ الرُّباعيَّةَ بمنى ركْعَتَيْنِ وأنَّ أبا بَكْرٍ صَلَّاهَا بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وأنَّ عمرَ بْنَ الخطابِ صلاها بمنى ركعتين وأنَّ عثمانَ صلاها بمنى رَكْعَتَيْنِ.

''رسول اللہ ﷺ نے چار رکعتوں والی نماز کی منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی دو رکعتیں پڑھیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی دو رکعتیں پڑھیں اور عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی دو رکعتیں پڑھیں۔''[1]

نو ذوالحجہ (عرفات کا دن)

نویں تاریخ کو سورج طلوع ہو جانے کے بعد ہر شخص میدان عرفات کی طرف جائے گا اور عرفات میں ٹھہرنے کا وقت زوال شمس سے لے کر دسویں تاریخ کو فجر طلوع ہونے تک ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«اَلْحَجُّ عَرَفَةُ، فَمَنْ أَدْرَكَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ مِنْ لَيْلَةِ جَمْعٍ، فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ»

''حج وقوفِ عرفہ کا نام ہے، جو شخص مزدلفہ میں گزاری جانے والی رات کی صبح طلوع ہونے سے پہلے عرفات (سے ہو کر مزدلفہ) آ جائے، اس کا حج پورا ہو گیا۔''[2]

یہاں پر حاجی ظہر کے وقت ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ ظہر و عصر کی دو رکعتیں جمع کر کے (ظہر

[1] الموطأ: 1/402. [2] سنن أبي داود، حديث: 1949. سنن النسائي: 3016.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے وقت ہی) پڑھے گا لیکن ہر نماز کے لیے تکبیر الگ ہوگی، پھر سورج غروب ہونے تک وہ اللہ کا ذکر، قرآن کی تلاوت اور گڑگڑا کر دعائیں مانگنے میں مشغول رہے (دعا میں قبلہ کی طرف منہ کرنا ہے، نہ کہ جبل رحمت کی طرف) وادی عرنہ عرفات میں داخل نہیں، یہاں ٹھہرنا اور جبل رحمت پر چڑھنا مستحب نہیں، اس لیے عرفات کی حدود میں رہنا چاہیے)۔ اس دن کی دعا کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: افضل دعا جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام نے یوم عرفہ میں کی، وہ یہ ہے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور سب تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھتا ہے۔''[1]

نوٹ: عرفات کے دن حاجی روزہ نہیں رکھ سکتا۔''

- اس کے بعد جونہی سورج غروب ہو، آپ نے مزدلفہ کی طرف جانا ہے اور وہاں پہنچ کر مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے (عشاء کے وقت) تین مغرب کی اور دو عشاء کی رکعتیں پڑھنی ہیں۔[2]
- یہاں بھی عرفات کی طرح ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ (یعنی ہر نماز کی تکبیر الگ ہوگی) پڑھیں اور وتر پڑھ کر سو جائیں اور باتوں میں وقت ضائع نہ کریں۔ اس وقت میں ذکر بھی نہیں کرنا تو باتیں کہاں جائز ہوں گی؟ کیونکہ نبی ﷺ فوراً سو گئے تھے۔
- ساری رات مزدلفہ میں گزار کر صبح کی نماز بھی مزدلفہ میں ادا کریں اور پھر خوب ذکر و اذکار اور دعا کیجیے۔ یاد رہے کہ مشعرِ حرام کے نزدیک ٹھہرنا مستحب ہے اور فجر کے بعد خوب سفیدی ہو جائے تو پھر منیٰ جانا ہے لیکن عورتیں بچے اور کمزور و عمر رسیدہ اشخاص رات کو چاند کے غروب ہو جانے کے بعد مزدلفہ سے منیٰ کو جا سکتے ہیں کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا اندھیرے میں ہی منیٰ آ گئیں اور کہنے لگیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ بھی ایسا کرتی تھیں، یعنی رات کو ہی منیٰ آ جاتیں۔[3]

[1] جامع الترمذي، حديث: 3585. مصنف عبد الرزاق: 8125. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1503. [2] صحيح البخاري، حديث: 1661. [3] صحيح البخاري، حديث: 1672. [4] صحيح البخاري، حديث: 1679.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے اہل اور بچوں کو مزدلفہ سے رات کو ہی لے کر چلتے اور صبح کی نماز منیٰ پڑھتے اور لوگوں کے آنے سے پہلے کنکریاں مار لیتے۔[1]

اگر با آسانی راستے میں سات کنکریاں مل جائیں تو اُٹھا لیں۔ کنکریاں نہ زیادہ موٹی ہوں اور نہ ہی چھوٹی ہوں بلکہ فوق الحمص یعنی چنے کے دانے سے کچھ بڑی ہو۔[2]

لیکن بعض لوگوں کا خیال ہے کہ صبح کی نماز سے پہلے کنکریاں لینا ہے اور یہ شریعت ہے۔ یہ غلط بات ہے اور اس کی کوئی دلیل نہیں۔ نبی ﷺ جب مشعر الحرام سے منیٰ کو جا رہے تھے تو اس وقت حکم دیا کہ کنکریاں اٹھاؤ لیکن اگر راستے یا پھر مزدلفہ سے ہی اٹھا لیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔ ان کنکریوں کو دھونا نہیں کیونکہ یہ کام نہ نبی کریم ﷺ نے کیا ہے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے، اس لیے اپنے اوپر مشقت نہ کریں اور نہ ہی اس بدعت کا ارتکاب کریں۔

دس ذوالحجہ کا دن

مزدلفہ میں رات گزارنے کے بعد جب خوب سفیدی ہو جائے تو سورج طلوع ہونے سے قبل منیٰ کو جانا ہے۔ وہاں جا کر یہ چار کام کرنے ہیں:

① بڑے جمرے کو سات کنکریاں ایک ایک کر کے "اللہ اکبر" کہہ کر مارنا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ وادی کے پیٹ سے ماریں یعنی کعبے کو اپنے بائیں طرف کر کے اور منیٰ کو دائیں طرف کر کے لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو سکے تو جدھر سے مرضی ماریں ٹھیک ہے۔[3]

پہلا کام افضل ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ایسے ہی کیا تھا۔[4]

② قربانی کرنی ہے۔ یہ اس کے لیے ہے جو حج قران یا تمتع کر رہا ہے۔ حج افراد والے پر قربانی نہیں۔

③ سر منڈوانا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے سر منڈوانے والے کے لیے تین مرتبہ رحمت کی دعا مانگی اور بال کٹوانے والے کے لیے ایک مرتبہ۔ جیسا کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«رَحِمَ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ»

① صحيح البخاري، حديث: 1676. ② مناسك الحج و العمرة، ص: 31. ③ جامع الترمذي، حديث: 901. ④ سنن أبي داود، حديث: 1902.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم فرمائے۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اور بال چھوٹے کرانے والوں پر؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«رحم الله المحلقين»

''اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم فرمائے۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اور بال چھوٹے کرانے والوں پر؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«رَحِمَ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ»

''اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم فرمائے۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے (پھر) عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بال چھوٹے کرانے والوں پر؟ تب آپ ﷺ نے فرمایا:

«وَالْمُقَصِّرِينَ»

''بال چھوٹے کرانے والوں پر بھی (اللہ رحم فرمائے)۔''[1]

بعض لوگ معمولی سے بال کٹوا لیتے ہیں، آگے سے یا پیچھے سے، پورے سر کے نہیں کٹواتے، اس کو قزع کہتے ہیں۔ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔[2]

بہتر ہے کہ سر کے سارے بالوں کو کٹوائیں یا منڈوائیں۔

① طوافِ زیارت (جس کو طوافِ افاضہ بھی کہتے ہیں) کرنا ہے اور حج تمتع والے کو سعی بھی، حج قران والے اور حجِ افراد والے نے اگر پہلے سعی کی ہے تو آج نہیں کرنی لیکن اگر پہلے نہیں کی تو وہ بھی آج سعی کرے گا (یاد رہے کہ مکہ کا رہائشی حاجی جو ہے وہ قربانی سے مستثنیٰ ہے) اور طوافِ زیارت اگر میسر نہیں آسکا تو اس کو مؤخر بھی کیا جاسکتا ہے اور طواف وداع کے ساتھ کرلیا جائے۔ یہ اس لیے کہ بھیڑ اور اژدہام کی وجہ سے بسا اوقات انسان متأخر ہو جاتا ہے۔ مذکورہ چار کام اسی ترتیب سے کرنے ہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے یوں ہی کیا۔ لیکن اگر ان چاروں کاموں میں تقدیم و تاخیر ہو جائے تو اس پر کوئی دم (فدیہ) نہیں۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

[1] صحيح البخاري، حديث: 1727. صحيح مسلم، حديث: 1301. [2] صحيح البخاري، حديث: 5920.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ»، ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ»، قَالَ: وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ: إِنِّي أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ»، قَالَ: فَمَا رَأَيْتُهُ يَوْمَئِذٍ سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ: «افْعَلْ وَلَا حَرَجَ».

''آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے رمی کرنے سے پہلے ہی سر منڈوا لیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رمی کر لو، کوئی حرج نہیں، پھر آپ کے پاس دوسرا آدمی آیا اور اس نے کہا: میں نے رمی کرنے سے پہلے ہی (قربانی کا جانور) ذبح کر لیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رمی کر لو، کوئی حرج نہیں، پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے کہا: میں رمی کرنے سے پہلے ہی منیٰ کو لوٹ گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رمی کر لو، کوئی حرج نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس دن آپ کو دیکھا کہ آپ سے جس بھی چیز کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے یہی فرمایا کہ اب کر لو، کوئی حرج نہیں۔''[1]

واضح رہے کہ عورت اپنے بال اُنگلی کے پورے جتنے کٹوائے گی۔[2]
مرد کی طرح حلق نہیں کروائے گی۔[2]

نوٹ: ① کنکریاں مارتے وقت کسی کو اذیت نہ پہنچائیں اور نہ ہی حد سے تجاوز کریں کیونکہ بعض حضرات بڑی بڑی کنکریاں پکڑتے ہیں اور اس زور سے مارتے ہیں کہ وہ دوسرے شخص کی آنکھ کو ضائع کرنے کے لیے کافی ہوتی ہیں یا پھر جوتے مارتے ہیں کہ شیطان ہے، حالانکہ وہ شیطان نہیں۔ یہ تو اللہ کا حکم سمجھ کر مارنا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھلایا، اسی طرح سات کنکریاں اکٹھی لفافے میں بند کر کے ایک مرتبہ مارنا بھی صحیح نہیں۔ ایک ایک کر کے ماریں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ایک ایک کر کے ہی ماری تھیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی۔

① صحيح البخاري، حديث: 1736. صحيح مسلم، حديث: 1306. ② مناسك الحج و العمرة، ص: 36.
① جامع الترمذي، حديث: 914، 915. سنن النسائي: 5049.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② کسی بچے، عورت اور عمر رسیدہ کی طرف سے نائب بن کر کنکریاں مارنا صحیح ہے۔ جو شخص کسی بچے، عورت یا کسی بوڑھے شخص کی طرف سے کنکریاں مارنا چاہے تو وہ پہلے اپنی کنکریاں مارے گا، پھر اسی جگہ اس شخص کی طرف سے مارے، یہ نہیں کہ پہلے اپنی کنکریاں مارنے کے لیے جائے پھر فارغ ہو کر اس کے لیے جائے، یہ مشقت ہے جبکہ اسلام آسانی چاہتا ہے۔

③ جس حاجی نے قربانی کرنی ہے وہ حج قران والا اور تمتع والا ہے (افراد والے پر قربانی نہیں) لیکن حج تمتع والا بھی اگر قربانی کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کو دس روزے رکھنے ہیں، تین تو ادھر حج کے ایام میں اور سات اپنے وطن میں جا کر۔ بہتر تو یہ ہے کہ تین روزے وہ یوم عرفات سے پہلے رکھے یا ایام تشریق میں۔[1]

④ اس دن (دس تاریخ) کے چار کاموں میں سے کوئی دو کام کر لینے سے حاجی پر احرام کی پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ صرف حاجی اپنی بیوی سے ہم بستری نہیں کر سکتا اس کو التحلل الأول کہتے ہیں۔ لیکن جب حاجی طواف زیارت (طوافِ افاضہ) کر لے تو پھر بیوی سے ہم بستری بھی کر سکتا ہے کیونکہ اب اسے التحلل الأکبر حاصل ہو گیا ہے، یعنی وہ بالکل حلال ہو گیا ہے، کوئی چیز باقی نہیں رہی۔

نوٹ: اگر دس تاریخ کو قربانی نہیں کر سکا تو جائز ہے کہ وہ گیارہ، بارہ اور تیرہ میں سے کسی ایک دن قربانی کر لے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«كُلُّ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ذَبْحٌ»

''ایام تشریق سارے ہی قربانی کے لیے ہیں۔''[2]

گیارہ ذوالحجہ کا دن

گیارہ ذوالحجہ کی رات منیٰ میں جا کر گزارنی ہے یعنی دس تاریخ کو طواف وغیرہ سے فارغ ہو کر واپس منیٰ جانا ہے اور گیارہ تاریخ کے دن زوال کے بعد تینوں جمرات کو اس طرح کنکریاں مارنی ہیں کہ سب سے پہلے چھوٹے جمرے سے شروع کریں جو مسجد خیف کے قریب ہے۔ (جس مسجد کی فضیلت یہ ہے کہ اس میں 70 انبیاء نے نماز پڑھی ہے)۔[3]

[1] صحيح البخاري، حديث: 1998. [2] سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 2476. صحيح الجامع، حديث: 4537. [3] مناسك الحج والعمرة، ص: 39 نقلاً عن الطبراني.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور سات کنکریاں ایک ایک کر کے ماریں، ہر کنکری کے ساتھ ''اللہ اکبر'' کہہ کر ماریں، پھر تھوڑا سا آگے بڑھیں، قبلہ کی طرف منہ کر کے اس جمرے کو اپنے بائیں طرف کریں اور ہاتھ بلند کر کے دعا کریں، پھر دوسرے جمرے کو اسی طرح کنکریاں ماریں جس طرح پہلے کو ماریں تھیں، پھر تھوڑا سا آگے بڑھ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے اس جمرے کو اپنے دائیں طرف کر لیں اور ہاتھ بلند کر کے دعا کریں، پھر تیسرے جمرے کو سات کنکریاں پہلی اور دوسری طرح ماریں، پھر رُکنا نہیں اور نہ ہی دعا کرنی ہے بلکہ واپس اپنے خیموں اور اپنی جگہ پر چلے جائیے اور رات منیٰ میں ہی گزارنی ہے۔ واضح رہے کہ کنکریاں شام تک مارنی ہیں رات کو صرف بکریوں کے چرواہوں کے لیے جائز ہے۔[1]

بارہ ذوالحجہ کا دن

اس دن اسی طرح کنکریاں اسی وقت پر مارنی ہیں جس طرح گیارہ کو ماریں تھیں، کنکریاں مارنے کے بعد اگر وہ مکہ جانا چاہے تو وہ جا سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ غروبِ آفتاب سے پہلے پہلے نکل جائے۔ جو دو دن میں کنکریاں مار کر چلا جاتا ہے اس پر کوئی گناہ نہیں لیکن افضل یہ ہے کہ تیرہ کو بھی مار کر جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَن تَأَخَّرَ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقَىٰ﴾

''جو دو دن کنکریاں مار کر جلدی کرتا ہے اور منیٰ سے چلا جاتا ہے اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو تاخیر کرتا ہے (اور تیرہ کو بھی مارتا ہے) اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، یہ افضل اور تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔''[2]

تیرہ ذوالحجہ کا دن

اس دن اسی طرح آپ نے کنکریاں مارنی ہیں جس طرح گیارہ اور بارہ کو ماریں اور اس کے بعد مکہ جانا ہے۔ واضح رہے کہ ان ایام میں اگر نماز مسجد خیف میں پڑھیں تو زیادہ بہتر ہے لیکن اگر کہیں بھی پڑھ لیں تو ٹھیک ہے۔ نماز میں کوتاہی کرنا یا نہ پڑھنا اس کا بہت گناہ ہے، اس سے حج کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ مکہ پہنچ کر آپ نے اپنے وطن کو واپس لوٹتے وقت طوافِ وداع کرنا ہے جو صرف سات چکر ہوں گے لیکن

---

① سلسلة الأحاديث الصحيحة: 2477. ② البقرة 2:203.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر کسی کا طواف حج باقی ہے (جس کو طواف زیارت اور طواف افاضہ کہتے ہیں) تو پھر وہ طواف وداع کے ساتھ ہی اس کی نیت کر کے سات چکر لگا لے گا، اس کا طواف حج بھی ہو گیا اور وداع بھی ہو جائے گا، اس کو چھوڑنے سے دم دینا پڑے گا۔ جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ.

''لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کا (طواف) ہو، البتہ حائضہ عورت کو اس کی رخصت دی گئی۔''[1]

واضح رہے کہ طواف کے بعد پچھلے قدموں باہر آنا قطعاً جائز نہیں، یہ بدعت ہے کیونکہ یہ عمل نہ تو نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے، نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اور نہ ہی سلف صالحین سے۔ بیت اللہ سے باہر نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.

''اللہ کے نام کے ساتھ (باہر آتا ہوں) اور (دعا کرتا ہوں کہ) رسول اللہ ﷺ پر سلامتی ہو۔ اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔''[2]

الحمدللہ! آپ کا حج مکمل ہو گیا ہے، حج کا کوئی عمل باقی نہیں رہا۔ لیکن اگر آپ مدینہ طیبہ جانا چاہتے ہیں تو ضرور جائیں، البتہ یاد رکھیں کہ حج کے احکام میں اس کا کوئی دخل نہیں، اس کا الگ اجر و ثواب ہے کیونکہ آپ مسجد نبوی میں نمازیں پڑھیں گے۔ اس کے لیے مندرجہ ذیل چیزوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

زیارتِ مسجد نبوی

مسجد نبوی کی زیارت کرنا سنت ہے۔ دنیا میں صرف تین ایسی بابرکت جگہیں ہیں جن کی طرف سفر کرنا مشروع ہے (یعنی باعثِ ثواب ہے) وہ یہ ہیں:

① بیت اللہ ② مسجد نبوی (ﷺ) ③ بیت المقدس

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

[1] صحيح البخاري، حديث: 1755. صحيح مسلم، حديث: 1328. [2] صحيح مسلم، حديث: 713.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى»

''صرف تین مساجد کی طرف (ثواب کی نیت سے) رخت سفر باندھا جا سکتا ہے: مسجد الحرام (بیت اللہ) کی طرف، مسجد نبوی کی طرف، مسجد اقصیٰ کی طرف۔''[1]

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ»

''میری اس مسجد میں نماز پڑھنا دیگر مساجد میں پڑھی جانے والی ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے، سوائے مسجد حرام کے (کیونکہ بیت اللہ میں نماز پڑھنا ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے)۔''[2]

اس لیے مسجد نبوی میں زیادہ سے زیادہ نمازیں ادا کریں اور اگر ہو سکے تو روضة من رياض الجنة میں ادا کریں۔ جناب عبداللہ بن زید المازنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ»

''میرے گھر اور منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔''[3]

اس مقدس جگہ پر بیٹھ کر قرآن کی تلاوت کریں، دعائیں کریں، ذکر واذکار کریں لیکن اگر اس جگہ میں ممکن نہ ہو تو پھر کسی بھی جگہ بیٹھ کر عبادات کریں اور نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود پڑھیں۔ درود کی فضیلت کے متعلق نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

«مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ».

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے دس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں۔''[4]

---

[1] صحيح البخاري، حديث: 1189. صحيح مسلم، حديث: 511. [2] صحيح البخاري، حديث: 1190. صحيح مسلم، حديث: 1394. [3] صحيح البخاري، حديث: 1195. صحيح مسلم، حديث: 1390. [4] سنن النسائي، حديث: 1797.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا، وَحِيْنَ يُمْسِي عَشْرًا، أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

''جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ اور شام کے وقت دس مرتبہ مجھ پر درود پڑھے تو روز قیامت اسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔''

واضح رہے کہ درود کے مسنون الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

''اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آل محمد پر رحمتیں نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائی ہیں، یقیناً تو ہی قابلِ تعریف اور لائقِ تمجید ہے۔ اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آلِ محمد پر برکات نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیم پر اپنی برکات نازل فرمائی ہیں، یقیناً تو ہی ستائش و بزرگی کا کے لائق ہے۔''[1]

پھر جب آپ رسولِ کریم ﷺ کی قبر مبارک پر جائیں تو وہاں بھی درود پڑھیں اور سلام کریں۔ قبر مبارک کی طرف منہ کر کے ان الفاظ کے ساتھ سلام بھیجیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.

لیکن یہاں رُکنا نہیں ہے اور نہ ہی قبر کی طرف منہ کر کے دعائیں کرنی ہیں۔ دعاؤں کے لیے قبلہ ہی کی طرف رُخ کرنا ہے۔

پھر ایک قدم آگے بڑھ کر جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام بھیجیں اور آگے چلتے جائیں۔ یہ زیارت کا شرعی طریقہ ہے۔ اس کے علاوہ جالیوں کو چومنا، ہاتھ لگانا، چکر کاٹنا وغیرہ بدعت ہے۔

[1] صحيح الجامع، حديث: 6367. [2] صحيح البخاري، حديث: 3370.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ جتنے دن مدینہ میں رہیں مسجد نبوی ﷺ میں نمازیں پڑھیں، کیونکہ وہاں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار نماز کے برابر ہے، لہٰذا اس فضیلت کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

عموماً حاجیوں کو غلط تاثر دیا جاتا ہے کہ چالیس نمازیں اگر نہ پڑھیں تو تمام حج ناقص ہے، یہ ضرور پڑھنی ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ آپ کا حج ختم ہو چکا ہے، ان نمازوں کا اور زیارت مدینہ کا حج کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ دوسری بات جو حدیث لوگ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو شخص اس مسجد میں چالیس نمازیں پڑھے تو اسے عذاب سے نجات ملے گی اور وہ نفاق سے بری ہوگا۔ یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں بلکہ یہ منکر حدیث ہے اور ضعیف ہے کیونکہ اس کو روایت کرنیوالا شخص ہبیط بن عمر ہے جس سے صحاح ستہ کی کتب میں ایک بھی روایت مروی نہیں ہے، یعنی امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے اس سے ایک بھی روایت بیان نہیں کی۔[1]

اس لیے یہ چالیس نمازوں کا ثبوت نہیں، حقیقت میں جو صحیح حدیث ہے وہ یوں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«مَنْ صَلَّى لِلّٰهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى، كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ، بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ»

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے چالیس روز تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھے اس کے لیے دو براَتیں لکھ دی جاتی ہیں: (ایک) جہنم کی آگ سے براَت اور (دوسری) نفاق سے براَت۔''[2]

[1] سلسلة الأحاديث الضعيفة: 364. [2] جامع الترمذي، حديث: 241.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایمان

ایمان کا لغوی معنی

ایمان کا لفظ ''أَمَنَ يُؤْمِنُ إِيمَانًا'' سے ہے جس کا مطلب ہے: اللہ کی وحی پر دل وجان سے ایمان لانا، بھروسہ کرنا، تصدیق کرنا، مطیع وفرماں بردار ہونا اور سکون واطمینان حاصل کرنا۔

چنانچہ ایمان کا مطلب یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے پیغامات پر دل وجان سے اعتماد اور بھروسہ کرے اور اپنے آپ کو احکام شریعت کا پابند اور مطیع فرماں بردار بنائے اور احکام شریعت کی اپنے عمل سے تصدیق کرتے ہوئے اطمینان ویقین کر لے کہ دنیا وآخرت میں سکون کا مرکز یہی ہے۔

ایمان کا اصطلاحی معنی

① علامہ عبدالرحمن السعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

هُوَ التَّصْدِيقُ الْجَازِمُ وَالْاِعْتِرَافُ التَّامُّ بِجَمِيعِ مَا أَمَرَ اللهُ وَرَسُولُهُ بِالْإِيمَانِ بِهِ وَالْاِنْقِيَادِ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا.

''اللہ اور اس کے رسول کے جمیع احکامات کا ظاہری وباطنی طور پر مکمل اعتراف ویقین کرنا، اور اس کی پختہ تصدیق کرنا ایمان ہے۔''[1]

② بعض اہلِ علم ایمان کی تعریف کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

اَلْإِيمَانُ لَهُ خَمْسَةُ أَرْكَانٍ: إِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِيقٌ بِالْجِنَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ يَزِيدُ بِطَاعَةِ الرَّحْمٰنِ وَيَنْقُصُ بِطَاعَةِ أَبِي مُرَّةَ الشَّيْطَانِ.

[1] كتاب الإيمان لابن منده: 1/341, مجموع الفتاوى: 7/505.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ایمان کی تعریف کے پانچ ارکان ہیں: (۱) زبان سے اقرار کرنا (۲) دل سے تصدیق کرنا (۳) جوارح (یعنی اعضاء) کے ساتھ عمل کرنا (۴) ایمان رحمن کی اطاعت سے بڑھتا ہے (۵) اور شیطان کی اطاعت سے کم ہوتا ہے۔

(3) اور سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! ایمان کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إذا سرتك حسنتك وساءتك سيئتك فأنت مؤمن»

''جب تیری نیکی تجھے خوش کر دے (یعنی تجھے اچھی لگے) اور تیری برائی تجھے رنجیدہ کر دے (یعنی تجھے بری لگے) تو تُو مومن ہوگا۔''

ایمان کے فوائد و ثمرات

ایمان کے بے شمار فوائد و ثمرات ہیں، جن میں سے ہم چند اہم کا تذکرہ کریں گے۔

① سیدھے راستے کی طرف راہنمائی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُم بِإِيمَانِهِمْ﴾

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کا رب ان کے ایمان کے سبب انھیں (سیدھے) رستے کی رہنمائی کرتا ہے۔''

② ہدایت اور کامیابی کی علامت

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾

''یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے سیدھی راہ پر ہیں اور یہی کامیاب ہیں۔''

(1) صحیح الجامع، حدیث: 600. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 550. (2) يونس 10:9. (3) البقرة 2:5.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعوت دین کے بنیادی اصول

③ بلندیٔ درجات کا باعث

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ﴾

''جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اللہ تعالیٰ ان کو رفعتیں (بلندیاں) دیتا ہے اور علم والوں کے لیے تو بہت درجات ہیں۔''[1]

④ دوگنا ثواب کا ذریعہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈر جاؤ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ ایمان لاؤ، اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی دوگنی رحمت سے نوازے گا اور تمھارے لیے ایسے نور کا اہتمام کرے گا جس کی روشنی میں تم چلو گے اور وہ تمھارے گناہوں کو بھی بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''[2]

⑤ نصیحت کے نفع مند ہونے کا باعث

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾

''انھیں نصیحت کریں کیونکہ نصیحت مومنوں کے لیے بڑی نفع مند ہے۔''[3]

⑥ شکر اور صبر کا درس دیتا ہے

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«عجبا لأمر المؤمن إن أمره كله خير وليس لأحد إلا للمؤمن إن أصابته

[1] المجادلة 11:58. [2] الحديد 28:57. [3] الذاريات 55:51.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«... شكر فكان خيرا له ولم يكن لأحد إلا للمؤمن إن أصابته ضراء صبر فكان خيرا له»

''مومن کا معاملہ بڑا ہی عجیب ہے اس کے ہر ایک معاملہ میں بھلائی ہے اور یہ بندہ مومن کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں۔ اگر اسے کوئی خوشی ملتی ہے اور یہ شکر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے لیے بہتر ہے اگر اسے کوئی مصیبت پہنچتی ہے اور یہ صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے لیے بہتر ہے۔''

⑥ ایمانی مقامات اور درجات کا سبب

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝﴾

''اور جب بھی کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو (منافق) کہتے ہیں اس آیت نے کس کے ایمان میں اضافہ کیا ہے؟ لیکن جو ایماندار ہیں ان کے ایمانوں میں واقعی اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ خوشی محسوس کرتے ہیں۔''

⑦ شک سے بچنے کا ذریعہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا﴾

''مومن وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے اور شکوک وشبہات کا شکار نہیں ہوئے۔''[3]

⑧ امن اور ہدایت کا پیغام

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ ۝﴾

① صحیح مسلم، حدیث: 7425. ② التوبة 124:9. ③ الحجرات 15:49.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو لوگ اس حالت میں ایمان لائے کہ انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ خلط ملط نہیں کیا، انھی کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔''[1]

⑨ دکھوں اور مصیبتوں کا علاج

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ○ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ○ ﴾

''وہ لوگ جن کے لیے منافقوں نے کہا کہ تمھیں (مٹانے) کے لیے لشکر جمع ہو چکے ہیں ان سے ڈر جاؤ۔ تو حقیقی مومنوں کے ایمان میں اضافہ ہو گیا اور کہنے لگے: ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہتر کارساز ہے، چنانچہ وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹے، انھیں کوئی برائی (تکلیف و مصیبت) نہ پہنچی، انھوں نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی پیروی کی اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔''[2]

⑩ غموں سے نجات کا ذریعہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ○ ﴾

''ہم نے اس کی دعا کو قبول کیا اور اسے غم سے نجات دی اور اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دلاتے ہیں۔''[3]

اسی طرح فرمایا:

﴿ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ ﴾

''پس جو بھی ایمان لائے اور اپنے اعمال کی اصلاح کرے اس کو (آئندہ آنے والی آفات کا) نہ خوف ہوگا اور نہ کسی چیز (کے چھوٹ جانے کا) غم۔''[4]

① الأنعام 6:82. ② آل عمران 3:173، 174. ③ الأنبیاء 21:88. ④ الأنعام 6:48.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑩ خطرناک جرائم سے حفاظت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ولا يسرق حين يسرق وهو مؤمن ولا يشرب الخمر حين يشربها وهو مؤمن»

''زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو مومن نہیں ہوتا، چوری کرنے والا جب چوری کرتا ہے تو ایمان دار نہیں ہوتا اور شراب پینے والا جب شراب پیتا ہے تو وہ مومن بھی ہوتا۔''[1]

لیکن زنا، چوری، شراب کے بعد جب تک توبہ نہیں کرتا ایمان اس سے خارج ہو جاتا ہے۔ اور مذکورہ گناہ ایمان کی کمزوری اور ایمانی نور کے زائل ہونے کی وجہ سے سرزد ہوتے ہیں۔

⑪ دین کی امامت کا سبب

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ۝﴾

''جب انھوں نے صبر کیا تو ہم نے انھیں امام و مقتدی بنا دیا جو ہمارے دین کی راہنمائی کرتے تھے اور وہ ہماری آیات کا یقین کرتے تھے۔''[2]

⑫ کفر کے تسلط سے بچاؤ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ۝﴾

''اللہ تعالیٰ کافروں کو مومنوں پر غلبہ حاصل کرنے کا ہرگز رستہ نہیں دیں گے۔''[3]

⑬ زمین پر حکمرانی کا ذریعہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

① صحيح البخاري، حديث: 7524. صحيح مسلم، حديث: 2457. ② السجدة 32: 24. ③ النساء 4: 141.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝﴾

''اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں کے ساتھ وعدہ ہے جو ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے، ان کو زمین میں ضرور خلیفہ بنائیں گے جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا اور جس دین کو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے پسند کیا اس کے ساتھ ان کو ضرور تقویت دیں گے اور ان کے خوف کو امن سے ضرور بدلیں گے بس وہ میری ہی عبادت کریں میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں جو بھی ہدایت کے بعد انکار کریں گے وہی فاسق ہوں گے۔''[1]

⑪ اللہ کی طرف سے خوشخبری کا باعث

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾

''(اے نبی!) مومنین کو خوشخبری دے دیجیے۔''[2]

اسی طرح فرمایا:

﴿وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ﴾

''اور ان لوگوں کو خوشخبری دے دیجیے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، ان کے لیے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں۔''[3]

⑫ افضل ترین عمل

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

[1] النور 24:55. [2] البقرة 2:223. [3] البقرة 2:25.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«ایمان باللہ ورسولہ»

''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔''

عرض کیا گیا: پھر کون سا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«الجہاد فی سبیل اللہ»

''اللہ کی راہ میں جہاد۔''

پوچھا گیا: پھر کون سا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«حج مبرور»

''حج مقبول۔'' (یعنی ایسا حج جس میں کوئی گناہ نہ کیا گیا ہو)۔

⑯ عزت کا باعث

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝﴾

''اللہ اور اس کے رسول اور تمام مومنوں کے لیے ہی عزت ہے لیکن منافق نہیں جانتے۔''[1]

⑰ اللہ کی محبت کا ذریعہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝﴾

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے عنقریب اللہ تعالیٰ ان کے لیے محبت پیدا کرے گا۔''[2]

⑱ اللہ کی رضا اور بڑی کامیابی کا سبب

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

① صحیح البخاري، حدیث: 26. صحیح مسلم، حدیث: 135. ② المنافقون 8:63. ③ مریم 96:19.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○﴾

''اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے باغات کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان ہمیشگی کے باغات میں ان کے لیے عمدہ رہائشیں ہوں گی۔ لیکن اللہ کی رضامندی ان نعمتوں سے بڑی نعمت ہے، اور یہی زبردست کامیابی ہے۔''[1]

⑰ اللہ کی ولایت کا حصول

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○﴾

''یاد رکھو! اللہ کے ولیوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور انھوں نے پرہیزگاری اختیار کی۔''[2]

⑱ اللہ کی نصرت حاصل کرنے کا ذریعہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○﴾

''اور مومنوں کی مدد کرنا ہمارے ذمے ہے۔''[3]

اور فرمایا:

﴿وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○﴾

''اور بے شک اللہ رب العزت مومنوں کے ساتھ ہے۔''[4]

⑲ اجر کبیر اور اجر عظیم کا باعث

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

[1] التوبۃ 72:9. [2] یونس 62:10، 63. [3] الروم 47:31. [4] الأنفال 19:8.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ○

''اور عنقریب اللہ جل شانہ مومنوں کو اجر عظیم سے نوازے گا۔''[1]

اور فرمایا:

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ○

''اور خوشخبری دے دیجیے ان مومنوں کو جنھوں نے نیک اعمال کیے، ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔''[2]

⑳ بے حساب اجر کا باعث

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ○

''بے شک جو ایمان لائے ان کے لیے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہوگا۔''[3]

㉒ جنت میں داخلے کا سبب

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ»

''ایک دفعہ ایک آدمی کسی راستے پر چل رہا تھا تو اس نے ایک کانٹے دار ٹہنی کو پایا، اس نے اس کو راستے سے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کی قدر کرتے ہوئے اسے معاف فرما دیا۔''[4]

اور ایک روایت میں ہے:

«فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ»

''اسے جنت میں داخل کر دیا گیا۔''[5]

① النساء 4:146. ② بني إسرآءيل 17:9. ③ حم السجدة 41:6. ④ صحيح البخاري، حديث: 6520. صحيح مسلم، حديث: 6612. ⑤ صحيح مسلم، حديث: 1914.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل ایمان کے اوصاف

ایمان والوں کی بہت ساری صفات ہیں، جن میں سے ہم صرف دس کا تذکرہ کریں گے۔

① مومن عقیدہ میں قوی ہوتا ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَلَا تَعْجَزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ، فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلَكِنْ قُلْ قَدَرُ اللهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ»

''قوی مومن اللہ تعالیٰ کو کمزور مومن سے زیادہ بہتر اور محبوب لگتا ہے لیکن بھلائی ہر ایک میں ہے۔ تیرے لیے جو چیز فائدہ مند ہو؛ اس کا تُو حریص بن جا، اللہ کی مدد طلب کر اور عاجزی نہ دکھا، اگر تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو یہ مت کہہ کہ اگر میں یوں یوں کر لیتا تو ایسے ایسے ہو جاتا لیکن یہ کہہ کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے چاہا مقدر کر دیا کیونکہ ''اگر'' کہنا شیطان کے عمل کو کھولتا ہے۔''[1]

② مومن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ»

''جس میں تین چیزیں پائی گئیں وہ ان کے سبب ایمان کی مٹھاس کو محسوس کر لے گا: ① یہ کہ اللہ

[1] صحیح مسلم، حدیث: 2664.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے رسول ﷺ اسے تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہو جائیں۔ (2) یہ کہ اگر کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ کے لیے۔ (3) اور دوبارہ کفر میں جانے کو ایسے ہی ناپسند کرے جس طرح آگ میں جانے کو ناپسند کرتا ہے۔''

اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ذاق طعم الإيمان من رضي بالله ربا وبالإسلام دينا وبمحمد رسولا»

''اس آدمی نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد (ﷺ) کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا۔''

اسی طرح سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«طوبى لمن آمن بي ورآني، وطوبى لمن آمن بي ولم يرني سبع مرات»

''اس آدمی کے لیے (ایک مرتبہ) جنت کی بشارت ہے جو مجھ پر ایمان لایا اور اس نے مجھے دیکھا اور اس آدمی کے لیے سات مرتبہ جنت کی بشارت ہے جو مجھ پر ایمان لایا حالانکہ اس نے مجھے دیکھا بھی نہیں۔''

③ مومن صابر ہوتا ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«المؤمن الذي يخالط الناس ويصبر على أذاهم أفضل من المؤمن الذي لا يخالط الناس ولا يصبر على أذاهم»

''جو مومن لوگوں میں گھل مل کر رہتا ہے اور لوگوں کی تکالیف پر صبر کرتا ہے یہ اس مومن سے بہتر ہوتا ہے جو لوگوں سے مل جل کر نہیں رہتا اور ان کی تکالیف پر صبر نہیں کرتا۔''

اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

① صحيح البخاري، حديث: 16. صحيح مسلم، حديث: 163. ② صحيح مسلم، حديث: 151. ③ مسند أحمد، حديث: 22136. ④ صحيح الجامع، حديث: 6651. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 939.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«الإيمان الصبر والسماحة»

''ایمان؛ صبر اور فراخ دلی کا نام ہے۔''[1]

④ مومن محب اور محبوب ہوتا ہے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْمُؤْمِنُ يَأْلَفُ وَيُؤْلَفُ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ»

''مومن محبت کرتا بھی ہے اور لوگ بھی اس سے مانوس ہوتے ہیں اس آدمی میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ محبت کرتا ہے اور نہ لوگ اس سے محبت کرتے ہیں۔''[2]

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى»

''مومنوں کی آپس میں محبت، رحم دلی اور شفقت کی مثال ایک جسم کی مانند ہے اس کا ایک عضو تکلیف محسوس کرتا ہے تو سارا جسم بخار اور بے چینی کے ساتھ بے تاب ہو جاتا ہے۔''[3]

اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ»

''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''[4]

⑤ مومن مکار اور کمینہ نہیں ہوتا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

① صحيح الجامع، حديث: 2795. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 554. ② صحيح الجامع، حديث: 6661؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 426. ③ صحيح البخاري، حديث: 6011. صحيح مسلم، حديث: 6529. ④ صحيح البخاري، حديث: 13. صحيح مسلم، حديث: 168.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ، وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ»

''مومن سادہ لوح اور معزز ہوتا ہے اور فاجر مکار کمینہ ہوتا ہے۔''[1]

⑥ مومن حریص نہیں ہوتا ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ»

''مومن ایک انتڑی میں پیتا ہے جبکہ کافر سات انتڑیوں میں پیتا ہے۔''[2]

⑦ مومن نرم مزاج اور سادہ ہوتا ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْمُؤْمِنُونَ هَيِّنُونَ لَيِّنُونَ كَالْجَمَلِ الْأَنِفِ، إِنْ قِيدَ انْقَادَ، وَإِذَا أُنِيخَ عَلَى صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ»

''مومن جو ہوتے ہیں بڑے ہی مبارک اور نرم خو ہوتے ہیں، نکیل شدہ اونٹ کی طرح جہاں اسے چلا دیا جائے چل پڑتا ہے اگر اسے چٹان پر بھی بیٹھا دیا جائے تو بیٹھ جاتا ہے (یعنی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے مکمل تابع ہوتا ہے)۔''[3]

⑧ مومن غیرت مند ہوتا ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللّٰهُ أَشَدُّ غَيْرًا»

''مومن غیرت مند ہوتا ہے لیکن اللہ اس سے بھی زیادہ غیور ہے۔''[4]

[1] صحيح الجامع، حديث:6652. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 935. [2] صحيح البخاري، حديث: 5393. صحيح مسلم، حديث: 2060. [3] صحيح الجامع، حديث: 6669. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث:936. [4] صحيح الجامع، حديث:6664.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑨ مومن؛ مومن کا آئینہ اور خیر خواہ ہوتا ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ. وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ. يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ»

''مومن؛ مومن کا آئینہ ہوتا ہے اور مومن مومن کا بھائی ہوتا ہے، اس کے مال کا اس کے حق میں دفاع کرتا ہے اور اس کی عدم موجودگی میں اس کی حفاظت کرتا ہے۔''[1]

⑩ مومن ہر حال میں شکر گزار ہوتا ہے

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْمُؤْمِنُ بِخَيْرٍ عَلَى كُلِّ حَالٍ تُنْزَعُ نَفْسُهُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللهَ عَزَّوَجَلَّ»

''مومن کسی بھی حالت میں بھلائی سے خالی نہیں ہوتا۔ اس کی جان اس کے دونوں پہلوؤں سے نکالی جا رہی ہوتی ہے اور وہ اللہ کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔''[2]

جنت؛ صرف مومنین کے لیے ہے

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ فُلَانٌ شَهِيدٌ، حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْ عَبَاءَةٍ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ أَلَا إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ قَالَ فَخَرَجْتُ

[1] صحيح الجامع، حديث: 6655، 6656. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 926. [2] صحيح الجامع، حديث: 6652. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1632.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فلان شهيد لا، كلا إني رأيته في النار في بردة غلها أو عباءة. ثم قال: يا ابن الخطاب اذهب فناد في الناس أنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون.

''جب خیبر کا دن تھا تو نبی ﷺ کے صحابہ کا ایک گروہ آیا اور کہنے لگا: فلاں بھی شہید، فلاں بھی شہید۔ حتیٰ کہ ایک آدمی کے پاس سے گذرے اور کہنے لگے: فلاں بھی شہید۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرگز (یہ شہید) نہیں، یقیناً میں نے اسے (جہنم کی) آگ میں دیکھا ہے، اس چادر یا چولے کی وجہ سے جو اس نے خیانت کی تھی، پھر فرمایا: اے ابن خطاب! جاؤ اور لوگوں میں آواز لگادو کہ جنت میں صرف مومنین ہی جا سکتے ہیں۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نکلا اور آواز لگائی: سنو! لوگو! جنت میں صرف مومن ہی جائیں گے۔''[1]

ارکان ایمان

ارشاد ربانی ہے:

﴿لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ﴾

''ساری نیکی مشرق و مغرب کی طرف منہ کرنے میں ہی نہیں بلکہ حقیقی نیک تو وہ ہے جو ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر، روزِ آخرت پر، فرشتوں پر، کتاب پر اور نبیوں پر۔ جو مال سے محبت ہونے کے باوجود قریبی رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، مانگنے والوں کو دے اور غلاموں کو آزاد کرانے میں خرچ کرے۔ نماز کی پابندی اور زکاۃ کی ادائیگی کرے۔ جب وعدہ کرے تو اسے پورا کرے اور تنگدستی، دُکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے۔ یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔''[2]

[1] صحيح مسلم، حديث: 305. [2] البقرة 2: 177.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور مشہور حدیثِ جبریل میں ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے نبی ﷺ سے کہا کہ:

فأخبرني عن الإيمان؟ قال: «أن تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر وتؤمن بالقدر خيره وشره»

''مجھے ایمان کے متعلق بتلایئے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، روزِ آخرت پر اور تقدیر کے اچھا اور برا ہونے پر ایمان لاؤ۔''[1]

(پہلا رکن: اللہ رب العزت پر ایمان)

اللہ رب العزت پر ایمان لانا چار باتوں پر مشتمل ہے:

اللہ رب العزت کی ذات پر ایمان لانا

یعنی اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ رب العزت کا وجود ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴾[2]

''پس آپ یکسو ہو کر اپنا چہرہ دین کی طرف متوجہ کر لیں۔ اللہ تعالیٰ کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے میں تبدیلی نہیں، یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ما من مولود إلا يولد على الفطرة فأبواه يهودانه وينصرانه أو يمجسانه كما تنتج البهيمة بهيمة جمعاء هل تحسون فيها من جدعاء» ثم يقول أبو هريرة واقرءوا: ﴿ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ

[1] صحيح البخاري، حديث: 4777. صحيح مسلم، حديث: 93. [2] الروم 30:30.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''ہر بچہ فطرت اسلام ہی پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں، جس طرح کوئی جانور بچہ جنم دیتا ہے، کیا تم اس میں کوئی کان کٹا پاتے ہو؟'' پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ آیت پڑھنے لگے: فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ''اللہ تعالیٰ کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے میں تبدیلی نہیں، یہی سیدھا دین ہے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ما من مولود إلا يولد على الفطرة فأبواه يهودانه وينصرانه ويشركانه» فقال رجل يا رسول الله أرأيت لو مات قبل ذلك؟ قال: «الله أعلم بما كانوا عاملين»

''ہر بچے کی پیدائش فطرتِ اسلام ہی پر ہوتی ہے، پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی، عیسائی یا مشرک بنا دیتے ہیں۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر وہ اس سے پہلے ہی فوت ہو جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ بہتر جانتا ہے کہ انھوں نے کیا عمل کرنے تھے۔''

سیدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«كل مولود يولد على الفطرة حتى يعرب عنه لسانه فأبواه يهودانه أو ينصرانه أو يمجسانه»

''ہر بچہ فطرتِ اسلام پر ہی پیدا ہوتا ہے، یہاں تک کہ اس کی زبان اس کا مافی الضمیر بیان کرنے لگے، پھر اس کے والدین اس کو یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔''

سیدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أوليس خياركم أولاد المشركين؟ ما من مولود يولد إلا على فطرة الإسلام

① صحيح البخاري، حديث: 1359. ② صحيح مسلم، حديث: 2658. ③ صحيح الجامع، حديث: 4559. مسند أبي يعلى: 942.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حتى يعرب فأبواه يهودانه وينصرانه ويمجسانه»

''کیا تمھارے بہترین لوگ مشرکین کی اولاد نہیں ہیں؟ جو بھی بچہ پیدا ہوتا ہے وہ فطرت اسلام پر ہی پیدا ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ بولنا شروع کر دے، پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی، عیسائی اور مجوسی بنا دیتے ہیں۔''

سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

«ألا إن ربي أمرني أن أعلمكم ما جهلتم مما علمني يومي هذا، كل مال نحلته عبدا حلال، وإني خلقت عبادي حنفاء كلهم، وإنهم أتتهم الشياطين فاجتالتهم عن دينهم»

''آگاہ رہو! بلاشبہ میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھیں ان باتوں کی تعلیم دوں جو تمھیں معلوم نہیں اور اللہ نے آج مجھے ان کا علم عطا کیا ہے۔ (اللہ فرماتا ہے:) ہر مال جو میں نے بندے کو عطا کیا ہے وہ حلال ہے اور میں نے اپنے تمام بندوں کو (حق کے لیے) یکسو پیدا کیا، پھر شیاطین ان کے پاس آئے اور انھیں ان کے دین سے دُور کھینچ لیا۔''[1]

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ﴾

''کیا یہ بغیر کسی (پیدا کرنے والے) کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں؟ یا یہ خود پیدا کرنے والے ہیں۔''[2]

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازِ مغرب میں سورۂ طور پڑھتے سنا، جب آپ ان آیات پر پہنچے: ﴿ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ۝ أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بَل لَّا يُوقِنُونَ ۝ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ ۝ ﴾ ''کیا یہ بغیر کسی (پیدا کرنے والے) کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں؟ یا یہ خود پیدا کرنے والے ہیں۔ کیا انھوں نے ہی آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ بلکہ یہ یقین نہ کرنے والے لوگ ہیں۔ یا ان کے پاس تیرے رب کے خزانے

[1] السلسلة الصحيحة، حديث: 402. صحيح ابن حبان، حديث: 132. [2] صحيح مسلم، حديث: 2865.
[2] الطور 52:35.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں؟ یا یہ (ان خزانوں کے) داروغے ہیں؟'' تو میرا دل یہ آیات سن کر اڑنے لگا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ:

كنت في المغرب بالطور وذاك أول ما وقر الإيمان في قلبي.

''میں نے نبی ﷺ کو نماز مغرب میں سورۃ طور پڑھتے سنا تو یہ پہلا موقع تھا جب ایمان نے میرے دل میں قرار پکڑا۔''

امام شافعی رحمہ اللہ سے وجود باری تعالیٰ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

هذا ورق التوت طعمه واحد تأكل الدود فيخرج منه الإبريسم وتأكل النحل فيخرج منه العسل وتأكل الشاة والبقر والأنعام فتخرج بعرا وروثا، وتأكل الظباء فيخرج منه المسك وهو شيء واحد.

''یہ جو شہتوت کا پتہ ہوتا ہے، اس کا ایک ہی ذائقہ ہوتا ہے لیکن جب اس کو ریشم کا کیڑا کھاتا ہے تو اس سے ریشم نکلتا ہے، جب اسے شہد کی مکھی کھاتی ہے تو اس سے شہد نکلتا ہے، جب اسے بکری، گائے اور دوسرے جانور کھاتے ہیں تو وہ مینگنی اور گوبر بنا کر نکالتے ہیں اور جب اسے ہرن کھاتا ہے تو اس سے کستوری نکلتی ہے، حالانکہ وہ (پتہ) ایک ہی چیز ہے۔''[1]

اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے اسی کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا:

هاهنا حصن حصين أملس ليس له باب ولا منفذ ظاهره كالفضة البيضاء، وباطنه كالذهب الإبريز، فبينا هو كذالك إذ انصدع جداره فخرج منه حيوان سميع بصير، ذو شكل حسن وصوت مليح. يفني بذالك البيضة إذا خرج منها الذيك.

''ایک مضبوط اور ہموار قلعہ ہو، جس کا کوئی دروازہ نہ ہو اور نہ ہی باہر نکلنے کا کوئی راستہ ہو، اس کی بیرونی صورت سفید چاندی کی مانند ہو اور باطنی صورت خالص سونے جیسی ہو، اسی کیفیت میں

① صحيح البخاري، حديث: 4854. ② صحيح البخاري، حديث: 4023. ③ معارج القبول: 1/111.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اچانک دیوار ٹوٹ جائے اور اس سے ایسا جانور باہر نکلے جو سنتا بھی ہو، دیکھتا بھی ہو، خوب صورت شکل ہو اور خوش نما آواز ہو۔'' امام صاحب کی اس مثال میں قلعے سے مراد انڈا تھا، کہ اس سے چوزہ نکلتا ہے۔[1]

⑦ اللہ رب العزت کی اسماء وصفات پر ایمان لانا

اس کے متعلق صفحہ نمبر 200 پر تفصیل سے بیان ہو چکا ہے۔

⑧ اللہ رب العزت کی ربوبیت پر ایمان لانا

اس کے متعلق صفحہ نمبر 206 پر تفصیلی بحث گزر چکی ہے۔

⑨ اللہ رب العزت کی الوہیت پر ایمان لانا

اس کے متعلق صفحہ نمبر 211 پر تفصیلاً ذکر ہو چکا ہے۔

دوسرا رکن: فرشتوں پر ایمان

فرشتوں کی تعداد

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ﴾

''تیرے رب کے لشکروں کو صرف وہی جانتا ہے۔''[2]

رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

«فَرُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ: هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ»

''پھر میرے سامنے بیت المعمور کو لایا گیا تو میں نے جبرائیل علیہ السلام سے سوال کیا (کہ یہ کیا ہے؟) تو

① معارج القبول: 1/111. ② المدثر 31:74.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے فرمایا: یہ بیت المعمور ہے، اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں، جو ایک دفعہ نماز پڑھ کے باہر نکل جائیں تو دوبارہ واپس نہیں آتے، یعنی آخر تک ان کی دوبارہ باری نہیں آتی۔''[1]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''... البيت المعمور في السماء السابعة، يدخله كل يوم سبعون ألف ملك، ثم لا يعودون إليه، حتى تقوم الساعة.''

''بیت المعمور ساتویں آسمان میں ہے، اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں، پھر قیامت قائم ہونے تک دوبارہ ان کی باری نہیں آتی۔''

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يؤتى بجهنم يومئذ لها سبعون ألف زمام مع كل زمام سبعون ألف ملك يجرونها.»

''اس روز (یعنی روزِ قیامت) جہنم کو لایا جائے گا، اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے تھام کر کھینچ رہے ہوں گے۔''

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إني أرى ما لا ترون وأسمع ما لا تسمعون. أطت السماء وحق لها أن تئط، ما فيها موضع أربع أصابع إلا وملك واضع جبهته ساجدا لله والله لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا. وما تلذذتم بالنساء على الفرش ولخرجتم إلى الصعدات تجأرون إلى الله»

''میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچراتا ہے اور اس کا حق ہے کہ وہ چرچرائے، اس میں چار انگلیوں کے برابر بھی اسی جگہ نہیں ہے جس جگہ فرشتے سجدہ نہ کرتے ہوں اور اللہ کی قسم! جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تم جان لو تو تم لوگ ہنسو گے کم

① صحيح البخاري، حديث: 3207. صحيح مسلم، حديث: 162. ② صحيح الجامع، حديث: 2891.
③ صحيح مسلم، حديث: 2842. جامع الترمذي، حديث: 2573. صحيح الجامع، حديث: 8001.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور زیادہ رویا کرو گے اور اپنے بستروں پر بیویوں سے مزہ حاصل نہ کیا کرو گے اور تم اللہ کے سامنے روتے ہوئے جنگلوں اور پہاڑوں کی طرف نکل جایا کرو گے۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اطت السماء وحق لها أن تئط والذي نفس محمد بيده ما فيها موضع شبر إلا وفيه جبهة ملك ساجد لله تبارك وتعالى»

''آسمان چرچراتا ہے اور اس کا حق ہے کہ وہ چرچرائے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! اس میں ایک بالشت کے بقدر بھی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں سجدہ کرنے والے فرشتے کی پیشانی نہ پڑی ہو، جو اللہ کی تسبیح وتحمید کرتے ہیں۔''

فرشتوں پر ایمان لانا چار باتوں پر مشتمل ہے:

ان کے وجود پر ایمان

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَنْ عِنْدَهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ۝ يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ۝ ﴾

''آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی (اللہ) کا ہے اور جو اس کے پاس ہیں (یعنی فرشتے) وہ نہ تو اس کی عبادت سے سرکشی کرتے ہیں اور نہ ہی تھکتے ہیں۔ وہ دن رات تسبیح بیان کرتے ہیں اور ذرا سی بھی سستی نہیں کرتے۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝ ﴾

''اے مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر

(1) جامع الترمذي، حديث: 3212. صحيح الجامع، حديث: 2449. (2) صحيح الجامع، حديث: 1020.
(3) الأنبياء 21: 19، 20.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہیں، اس پر ایسے فرشتے تعینات ہیں جو سخت دل اور بے رحم ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے کسی بھی حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ ہر وہ کام فوری بجالاتے ہیں جس کا انھیں حکم دیا جاتا ہے۔''[1]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم من الخندق ووضع السلاح واغتسل، أتاہ جبریل علیہ السلام فقال: قد وضعت السلاح والله ما وضعناہ فاخرج إليهم، قال: فإلى أين؟ قال هاهنا، وأشار إلى بني قريظة، فخرج النبي صلى الله عليه وسلم إليهم.

''جب نبی ﷺ غزوہ خندق سے واپس آ کر ہتھیار اتار دیے اور غسل کیا تو جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا: آپ نے ہتھیار اتار دیے ہیں جبکہ اللہ کی قسم! ہم نے نہیں اتارے، لہٰذا دشمنوں کی جانب نکلیں۔ نبی ﷺ نے پوچھا: کس طرف؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اس طرف ..... اور انھوں نے بنوقریظہ کی جانب اشارہ کیا..... چنانچہ نبی ﷺ ان کی جانب نکل کھڑے ہوئے۔''[2]

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا ۝ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا﴾

''پھر ہم نے اس کے پاس اپنی رُوح (جبرائیل علیہ السلام) کو بھیجا، جو اس کے سامنے پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا۔ اس نے کہا: میں تجھ سے رحمان کی پناہ میں آتی ہوں، اگر تو اللہ سے ڈرنے والا ہے۔ جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا: میں تو تیرے رب ہی کا قاصد ہوں تاکہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔''[3]

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعَرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ .....

[1] التحریم 66:6. [2] صحیح البخاري، حدیث: 3891. [3] مریم 19:17. 19.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيًا، ثُمَّ قَالَ لِي: «يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟» قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ»

''ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے تو اچانک ایک آدمی ہمارے پاس نمودار ہوا، جس نے نہایت سفید کپڑے پہن رکھے تھے اور اس کے بال بھی نہایت سیاہ تھے، اس پر سفر کے آثار بھی دکھائی نہیں دے رہے تھے (یعنی وہ مسافر بھی نہیں لگ رہا تھا) لیکن ہم میں سے کوئی اس کو جانتا بھی نہیں تھا۔ وہ آ کر نبی ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں کے ساتھ ملا لیے اور اپنے ہاتھ آپ ﷺ کی رانوں پر رکھ دیے، پھر (کچھ سوالات کرنے کے بعد) وہ چلا گیا۔ میں کچھ دیر ٹھہرا رہا، پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ یہ سوال کرنے والا کون تھا؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جبرائیل (علیہ السلام) تھے جو تمھیں تمھارے دین کی تعلیم دینے آئے تھے۔''[1]

(۲) جن کے نام معلوم ہیں ان پر بھی اور جن کے نام معلوم نہیں ان پر بھی اجمالاً ایمان

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ جب رات کو نوافل ادا کرتے تھے تو کس دعا سے ابتدا کرتے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا: آپ ﷺ جب قیام اللیل فرماتے تو اس دعا سے شروع کرتے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.

''اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! غیب اور حاضر کو جاننے والے! تیرے بندوں کے درمیان جو اختلاف ہوتا ہے تو ہی اس کا فیصلہ کرتا ہے۔ تو اپنی خاص توفیق سے حق کی طرف میری راہنمائی فرما، بلاشبہ تو ہی جسے چاہے راہِ

[1] صحيح البخاري، حديث: 4777. صحيح مسلم، حديث: 93.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راست کی طرف ہدایت دیتا ہے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے:

اللهم رب جبرائيل وميكائيل ورب إسرافيل أعوذ بك من حر النار ومن عذاب القبر.

''اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! میں جہنم کی گرمی اور عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

ابوالملیح کے والد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرماتے:

اللهم رب جبرائيل وميكائيل واسرافيل ومحمد صلى الله عليه وسلم نعوذ بك من النار.

''اے اللہ! جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور محمد ﷺ کے پروردگار! ہم (جہنم کی) آگ سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔''

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُمْ مّٰكِثُونَ﴾

''اور (جہنمی) پکاریں گے: اے مالک! تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کر دے۔ وہ کہے گا کہ تمھیں تو (ہمیشہ) رہنا ہے۔''

مالک؛ فرشتے کا نام ہے، جو جہنم کا داروغہ ہوگا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«اَلرَّعْدُ مَلَكٌ مِنْ مَلَائِكَةِ اللهِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ، مَعَهُ مَخَارِيقُ مِنْ نَارٍ، يَسُوقُ بِهَا السَّحَابَ حَيْثُ شَاءَ اللهُ»

''رعد اللہ کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جو بادلوں پر مقرر ہے، اس کے پاس آگ کے

① صحيح مسلم، حديث: 770. جامع الترمذي، حديث: 3420. سنن أبي داود، حديث: 767. ② سنن النسائي: 5519. صحيح الجامع، حديث: 1305. ③ صحيح الجامع، حديث: 1304. ④ الزخرف 77:43.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوڑے ہوتے ہیں جن کے ذریعے وہ بادلوں کو اسی جانب چلا کر لے جاتا ہے جدھر اللہ تعالیٰ چاہے۔''

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۔

''اور وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے جو شیاطین سلیمان علیہ السلام کی حکومت میں پڑھتے تھے۔ سلیمان علیہ السلام نے تو کفر نہیں کیا البتہ شیاطین کفر کے مرتکب ہوئے۔ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور بابل شہر میں ہاروت و ماروت (دو فرشتوں) پر جو اُتارا گیا تھا۔''[1]

① ان کی جن صفات کا علم ہے ان پر کُلی ایمان

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ»

''فرشتے نور سے پیدا کیے گئے ہیں، جنات شعلے والی آگ سے پیدا ہوئے ہیں اور آدم کی پیدائش اس طرز پر وہی ہے جو تم سے وصف بیان کیا گیا ہے۔''[2]

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِيْنٍ ۝

''یقیناً یہ معزز رسول کا کہا ہوا ہے، جو بڑی توانائی رکھتا ہے، عرش والے کے ہاں بلند مرتبہ ہے، وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے، وہ بااعتماد ہے۔''[3]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّمَا ذَاكَ جِبْرِيلُ مَا رَأَيْتُهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي خُلِقَ فِيهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ،

[1] صحيح الجامع، حديث: 3503. [2] البقرة 2:102. [3] صحيح مسلم، حديث: 2996. صحيح الجامع، حديث: 3238. [4] التكوير 81:19.21.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[illegible] سادا عظم خلقه ما بين السماء والأرض»

''یہ جبرائیل علیہ السلام ہی تھے، میں نے انھیں اس صورت میں کہ جس میں ان کی تخلیق ہوئی ہے، سوائے دو مرتبہ کے کبھی نہیں دیکھا، میں نے انھیں آسمان سے اترتے دیکھا، ان کے وجود کی بڑائی نے آسمان و زمین کے درمیان کی وسعت کو بھر دیا تھا۔''[1]

شیبانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے زر بن حبیش رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ﴾ ''یہاں تک کہ دو کمانوں کے برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔''[2] کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے کہا: سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا تو ان کے سات سو پر تھے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ ۝ عِندَ سِدْرَةِ الْمُنتَهَىٰ ۝﴾

''اور ایک مرتبہ پھر اس نے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اس کو اترتے دیکھا۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَأَيْتُ جِبْرِيلَ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، عَلَيْهِ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ، يَنْتَثِرُ مِنْ رِيشِهِ التَّهَاوِيلُ: الدُّرُّ وَالْيَاقُوتُ»

''میں نے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا، ان کے چھ سو پر تھے، جن سے رنگا رنگ موتی اور یاقوت جھڑ رہے تھے۔''[3]

امام اعمش رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ ۝﴾ ''یقیناً اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔''[4] کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

رَأَى النَّبِيُّ ﷺ رَفْرَفًا أَخْضَرَ مِنَ الْجَنَّةِ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ.

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا ایک سبز قالین دیکھا، جس نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ لیا تھا۔''[5]

(1) صحيح الجامع، حديث: 2362. (2) النجم 9:53. (3) صحيح البخاري، حديث: 3060. صحيح مسلم، حديث: 174. (4) النجم 13:53، 14. (5) مسند أحمد، حديث: 3915. مسند أبي يعلى: 5360. (6) النجم 18:53. (7) صحيح البخاري، حديث: 4577.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موت دین سے زیادتی اصل

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أُذِنَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللهِ، مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ إِنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ إِلَى عَاتِقِهِ مَسِيرَةُ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ»

''مجھے کہا گیا ہے کہ میں حاملینِ عرش میں سے ایک فرشتے کے متعلق تمھیں بتاؤں۔ بلاشبہ اس کے کانوں کی لو سے اس کے کندھے تک کا فاصلہ سات سو سال کی مسافت کے برابر ہے۔''[1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«حَمَلَةُ الْعَرْشِ مَا بَيْنَ كَعْبِ أَحَدِهِمْ إِلَى أَسْفَلِ قَدَمَيْهِ مَسِيرَةُ مِائَةِ عَامٍ». وَذَكَرَ: «أَنَّ خُطْوَةَ مَلَكِ الْمَوْتِ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ»

''حاملینِ عرش میں سے ایک فرشتے کے ٹخنے اور پاؤں کے نچلے حصے تک کا درمیانی فاصلہ ایک سو سال کی مسافت کے برابر ہے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ موت کے فرشتے کا قدم مشرق اور مغرب کے درمیان محیط ہے۔''[2]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أُذِنَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ السُّفْلَى وَعَلَى قَرْنِهِ الْعَرْشُ وَبَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ خَفَقَانُ الطَّيْرِ سَبْعَ مِائَةِ عَامٍ، يَقُولُ ذَالِكَ الْمَلَكُ: سُبْحَانَكَ حَيْثُ كُنْتَ»

''مجھے کہا گیا ہے کہ میں حاملینِ عرش میں سے ایک فرشتے کے متعلق بتلاؤں، اس کے دونوں پاؤں زمین کے نچلے حصے میں ہیں، اس کے سینگ پر عرش ہے، اس کی دونوں کانوں کی لو اور کندھوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے کہ جیسے ایک پرندہ سات سو سال تک اُڑتا رہے۔ وہ فرشتہ (یہ تسبیح) پڑھتا ہے: سُبْحَانَكَ حَيْثُ كُنْتَ ''تو نہایت پاک ہے، جہاں بھی ہے۔''[3]

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

[1] سنن أبي داود، حديث: 4727. صحيح الجامع، حديث: 854. [2] المجالسة وجواهر العلم: 2580.
[3] صحيح الجامع، حديث: 853.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ()

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جو آسمانوں اور زمین کو بالکل ابتدا سے پیدا کرنے والا ہے اور دو دو، تین تین، چار چار پروں والے فرشتوں کو اپنا قاصد بنانے والا ہے، وہ خلقت میں جو چاہے اضافہ کرتا ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والا ہے۔''

امام ابن شہاب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَشْبَهُ مَنْ رَاَيْتُ بِجِبْرِيْلَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ»

''میں نے جبرائیل علیہ السلام کے سب سے زیادہ مشابہ جو بندہ دیکھا ہے وہ دحیہ کلبی ہے۔''

ابن شہاب رحمہ اللہ سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ يُشْبِهُ جِبْرِيْلَ وَعُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ يُشْبِهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ وَعَبْدُ الْعُزّٰى يُشْبِهُ الدَّجَّالَ»

''دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں، عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں اور عبدالعزیٰ دجال کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔''

فرشتے کھاتے پیتے نہیں:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جب فرشتے بیٹے کی خوش خبری دینے آئے تھے تو اس واقعے کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ○ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ○ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ○ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ○ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً قَالُوْا لَا تَخَفْ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ○

''کیا تجھے ابراہیم (علیہ السلام) کے معزز مہمانوں کی خبر بھی پہنچی ہے؟ وہ جب ان کے ہاں آئے تو سلام

() الفاطر 35:1. () صحیح الجامع، حدیث: 987. () صحیح الجامع، حدیث: 3362.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا، ابراہیم (علیہ السلام) نے جواباً سلام کیا (اور کہا کہ) یہ تو اجنبی لوگ ہیں، پھر (چپ چاپ جلدی جلدی) اپنے گھر والوں کے پاس گئے اور ایک فربہ بچھڑے (کا گوشت) لائے، پھر وہ ان کے پاس رکھ کر کہا: آپ کھاتے کیوں نہیں ہیں؟ پھر دل ہی دل میں ان سے خوفزدہ ہوئے تو انھوں نے کہا: آپ خوف نہ کیجیے۔ اور انھوں نے آپ کو علم والے لڑکے کی بشارت دی۔''

(۶) فرشتوں کے جن اعمال کا علم ہے ان پر بھی ایمان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَقْبَلَتْ يَهُود إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، أَخْبِرْنَا عَنِ الرَّعْدِ مَا هُوَ؟ قَالَ: «مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ مَعَهُ مَخَارِيقُ مِنْ نَارٍ يَسُوقُ بِهَا السَّحَابَ حَيْثُ شَاءَ اللهُ» فَقَالُوا: فَمَا هَذَا الصَّوْتُ الَّذِي نَسْمَعُ؟ قَالَ: «زَجْرَةٌ بِالسَّحَابِ إِذَا زَجَرَهُ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى حَيْثُ أُمِرَ»

''نبی ﷺ کے پاس یہودی آئے اور کہا: اے ابوالقاسم! ہمیں رعد کے متعلق بتلایئے کہ یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک فرشتہ ہے جو بادلوں پر مقرر ہے، اس کے پاس آگ کے کوڑے ہوتے ہیں جن کے ذریعے وہ بادلوں کو اسی جانب چلا کر لے جاتا ہے جدھر اللہ تعالیٰ چاہے۔ انھوں نے پوچھا: یہ آواز کیا چیز ہے جو ہم (بادلوں سے) سنتے ہیں؟ یہ اس کی بادلوں کو جھڑک ہے جب وہ انھیں جھڑکتا ہے، حتیٰ کہ وہ اس مقام پہ پہنچ جائیں جہاں کا انھیں حکم دیا گیا ہو۔''[1]

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ، كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ»

''آدمی کی اپنے مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے لیے کی گئی دعا قبول کی جاتی ہے اور اس کے (یعنی دعا کرنے والے کے) سر پر فرشتہ مقرر ہوتا ہے، بندہ جب بھی اپنے بھائی کے بھلے

[1] الذاریات 51:24، 28. [2] جامع الترمذي، حديث: 3117. صحيح الجامع، حديث: 3553.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی کوئی دعا کرتا ہے تو وہ مقرر فرشتہ کہتا ہے: آمین اور اسی کے مثل تجھے بھی ملے۔''[1]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا يَقُولُ: يَا رَبِّ نُطْفَةٌ يَا رَبِّ عَلَقَةٌ يَا رَبِّ مُضْغَةٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهُ قَالَ: أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى، شَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ، فَمَا الرِّزْقُ وَالْأَجَلُ، فَيُكْتَبُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ»

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے رحمِ مادر پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے جو کہتا رہتا ہے: اے رب! یہ نطفہ قرار پایا ہے۔ اے رب! یہ خون بستہ بن گیا ہے۔ اے رب! یہ گوشت کے لوتھڑے کی صورت اختیار کر گیا ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ اس کی پیدائش کا فیصلہ کرتا ہے تو فرشتہ پوچھتا ہے: یہ لڑکا ہے یا لڑکی؟ نیک ہے یا بد؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اور موت کب آئے گی؟ چنانچہ (یہ سب کچھ) اس کی ماں کے پیٹ میں ہی لکھ دیا جاتا ہے۔''[2]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ آدَمِيٍّ إِلَّا فِي رَأْسِهِ حِكْمَةٌ بِيَدِ مَلَكٍ فَإِذَا تَوَاضَعَ قِيلَ لِلْمَلَكِ: ارْفَعْ حِكْمَتَهُ وَإِذَا تَكَبَّرَ قِيلَ لِلْمَلَكِ: ضَعْ حِكْمَتَهُ»

''ہر آدمی کے سر میں حکمت رکھی گئی ہوتی ہے جو فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ سو جب بندہ انکساری اختیار کرتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے: اس کی حکمت کو بلند کر دو اور جب وہ تکبر کرتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے: اس کی حکمت کو ضائع کر دو۔''[3]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ، قَالَ: فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ، وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ، مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالُوا:

① صحيح مسلم، حديث: 2733. ② صحيح البخاري، حديث: 6595. صحيح مسلم، حديث: 2646.
③ صحيح الجامع، حديث: 5675. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 538.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقُولُونَ: يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ، قَالَ: فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: لَا وَاللهِ مَا رَأَوْكَ، قَالَ: فَيَقُولُ: وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً، وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا وَتَحْمِيدًا، وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا، قَالَ: يَقُولُ: فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالَ: يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا، قَالَ: يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا، وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً، قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: مِنَ النَّارِ، قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا، قَالَ: يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً، قَالَ: فَيَقُولُ: فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ: يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ، إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ، قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ»

”بلاشبہ اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں چکر لگاتے ہیں (اور) ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں، جب انھیں ایسے لوگ مل جاتے ہیں جو اللہ کا ذکر کر رہے ہوں تو وہ ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں: آ جاؤ، تمھارا کام ہو گیا ہے، پھر فرشتے انھیں اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں اور آسمانِ دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ان کا رب ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان سے زیادہ جانتا ہے: میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تیری تسبیح کرتے ہیں اور کبریائی بیان کرتے ہیں، تیری حمد و ثنا کرتے ہیں اور تیری بزرگی اور بڑائی بیان کرتے ہیں، پھر اللہ ان سے پوچھتا ہے: کیا انھوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں: نہیں، اللہ کی قسم! انھوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو پھر ان کی کیفیت کیا ہوگی؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو وہ تیری خوب عبادت کریں، تیری خوب شان و عظمت بیان کریں اور تیری بہت زیادہ تسبیح کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے ہیں؟ وہ بتلاتے ہیں کہ وہ تجھ سے جنت مانگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دریافت فرماتا ہے: کیا انھوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم اے رب! انھوں نے جنت کو نہیں دیکھا۔ اللہ پوچھتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو پھر ان کی کیا کیفیت ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو وہ اس کی بہت زیادہ حرص و خواہش اور رغبت کریں، پھر اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں: جہنم سے۔ اللہ پوچھتا ہے: کیا انھوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم اے رب! انھوں نے جہنم کو نہیں دیکھا۔ اللہ پوچھتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو پھر ان کی کیا کیفیت ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو وہ اس سے بہت دُور بھاگیں اور اس سے بہت زیادہ ڈرنے لگیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمھیں اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انھیں بخش دیا ہے۔ ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے: ان میں فلاں شخص ایسا ہے جو ان (ذکر کرنے والوں) میں سے نہیں ہے بلکہ وہ تو اپنے کسی ضروری کام کی وجہ سے ان میں آیا تھا۔ یہ سن کر اللہ نے فرمایا: وہ ایسے ہم نشین ہیں کہ جن میں بیٹھنے والا بھی محروم و نامراد نہیں رہتا (یعنی میں نے اسے بھی بخش دیا)۔"

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِينَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِينَ ۝ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۝ ﴾

"بلاشبہ تم پر نگہبان مقرر ہیں، جو بڑے معزز (اور اعمال) لکھنے والے ہیں، جو کچھ تم کرتے ہو وہ ان کے علم میں ہے۔"

اور فرمایا:

﴿ اَلَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝ ﴾

"جو فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے اردگرد ہیں، وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان لوگوں کے لیے استغفار کرتے ہیں جو ایمان

① صحيح البخاري، حديث: 6408. صحيح مسلم، حديث: 6780. ② الانفطار 10. 12.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لائے (کہتے ہیں:) اے ہمارے رب! تو اپنی رحمت اور علم کے لحاظ سے ہر چیز پر وسعت رکھتا ہے، لہٰذا ان لوگوں کو بخش دے جنھوں نے توبہ کی اور تیرے راستے کی اتباع کی اور انھیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔''

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«صاحب الصور واضع الصور على فيه منذ خلق ينتظر متى يؤمر أن ينفخ فيه فينفخ»

''صور پھونکنے والا فرشتہ جب سے پیدا ہوا ہے تب سے وہ اپنے منہ پر صور رکھے ہوئے ہے اور انتظار کر رہا ہے کہ کب اس کو اس میں پھونک مارنے کا حکم ملے اور وہ پھونکے۔''[2]

تیسرا رکن: کتابوں پر ایمان

کتاب، مکتوب کے معنی میں ہے یعنی لکھی ہوئی چیز اور اس سے مراد ہے:

اَلْكُتُبُ الَّتِي أَنْزَلَهَا اللهُ تَعَالَى عَلَى رُسُلِهِ رَحْمَةً لِلْخَلْقِ وَهِدَايَةً لَهُمْ لِيُخْرِجَ بِهَا مَنْ يَشَاءُ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ.

''وہ کتابیں جو اللہ رب العزت نے اپنی مخلوق پر رحمت کرتے ہوئے ان کی ہدایت کے لیے اپنے رسولوں پر اُتاریں تاکہ وہ اس کے ذریعے جس کو چاہے اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آئے۔''[1]

اور بعض کے ہاں اس سے مراد یہ ہے کہ:

هِيَ كَلَامُ اللهِ أَوْحَى بِهَا إِلَى رُسُلِهِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَنْ طَرِيقِ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَذَالِكَ لِيُبَلِّغُوهُ لِلنَّاسِ لِيَكُونَ حُجَّةً لِلّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ.

''یہ اللہ کا کلام ہے جو اس نے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے اپنے رسولوں کی طرف وحی کیا تاکہ وہ اسے

① المومن 7:40. ② صحيح الجامع، حديث: 3752. ③ المدخل إلى الثقافة الإسلامية، ص: 127.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں تک پہنچا دیں اور اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر حجت قائم ہو سکے۔''[1]

[illegible] پر ایمان لانا چار باتوں پر مشتمل ہے:

اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ کی طرف سے ان کتب کا نزول برحق ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

[illegible]

''ناممکن ہے کہ کسی بندے سے اللہ تعالیٰ کلام کرے مگر وحی کے ذریعے یا پردے کے پیچھے سے یا کسی فرشتے کو بھیجے اور وہ اللہ کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے، یقیناً وہ بڑا بلند اور بہت حکمت والا ہے۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿ وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِكُلِّ شَيْءٍ ﴾

''اور ہم نے چند تختیوں پر ہر قسم کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل ان کو لکھ کر دی۔''

اور فرمایا:

﴿ كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ ﴾

''دراصل لوگ ایک ہی اُمت تھے، اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجا اور ان کے ساتھ سچی کتابیں نازل فرمائیں۔''[2]

② جن کتابوں کو ہم جانتے ہیں ان پر بھی ایمان لانا اور جن کو نہیں جانتے ان پر بھی ایمان لانا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ

① العقيدة الصافية للفرقة الناجية:81. ② الشورى 42:51. ③ الأعراف 7:145. ④ البقرة 3:213.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَصِيرُ ○

''رسول (ﷺ) اور مومنین اس چیز پر ایمان لے آئے ہیں جو اس کی طرف اس کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے، ہر ایک ایمان لے آیا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ، اس کے فرشتوں کے ساتھ، اس کی کتابوں کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ۔ ہم رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان تفریق نہیں کرتے اور انھوں نے کہا کہ ہم نے سن لیا اور اطاعت قبول کر لی، اے ہمارے رب! تیری ہی بخشش ہم چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف ٹھکانہ ہے۔''

• فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ

''پس آپ لوگوں کو اسی طرف بلاتے رہیں اور جو کچھ آپ کو حکم دیا گیا ہے اس پر استقامت اختیار کریں اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں اور کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میرا ان پر ایمان ہے۔''

• يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ○

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ پر، اس کے رسول پر اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو اس نے اپنے رسول پر نازل فرمائی اور اس کتاب پر بھی جو اس نے اس سے پہلے نازل کی اور جو شخص اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور روزِ آخرت کے ساتھ کفر کرے گا تو یقیناً وہ بہت دُور کی گمراہی میں جا پڑے گا۔''

• اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ○ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ○ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ○

① البقرۃ 2:285. ② الشوریٰ 42:15. ③ النساء 4:136.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو زندہ اور سب کا نگہبان ہے۔ جس نے آپ پر حق کے ساتھ اس کتاب کو نازل فرمایا ہے جو اپنے سے پہلے کی تصدیق کرنے والی ہے، اسی نے اس سے پہلے تورات اور انجیل کو اتارا تھا۔ اس سے پہلے، لوگوں کو ہدایت کرنے والی بنا کر اور قرآن بھی اسی نے اتارا، جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ غالب ہے، انتقام لینے والا ہے۔''

''یہ باتیں پہلی کتابوں میں بھی ہیں (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ (علیہما السلام) کے صحیفوں میں۔''

''تم کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر بھی جو ہماری طرف اُتاری گئی اور جو چیز ابراہیم، اسماعیل، اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) اور ان کی اولاد پر اتاری گئی اور جو کچھ اللہ کی جانب سے موسیٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) اور دوسرے انبیاء (علیہم السلام) دیے گئے۔ ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں۔''

③ جن واقعات کے بارے میں ان کتابوں میں خبر دی گئی ہے ان کی صحت پر ایمان لانا۔

④ ان کے جو احکام منسوخ نہیں ہوئے ان پر عمل کرنا اور ان پر رضامندی کا اظہار کرنا۔

(چوتھا رکن: رسولوں پر ایمان)

رسولوں پر ایمان لانا چار باتوں پر مشتمل ہے:

① اس بات پر ایمان لانا کہ ان کی رسالت اللہ رب العزت کی طرف سے برحق ہے اور کسی ایک رسول کا

① آل عمران 3:2، 4. ② الأعلى 87:18، 19. ③ البقرة 2:136.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انکار سب کا انکار کرنے کے مترادف ہے۔

(2) جن کے نام قرآن مجید میں موجود ہیں ان پر بھی ایمان لانا اور جن کے نام ہم نہیں جانتے ان پر بھی ایمان لانا۔

(3) ان سے ثابت شدہ واقعات پر ایمان لانا۔

(4) ان میں سے جو رسول ہماری طرف مبعوث ہوئے ان کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان لانا۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ﴾

''تم کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر بھی جو ہماری طرف اُتاری گئی اور جو چیز ابراہیم، اسماعیل، اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) اور ان کی اولاد پر اتاری گئی اور جو کچھ اللہ کی جانب سے موسیٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) اور دوسرے انبیاء (علیہم السلام) دیے گئے۔ ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا﴾

''یقیناً جو لوگ اللہ کے ساتھ اور اس کے پیغمبروں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق رکھیں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ بعض نبیوں پر تو ہمارا ایمان ہے اور بعض پر نہیں اور چاہتے ہیں کہ اس کے اور اس کے بین بین کوئی راہ نکالیں۔ یہی لوگ درحقیقت کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لیے رُسوا کر دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''[1]

① البقرۃ 2:136. ② النساء 4:150، 151.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور فرمایا:

[illegible] مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝

''اللہ تعالیٰ فرشتوں اور لوگوں میں سے قاصدوں کا انتخاب کرتا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے۔''

[illegible]

رسول وہ ہوتے ہیں جن کی طرف نئی شریعت کی وحی کی جاتی ہے جبکہ نبی وہ ہوتے ہیں جو اپنے سے پہلی شریعت کو ہی برقرار رکھتے ہوئے اسی کی تبلیغ و اشاعت کے لیے آتے ہیں۔

انبیاء اور رسولوں کی تعداد

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الأَنْبِيَاءِ كَانَ أَوَّلَ؟ قَالَ: «آدَمُ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَنَبِيٌّ كَانَ؟ قَالَ: «نَعَمْ نَبِيٌّ مُكَلَّمٌ» قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَمِ الْمُرْسَلُونَ؟ قَالَ: «ثَلَاثُ مِائَةٍ وَخَمْسَ عَشَرَةَ جَمًّا غَفِيرًا»

''میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! سب سے پہلے نبی کون تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آدم۔ میں نے پوچھا: وہ نبی بھی تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، نبی تھے اور اللہ نے ان سے کلام بھی فرمائی تھی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! رسولوں کی تعداد کتنی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تین سو پندرہ کا جم غفیر۔''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، كَمْ وَفَاءُ عِدَّةِ الأَنْبِيَاءِ؟ قَالَ: «مِائَةُ أَلْفٍ وَأَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ أَلْفًا الرُّسُلُ مِنْ ذَالِكَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيرًا»

''میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! انبیاء کی مکمل تعداد کتنی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک

① الحج 22:75. ② تفسیر الآلوسی: 17/151. الرسول والرسالة: 15.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاکھ چوبیس ہزار۔ جن میں سے تین سو پندرہ کا جم غفیر رسولوں کا تھا۔"

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

ان رجلا قال: یا رسول اللہ، انبیا کان آدم؟ قال: «نعم، مکلم» قال: کم بینہ وبین نوح؟ قال: «عشر قرون» قال: کم بین نوح وابراھیم؟ قال: «عشر قرون» قالوا: یا رسول اللہ، کم کانت الرسل؟ قال: «ثلاث مائۃ وخمس عشرۃ جما غفیرا»[1]

"ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آدم علیہ السلام نبی تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ وہ معلم بھی تھے اور ان سے اللہ نے کلام بھی کیا تھا۔ اس نے پوچھا: حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس سو سال، اس نے پوچھا: حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس سال۔ اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کل کتنے رسول ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین سو پندرہ کا ایک جم غفیر ہے۔"

رسولوں کی ذمہ داریاں

تبلیغ

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۖ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ﴾

"اے رسول! جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے (اس کی) تبلیغ کیجیے، اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کی رسالت ادا نہیں کی۔"[2]

[1] مسند أحمد، حدیث: 178/5. مشکاۃ المصابیح: 5737. ② المستدرک للحاکم: 3039 والصحیحۃ، حدیث: 2668. ③ المائدۃ 67:5.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ ... يُبَلِّغُونَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ﴾

''یہ سب (انبیاء) اللہ کا پیغام (لوگوں تک) پہنچایا کرتے تھے اور اس سے ڈر کر رہتے تھے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔''[1]

﴿ ... اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ ﴾

''جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اس کی تلاوت کیجیے۔''[2]

﴿ ... كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا ﴾

''جس طرح ہم نے تم میں تم ہی میں سے رسول بھیجا، جو تم کو ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے۔''[3]

اللہ کی طرف دعوت

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ ... وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ﴾

''یقیناً ہم نے ہر اُمت میں ایک رسول (یہ پیغام دے کر) بھیجا کہ تم اللہ کی عبادت بجا لاؤ اور طاغوت سے اجتناب کرو۔''

اور فرمایا:

﴿ ... وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ○ ﴾

''اور ہم نے آپ سے پہلے جو بھی رسول بھیجا اس کی طرف یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، سو تم میری ہی عبادت کرو۔''[4]

جنت کی بشارت دینا اور عذاب سے ڈرانا

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ ... وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ﴾

① الأحزاب 39:33. ② العنكبوت 45:29. ③ البقرة 151:2. ④ النحل 36:16. ⑤ الأنبياء 25:21.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور ہم رسولوں کو (رحمت کی) خوش خبری دینے والے اور (عذاب سے) ڈرانے والے بنا کر ہی بھیجتے ہیں۔''[1]

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إنما مثلي ومثل ما بعثني الله به كمثل رجل أتى قومًا، فقال: يا قوم إني رأيت الجيش بعيني، وإني أنا النذير العريان، فالنجاء، فأطاعه طائفة من قومه فأدلجوا فانطلقوا على مهلهم فنجوا، وكذبت طائفة منهم فأصبحوا مكانهم فصبحهم الجيش فأهلكهم واجتاحهم. فذلك مثل من أطاعني فاتبع ما جئت به، ومثل من عصاني وكذب بما جئت به من الحق»

''میری اور جس دعوت کے ساتھ اللہ نے مجھے بھیجا ہے؛ اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو ایک قوم کے پاس آیا اور اس سے کہا: اے قوم! میں نے ایک لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں واضح طور پر تمھیں ڈرانے والا ہوں، لہٰذا تم بچاؤ کی کوئی صورت اختیار کرو۔ اس قوم کے ایک گروہ نے اس کی بات مان لی اور رات کے شروع ہی میں وہاں سے نکل بھاگے اور محفوظ مقام پر چلے گئے، اس لیے نجات پا گئے۔ ان میں سے دوسرے گروہ نے اسے جھٹلایا اور اپنی ہی جگہ پر موجود رہے تو لشکر نے صبح ہوتے ہی ان پر حملہ کر دیا اور ان کو تباہ و برباد کر دیا۔ یہ ہے مثال اس شخص کی جس نے میری اطاعت کی اور جو میں اللہ کی طرف سے لایا ہوں اس کی اتباع کی اور اس شخص کی مثال بھی ہے جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق لے کر میں آیا ہوں اسے جھوٹ قرار دیا۔''[2]

اصلاح و تربیت اور تزکیہ نفس

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۭ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِنَا ۭ﴾

[1] الكهف 56:18. [2] صحيح البخاري، حديث: 7283. صحيح مسلم، حديث: 2283.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے روح کو اتارا ہے، آپ اس سے پہلے یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ کتاب اور ایمان کیا چیز ہے؟ لیکن ہم نے اسے نور بنایا، اس کے ذریعہ سے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں۔''[1]

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ

''اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ تو اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال اور انھیں اللہ کے احسانات یاد دلا۔''[2]

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝

''وہی ذات ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انھیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔ یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔''[3]

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ

''اے ہمارے رب! ان میں ایک رسول مبعوث فرما جو ان ہی میں سے ہو، وہ ان پر تیری آیات تلاوت کیا کرے۔''[4]

فکر وعقیدہ کی اصلاح

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ

''دراصل لوگ ایک ہی اُمت تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو (رحمت کی) خوش خبریاں دینے اور (عذاب سے) ڈرانے والے بنا کر بھیجا۔''[5]

① الشوریٰ 52:42. ② إبراهيم 5:14. ③ الجمعة 2:62. ④ البقرة 129:2. ⑤ البقرة 213:2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ﴾ (1)

''ہم نے انھیں رسول بنایا ہے، خوش خبریاں سنانے والے اور ڈرانے والے تاکہ رسولوں کے بھیجنے کے بعد لوگوں کی اللہ پر کوئی حجت اور الزام نہ رہ جائے۔''

﴿ وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴾ (2)

''اور اگر ہم اس سے پہلے ہی انھیں عذاب سے ہلاک کر دیتے تو یقینا یہ کہہ اٹھتے کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمارے پاس اپنا رسول کیوں نہ بھیجا؟ کہ ہم تیری آیتوں کی تابعداری کرتے، اس سے پہلے کہ ہم ذلیل و رُسوا ہوتے۔''

﴿ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ۝ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ۭ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ۝ ﴾ (3)

''پھر کیا کیفیت ہوگی جب ہم ہر اُمت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان لوگوں پر گواہ بنا کر لائیں گے۔ جس روز کافر لوگ اور رسول کے نافرمان آرزو کریں گے کہ کاش! انھیں زمین کے ساتھ ہموار کر دیا جاتا اور وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے۔''

﴿ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَاۗءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ ﴾ (4)

''قریب ہے کہ (ابھی) غصے کے مارے پھٹ جائے، جب کبھی اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا

(1) النساء 4:165. (2) طٰہٰ 20:134. (3) النساء 4:41، 42.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے جہنم کے داروغے پوچھیں گے کہ کیا تمھارے پاس ڈرانے والا کوئی نہیں آیا تھا؟ وہ جواب دیں گے کہ بے شک آیا تھا لیکن ہم نے اسے جھٹلایا اور ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ بھی نازل نہیں فرمایا۔ یقیناً تم بہت بڑی گمراہی میں ہو۔ اور کہیں گے کہ اگر ہم سنتے ہوتے یا عقل رکھتے ہوتے تو دوزخیوں میں (شریک) نہ ہوتے۔ پس انھوں نے اپنے جرم کا اقبال کر لیا۔ اب یہ دوزخی دُور ہو جائیں۔"

ا [redacted]

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ

"ان کے درمیان اس چیز کے ساتھ فیصلہ کیجیے جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی۔"

يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ

"اے داؤد! یقیناً ہم نے تمھیں زمین میں جانشین بنایا ہے، لہٰذا تم لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرو۔"

إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ

"یقیناً ہم نے تورات کو نازل کیا، اس میں ہدایت اور نور ہے، یہودیوں میں اسی تورات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ماننے والے انبیاء (علیہم السلام) اور اہل اللہ اور علماء فیصلے کرتے تھے۔"

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

"ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انھیں اس لیے بلایا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان میں فیصلہ کر دے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا۔"

① الملک 67:8، 11. ② المائدۃ 5:48. ③ ص 38:26. ④ المائدۃ 5:44. ⑤ النور 24:51.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«كانت بنو إسرائيل تسوسهم الأنبياء، فلما هلك نبي خلفه نبي وإنه لا نبي بعدي، وسيكون خلفاء فيكثرون» قالوا: فما تأمرنا؟ قال: «فوا ببيعة الأول فالأول أعطوهم حقهم فإن الله سائلهم عما استرعاهم»

''بنی اسرائیل کی حکومت حضرات انبیاء علیہم السلام چلاتے اور ان کے امور کا انتظام کرتے تھے۔ جب ایک نبی کی وفات ہو جاتی تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہو جاتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی تو نہیں ہوگا البتہ خلفا، ہوں گے اور وہ بھی بکثرت ہوں گے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: پھر آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی خلیفہ ہو جائے (اور تم نے اس سے بیعت کر لی ہو) تو اس سے کی ہوئی بیعت پوری کرو، انھیں ان کا حق دو، اگر وہ ظلم کریں گے تو اللہ ان سے پوچھے گا کہ انھوں نے اپنی رعایا کا حق کیسے ادا کیا؟''[1]

پانچواں رکن: قیامت پر ایمان

قیامت پر ایمان لانا چار باتوں پر مشتمل ہے:

① مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ: بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَيُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ»

''کوئی بندہ (اس وقت تک) مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ چار چیزوں پر ایمان نہ لائے: (ان میں سے دو یہ ہیں:) مرنے کے بعد اُٹھنے پر اور تقدیر پر ایمان لائے۔''[2]

سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ: يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنِّي رَسُولُ اللهِ بَعَثَنِي

[1] صحيح البخاري، حديث: 3455. [2] مسند أبي يعلى: 352.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالبعث بعد الموت، و يؤمن بالقدر خيره و شره.[1]

''کوئی بندہ (اس وقت تک) مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ چار چیزوں پر ایمان نہ لائے: (۱) وہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، مجھے اس نے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے (۲) موت پر ایمان لائے (۳) موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لائے (۴) تقدیر کے اچھا اور برا ہونے پر ایمان لائے۔''

⑦ حساب و کتاب اور جزا و سزا پر ایمان

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ۝ لَّابِثِينَ فِيهَآ أَحْقَابًا ۝ لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ۝ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ۝ جَزَآءً وِفَاقًا ۝ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ۝ وَكَذَّبُوا بِـَٔايَـٰتِنَا كِذَّابًا ۝ ﴾

''بے شک جہنم گھات میں ہے۔ سرکشوں کا ٹھکانہ وہی ہے۔ اس میں وہ مدتوں تک پڑے رہیں گے۔ نہ کبھی اس میں خنکی کا مزہ چکھیں گے، نہ پانی کا۔ سوائے گرم پانی اور پیپ کے۔ ان کو پورا پورا بدلہ ملے گا۔ انھیں تو حساب کی توقع ہی نہ تھی۔''

﴿ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَـٰبَهُۥ بِيَمِينِهِۦ ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ۝ وَيَنقَلِبُ إِلَىٰٓ أَهْلِهِۦ مَسْرُورًا ۝ ﴾

''جس شخص کے دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا اس کا حساب تو بہت آسانی سے لیا جائے گا اور وہ اپنے اہل کی طرف ہنسی خوشی لوٹ آئے گا۔''[2]

﴿ اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ۝ ﴾

''لوگوں کے حساب کا وقت قریب آ گیا، پھر بھی وہ بے خبری میں منہ پھیرے ہوئے ہیں۔''[3]

① صحيح الجامع، حديث: 7584. ② النبأ، 78:21، 27. ③ الإنشقاق: 7، 9. ④ الأنبياء، 21:1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝ ﴾

''یقیناً ہماری ہی طرف ان کا لوٹنا ہے، پھر بے شک ہمارے ذمے ہے ان سے حساب لینا۔''[1]

﴿ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ۝ ﴾

''جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود پکارے، جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں، پس اس کا حساب تو اس کے رب کے ہاں ہی ہے۔ یقیناً کافر لوگ فلاح نہیں پائیں گے۔''[2]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ»

''میری اُمت سے 70 ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ تو دَم کرواتے ہیں اور نہ ہی فال لیتے ہیں بلکہ اپنے رب پر ہی توکل کرتے ہیں۔''[3]

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

«وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِهِ»

''میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری اُمت سے ستر ہزار اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور مزید اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے تین چلو بھرے لوگوں کو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔''[4]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«... فَتَنْجُو أَوَّلُ زُمْرَةٍ وُجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ سَبْعُونَ أَلْفًا لَا يُحَاسَبُونَ»

''پہلا گروہ جو نجات پائے گا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے، یہ 70 ہزار لوگ ہوں گے، ان کا حساب نہیں لیا جائے گا۔''[5]

[1] الغاشية: 25، 26. [2] المؤمنون 117:23. [3] صحيح البخاري، حديث: 6472. [4] جامع الترمذي، حديث: 2437. سنن ابن ماجه، حديث: 8642. [5] صحيح مسلم، حديث: 191.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن الله يدني المؤمن، فيضع عليه كنفه ويستره، فيقول: أتعرف ذنب كذا، أتعرف ذنب كذا؟ فيقول: نعم أي رب، حتى إذا قرره بذنوبه، ورأى في نفسه أنه هلك، قال: سترتها عليك في الدنيا، وأنا أغفرها لك اليوم، فيعطى كتاب حسناته، وأما الكافر والمنافقون، فيقول الأشهاد: هؤلاء الذين كذبوا على ربهم ألا لعنة الله على الظالمين ○»[1]

''اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے قریب بلا لے گا اور اس پر اپنا پردۂ عزت ڈال کر اسے چھپا لے گا، پھر فرمائے گا: تجھے اپنا فلاں گناہ معلوم ہے؟ تجھے اپنا فلاں گناہ یاد ہے؟ تو وہ کہے گا: جی ہاں، یارب! مجھے معلوم ہے۔ حتیٰ کہ اس سے تمام گناہوں کا اقرار کرا لے گا اور وہ شخص اپنے دل میں خیال کرے گا کہ وہ اب تباہ ہو چکا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھ پر دنیا میں پردہ ڈالا، آج تیرے لیے ان گناہوں کو معاف کرتا ہوں، پھر نیکیوں کا ریکارڈ اس کے ہاتھ میں دے دیا جائے گا۔ لیکن کافر اور منافق کے متعلق برملا گواہ بولیں گے: ''یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا۔ سن لو! ظلم پیشہ لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے۔''[2]

③ جنت وجہنم پر ایمان

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْمِيزَانِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ»

''ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تم جنت، جہنم اور میزان پر ایمان لاؤ اور تم مرنے کے بعد دوبارہ جی اُٹھنے پر ایمان لاؤ اور تم تقدیر کے اچھا اور برا ہونے پر ایمان لاؤ۔''[3]

① هود 11:18. ② صحيح البخاري، حديث: 2441. صحيح مسلم، حديث: 2309. ③ صحيح الجامع، حديث: 2798.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي يده كتابان فقال: «اتدرون ما هذان الكتابان؟» قلنا: لا، الا ان تخبرنا يا رسول الله، قال للذي في يده اليمنى: «هذا كتاب من رب العالمين تبارك وتعالى، باسماء اهل الجنة، واسماء آبائهم وقبائلهم، ثم اجمل على آخرهم، لا يزاد فيهم ولا ينقص منهم أبدا ثم قال للذي في يساره: هذا كتاب اهل النار، بأسمائهم واسماء آبائهم وقبائلهم، ثم أجمل على آخرهم، لا يزاد فيهم ولا ينقص منهم أبدا» فقال أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم: فلأي شيء إذن نعمل إن كان هذا امرا قد فرغ منه؟ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «سددوا وقاربوا، فإن صاحب الجنة يختم له بعمل أهل الجنة، وإن عمل أي عمل، وإن صاحب النار ليختم له بعمل أهل النار، وإن عمل أي عمل، ثم قال: بيديه فقبضهما ثم قال: «فرغ ربكم عز وجل من العباد ثم قال باليمنى: فنبذ بها، فقال: فريق في الجنة، ونبذ باليسرى، فقال: فريق في السعير»

''رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، جبکہ آپ کے ہاتھ مبارک میں دو کتابیں تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سی دو کتابیں ہیں؟ ہم نے عرض کیا: نہیں، اے اللہ کے رسول! إلّا کہ آپ ہمیں بتا دیں۔ آپ ﷺ نے دائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا: یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے ہے، اس میں اہلِ جنت اور ان کے آباء اور قبائل کے نام ہیں اور آخر میں ان کی میزان جوڑ دی گئی ہے، نہ تو ان میں کبھی کوئی اضافہ ہوسکتا ہے اور نہ ہی کمی، پھر آپ ﷺ نے بائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں کہا: یہ جہنمیوں کی کتاب ہے، اس میں ان کے نام اور ان کے آباء اور قبائل کے نام ہیں اور آخر پر ان کی میزان جوڑ دی گئی، اس میں بھی کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اگر اس معاملے سے اس قدر فارغ ہوا جا چکا ہے تو پھر ہم کس چیز کے لیے عمل کرتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راہِ راست پر چلتے رہو اور میانہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روی اختیار کرو، بلاشبہ جنتی آدمی کا اختتام جنت والوں کے عمل کے ساتھ ہوگا، اگرچہ وہ جیسا مرضی عمل کرتا رہے اور جہنمی آدمی کا اختتام جہنم والوں کے عمل کے ساتھ ہوگا، خواہ وہ جیسا مرضی عمل کرتا رہے، پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو بند کیا اور فرمایا: تمھارا رب اپنے بندوں سے فارغ ہو گیا ہے، پھر آپ نے دائیں ہاتھ سے اس کتاب کو پھینکا اور فرمایا: ''ایک گروہ جنت میں جائے گا۔'' پھر بائیں ہاتھ سے کتاب کو پھینکا اور فرمایا: ''ایک فریق جہنم میں جائے گا۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن أحدكم إذا مات عرض عليه مقعده بالغداة والعشي، إن كان من أهل الجنة فمن أهل الجنة، وإن كان من أهل النار فمن أهل النار، فيقال: هذا مقعدك حتى يبعثك الله يوم القيامة»

''جب تم میں سے کوئی مر جاتا ہے تو ہر صبح اور شام اسے اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ اگر وہ جنتی ہے تو جنت میں اور اگر جہنمی ہے تو جہنم میں، پھر اسے کہا جاتا ہے کہ یہی تیرا مقام ہے، یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تجھے اٹھائے۔''[1]

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اطلعت في الجنة فرأيت أكثر أهلها الفقراء، واطلعت في النار فرأيت أكثر أهلها النساء»

''میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو جنتیوں کی اکثریت فقراء وغرباء تھے اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو جہنمیوں کی اکثریت عورتیں تھیں۔''[2]

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ کلمات پڑھے:

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده ورسوله وأن عيسى عبد الله وابن أمته وكلمته ألقاها إلى مريم وروح منه وأن الجنة حق

[1] جامع الترمذي، حديث: 2141. مسند أحمد، حديث: 6563. صحيح الجامع، حديث: 88. [2] صحيح البخاري، حديث: 1379. صحيح مسلم، حديث: 2866. [3] صحيح الجامع، حديث: 1030.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَأَنَّ النَّارَ حَقٌّ.

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ یکتا و لاشریک ہے اور یقیناً محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں اور بلاشبہ عیسیٰ (علیہ السلام) اس کے بندے، اس کی لونڈی کے بیٹے، اس کا کلمہ ہیں جو اس نے مریم علیہا السلام کی طرف القاء کیا اور اس کی طرف سے رُوح ہیں، بلاشبہ جنت حق ہے اور جہنم بھی حق ہے۔''[1]

تو جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے بھی وہ چاہے گا؛ اللہ تعالیٰ اسی دروازے سے اسے جنت میں داخل فرما دے گا۔

⑥ موت کے بعد کے تمام احوال واقعات پر ایمان لانا اور قیامت کے دن سے پہلے رونما ہونے والے واقعات اور نشانیوں پر ایمان لانا۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ○ لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ○﴾

''آپ کہہ دیجیے کہ یقیناً سب اگلے اور پچھلے ضرور جمع کیے جائیں گے ایک مقررہ دن کے وقت۔''[2]

www.kitabosunnat.com

قبر کا فتنہ

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ.

''اے اللہ! میں سستی، بڑھاپے، گناہ اور قرض سے، فتنۂ قبر اور عذابِ قبر سے، فتنۂ نار اور عذابِ نار سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''[3]

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کا جنازہ پڑھایا تو میں نے آپ کو یہ دعا پڑھتے سنا:

① صحيح الجامع، حديث:6320. ② الواقعة 56:49، 50. ③ صحيح البخاري، حديث:6376.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهم ان فلان بن فلان فی ذمتك وحبل جوارك فقه فتنة القبر وعذاب النار، وانت اهل الوفاء والحمد، اللّٰهم فاغفر له وارحمه، انك أنت الغفور الرحيم

''اے اللہ! فلاں بن فلاں تیرے ذمے میں ہے اور تیری ہمسائیگی اور امان میں آ گیا ہے۔ سو تو اسے قبر کی آزمائش اور آگ کے عذاب سے محفوظ فرما دے، تُو اپنے وعدے وفا کرنے والا اور تعریف والا ہے۔ اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما، بلاشبہ تو بہت ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت قال: نزلت في عذاب القبر، فيقال له: من ربك؟ فيقول: ربي الله، ونبيي محمد، فذالك قوله عز وجل: «يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا وفي الآخرة»

''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو پختہ قول (یعنی کلمہ طیبہ کی حقیقی گواہی) کے ذریعے سے (حق پر) ثابت قدم رکھتا ہے۔'' فرمایا: یہ آیت عذابِ قبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جب اس (مرنے والے) سے کہا جاتا ہے: تمھارا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے: ''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو پختہ قول (یعنی کلمہ طیبہ کی حقیقی گواہی) کے ذریعے سے (حق پر) ثابت قدم رکھتا ہے، دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔''

عذابِ قبر

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ

① سنن أبي داود، حديث: 3202. ② إبراهيم 14: 27. ③ صحيح مسلم، حديث: 2871.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْعَذَابِ ○

''(جہنم کی) آگ ہے جس کے سامنے صبح وشام وہ پیش کیے جاتے ہیں اور جب قیامت کی گھڑی آ جائے گی تو حکم ہوگا کہ آلِ فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کر دو۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لولا ان لا تدافنوا لدعوت الله ان يسمعكم من عذاب القبر»

''اگر تم (مردوں کو) دفن نہ کرتے ہوتے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ تمھیں عذابِ قبر کی آوازیں سناتا۔''

اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ ۖ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ ○﴾

''اور صور پھونک دیا جائے گا، پھر آسمانوں اور زمین والے سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر جسے اللہ چاہے، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے۔''[1]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ثم ينفخ في الصور فلا يسمعه أحد إلا أصغى ليتا ورفع ليتا، قال: وأول من يسمعه رجل يلوط حوض إبله، قال: فيصعق ويصعق الناس ثم يرسل الله مطرا كأنه الطل أو الظل، فتنبت منه أجساد الناس، ثم ينفخ فيه أخرى فإذا هم قيام ينظرون»

''پھر صور پھونکا جائے گا، جو بھی اسے سنے گا وہ گردن کی ایک جانب کو جھکائے اور دوسری کو اونچا کرے گا (یعنی گردنیں ٹیڑھی ہو جائیں گی) سب سے پہلا شخص جو اسے سنے گا وہ اپنے اونٹوں کے حوض کی لپائی کر رہا ہوگا۔ وہ پچھاڑ کھا کر گر جائے گا اور دوسرے لوگ بھی گر (کر مر) جائیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک بارش نازل فرمائے گا جو ایک پھوار کے مانند ہوگی یا سائے کی

[1] المؤمن 46:40. [2] صحیح مسلم، حدیث: 2868. [1] الزمر 68:39.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح ہوگی۔ اس سے انسانوں کے جسم اُگ آئیں گے، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے۔"

(قیامت سے پہلے رونما ہونے والے واقعات اور نشانیاں)

علاماتِ قیامت کی اقسام

(1) علاماتِ صغریٰ

وہ علامات جو نصوص شرعیہ سے ثابت ہوں جن کا ظہور اور تسلسل ان دس (10) علامات تک جاری رہے گا جو قیامت کے انتہائی قریب ظاہر ہوں گی۔

② علاماتِ کبریٰ

وہ دس (10) علامات جو قیامت کے انتہائی قریب ظاہر ہوں گی اور ان کے ظہور اور مکمل ہونے کے بعد قیامت قائم ہو جائے گی۔

(قیامت صغریٰ کی نشانیاں)

③ نبی کریم ﷺ کی بعثت اور وفات

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَضَمَّ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى»

"میری بعثت اور قیامت دونوں اس طرح قریب ہیں جس طرح یہ دونوں انگلیاں۔" پھر آپ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا لیا۔

① صحيح مسلم، حديث: 2940. ② صحيح البخاري، حديث: 6504. صحيح مسلم، حديث: 2951.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① علم کا اٹھ جانا اور جہالت کا عام ہو جانا

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ، وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ»

''قرب قیامت کے ایام میں علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت کا راج ہوگا اور قتل وغارت عام ہو جائے گا۔''[1]

اور سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

«لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَهُ وَأَخَاهُ وَأَبَاهُ»

''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ آدمی اپنے پڑوسی، بھائی اور باپ کو قتل کر دے گا۔''[2]

⑤ سلام صرف جان پہچان کے لوگوں کو کیا جائے گا

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيمَ الْخَاصَّةِ...»

''بلاشبہ قیامت کے قریب سلام صرف خاص لوگوں کو ہی کیا جائے گا۔''[3]

⑥ وقت کی بے برکتی (بے عملی) اور بخیلی کا عام ہونا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّحُّ»

''وقت تیزی سے گزرے گا، عمل کم ہو جائے گا، اور دلوں میں بخیلی سما جائے گی۔''[4]

[1] صحيح البخاري، حديث: 6729. جامع الترمذي، حديث: 2200. [2] سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1385. [3] سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 647. مسند أحمد، حديث: 1/408. [4] صحيح البخاري، حديث: 6037، 7061. صحيح مسلم، حديث: 157.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۔ مال و دولت کی فراوانی ہو جائے گی

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لا تقوم الساعة حتى يكثر فيكم المال فيفيض حتى يهم رب المال من يقبل منه صدقته ويدعى إليه الرجل فيقول: لا أرب لي فيه»

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تمھارے پاس مال کی اس قدر فراوانی نہ ہو جائے کہ وہ بہنے لگے، یہاں تک کہ مال دار کو یہ چیز پریشان کرے گی کہ اس کے صدقہ کو کون قبول کرے، نوبت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ آدمی ایک شخص کو صدقہ کے لیے بلائے گا تو وہ کہے گا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔''[1]

⑧ فحاشی و عریانی کا فروغ ہوگا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

«والذي نفس محمد بيده لا تقوم الساعة حتى يظهر الفحش والبخل»

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک فحاشی و بے حیائی اور بخل عام نہ ہو جائے۔''[2]

⑨ مختلف قسم کے فتنوں کا ظہور ہوگا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«بادروا بالأعمال فتنا كقطع الليل المظلم يصبح الرجل مؤمنا ويمسي كافرا أو يمسي مؤمنا ويصبح كافرا يبيع دينه بعرض من الدنيا»

''اندھیری رات کی مانند فتنوں کے نزول سے پہلے پہلے اعمالِ صالحہ بجالانے میں جلدی کرو۔ آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا یا آدمی شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ دُنیا

[1] صحيح البخاري، حديث: 1412. صحيح مسلم، حديث: 157. [2] سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 3211. صحيح ابن حبان، حديث: 6805.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے تھوڑے سے سامان کی خاطر اپنا دین بیچ دے گا۔''

⑩ بدعتی لوگوں سے علم حاصل کیا جانے گا

سیدنا ابوامیہ الجمحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إن من أشراط الساعة أن يلتمس العلم عند الأصاغر»

''بلاشبہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اصاغر سے علم حاصل کیا جائے گا۔''

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ اور امام مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اصاغر سے مراد بدعتی ہیں۔

قیامت کبریٰ کی نشانیاں

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا قُعُودًا نَتَحَدَّثُ فِي ظِلِّ غُرْفَةٍ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرْنَا السَّاعَةَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَنْ تَكُونَ أَوْ لَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ قَبْلَهَا عَشْرُ آيَاتٍ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ وَخُرُوجُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَالدَّجَّالُ وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَالدُّخَانُ وَثَلَاثُ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذَالِكَ تَخْرُجُ نَارٌ مِنَ الْيَمَنِ مِنْ قَعْرِ عَدَنَ تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ»

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمرے کے سائے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ ہم نے قیامت کا ذکر کیا تو ہماری آوازیں بلند ہو گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک اس سے پہلے دس نشانیاں ظاہر نہ ہوں: ① سورج کا مغرب سے نکلنا ② زمینی جانور کا نکلنا ③ یاجوج کا جوج کا ظہور ④ دجال کا خروج ⑤ عیسی ابن مریم علیہ السلام کی آمد ⑥ دھواں ⑦ تین

① صحيح مسلم، حديث: 1018. صحيح الجامع، حديث: 2814. ② صحيح الجامع، حديث: 2207. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 695. ③ فيض القدير: 676/2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جگہوں سے زمین کا دھنسنا: ایک مغرب میں ⑧ دوسرا مشرق میں ⑨ اور تیسرا جزیرۃ العرب میں اور آخر میں یمن سے یعنی وسط عدن سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو محشر (شام کی طرف) ہانک کر لے جائے گی۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لا تقوم الساعة حتى لا يقال في الأرض: الله، الله.»

''جب تک زمین میں اللہ اللہ کی صدا بلند ہوگی قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لا تقوم الساعة إلا على شرار الناس»

''قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی۔''

(چھٹا رکن: تقدیر پر ایمان)

یہ ''قَدَرَ يَقْدِرُ، قَدَرَ يَقْدُرُ'' اور ''قَدِرَ يَقْدَرُ'' سے ہے جس کا مطلب ہے: ① معاملہ کی تدبیر کرنا ② فیصلہ الٰہی ③ کسی کام کی دیکھ بھال کرنا۔ اور ''اَلْقَدْرُ'' طاقت وقوت کو کہتے ہیں، چنانچہ تقدیر کا مطلب ہے: مختلف اشیاء پر اللہ تعالیٰ کا اندازہ اور فیصلہ، مشیت ربانی یعنی کسی چیز کا وقت یا جگہ جو من جانب اللہ مقرر کر دیا گیا ہو۔

اصطلاحی تعریف

① امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَاعْلَمْ أَنَّ مَذْهَبَ أَهْلِ الْحَقِّ إِثْبَاتُ الْقَدَرِ وَمَعْنَاهُ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَّرَ الْأَشْيَاءَ فِي الْقِدَمِ وَعَلِمَ سُبْحَانَهُ أَنَّهَا سَتَقَعُ فِي أَوْقَاتٍ مَعْلُومَةٍ عِنْدَهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَعَلَى صِفَاتٍ مَخْصُوصَةٍ فَهِيَ تَقَعُ عَلَى حَسَبِ مَا قَدَّرَهَا سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى

① صحيح الجامع، حديث: 1635. سنن أبي داود، حديث: 4311. ② صحيح الجامع، حديث: 7420.
③ صحيح الجامع، حديث: 7407.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَنْكَرَتِ الْقَدَرِيَّةُ هٰذَا.

''جان لو کہ اہلِ حق کا مذہب تقدیر کا اثبات ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت پہلے ہی چیزوں کو انجام دیا تھا اور اس پاک ذات کے علم میں تھا کہ یہ چیزیں (اور کام) ایک مقررہ وقت پر ہی واقع ہوں گے اور ان اوقات کا علم بھی اسی پاک ذات کے پاس ہے اور خاص صفات کے ساتھ یہ چیزیں اسی طرح واقع ہوں گی جیسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انھیں انجام دیا ہے۔ قدریہ نے اس کا انکار کیا ہے۔''[1]

② امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے تقدیر کے متعلق سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا:

«اَلْقَدَرُ قُدْرَةُ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ»

''تقدیر سے مراد اللہ تعالیٰ کی بندوں پر قدرت ہے۔''[2]

امام ابن القیم رحمہ اللہ نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی اس تعریف پر یوں تعلیق رقم کی ہے کہ ابن عقیل نے اس کلام کو بہت سراہا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ تعریف امام احمد رحمہ اللہ کے علم کی دقت، وسعت اور اصولِ دین کی معرفت کی دلیل ہے کیونکہ تقدیر کا انکار کرنا درحقیقت اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے افعال کے خالق اور ان پر قادر ہونے کا انکار ہے۔[3]

تقدیر پر ایمان لانا چار باتوں پر مشتمل ہے:

① اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ رب العزت ہر شے کا اجمالی اور تفصیلی علم رکھتا ہے اور اس کا یہ علم ازلی اور ابدی ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝﴾

''اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اور جان لو کہ اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔''[4]

اسی طرح فرمایا:

[1] شرح صحیح مسلم للنووی: 1/154. [2] مسائل ابن هانی: 2/155. [3] شفاء العلیل، ص: 28. [4] البقرة 2:231.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝

''کفار کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئے گی۔ آپ کہہ دیجیے کہ مجھے میرے رب کی قسم جو عالم الغیب ہے! کہ وہ یقیناً تم پر آ کر رہے گی۔ اللہ تعالیٰ سے ایک ذرے کے برابر بھی کوئی چیز پوشیدہ نہیں، نہ آسمانوں میں اور نہ ہی زمین میں بلکہ اس سے بھی چھوٹی اور بڑی ہر چیز کھلی کتاب میں موجود ہے۔''[1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ إِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشَرِّكَانِهِ» فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَرَأَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ ذَالِكَ؟ قَالَ: «اَللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ»

''ہر بچے کی پیدائش فطرتِ اسلام ہی پر ہوتی ہے، پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی، عیسائی یا مشرک بنا دیتے ہیں۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر وہ اس سے پہلے ہی فوت ہو جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ بہتر جانتا ہے کہ انھوں نے کیا عمل کرنے تھے۔''[2]

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

''کیا آپ کے علم میں نہیں ہے کہ جو کچھ بھی آسمان و زمین میں ہے سب کچھ اللہ تعالیٰ جانتا ہے؟ یقیناً یہ سب کتاب میں (لکھا ہوا) موجود ہے۔ بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ پر بہت ہی آسان ہے۔''[3]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللهُ»، ثُمَّ تَلَا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ

① سبأ 34:3. ② صحيح الجامع، حديث: 152. الإرواء: 1208. ③ الحج 22:70.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝

''پانچ امور ایسے ہیں کہ جن کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے، وہی بارش برساتا ہے اور ماں کے رحم میں کیا ہے وہی جانتا ہے اور کوئی (بھی) نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کس زمین میں مرے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ جاننے والا خبر رکھنے والا ہے۔''[1]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ، لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللهُ: لَا يَعْلَمُ مَا يَكُونُ فِي غَدٍ إِلَّا اللهُ تَعَالَى، وَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي الْأَرْحَامِ إِلَّا اللهُ تَعَالَى، وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللهُ تَعَالَى، وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِلَّا اللهُ تَعَالَى، وَلَا يَدْرِي أَحَدٌ مَتَى يَجِيءُ الْمَطَرُ إِلَّا اللهُ تَعَالَى »

''غیب کی چابیاں پانچ ہیں، جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا: ① صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا ② صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ ماؤں کے رحم میں کیا ہے ③ صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ قیامت کب قائم ہوگی ④ صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ کس جان کو کس علاقے میں موت آئے گی ⑤ صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ بارش کب آئے گی۔''[2]

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۗ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝

''تم اپنی بات کو چھپاؤ یا ظاہر کرو، وہ تو سینوں میں چھپی باتوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔ کیا اسی کو علم نہ ہوگا جس نے پیدا کیا ہے؟ جبکہ وہ باریک بین اور باخبر بھی ہو۔''[3]

② اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ رب العزت نے ہر چیز کو لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہے۔

(1) صحیح الجامع، حدیث: 3255. (2) صحیح الجامع، حدیث: 5884. (3) الملک 67:13، 14.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ①

''کوئی مصیبت ایسی نہیں ہے جو زمین میں یا تمھارے اپنے نفس پر نازل ہوتی ہو اور ہم نے اس کو پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب (یعنی تقدیر) میں لکھ نہ رکھا ہو، یقیناً ایسا کرنا اللہ کے لیے بہت ہی آسان ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

«كَتَبَ اللهُ مَقَادِيرَ الخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ»

''اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوقات کی تقدیریں لکھ دی تھیں۔'' ②

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللهُ القَلَمَ فَقَالَ لَهُ: اكْتُبْ. فَقَالَ: رَبِّ وَمَاذَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اُكْتُبْ مَقَادِيرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ مَاتَ عَلَى غَيْرِ هٰذَا فَلَيْسَ مِنِّي»

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جس چیز کو پیدا کیا وہ قلم تھی۔ اللہ نے اس سے فرمایا: لکھو۔ اس نے کہا: اے میرے رب! میں کیا لکھوں؟ اللہ نے فرمایا: قیامت قائم ہونے تک ہر چیز کی تقدیر لکھ دو، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس کے علاوہ (کسی اور عقیدے) پر مرے گا وہ مجھ سے نہیں۔'' ③

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسٰى، فَقَالَ مُوسٰى: يَا آدَمُ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ

① الحدید 22:57. ② صحیح مسلم، حدیث: 2653. ③ صحیح الجامع، حدیث: 2018.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

زوجه، وأمر الملائكة فسجدوا لك، وأسكنك جنته، فأغويت الناس، وأخرجتهم من الجنة؟ فقال آدم: يا موسى، اصطفاك الله بكلمته، وانزل عليك التوراة، وقبل بك، وقبل. تلومني على أمر قد قدره الله علي قبل ان يخلقني؟ قال: فحج آدم موسى عليهما السلام»

''آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام آپس میں مناظرہ ہوا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے آدم! اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور پھر آپ میں اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو سجدے کا حکم دیا اور آپ کو جنت میں رہائش دی لیکن آپ نے لوگوں گمراہ کیا اور ان کو جنت سے نکلوا دیا؟ آدم علیہ السلام نے کہا: اے موسیٰ! آپ کو بھی اللہ نے اپنے کلمے کے ذریعے چنا ہے اور آپ پر تورات کو نازل کیا اور آپ کے ساتھ یہ یہ کیا، آپ مجھے ایسے معاملے میں ملامت کرتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے میری تخلیق سے پہلے ہی لکھ دیا تھا؟ یوں آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو خاموش کروا دیا۔''[1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللهُ الْقَلَمَ، فَأَمَرَهُ فَكَتَبَ كُلَّ شَيْءٍ يَكُونُ»

''یقیناً سب سے پہلی چیز جو اللہ نے پیدا فرمائی وہ قلم تھی، اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا کہ ہر وہ چیز لکھ دے جو واقع ہونی ہے۔''[2]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فَرَغَ اللهُ مِنَ الْمَقَادِيرِ وَأُمُورِ الدُّنْيَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ»

اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے ہی تقدیروں اور اُمورِ دنیا سے فارغ ہو گیا تھا۔''[1]

سیدنا حذیفہ بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

(1) صحيح الجامع، حديث: 96. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 909. (2) صحيح الجامع، حديث: 121. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 133. (1) صحيح الجامع، حديث: 144.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«إذا مر بالنطفة ثنتان وأربعون ليلة، بعث الله إليها ملكا، فصورها وخلق سمعها وبصرها وجلدها ولحمها وعظامها، ثم قال: يا رب أذكر أم أنثى؟ فيقضي ربك ما شاء، ويكتب الملك، ثم يقول: يا رب أجله، فيقول ربك ما شاء، ويكتب الملك، ثم يقول: يا رب رزقه، فيقضي ربك ما شاء، ويكتب الملك، ثم يخرج الملك بالصحيفة في يده، فلا يزيد على ما أمر ولا ينقص»

''جب نطفے پر (تیسرے مرحلے کی) چالیس راتیں گذر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے، وہ اس کی صورت بناتا ہے، اس کے کان، آنکھیں، کھال، گوشت اور اس کی ہڈیاں بناتا ہے، پھر کہتا ہے: اے میرے رب! یہ مرد ہوگا یا عورت؟ پھر تمھارا رب جو چاہتا ہوتا ہے وہ فیصلہ بتاتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے، پھر وہ کہتا ہے: اے میرے رب! اس کی مدت حیات (کتنی ہوگی؟) پھر تمھارا رب جو چاہتا ہوتا ہے وہ بتاتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے، پھر وہ کہتا ہے: اے میرے رب! اس کا رزق کتنا ہوگا؟ تو تمھارے رب کی جو مشیت ہوتی ہے وہ فیصلہ بتاتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے، پھر وہ اپنے ہاتھ میں صحیفہ لے کر نکل جاتا ہے، چنانچہ وہ شخص کسی معاملے میں نہ اس سے بڑھتا ہے، نہ کم ہوتا ہے۔''[1]

③ اس بات پر ایمان رکھنا کہ کائنات میں جو کچھ ہوتا ہے اللہ رب العزت کی مشیت سے ہوتا ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ○ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ ○ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ○﴾

''یہ تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت نامہ ہے، (بالخصوص) اس کے لیے جو تم میں سے سیدھی راہ پر چلنا چاہے اور تم بغیر پروردگارِ عالم کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے۔''[2]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللهَ لَو شَاءَ أَنْ لَا يُعْصَى مَا خَلَقَ إِبْلِيسَ»

[1] صحیح مسلم، حدیث: 2645. صحیح الجامع، حدیث: 104. [2] التکویر 81: 27، 29.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''یقیناً اللہ تعالیٰ اگر چاہتا کہ اس کی نافرمانی نہ ہو تو وہ ابلیس کو پیدا ہی نہ کرتا۔''[1]

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«خَلَقَ اللهُ يَحْيَى بن زَكَرِيَّا فِي بَطْنِ أُمِّهِ مُؤْمِنًا وَخَلَقَ فِرْعَوْنَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ كَافِرًا»

''اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو ان کی والدہ کے پیٹ میں مومن ہی پیدا فرمایا اور فرعون کو اس کی ماں کے پیٹ میں کافر پیدا کیا۔''[2]

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْغُلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا، وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا»[3]

''وہ لڑکا جسے خضر (علیہ السلام) نے قتل کیا تھا وہ کافر ہی پیدا کیا گیا تھا۔ اگر زندہ رہتا تو اپنے ماں باپ کو سرکشی اور کفر پر مجبور کر دیتا۔''[4]

سیدنا عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ خَلَقَهُ اللهُ لِوَاحِدَةٍ مِنَ الْمَنْزِلَتَيْنِ وَفَّقَهُ لِعَمَلِهَا»

''اللہ تعالیٰ نے جس کو بھی دو مرتبوں میں سے کسی ایک کے لیے پیدا کیا ہوتا ہے اسے ویسے ہی اعمال کی توفیق عطا فرماتا ہے۔''[5]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ: مَا شَاءَ اللهُ وَشِئْتُ، وَلَكِنْ لِيَقُلْ: مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ شِئْتُ»

''جب تم میں سے کوئی قسم اٹھائے تو وہ یوں نہ کہے کہ جو اللہ تعالیٰ چاہے اور جو میں چاہوں (وہی ہوگا) بلکہ اسے یوں کہنا چاہیے کہ جو اللہ تعالیٰ چاہے، پھر جو میں چاہوں۔''[6]

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[1] صحيح الجامع، حديث: 117. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1643. [2] صحيح الجامع، حديث: 134. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1831. [3] صحيح الجامع، حديث: 139. [4] صحيح الجامع، حديث: 167. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 2336. [5] صحيح الجامع، حديث: 495.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

[illegible] أكره أن تقولوا: ما شاء الله وشاء محمد ولكن قولوا: ما شاء الله، ثم شاء محمد.»

''میں اس انداز کو ناپسند کرتا ہوں کہ تم کہو: جو اللہ چاہے اور جو محمد (ﷺ) چاہے۔ بلکہ تم کہا کرو کہ جو اللہ چاہے، پھر جو محمد (ﷺ) چاہے۔''[1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«المؤمن القوي خير وأحب إلى الله من المؤمن الضعيف، وفي كل خير، احرص على ما ينفعك، واستعن بالله ولا تعجز، وإن أصابك شيء، فلا تقل: لو أني فعلت كان كذا وكذا، ولكن قل: قدر الله وما شاء فعل، فإن لو تفتح عمل الشيطان»

''قوی مومن اللہ تعالیٰ کو کمزور مومن سے زیادہ بہتر اور محبوب لگتا ہے لیکن بھلائی ہر ایک میں ہے۔ تیرے لیے جو چیز فائدہ مند ہو؛ اس کا تو حریص بن جا، اللہ کی مدد طلب کر اور بے بسی نہ دکھا، اگر تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو یہ مت کہہ کہ اگر میں یوں یوں کر لیتا تو ایسے ایسے ہو جاتا لیکن یہ کہہ کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے چاہا مقدر کر دیا کیونکہ ''اگر'' کہنا شیطان کے عمل کو کھولتا ہے۔''[2]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ قُلُوبَ ابْنِ آدَمَ مُلْتَقَى بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ، يُصَرِّفُهُ كَيْفَ يَشَاءُ، ثُمَّ يَقُولُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ اصْرِفْ قُلُوبَنَا إِلَى طَاعَتِكَ»

''بے شک اولادِ آدم کے تمام قلوب رحمان (عزوجل) کی دو انگلیوں کے درمیان ایک قلب کی مانند ہیں، وہ جیسے چاہتا ہے اسے پلٹ دیتا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ (یہ دعا) فرمانے لگے: ''اے اللہ! ہمارے دلوں کو اپنی فرماں برداری کی طرف پلٹ دے۔''[3]

① صحيح الجامع، حديث: 4378. ② صحيح مسلم، حديث: 2664. ③ صحيح ابن حبان، حديث: 902.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۘ مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ اللَّهُ ۖ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ ۚ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۗ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِن بَعْدِهِم مِّن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَلَٰكِنِ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ وَمِنْهُم مَّن كَفَرَ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلُوا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ﴾

''یہ رسول ہیں، جن میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کی ہے اور بعض کے درجے بلند کیے ہیں اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو معجزات عطا فرمائے اور رُوح القدس سے ان کی تائید کی۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کے بعد والے اپنے پاس دلیلیں آ جانے کے بعد ہرگز آپس میں لڑائی بھڑائی نہ کرتے لیکن ان لوگوں نے اختلاف کیا، ان میں سے بعض تو مومن ہوئے اور بعض کافر اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ آپس میں نہ لڑتے لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔''[1]

اسی طرح فرمایا:

﴿ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۖ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴾

''تم میں سے ہر ایک کے لیے ہم نے دستور اور راہ مقرر کر دی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی اُمت بنا دیتا لیکن اس کی چاہت ہے کہ جو تمھیں دیا ہے اس میں تمھیں آزمائے، تم نیکیوں کی طرف جلدی کرو، تم سب کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہے، پھر وہ تمھیں ہر وہ چیز بتا دے گا جس میں تم اختلاف کرتے رہتے ہو۔''[2]

نیز فرمایا:

﴿ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَايْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ۝ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ

[1] البقرۃ 2:253. [2] المائدۃ 5:48.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ۝ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ۝

''اور کسی کام پر ہرگز یوں نہ کہنا کہ میں اسے کل کروں گا مگر ساتھ ہی ان شاء اللہ کہہ لینا۔ اور جب بھی تو بھول جائے تو اپنے پروردگار کو یاد کر لیا کرنا اور کہنا کہ مجھے پوری اُمید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے بھی زیادہ ہدایت کے قریب والی بات کی رہبری کرے گا۔''[1]

(۱) اس بات پر ایمان رکھنا کہ تمام مخلوقات اور ان کی صفات وحرکات کو پیدا کرنے والا اللہ رب العزت کی ذات ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ارشاداتِ گرامیہ ہیں:

① ﴿وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ۝﴾

''اور اللہ تعالیٰ نے تمھیں اور تمھارے عملوں کو پیدا کیا ہے۔''[2]

② ﴿قَالَتْ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكِ اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۝﴾

''(مریم علیہا السلام) کہنے لگیں: اے میرے رب! مجھے بیٹا کیسے ہوگا؟ حالانکہ مجھے تو کسی انسان نے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ فرشتے نے کہا: اسی طرح اللہ تعالیٰ جو چاہے پیدا کرتا ہے، جب کبھی وہ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو صرف یہ کہہ دیتا ہے کہ ہو جا! تو وہ ہو جاتا ہے۔''[3]

③ ﴿وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝﴾

''آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''[4]

④ ﴿وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۚ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِن بَعْدِكُم مَّا يَشَاءُ كَمَا أَنشَأَكُم مِّن ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ ۝﴾

① الكهف 18:23، 24. ② الصافات 37:96. ③ آل عمران 3:47. ④ المائدة 5:17.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''اور آپ کا رب غنی اور رحمت والا ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم سب کو اُٹھا لے اور تمھارے بعد جس کو چاہے تمھاری جگہ آباد کر دے، جیسا کہ تم کو ایک دوسری قوم کی نسل سے پیدا کیا ہے۔''

(5) وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ۚ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

''تمام کے تمام چلنے پھرنے والے جان داروں کو اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیا ہے، ان میں سے بعض تو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں، بعض دو پاؤں پر چلتے ہیں، بعض چار پاؤں پر چلتے ہیں، اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔''[1]

(6) وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۗ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

''اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے، ان میں سے کسی کو کوئی اختیار نہیں، اللہ ہی کے لیے پاکی ہے، وہ ہر اس چیز سے بلند تر ہے جسے لوگ شریک ٹھہراتے ہیں۔''[2]

(7) لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝

''آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے۔ یا انھیں جمع کر دیتا ہے (یعنی) بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جسے چاہے بانجھ کر دیتا ہے، وہ بڑے علم والا اور کامل قدرت والا ہے۔''[3]

حمید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَدِمَ عَلَيْنَا الْحَسَنُ، مَكَّةَ فَكَلَّمَنِي فُقَهَاءُ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ أُكَلِّمَهُ فِي أَنْ يَجْلِسَ لَهُمْ يَوْمًا يَعِظُهُمْ فِيهِ فَقَالَ: نَعَمْ فَاجْتَمَعُوا فَخَطَبَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَخْطَبَ مِنْهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، مَنْ خَلَقَ الشَّيْطَانَ؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ

[1] الأنعام 6:133. [2] النور 24:45. [3] القصص 28:68. [4] الشوریٰ 42:49، 50.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

[illegible] خلق الله الشيطان، و خلق الخير و خلق الشر.

''حضرت حسن بصری رحمہ اللہ مکہ آئے تو وہاں کے علماء وفقہاء نے مجھ سے کہا کہ میں ان سے یہ کہوں کہ وہ ایک دن ہمیں وعظ سنائیں۔ تو انھوں نے قبول کر لیا، چنانچہ لوگ جمع ہو گئے اور حسن بصری رحمہ اللہ نے درس دیا تو میں نے ان سے بڑھ کر کسی خطیب کو نہ پایا۔ ایک آدمی نے پوچھا: اے ابوسعید! شیطان کو کس نے پیدا کیا؟ وہ کہنے لگے: سبحان اللہ! بھلا اللہ کے سوا بھی کوئی خالق ہے؟ اللہ ہی نے شیطان کو پیدا کیا ہے۔ خیر اور شر کا خالق وہی ہے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«خلق الله التربة يوم السبت، و خلق فيها الجبال يوم الأحد، و خلق الشجر يوم الإثنين، و خلق المكروه يوم الثلاثاء، و خلق النور يوم الأربعاء، و بث فيها الدواب يوم الخميس، و خلق آدم بعد العصر من يوم الجمعة في آخر الخلق في آخر ساعة من ساعات الجمعة فيما بين العصر إلى الليل»

''اللہ تعالیٰ نے ہفتے کے دن مٹی کو پیدا کیا، اتوار کے دن مٹی میں پہاڑ پیدا کیے، سوموار کے دن درختوں کو پیدا کیا، منگل کے دن ناپسندیدہ امور و اشیاء کی تخلیق کی، بدھ کے دن نور پیدا فرمایا، جمعرات کے دن چوپائے پھیلا دیے، جمعے کے دن عصر کے بعد تمام تخلیقات کے آخر میں عصر اور رات کے درمیان جمعے کی آخری گھڑی میں آدم کو پیدا کیا۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ: هٰذَا اللهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ، فَمَنْ خَلَقَ اللهَ»

''لوگ (طرح طرح کے) سوالات کرتے ہی رہیں گے (حتیٰ کہ کہیں گے:) ہر چیز کو پیدا کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے، پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا؟''

① سنن أبي داود، حديث: 4618. ② صحيح الجامع، حديث: 3235. ③ صحيح الجامع، حديث: 5219.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

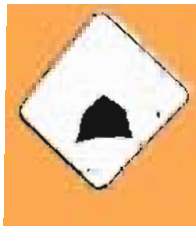

دعوتِ دین کا

تیسرا اصول

احسان

احسان کی تعریف

احسان کا مطلب ہے نیکی کرنا، کام کو اچھی طرح کرنا، اچھی طرح بنانا اور اچھی طرح جاننا، چنانچہ نیکی، اچھائی، عمدگی، خوبصورتی، آراستگی، خوش معاملگی، مہربانی، رافت، اتقان اور رحمت، ان سب کا نام ''احسان'' ہے۔

اصطلاحاً اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے ظاہر و باطن کو اچھا، نیک اور عمدہ بنانا۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ سے جب جبرائیل علیہ السلام نے سوال کیا کہ احسان کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ»

''یہ کہ تم اللہ کی عبادت اس انداز سے کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو یقیناً وہ تمھیں دیکھ رہا ہے۔''[1]

احسان اور انعام میں فرق یہ ہے کہ احسان انسان کی اپنی ذات کے لیے بھی ہوتا ہے اور دوسروں کے لیے بھی جبکہ انعام صرف دوسروں کے لیے ہی ہوتا ہے۔

احسان کی اہمیت

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

اَلْإِحْسَانُ لُبُّ الْإِيمَانِ وَرُوحُهُ وَكَمَالُهُ مِنْ حَيْثُ الْمُرَاقَبَةِ وَحُسْنِ الطَّاعَةِ.

(1) صحيح البخاري، حديث: 4777. صحيح مسلم، حديث: 93.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''احسان؛ اپنے دل میں خوف الٰہی رکھنے اور اچھے انداز میں فرماں برداری بجا لانے کے اعتبار سے ایمان کا خلاصہ، اس کی رُوح اور اس کا کمال ہے۔''[1]

احسان کا مقام

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

جعل النبيّ ﷺ الدين ثلاث درجات: أعلاها الإحسان، وأوسطها الإيمان، وأدناه الإسلام.

''نبی ﷺ نے دین کے تین درجات بنائے ہیں: ان میں سب سے بلند ترین درجہ احسان ہے، درمیان والا درجہ ایمان ہے اور اس کے بعد والا درجہ اسلام ہے۔''[2]

عبادات میں احسان کا اہتمام

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ، فَإِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ لَهُ سَائِرُ عَمَلِهِ وَإِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهِ»

''روزِ قیامت سب سے پہلے بندے سے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے، لہٰذا اگر یہ درست ہوئی تو اس کے سارے اعمال ہی درست ہوں گے اور اگر اسی میں بگاڑ ہوا تو اس کے سارے عمل ہی بگڑ جائیں گے۔''[3]

❀ سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ»

① مدارج السالكين: 429/2. ② مجموع الفتاوى: 7/7. ③ صحيح الجامع، حديث: 2573. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1358.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جب تم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو تو اس طرح نماز پڑھو جیسے یہ آخری نماز ہے۔''

❀ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَرْفَعْ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ لَا يَلْتَمِعْ»

''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف نہ اٹھائے تاکہ وہ اُچک نہ لی جائے۔''

❀ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَوَّلُ شَيْءٍ يُرْفَعُ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْخُشُوعُ، حَتّٰى لَا تَرٰى فِيهَا خَاشِعًا»

''سب سے پہلی چیز جو اس اُمت سے اٹھالی جائے گی، وہ خشوع ہے، یہاں تک کہ تجھے ان میں کوئی خشوع والا آدمی دکھائی نہیں دے گا۔''

❀ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَوَّلُ مَا يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْأَمَانَةُ، وَآخِرُ مَا يَبْقٰى مِنْ دِينِهِمُ الصَّلَاةُ، وَرُبَّ مُصَلٍّ لَا خَلَاقَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ»

''جو چیز لوگوں میں سے سب سے پہلے اٹھالی جائے گی وہ امانت ہے اور ان کے دین کا سب سے آخر میں جو عمل باقی رہ جائے گا وہ نماز ہے اور کئی ایسے نمازی بھی ہوتے ہیں کہ جن کا اللہ کے ہاں کوئی حصہ نہیں ہوتا (یعنی ان کی نماز بالکل خشوع سے خالی ہوتی ہے، اس لیے اجر سے قاصر ہوتی ہے)۔''

❀ ابوعبہ الخولانی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ لِلّٰهِ آنِيَةً مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ وَآنِيَةُ رَبِّكُمْ قُلُوبُ عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ، وَأَحَبُّهَا إِلَيْهِ أَلْيَنُهَا وَأَرَقُّهَا»

''یقیناً زمین والوں میں سے اللہ کے برتن ہیں اور تمھارے رب کے برتن اس کے نیک بندوں کے

(۱) صحيح الجامع، حديث: 742. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 401. (۲) صحيح الجامع، حديث: 749. (۳) صحيح الجامع، حديث: 2569. (۴) صحيح الجامع، حديث: 2575.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دِل ہیں اور اس کے نزدیک سب سے محبوب دِل وہ ہیں جو سب سے نرم اور خدا ترس ہوں۔''[1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أولياء الله تعالى إذا رؤوا ذكر الله»

''اللہ تعالیٰ کے اولیا، وہ ہوتے ہیں کہ جنھیں دیکھ کر اللہ کی یاد آ جائے۔''[2]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إن من عباد الله من لو أقسم على الله لأبره»

''یقیناً اللہ کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ کو قسم ڈال دیں تو وہ لازماً اسے پورا کرتا ہے۔''[3]

یہی وہ چنیدہ لوگ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے نعمت احسان سے نوازا ہوتا ہے احسان کی ایک کیفیت خشوع بھی ہے۔ جس کی فضیلت اور حقیقت سمجھنا ضروری ہے۔

① صحيح الجامع، حديث: 2163. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1691. ② صحيح الجامع، حديث: 2557. ③ صحيح البخاري، حديث: 2703. صحيح مسلم، حديث: 1675. ④ صحيح الجامع، حديث: 2234. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 494.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

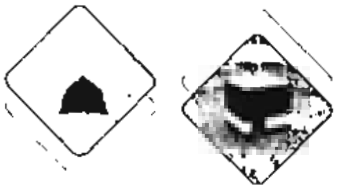

خشوع کے فضائل

① ہدایت اور ثابت قدمی کا قرینہ

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ فَتُخْبِتَ لَهُ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝﴾

''اور جنھیں علم عطا کیا گیا ہے وہ یقین کر لیں کہ یہ آپ کے رب کی طرف سے سراسر حق ہی ہے، پھر وہ اس پر ایمان لائیں اور ان کے دِل اس کی طرف جھک جائیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو راہِ راست کی طرف ہدایت دینے والا ہے۔''[1]

② گناہوں کا کفارہ

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا، إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيرَةً وَذَلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ»

''جس بھی مسلمان کو فرض نماز کا وقت ہو جائے تو وہ اچھی طرح وضوء کرے، خشوع اور (کامل) رکوع کے ساتھ نماز ادا کرے تو وہ نماز اس سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے، جب تک

[1] الحج 22:54.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کہ آدمی نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہو اور یہ (فضیلت) ساری زندگی کے لیے ہے۔''

(۱) ربانی مغفرت کا وعدہ:

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«خمس صلوات افترضهن الله تعالى من أحسن وضوئهن وصلاهن لوقتهن وأتم ركوعهن وخشوعهن كان له على الله عهد أن يغفر له، ومن لم يفعل فليس له على الله عهد، إن شاء غفر له وإن شاء عذبه»

''اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جو شخص ان کی ادائیگی کے وقت اچھی طرح وضوء کرے، ان کے مقررہ اوقات پر نماز پڑھے اور رکوع وخشوع مکمل کرے تو ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اسے بخش دے گا اور جو ایسا نہیں کرے گا اس کے لیے اللہ کا کوئی وعدہ نہیں ہے، اگر اللہ چاہے گا تو اسے بخش دے گا اور اگر چاہے گا تو اسے عذاب میں مبتلا کر دے گا۔''[1]

④ اجرِ عظیم کے حصول کا ذریعہ

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ خَاشِعِينَ لِلَّهِ لَا يَشْتَرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ﴾

''یقیناً اہلِ کتاب میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور تمھاری طرف جو اُتارا گیا ہے اور ان کی جانب جو نازل ہوا ہے اس پر بھی (ایمان لاتے ہیں)، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور اللہ کی آیات کو تھوڑی قیمت پر بیچتے بھی نہیں، ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔''[2]

① صحيح مسلم، حديث: 228. ② سنن أبي داود، حديث: 425. ③ آل عمران 3:199.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ افضل ترین شخص ہونے کی علامت

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

أَجْهَلُ النَّاسِ مَنْ تَرَكَ مَا يَعْلَمُ، وَأَعْلَمُ النَّاسِ مَنْ عَمِلَ بِمَا يَعْلَمُ، وَأَفْضَلُ النَّاسِ أَخْشَاهُمْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

''تمام لوگوں سے بڑا جاہل وہ ہے جو اس کو چھوڑ دے جس کا اسے علم ہو اور تمام لوگوں سے بڑا عالم وہ ہے جو اس پر عمل کرے جس کا اسے علم ہو اور تمام لوگوں سے افضل وہ ہے جو ان سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہو۔''[1]

⑥ دنیا و آخرت کی بشارتوں کا سبب

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۗ فَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ﴾

''اور ہر اُمت کے لیے ہم نے قربانی کے طریقے مقرر فرمائے ہیں تاکہ وہ ان چوپائے جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انھیں دے رکھے ہیں، سمجھ لو کہ تم سب کا معبودِ برحق صرف ایک ہی ہے، تم اسی کے تابع فرمان ہو جاؤ اور ان عاجزی کرنے والوں کو بشارت دے دیجیے کہ جن کے پاس اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل کپکپانے لگتے ہیں۔''[2]

⑦ دنیا و آخرت کی کامیابی کا موجب

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝﴾

[1] سنن الدارمي: 342. [2] الحج 22:34، 35.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یقیناً وہ مومنین کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرنے والے ہیں۔''[1]

⑧ جنت میں داخلے کا سبب

فرمان باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

''یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور اپنے رب کی طرف جھک گئے، یہی لوگ جنت والے ہیں، جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''[2]

اور سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، يُقْبِلُ بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا، إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ».

''جو بھی شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر دو رکعت نماز ایسی پڑھتا ہے کہ جس میں اپنے دل اور چہرے کے ساتھ انھی پر متوجہ رہتا ہے (یعنی مکمل خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھتا ہے) تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔''[3]

⑨ خشوع نبوی منہج ہے

مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ.

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا اور آپ کے سینے سے رونے کی وجہ سے یوں آواز آ رہی تھی جیسے کوئی چکی سی چل رہی ہو۔''[4]

① المؤمنون 23:1، 2. ② هود 11:23. ③ سنن أبي داود، حديث: 906. ④ سنن أبي داود، حديث: 904.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عدم خشوع کے نقصانات

① مکمل نماز کے ثواب سے محرومی

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا:

«إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْصَرِفُ وَمَا كُتِبَ لَهُ إِلَّا عُشْرُ صَلَاتِهِ تُسْعُهَا ثُمُنُهَا سُبُعُهَا سُدُسُهَا خُمُسُهَا رُبُعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا»

''انسان نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے لیے نماز سے صرف دسواں، نواں، آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھا، تیسرا اور آدھا حصہ ہی لکھا جاتا ہے۔''[1]

یعنی جس شخص کی نماز میں جس قدر زیادہ خشوع ہوگا، اتنا ہی زیادہ اسے اجر ملے گا اور جس کا خشوع جتنا کم ہوتا جائے گا اس کا اجر بھی اتنا کم ہوتا جائے گا۔

② نفاق کی علامت

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ، يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعًا، لَا يَذْكُرُ اللهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا»

''یہ منافق کی نماز ہوتی ہے کہ بندہ بیٹھ کر سورج کا انتظار کرتا رہے، حتیٰ کہ جب وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان میں آ جائے تو یہ اُٹھ کر چار ٹھونگے مارے (اور) ان میں اللہ کا بس تھوڑا سا ہی ذکر کرے۔''[2]

③ سب سے بڑا اور بُرا چور

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

① سنن أبي داود، حديث:796. صحيح الجامع، حديث:1626. ② صحيح مسلم، حديث:622.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«إِنَّ أَسْرَقَ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ»

''یقیناً لوگوں میں سب سے بُرا چور وہ ہے جو اپنی نماز سے چوری کرتا ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آدمی نماز سے کیسے چوری کر سکتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا»

''وہ نماز کے رکوع و سجود کامل طور پر ادا نہیں کرتا۔''[1]

④ رحمت الٰہی سے محرومی

سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يَنْظُرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى صَلَاةِ عَبْدٍ لَا يُقِيمُ فِيهَا صُلْبَهُ بَيْنَ رُكُوعِهَا وَسُجُودِهَا»

''اللہ تعالیٰ ایسے بندے کی نماز کی طرف (رحمت کی) نظر سے نہیں دیکھتا جو نماز میں رکوع و سجود کے دوران اپنی پشت سیدھی نہیں رکھتا۔''[2]

⑤ ملتِ اسلامیہ پر موت نہیں آتی

سیدنا ابوعبداللہ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ، ثُمَّ جَلَسَ فِي طَائِفَةٍ مِنْهُمْ، فَدَخَلَ رَجُلٌ، فَقَامَ يُصَلِّي، فَجَعَلَ يَرْكَعُ وَيَنْقُرُ فِي سُجُودِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَتَرَوْنَ هَذَا، مَنْ مَاتَ عَلَى هَذَا مَاتَ عَلَى غَيْرِ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ»

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی، پھر ان کی ایک جماعت میں بیٹھ گئے۔ اسی اثناء میں ایک شخص (مسجد میں) داخل ہوا تو اس نے نماز پڑھی، اس نے رکوع کرنا

① مسند أحمد، حديث: 11532. صحيح الجامع، حديث: 986. ② مسند أحمد، حديث: 16283. المعجم الكبير للطبراني: 8261.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شروع کیا اور اپنے سجدوں میں ٹھونگے مارنے لگا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس شخص کو دیکھ رہے ہو، جو شخص اس حالت میں مر گیا وہ محمد (ﷺ) کی ملت و دین پر نہیں مرے گا۔''[1]

عدم خشوع کی بنیادی وجہ

خشوع نہ ہونے کی بنیادی وجہ دِل کا بگاڑ اور سختی ہے۔ اگر دِل کا بگاڑ اور سختی دُور ہو جائے تو تمام اعمال خوش اسلوبی سے انجام پاتے ہیں اور اگر یہی دُور نہ ہو تو پھر سارے اعمال ہی خرابی کا شکار ہو جاتے ہیں، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

«أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ»

''سنو! بلاشبہ جسم میں گوشت کا ایک ایسا ٹکڑا ہے کہ جب وہ درست رہتا ہے تو سارا جسم بھی درست رہتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا جسم بھی بگڑ جاتا ہے، یاد رکھو! وہ دِل ہے۔''[2]

[1] صحيح ابن خزيمة. 665. [2] صحيح البخاري، حديث. 52.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

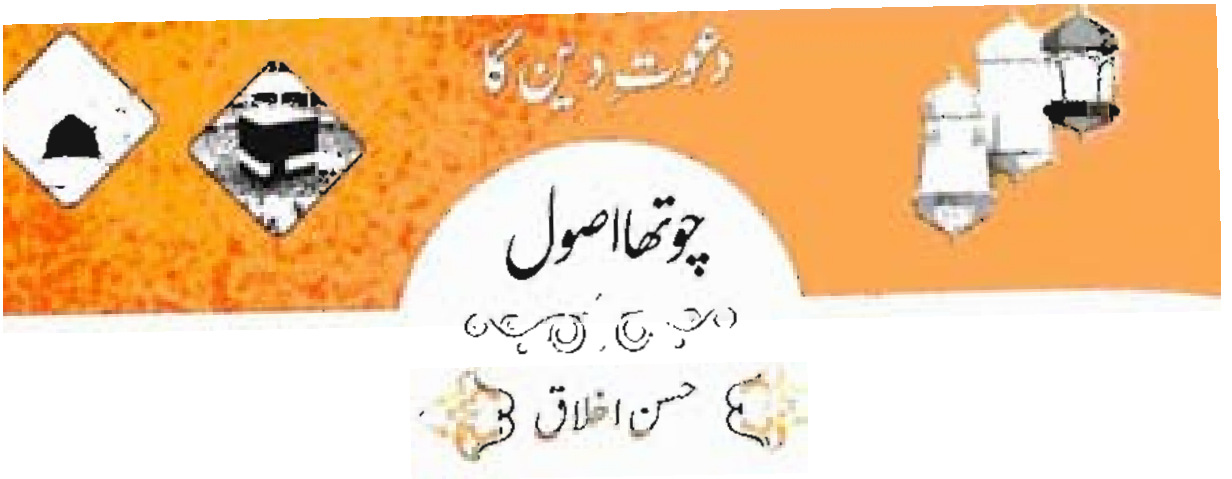

اخلاق کا لغوی معنی

اخلاق سے مراد طبعی خصلت وطبیعت اور فطری عادت ومروت ہے۔

اخلاق کا اصطلاحی معنی

❀ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے اخلاق کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

طَلَاقَةُ الْوَجْهِ وَبَذْلُ الْمَعْرُوفِ وَكَفُّ الْأَذَى.

''چہرے کی کشادگی اور قولی وفعلی بھلائی کی کوشش کرنے اور قولی وفعلی تکلیف دینے سے رک جانے کو کہتے ہیں۔''[1]

❀ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

سَلَامَةُ النَّفْسِ نَحْوَ الْأَرْفَقِ الْأَحْمَدِ مِنَ الْأَفْعَالِ.

''حسنِ اخلاق نرم اور قابل ستائش افعال واعمال کی طرف اپنے نفس کو سپرد کر دینے کا نام ہے۔''

❀ امام ماوردی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

حُسْنُ الْخُلُقِ أَنْ يَكُونَ سَهْلَ الْعَرِيكَةِ لَيِّنَ الْجَانِبِ طَلْقَ الْوَجْهِ قَلِيلَ النُّفُورِ طَيِّبَ الْكَلِمَةِ.

''حسن اخلاق انسانی نرم خو، پہلو کو جھکانے والا، کشادہ چہرے والا، کم نفرت والا اور پاکیزہ گفتگو والے مزاج کا نام ہے۔''[2]

[1] جامع العلوم والحكم: 160. [2] مختصر شعب الإيمان: 116، 117. [3] أدب الدنيا والدين: 227.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حُسْنُ الْخُلُقِ أَنْ لَا تَغْضَبَ وَلَا تَحْقِدَ.

''حسن خلق یہ ہے کہ تو غصہ سے اجتناب کرا ور (سینے) میں کینہ اور بغض نہ رکھے۔''[1]

② سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حُسْنُ الْخُلُقِ فِي ثَلَاثِ خِصَالٍ: اجْتِنَابِ الْمَحَارِمِ وَطَلَبِ الْحَلَالِ وَالتَّوْسِعَةِ عَلَى الْعِيَالِ.

''حسن اخلاق تین خصلتوں میں ہے: محرمات سے اجتناب کرنا، حلال کی طلب کرنا اور اہل وعیال پر وسعت کرنا۔''[2]

حسن اخلاق کی نشانی

امام ماوردی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

إِذَا حَسُنَتْ أَخْلَاقُ الْإِنْسَانِ كَثُرَ مُصَافُوهُ وَقَلَّ مُعَادُوهُ فَتَسَهَّلَتْ عَلَيْهِ الْأُمُورُ الصِّعَابُ وَلَانَتْ لَهُ الْقُلُوبُ الْغِضَابُ.

''جب انسان کا اخلاق اچھا ہو جاتا ہے تو اس سے مصافحہ کرنے والے زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے دشمن کم ہو جاتے ہیں، چنانچہ اس پر مشکل ترین کام آسان ہو جاتے ہیں اور غصے والے دل اس کے لیے مہربان ہو جاتے ہیں۔''[3]

اخلاق کے فوائد وثمرات

حسن اخلاق کے بہت سارے فوائد وثمرات ہیں، جن میں سے ہم صرف دس کا تذکرہ کریں گے۔

① حسن اخلاق افضل مومن کی نشانی ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[1] جامع العلوم والحکم: 160. [2] احیاء العلوم: 53/3. [3] أدب الدنیا والدین: 236.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«أفضل المؤمنين أحسنهم خلقا»

''مومنوں میں افضل ترین وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔''[1]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أفضل المؤمنين إسلاما من سلم المسلمون من لسانه ويده وأفضل المؤمنين إيمانا أحسنهم خلقا وأفضل المهاجرين من هجر ما نهى الله عنه وأفضل الجهاد من جاهد نفسه في ذات الله»

''اسلام کے لحاظ سے مومنوں میں افضل وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہوں اور ایمان کے لحاظ سے افضل مومن وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو اور افضل مہاجر وہ ہے جس نے ممنوع اشیاء کو ترک کر دیا اور افضل جہاد اس مجاہد کا ہے جس نے اللہ کی ذات کے بارے میں اپنے نفس سے جہاد کیا۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ما عمل ابن آدم شيئا أفضل من الصلاة، وصلاح ذات البين، وخلق حسن»

''ابن آدم ایسا کوئی عمل نہیں کرتا جو نماز، آپس کی صلح اور اچھے اخلاق سے افضل ہو۔''[2]

② حسن اخلاق کامل ترین ایمان کی علامت ہے

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أكمل المؤمنين إيمانا أحسنهم خلقا الموطئون أكنافا الذين يألفون ويؤلفون ولا خير فيمن لا يألف ولا يؤلف»

''مومنوں میں سے ایمان کے اعتبار سے کامل وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے، جو اپنے پہلوؤں کو لوگوں کے لیے جھکانے والے ہیں اور لوگوں سے محبت کرتے ہیں اور لوگ ان سے محبت کرتے ہیں، اس آدمی میں بھلائی نام کی کوئی چیز نہیں جو نہ لوگوں سے محبت کرتا ہے اور نہ ہی لوگ اس سے

① صحيح الجامع، حديث: 1128. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1374. ② صحيح الجامع، حديث: 1290. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1491. ③ صحيح الجامع، حديث: 5645.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مانوس ہوتے ہیں۔"[1]

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ»

"مومنوں میں سے ایمان کے اعتبار سے کامل وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے اور تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں بہتر ہیں۔"[2]

③ حسن اخلاق روزے دار اور تہجد گزار کے برابر اجر کا ذریعہ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ الرَّجُلَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَاتِ قَائِمِ اللَّيْلِ صَائِمِ النَّهَارِ»

"انسان اپنے اچھے اخلاق کے سبب رات کو قیام کرنے اور دن کو روزہ رکھنے والے کے درجات کو حاصل کر لیتا ہے۔"[3]

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ الرَّجُلَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الْقَائِمِ بِاللَّيْلِ الظَّامِئِ بِالْهَوَاجِرِ»

"بے شک آدمی اپنے اچھے اخلاق کے سبب رات کو قیام کرنے والے اور سخت دوپہر کے وقت پیاس برداشت کرنے والے کے درجے کو پالیتا ہے۔"[4]

اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ الْمُسْلِمَ الْمُسَدَّدَ لَيُدْرِكُ دَرَجَةَ الصَّوَّامِ الْقَوَّامِ بِآيَاتِ اللهِ، بِحُسْنِ خُلُقِهِ وَكَرَمِ ضَرِيبَتِهِ»

"بلاشبہ سیدھا سادھا مسلمان اپنے اچھے اخلاق اور نرم مزاجی کے باعث بہت زیادہ روزے رکھنے

[1] صحيح الجامع، حديث: 1230، 1231. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 284، 751. [2] صحيح الجامع، حديث: 1232. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 284. [3] صحيح الجامع، حديث: 1578، 1620، 1932. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 795، 1590. [4] المعجم الكبير للطبراني: 169/8. صحيح الجامع، حديث: 1621. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 794.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے اور رات کو اللہ (کی کتاب) کی آیات کی تلاوت کے ساتھ بہت زیادہ قیام کرنے والے کے درجے کو پالیتا ہے۔''

④ حسن اخلاق محبت الٰہی کی دلیل ہے

سیدنا اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أحب عباد الله إلى الله أحسنهم خلقا»

''اللہ تعالیٰ کو تمام بندوں سے محبوب ترین بندہ وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔''

اور سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللهَ كَرِيمٌ يحب الكرماء جَوَادٌ يحب الْجُودَ ويحب مَعَالِيَ الْأَخْلَاقِ وَيَكْرَهُ سَفْسَافَهَا»

''اللہ تعالیٰ کریم ہے نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے، بہت سخی ہے اور سخاوت و اخلاق کی بلندیوں کو پسند کرتا ہے اور اخلاقی پستیوں کو ناپسند جانتا ہے۔''

اسی طرح سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللهَ تَعَالَى يُحِبُّ مَعَالِيَ الْأُمُورِ وَأَشْرَافِهَا وَيَكْرَهُ سَفْسَافَهَا»

''یقیناً اللہ تعالیٰ عالی شان اور اشرف کاموں کو پسند فرماتا ہے اور اخلاقی لحاظ سے گرے ہوئے کاموں کو ناپسند کرتا ہے۔''

⑤ حسن اخلاق شادی کا بہترین معیار ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا أَتَاكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ خُلُقَهُ وَدِينَهُ فَزَوِّجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ

① مسند أحمد، حديث: 6648. صحيح الجامع، حديث: 1949. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 522. ② صحيح الجامع، حديث: 179. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 433. ③ صحيح الجامع، حديث: 1744، 1801. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1626، 1628. ④ صحيح الجامع، حديث: 189. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1378.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَفَسَادٌ عَرِيضٌ»

''جب تمھارے پاس ایسا آدمی آجائے جس کا دین اور اخلاق تمھیں پسند ہو تو اس کی شادی کر دو (یعنی اپنی بیٹی کا نکاح دے دو) وگرنہ زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہو جائے گا۔''

⑥ حسن اخلاق بے مثال نعمت ہے

سیدنا اُسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ النَّاسَ لَمْ يُعْطَوْا شَيْئًا خَيْرًا مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ»

''بلاشبہ لوگوں کو حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی بہتر چیز نہیں دی گئی۔''[1]

⑦ حسن اخلاق نبوت کا ایک حصہ ہے

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ»

''یقیناً اچھی سیرت اور اچھا وقار نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''[2]

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالِاقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ»

''یقیناً اچھی سیرت، اچھا وقار اور میانہ روی نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''[3]

⑧ حسن اخلاق سب سے بھاری عمل ہے

سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَثْقَلُ شَيْءٍ فِي الْمِيزَانِ الْخُلُقُ الْحَسَنُ»

[1] صحيح الجامع، حديث: 270. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1022. [2] صحيح الجامع، حديث: 1977. [3] صحيح الجامع، حديث: 1992. [4] صحيح الجامع، حديث: 1993.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ترازو میں اگر کوئی چیز سب سے زیادہ بھاری ہوگی تو وہ حسن اخلاق ہے۔''

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«ما شيء في ميزان المؤمن خلق حسن، وإن الله يبغض الفاحش البذيء»

''مومن کے (اعمال والے) ترازو میں اگر کوئی چیز سب سے زیادہ بھاری ہوگی تو وہ اچھا اخلاق ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ بدکار، فحش گو اور بدزبان کو سخت ناپسند کرتا ہے۔''

(9) حسن اخلاق تمام نبوی صفات کا جامع ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أقربكم مني مجلسا يوم القيامة أحاسنكم خلقا»

''قیامت کے روز تم میں سے مجلس کے اعتبار سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس کا اخلاق تم سب سے اچھا ہوگا۔''

اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«إن أقربكم مني منزلا يوم القيامة أحاسنكم أخلاقا في الدنيا»

''یقیناً روزِ قیامت تم میں سے مقام اور مرتبے کے لحاظ سے میرے قریب وہ ہوگا جو دنیا میں تم سب سے اچھے اخلاق والا ہوگا۔''

اور سیدنا ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«إن من أحبكم إلي وأقربكم مني مجلسا يوم القيامة أحاسنكم أخلاقا، وإن أبغضكم إلي وأبعدكم مني مجلسا يوم القيامة الثرثارون والمتشدقون

① صحيح الجامع، حديث: 134. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 878. ② صحيح الجامع، حديث: 135. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 876. ③ صحيح الجامع، حديث: 1176. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 791. ④ صحيح الجامع، حديث: 1573. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 792.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْمُتَفَيْهِقُونَ»

''یقیناً روزِ قیامت مجھے تم سب سے زیادہ محبوب اور مجلس میں تم سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جس کا تم سب سے اخلاق اچھا ہوگا اور بلاشبہ روزِ قیامت مجھے تم سب سے زیادہ قابل نفرت اور مجلس میں تم سب سے زیادہ مجھ سے دُور وہی ہوں گے جو تکبر کرنے والے، چرب زبانی کرنے والے اور باچھیں پھاڑ پھاڑ کر باتیں کرنے والے ہوں گے۔''[1]

⑩ حسن اخلاق جنت میں لے جانے والا عمل ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ، فَقَالَ: «تَقْوَى اللهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ» وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ، فَقَالَ: «الْفَمُ وَالْفَرْجُ»

''رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ وہ کونسی چیز ہے جو اکثر لوگوں کو جنت میں لے کر جائے گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ڈر اور اچھا اخلاق، پھر سوال کیا گیا کہ وہ کونسی چیز ہے جو اکثر لوگوں کو جہنم میں داخل کرے گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: منہ اور شرمگاہ۔''[2]

منہ کے ذریعے بدزبانی اور بداخلاقی بھی ہوتی ہے اور اس کے ذریعے حرام خوری بھی ہوتی ہے اور یہ دونوں ہی جہنم میں لے جانے والے اعمال ہیں۔ نیز شرم گاہ کا ناجائز استعمال، یعنی بدکرداری بھی جہنم میں لے جانے والا قبیح عمل ہے۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ تَقْوَى اللهِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ لِأَنَّ تَقْوَى اللهِ يُصْلِحُ مَا بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ رَبِّهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ يُصْلِحُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ، فَتَقْوَى اللهِ تُوجِبُ لَهُ مَحَبَّةَ اللهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ يَدْعُو النَّاسَ إِلَى مَحَبَّتِهِ.

''رسول اللہ ﷺ نے تقویٰ اور حسن اخلاق کو جمع کیا ہے کیونکہ تقویٰ بندے اور اس کے رب کے

[1] جامع الترمذي، حديث: 2018. صحيح الجامع، حديث: 1535. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 791. [2] جامع الترمذي، حديث: 2004.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درمیان معاملات کی اصلاح کرتا ہے جبکہ حسن اخلاق بندے اور رب کی مخلوق کے درمیان معاملات سلجھاتا ہے، چنانچہ تقویٰ اللہ کی محبت کا موجب ہے اور حسن اخلاق لوگوں کو اس بندے سے محبت کرنے کی دعوت دیتا ہے۔''[1]

⑪ حسن اخلاق سے جنت کی ہر جگہ میں گھر ملتا ہے

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أنا زعيم ببيت في ربض الجنة لمن ترك المراء وإن كان محقا، وببيت في وسط الجنة لمن ترك الكذب وإن كان مازحا، وببيت في أعلى الجنة لمن حسن خلقه»

''میں اس شخص کے لیے جنت کے ایک گوشے میں بنے گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے اور درمیانِ جنت (میں قائم گھر) کا اس کے لیے ضامن ہوں جو مزاح میں بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور جنت کے اعلیٰ درجے میں تعمیر گھر کی اسے ضمانت دیتا ہوں جس کا اخلاق اچھا ہو۔''[2]

⑫ حسن اخلاق دُنیا و مافیہا سے قیمتی نعمت ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(أربع إذا كن فيك فلا عليك ما فاتك من الدنيا: حفظ أمانة، وصدق حديث، وحسن خليقة، وعفة في طعمة»

''چار چیزیں جب تجھ میں موجود ہوں تو دنیا کی کوئی بھی چیز تجھے نہ مل سکے تو پریشانی کی کوئی بات نہیں: امانت کی حفاظت، سچی بات، اچھا اخلاق اور حلال و پاکیزہ کھانا۔''[3]

① الفوائد لابن القيم: 1/54. ② سنن أبي داود، حديث: 4800. صحيح الجامع، حديث: 1464. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 273. ③ صحيح الجامع، حديث: 873. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 733.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑬ حسن اخلاق گھروں کی آبادی اور عمروں میں اضافے کا ذریعہ ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا:

«إِنَّهُ مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ، فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَصِلَةُ الرَّحِمِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَحُسْنُ الْجِوَارِ يَعْمُرَانِ الدِّيَارَ، وَيَزِيدَانِ فِي الْأَعْمَارِ»

''جس شخص کو نرمی سے حصہ دیا گیا اس کو دنیا و آخرت کی بھلائی سے حصہ عطا کر دیا گیا اور صلہ رحمی، اچھا اخلاق اور پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک گھروں کی آبادی اور عمروں میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔''[1]

⑭ حسن اخلاق آدمی کو سب سے بہتر بنا دیتا ہے

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُولُ: «إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا»

''نبی ﷺ نہ تو فحش گو تھے اور نہ ہی بدزبان تھے اور آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: یقیناً تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اخلاق کے لحاظ سے تم سب سے اچھا ہے۔''[2]

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ خَيْرُ النَّاسِ؟ قَالَ: «ذُو الْقَلْبِ الْمَخْمُومِ، وَاللِّسَانِ الصَّادِقِ» قُلْنَا: فَقَدْ عَرَفْنَا الصَّادِقَ فَمَا ذُو الْقَلْبِ الْمَخْمُومِ؟ قَالَ: «هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ الَّذِي لَا إِثْمَ فِيهِ وَلَا حَسَدَ» قُلْنَا: فَمَنْ عَلَى إِثْرِهِ؟ قَالَ: «الَّذِي يَشْنَأُ الدُّنْيَا وَيُحِبُّ الْآخِرَةَ» قَالُوا: مَا نَعْرِفُ هَذَا فِينَا إِلَّا رَافِعَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمَنْ عَلَى

[1] مسند أحمد، حديث: 25298. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 519. [2] صحيح البخاري، حديث: 3559. صحيح مسلم، حديث: 2321.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اثر: ؟ قال: [illegible] في خلقي حسن» قُلْنَا: أَمَا هٰذِهِ فَفِينَا.

''ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سے بہتر کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: صاف دل والا اور سچی زبان والا۔ ہم نے پوچھا: ہم سچ بولنے والا تو جانتے ہیں لیکن صاف دل والا کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور (خواہشات سے) پاک صاف رہنے والا ایسا دل جس میں کوئی بغاوت نہ ہو اور نہ ہی حسد ہو۔ ہم نے عرض کیا: اس کے بعد کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو دنیا سے نفرت کرتا ہے اور آخرت سے محبت کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا: یہ بات ہم رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام رافع میں پاتے ہیں۔ اس کے بعد کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جس کا اخلاق اچھا ہے۔ ہم نے کہا: بہرحال یہ بات ہم میں پائی جاتی ہے۔''[1]

⑮ حسن اخلاق بے مثال خوبصورتی کا ذریعہ ہے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَطُولِ الصَّمْتِ. فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا تَجَمَّلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا»

''تم اپنے پر اچھے اخلاق کو اپنانا اور زیادہ خاموش رہنا لازم کرلو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! لوگوں نے ان دونوں چیزوں سے بڑھ کر کسی چیز کے ساتھ خوبصورتی حاصل نہیں کی۔''[2]

⑯ اخلاق آدمی کو لوگوں کا محبوب بنا دیتا ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّكُمْ لَنْ تَسَعُوا النَّاسَ بِأَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَسَعُهُمْ مِنْكُمْ بَسْطُ الْوَجْهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ»

① صحيح الترغيب والترهيب: 2931. ② صحيح الجامع، حديث: 4046.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''یقیناً تم اپنے مالوں کے ذریعے لوگوں پر نہیں چھا سکتے، البتہ تم میں سے کوئی چہرے کی کشادگی (مسکراہٹ) اور اچھے اخلاق کے ذریعے ان پر چھا سکتا ہے۔''[1]

⑰ حسن اخلاق جہنم کی آگ حرام ہونے کا باعث ہے

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ»

''کیا میں تمھیں اس شخص کا نہ بتلاؤں جس پر جہنم کی آگ حرام ہے؟''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں (ضرور بتلایئے)۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«عَلَى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيبٍ سَهْلٍ»

''ہر باوقار و سنجیدہ، نرم مزاج، قربت رکھنے والے اور (لوگوں کے لیے) آسانی پیدا کرنے والے شخص پر۔''[2]

⑱ حسن اخلاق خیر و برکات کا منبع و مصدر ہے

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ»

''نیکی اچھا اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں کھٹکے اور تو اس کو ناپسند کرے کہ لوگوں کو اس کا پتا چلے۔''[3]

⑲ حسن اخلاق نبوی وصیت ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

[1] صحيح الترغيب والترهيب: 2661. [2] جامع الترمذي، حديث: 2488. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 938. [3] صحيح مسلم، حديث: 2553.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أن معاذ بن جبل أراد سفرا، فقال: يا رسول الله أوصني، قال: «اعبد الله ولا تشرك به شيئا» قال: يا رسول الله زدني، قال: «إذا أسأت فأحسن» قال: يا رسول الله زدني، قال: «استقم ولتحسن خلقك»

''معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے سفر کا ارادہ کیا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی وصیت فرما دیجیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہرا۔ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے مزید نصیحت کیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تجھ سے برائی سرزد ہو جائے تو (اس کے بعد) اچھائی کر۔ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مزید کچھ فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: استقامت اختیار کر اور اپنے اخلاق کو اچھا بنا۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ اخلاق

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝﴾

''اور بے شک آپ اعلیٰ اخلاق پر فائز ہیں۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَهَا فَقَالَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِنِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: أَلَيْسَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَتْ: فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللهِ كَانَ الْقُرْآنَ.

سعد بن ہشام نے ان سے سوال کیا اور کہا: اے اُم المومنین! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں بتلائیے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآن ہی تھا۔''[1]

اور دوسری روایت میں الفاظ یوں ہیں:

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ.

[1] سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1228. [2] القلم 68:4. [3] صحيح مسلم، حديث: 746.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''آپ ﷺ کا اخلاق قرآن ہی تھا۔''

اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ صَالِحَ الْأَخْلَاقِ»

''میں اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔''

حسن اخلاق کے متعلق نبی ﷺ کی نصیحتیں

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَ اَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَ خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ»

''جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو اور برائی کے بعد اچھائی کو لگاؤ، یہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔''[1]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اِسْتَقِمْ وَلْيَحْسُنْ خُلُقُكَ لِلنَّاسِ»

''سیدھے رہو اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔''[2]

حسن اخلاق کے حصول کے لیے نبوی دعائیں

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي»

''اے اللہ! جس طرح تو نے میری خلقت کو اچھا بنایا ہے میرے اخلاق کو بھی اچھا کر دے۔''[3]

---

(1) صحيح الجامع، حديث: 4811. (2) صحيح الجامع، حديث: 2349. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 45. (3) جامع الترمذي، حديث: 1987. صحيح الجامع، حديث: 97. (4) صحيح الجامع، حديث: 951. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1228. (5) صحيح الجامع، حديث: 1307.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❸ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَخَطَايَايَ كُلَّهَا اللّٰهُمَّ انْعَشْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ فَإِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ.

''اے اللہ! میری خطاؤں اور گناہوں کو معاف فرما دے اے اللہ میرے نقصان کو پورا کر دے اور مجھے نیک اعمال اور اچھے اخلاق کی توفیق دے کیونکہ نیک اعمال اور اچھے اخلاق اختیار کرنے اور برے اخلاق و اعمال سے بچنے کی توفیق تیرے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔''[1]

❹ زیاد بن علاقہ اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ وَالْأَدْوَاءِ.

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں برے اخلاق سے، برے اعمال سے، بری خواہشات سے اور تمام بری بیماریوں سے۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اچھے اخلاق کا مالک بنائے (آمین)

① صحیح الجامع، حدیث: 1266. ② صحیح الجامع، حدیث: 1298.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبلیغ ونفیر

معنی ومفہوم

تبلیغ ونفیر کا معنی ہے پہنچانا، بھگانا، اثر دِکھانا اور مدد دینا، چنانچہ تبلیغ ونفیر کا مطلب ہوا کہ احکامِ الٰہی کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کے لیے بھاگنا۔ دنیا میں اسلام کا حقیقی اثر ورسوخ قائم کرنے کے لیے مِشنری اور منہجی احباب کو ساتھ ملانا اور ان کی مدد کرنا۔

① تبلیغ ونفیر حکمِ ربانی کی تعمیل ہے

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۖ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝﴾

''اے رسول! جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے (اس کی) تبلیغ کیجیے، اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کی رسالت ادا نہیں کی اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے بچالے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کافروں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔''[1]

② تبلیغ ونفیر انبیاء کرام کا مشن ہے

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝﴾

[1] المائدۃ 5:67.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''پس رسولوں کے ذمے صاف صاف پیغام پہنچا دینے کے سوا اور کیا ہے؟''[1]

اسی طرح فرمایا:

﴿أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ ۝﴾

''میں تمھیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور تمھارے لیے ایک امانت دار خیر خواہ ہوں۔''[2]

③ تبلیغ ونفیر کے مشن میں کشادگی اور اجر ملتا ہے

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً ۚ وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝﴾

''جو شخص اللہ کی راہ میں وطن کو چھوڑے گا وہ زمین میں بہت سی قیام کی جگہیں بھی پائے گا اور کشادگی بھی اور جو شخص اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی طرف نکل کھڑا ہوا، پھر اسے موت آ گئی تو بھی یقینا اس کا اجر اللہ کے ذمہ ثابت ہو گیا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔''[1]

④ تبلیغ ونفیر حکمِ نبوی کی تعمیل واطاعت ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً»

''مجھ سے (جو بھی بات سنو؛ اسے لوگوں تک) پہنچا دو، خواہ وہ ایک آیت ہی ہو۔''[2]

اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«اِحْفَظُوهُنَّ وَأَبْلِغُوهُنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ»

---

① النحل 16:35. ② الأعراف 7:68. ① النساء 4:100. ② صحيح البخاري، حديث: 3461.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ان مسائل کو یاد کرلو اور جن لوگوں کے پاس سے آئے ہو انھیں بھی پہنچاؤ۔''

اسی طرح آپ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

«فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ»

''جو (یہاں) موجود ہے اسے چاہیے کہ وہ اس شخص تک (میرے یہ فرامین) پہنچا دے جو موجود نہیں ہے۔''[1]

⑤ تبلیغ و نفیر نبوی دعا کے حصول کا ذریعہ ہے

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ»

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ اور شاداب رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی پھر اسے یاد کر کے دوسروں تک پہنچایا۔''[2]

اور سیدنا زید رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ، ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْأُمُورِ، وَالِاعْتِصَامُ بِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ يُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ، وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ الْآخِرَةَ جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ أَمْرَهُ وَجَعَلَ الْغِنٰى فِي قَلْبِهِ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ، وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ الدُّنْيَا فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ»

''اللہ تعالیٰ اس آدمی کو شاداب و فرحاں رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی،'' پھر اسے یاد رکھا، یہاں تک کہ اسے آگے پہنچا دیا اور بہت سے فقہ (یعنی دین کی سوجھ بوجھ) کے حامل لوگ کسی

(1) صحيح البخاري، حديث: 7266. (2) صحيح البخاري، حديث: 1741. (3) صحيح الجامع، حديث: 6763. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 403.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ایسے شخص تک (وہ بات پہنچا دیتے) جو ان سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے اور بہت سے دین کی موجھ بوجھ رکھنے والے ایسے بھی ہوتے ہیں جو (درحقیقت) فقیہ نہیں ہوتے۔ تین امور ایسے ہیں کہ جن کے بارے میں مومن کے دل سے خیانت نہیں کی جاتی: (ایک) اللہ (کی رضا) کے لیے عمل، (دوسرا) امور و معاملات کے نگرانوں کی خیرخواہی اور (تیسرا) مسلمانوں کی جماعت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ جس شخص کا مقصد آخرت (کا حصول) ہو اللہ تعالیٰ اس کے کاموں کو جمع فرما دیتا ہے، کفایت اس کے دل میں ڈال دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس رُسوا ہو کر آتی ہے اور جس کا مقصد دنیا (کا حصول) ہو اللہ تعالیٰ اس کے کاموں کو منتشر کر دیتا ہے، اس کے فقر کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور دنیا بھی اسے صرف اسی قدر ملتی ہے جتنی اس کے نصیب میں لکھی ہوتی ہے۔''

⑥ تبلیغ دین اجر عظیم کا باعث ہے

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ»

''جس نے بھلائی کے کام کا راستہ دکھایا، اس کو بھی وہ (بھلائی کا کام) کرنے والے کے برابر اجر ملتا ہے۔''

⑦ تبلیغ و نفیر عذاب سے بچاؤ کا ذریعہ ہے

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ﴾

''اور آپ کا رب ایسا نہیں ہے کہ کسی بستی کو ظلم سے ہلاک کر دے جبکہ وہاں کے لوگ اصلاح کرنے والے ہوں۔''

① الآداب للبيهقي: 863. مسند أحمد: 183/5. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 404. ② صحيح الجامع، حديث: 6239. ③ هود 11:117.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑧ تبلیغ و نفیر کے لیے نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا»

''اللہ کی راہ میں صبح کے وقت یا شام کے وقت نکلنا، دنیا اور اس میں موجود ہر ایک چیز سے بہتر ہے۔''[1]

⑨ تبلیغ و نفیر کی راہ میں گرد و غبار جنت کی کستوری کا باعث ہے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ رَاحَ رَوْحَةً فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَ لَهُ بِمِثْلِ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْغُبَارِ مِسْكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

''جو شخص اللہ کی راہ میں شام کے وقت سفر کے لیے نکلا تو جتنا گرد و غبار اسے لگے گا، اتنی ہی اسے قیامت کے دن کستوری ملے گی۔''[2]

⑩ تبلیغ و نفیر کی راہ میں نکلنے والے پر جہنم حرام ہے

سیدنا ابو عبس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ»

''جس شخص کے دونوں قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں اللہ اس کو جہنم پر حرام فرما دے گا۔''[3]

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا»

''اللہ کے راستے کا گرد و غبار اور جہنم کا دھواں؛ دونوں کبھی کسی بندے کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے۔''[4]

اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

① صحيح البخاري، حديث: 6568. ② صحيح الجامع، حديث: 626. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 2338. ③ صحيح البخاري، حديث: 607. ④ سنن النسائي، حديث: 3111.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«مَا مِنْ قَطْرَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ قَطْرَةِ دَمٍ مُسْلِمٍ رَهَجٍ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ»

''جس مسلمان کے دل سے راہ خدا میں (اُڑنے والا) گردوغبار مل جل گیا اس پر اللہ تعالیٰ (جہنم کی) آگ حرام کر دیتا ہے۔''[1]

(۱۱) تبلیغ دینیہ صدقہ جاریہ ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ: عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ، يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ»

''مومن کو وفات کے بعد جو نیک عمل پہنچتے ہیں، ان میں یہ بھی ہیں: جس علم کی تعلیم دی اور اس کو پھیلایا، نیک اولاد جو پیچھے چھوڑی، قرآن مجید کا نسخہ جو کسی کو وراثت میں ملا، مسجد جو اس نے تعمیر کی، مسافر خانہ جو اس نے قائم کیا، نہر جو اس نے جاری کی یا وہ صدقہ جو اس نے اپنی زندگی میں صحت کی حالت میں نکالا۔ ان سب کا ثواب اسے موت کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔''[2]

اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ»

''جب انسان فوت ہوجاتا ہے تو اس سے اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے، سوائے تین اعمال کے: صدقہ جاریہ، ایسا علم کہ جس سے فائدہ اُٹھایا جاتا ہو اور نیک اولاد جو اس کے لیے دُعا کرے۔''[3]

[1] مسند أحمد، حديث: 24592. صحيح الجامع، حديث: 5616. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 2227. [2] سنن ابن ماجه، حديث: 242. [3] صحيح مسلم، حديث: 1631.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑫ تبلیغ و نفیر کے لیے نکلنا صحت مندی کا باعث ہے

انسان جب اللہ کے دین کے لیے نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جسمانی، روحانی اور فکری صحت نصیب فرماتا ہے، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«سَافِرُوا تَصِحُّوا، وَاغْزُوا تَسْتَغْنُوا»[1]

''سفر کیا کرو؛ صحت مند رہو گے اور جہاد کیا کرو؛ بے نیاز رہو گے۔''

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَغَرَّبْ عَنِ الْأَوْطَانِ فِي طَلَبِ الْعُلَا وَسَافِرْ فَفِي الْأَسْفَارِ خَمْسُ فَوَائِدِ

تَفَرُّجُ هَمٍّ وَاكْتِسَابُ مَعِيشَةٍ وَعِلْمٌ وَآدَابٌ وَصُحْبَةُ مَاجِدِ

''بلند مقام پانے کے لیے (اپنے) وطن کو چھوڑ دے اور (دیگر علاقوں کا) سفر کر کیونکہ سفر کرنے میں پانچ فوائد ہیں: غم زائل ہو جاتا ہے، روزی ملتی ہے، علم، آداب اور اللہ تعالیٰ کی معیتِ خاصہ (نصرت اور تائید) حاصل ہوتی ہے۔''[2]

⑬ دین کی تبلیغ گھر گھر پہنچ کر رہے گی

اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو گھر گھر میں پہنچانا ہے اور یہ پہنچ کر ہی رہے گا لیکن ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ اس مشن میں استعمال کون کون ہوتا ہے؟ اس عظیم کام کے لیے ہم اپنی خدمات کس قدر دے سکتے ہیں؟ اس مبارک مقصد کے لیے ہم نے کتنا وقت دیا ہے؟ یقیناً اس کام کے لیے اللہ تعالیٰ اپنے انھی بندوں کا انتخاب فرمائے گا جنھیں وہ پسند فرمائے گا، لہٰذا ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ ہم اس سلسلے میں اپنا مالی، فکری اور علمی تعاون کس قدر پیش کر سکتے ہیں۔ سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

«لَيَبْلُغَنَّ هٰذَا الْأَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، وَلَا يَتْرُكُ اللّٰهُ بَيْتَ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ هٰذَا الدِّينَ، بِعِزِّ عَزِيزٍ أَوْ بِذُلِّ ذَلِيلٍ، عِزًّا يُعِزُّ اللّٰهُ بِهِ الْإِسْلَامَ، وَذُلًّا

[1] سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 3352. [2] ديوان الشافعي، ص: 52.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يذل الله به الكفر، وكان تميم الداري، يقول: قد عرفت ذالك في أهل بيتي، لقد اصاب من اسلم منهم الخير والشرف والعز، ولقد أصاب من كان منهم كافرا الذل والصغار والجزية.

''یہ دین وہاں تک پہنچ جائے گا جہاں تک دن رات پہنچے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ اینٹوں والا یا خیمے والا کوئی گھر نہیں چھوڑے گا مگر اس میں عزت والوں کی عزت کے ساتھ اور ذلت والوں کی ذلت کے ساتھ دین کو داخل کر دے گا۔ عزت اس طرح کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اسلام کو غلبہ اور عزت عطا کرے گا اور ذلت اس طرح کہ اللہ تعالیٰ کفر کو ذلیل کر دے گا۔'' سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے (عزت و ذلت والے اس معاملے کو) اپنے گھر والوں میں ہی دیکھ لیا، ہم میں سے اسلام قبول کرنے والوں نے خیر، شرف اور عزت کو پا لیا اور ہم میں سے جو لوگ کافر رہے؛ ذلت وحقارت اور جزیہ ان کا مقدر بنا۔[1]

⑯ تبلیغ کے لیے ہر طرح کے آدمی کے پاس جائیں

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ، قَالَ: فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ وَرَكِبَ حِمَارًا وَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ، فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَوَاللهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَاللهِ لَحِمَارُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ. قَالَ: فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ، قَالَ: فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ، قَالَ: فَكَانَ بَيْنَهُمْ ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَبِالْأَيْدِي وَبِالنِّعَالِ، قَالَ: فَبَلَغَنَا أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِمْ: ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا﴾[2]

''نبی ﷺ سے عرض کی گئی کہ (کیا ہی اچھا ہو) اگر آپ عبداللہ بن اُبی کے پاس (تبلیغ کے لیے) تشریف لے جائیں۔ تو نبی ﷺ ایک گدھے پر سواری فرما کر اس کی طرف گئے اور (آپ کے

① مسند أحمد، حديث: 16957. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 3. ② الحجرات 9:49.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ) مسلمان بھی گئے۔ وہ شوریلی زمین تھی۔ جب نبی ﷺ اس کے پاس پہنچے تو وہ کہنے لگا: مجھ سے دُور رہیں، اللہ کی قسم! آپ کے گدھے کی بُو سے مجھے اذیت ہو رہی ہے۔ انصار میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کا گدھا تم سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس پر عبداللہ بن اُبی کی قوم میں سے ایک شخص اس کی حمایت میں غصے میں آ گیا، پھر دونوں میں سے ہر ایک کے ساتھی غصے میں آ گئے اور ان میں ہاتھوں، چھڑیوں اور جوتوں سے لڑائی ہونے لگی، پھر ہمیں یہ بات پہنچی کہ ان ہی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا﴾ ''اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں کے درمیان صلح کراؤ۔''[1]

⑲ میدانِ تبلیغ میں اُسوۂ رسول ﷺ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ؟ فَقَالَ: «لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ، فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي، فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ، فَنَادَانِي، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ»، قَالَ: «فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ، فَمَا شِئْتَ، إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ»، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ لَا

[1] صحیح مسلم، حدیث: 1799.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ پر کوئی ایسا دن بھی آیا جو اُحد کے دن سے زیادہ شدید ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے تمھاری قوم سے بہت تکلیف پہنچی اور سب سے شدید تکلیف وہ تھی جو مجھے عَقَبہ کے دن پہنچی، جب میں خود کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے لے گیا (یعنی اسے دعوتِ اسلام دینے کے لیے) لیکن جو میں چاہتا تھا اس نے میری وہ بات نہ مانی، میں غمزدہ ہو کر چل پڑا اور قرن ثعالب پر پہنچ کر ہی میری حالت بہتر ہوئی۔ میں نے سر اُٹھایا تو مجھے ایک بادل نظر آیا، اس نے مجھ پر سایہ کیا ہوا تھا، میں نے دیکھا تو اس میں جبرائیل علیہ السلام تھے، انھوں نے مجھے آواز دے کر کہا: جو کچھ آپ نے اپنی قوم سے کہا اور جو انھوں نے آپ کو جواب دیا، اللہ عزوجل نے وہ سب سن لیا ہے، اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کا فرشتہ آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ ان کفار کے متعلق اس کو جو چاہیں حکم دیں، پھر مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی اور سلام کیا، پھر کہا: اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی طرف سے آپ کو دیا گیا جواب سن لیا ہے، میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور مجھے آپ کے رب نے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ مجھے جو چاہیں حکم دیں، اگر آپ چاہیں تو میں ان دونوں سنگلاخ پہاڑوں کو (اُٹھا کر) ان کے اوپر رکھ دوں۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: (نہیں) بلکہ میں یہ اُمید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ایسے لوگ نکالے گا جو صرف اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔''[1]

① صحیح مسلم، حدیث: 1795.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبلیغ و نفیر کے مشن کو چھوڑنے کا نقصان

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، أَوْلَيُوشِكَنَّ اللهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ»

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور بہ ضرور اچھائی کا حکم دیتے رہو یا لازمی طور پر برائی سے روکا کرو، وگرنہ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے عذاب نازل فرما دے، پھر تم اس سے دعائیں کیا کرو گے تو وہ قبول نہیں فرمائے گا۔''[1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

«لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا، وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ»

''وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا، ہمارے بڑوں کی عزت نہ کی، نیکی کا حکم نہ دیا اور برائی سے منع نہ کیا۔''[2]

دین کی دعوت دینے میں رسول اللہ ﷺ نے جو مزاج صحابہ کو دیا وہ ''نیک بنو، نیکی پھیلاؤ اور برائی سے بچو، برائی سے بچاؤ'' ہے۔ اسی بات کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کہتے ہیں، لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اب ہم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا معنی و مفہوم سمجھیں، اس کے فضائل جانیں اور اس فریضہ کو ادا نہ کرنے کے نقصانات کے متعلق آگاہی حاصل کریں۔

① جامع الترمذي، حديث:2169. صحيح الجامع، حديث:7070. ② جامع الترمذي، حديث:8921.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾

''یقیناً اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کرنے اور قریبی رشتے داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے، وہ تمھیں نصیحت کرتا ہے، شاید کہ تم نصیحت پکڑ لو۔''[1]

امر بالمعروف کی تعریف

المعروف سے مراد وہ کام جسے شریعت نے اچھا، بھلا اور نیک کام قرار دیا ہو، وہ کام بھلائی سے متعلق ہو، کتاب وسنت کے موافق ہو اور رضائے الٰہی کے حصول کا باعث ہو۔

امام جرجانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

هُوَ الْإِرْشَادُ إِلَى الْمَرَاشِدِ الْمُنْجِيَةِ، هُوَ مَا تَعْرِفُهُ النَّفْسُ مِنَ الْخَيْرِ وَتَطْمَئِنُّ إِلَيْهِ، مَعْرُوفٌ بَيْنَ النَّاسِ إِذَا رَأَوْهُ لَا يُنْكِرُونَهُ.

''امر بالمعروف سے مراد ہدایت اور نجات کے کاموں کی طرف راہنمائی کرنا ہے۔ اس سے مراد ہر وہ کام ہے جس کو نفس خیر و بھلائی سے پہچانتا ہو اور اس سے اطمینان پاتا ہو۔ (یا یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ) ایسا اچھا اور نیک کام ہے کہ جب لوگ اسے دیکھیں تو بُرا نہ سمجھیں۔''[2]

ایک تعریف کے مطابق یہ ہے:

[1] النحل 16:90. [2] التعریفات: 37.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِسْمٌ جَامِعٌ لِكُلِّ مَا عُرِفَ مِنْ طَاعَةِ اللهِ وَالتَّقَرُّبِ إِلَيْهِ وَالْإِحْسَانِ إِلَى النَّاسِ.

''المعروف ایسا جامع نام ہے جو ہر اس کام پر بولا جاتا ہے جو اطاعتِ الٰہی، تقربِ الٰہی کا حصول اور لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی رُو سے پہچانا جاتا ہو۔''[1]

نہی عن المنکر کی تعریف:

المنکر سے مراد وہ کام جس کو شریعت نے بُرا قرار دیا ہو، اس سے منع کیا ہو اور جس کی طرف نفس اور خواہشِ نفس مائل ہوتی ہو۔

اور اس کی تعریف یوں کی گئی ہے:

كُلُّ مَا قَبَّحَهُ الشَّرْعُ وَحَرَّمَهُ وَكَرَّهَهُ فَهُوَ مُنْكَرٌ.

''ہر وہ کام جسے شریعت نے قبیح، حرام اور مکروہ قرار دیا ہو، وہ منکر ہے۔''[2]

اور ایک تعریف ان الفاظ میں ہے کہ:

كُلُّ مَا تَنَفَّرَ عَنْهُ الشَّرِيعَةُ وَهُوَ مَا لَا يَجُوزُ فِي شَرْعِ اللهِ تَعَالَى.

''ہر وہ کام جس سے شریعت نے نفرت دِلائی ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی شریعت میں جائز نہ ہو۔''[3]

[1] الصحاح: 837/2. [2] لسان العرب: 232/2. [3] التعريفات: 37.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

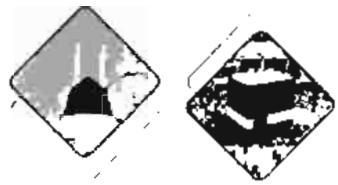

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی اہمیت

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اسلام میں بہت اہمیت ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اس کو اہلِ علم اسلام کا چھٹا رُکن کہتے ہیں اور اس کی اہمیت قرآن نے کچھ اس انداز سے بیان کی ہے:

ایمان پر اس کو مقدم کیا گیا ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾

''تم بہترین اُمت ہو جسے لوگوں کے لیے نکالا گیا ہے، تم نیکی کا حکم دیتے ہو، برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔''[1]

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینا اس اُمت کے فرائض میں شامل ہے اور اس کی اہم ذمہ داری ہے۔

نماز اور زکاۃ پر اس کی تقدیم کی

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ

[1] آل عمران 3:110.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کہ

''مومن مرد اور مومن عورتیں، یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں، برائی سے منع کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکاۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں کہ عنقریب اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے گا۔''[1]

مذکورہ آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نماز و زکاۃ کے تذکرے سے پہلے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ذکر فرمایا ہے، جس سے اس کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

ہمہ وقت اس فریضے کی انجام دہی:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ»

''راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کیا کرو۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم مجالس لگا کر آپس میں گفتگو کرتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

«فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ»

''جب تم نے بیٹھنا ہی ہو تو راستے کو اس کا حق دو۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ»

''نظر کو جھکانا، تکلیف دہ چیز کو ہٹانا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔''[2]

اندازہ کیجیے کہ نبی ﷺ کے اس فرمان سے یہ تعلیم ملتی ہے کہ اگر عام گفتگو کی بھی مجلس لگی ہو تو اس میں بھی یہ فریضہ فراموش نہیں کرنا چاہیے بلکہ تب بھی آپس میں نیکی کی ترغیب دینے اور برائی سے اجتناب کی تلقین کرنے کا ضرور اہتمام کرنا چاہیے۔

① التوبة 71:9. ② صحيح البخاري، حديث: 2465. صحيح مسلم، حديث: 528.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

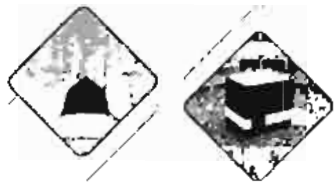

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فضائل

(1) مومنوں کی امتیازی صفت

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے مومن بندوں کی صفات کا تذکرہ ان الفاظ میں فرماتا ہے:

﴿اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾[1]

''توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد بیان کرنے والے، (اللہ کی خاطر) زمین میں گردش کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجود کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے، برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے اور (ایسے) مومنوں کو (جنت کی) بشارت دے دیجیے۔''

اور اس کے مقابلے میں منافقوں کی روش کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا:

﴿اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ۭ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۭ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾[2]

''منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں، یہ برائی کا حکم دیتے ہیں، نیکی سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھ (اچھے کاموں سے) روکے رکھتے ہیں، یہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے بھی ان کو بھلا دیا۔ یقیناً منافقین ہی فاسق ہیں۔''

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

① التوبة 9:112. ② التوبة 9:67.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَالِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ»

''تم میں سے جو شخص برائی کو دیکھے اس کو چاہیے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے بدل (یعنی ختم کر) ڈالے لیکن اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھے تو اپنی زبان کے ساتھ (ختم کرے) لیکن اگر اس میں یہ استطاعت بھی نہ ہو تو دِل میں ہی بُرا جانے اور یہ (آخری صورت) ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''[1]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ، وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَالِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ»

''اللہ نے مجھ سے پہلے کسی اُمت میں جتنے بھی نبی بھیجے، ان کی اُمت میں سے ان کے کچھ حواری اور ساتھی ہوتے تھے جو ان کی سنت پر چلتے اور ان کے حکم کی اتباع کرتے تھے، پھر ایسا ہوتا تھا کہ ان کے بعد نالائق لوگ ان کے جانشین بن جاتے تھے، جو (زبان سے) ایسی باتیں کہتے جن پر خود عمل نہیں کرتے تھے اور ایسے کام کرتے تھے جن کا ان کو حکم نہ دیا گیا تھا، چنانچہ جس نے ان (جیسے لوگوں) کے خلاف اپنے دست و بازو سے جہاد کیا، وہ مومن ہے اور جس نے ان کے خلاف اپنی زبان سے جہاد کیا، وہ مومن ہے اور جس نے اپنے دِل سے ان کے خلاف جہاد کیا، وہ مومن ہے (لیکن) اس درجے کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں۔''[2]

② یہ بہت بڑا صدقہ ہے

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[1] صحیح مسلم، حدیث: 49. [2] صحیح مسلم، حدیث: 50.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَةَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ»

''تمھارا اپنے (مسلمان) بھائی کے رُوبرو مسکرانا صدقہ ہے، تمھارا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے، تمھارا کسی شخص کو گم شدہ علاقے میں راستہ دکھانا تمھارے لیے صدقہ ہے، جس شخص کی نگاہ کمزور ہو اس کو راستہ دکھانا تمھارے لیے صدقہ ہے، تمھارا راستے سے کانٹے، پتھر یا ہڈی کو ہٹا دینا تمھارے لیے صدقہ ہے اور تمھارا اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا بھی تمھارے لیے صدقہ ہے۔''[1]

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ»

''ہر مسلمان پر صدقہ کرنا لازم ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اگر کوئی صدقہ نہ کر سکے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ»

''وہ اپنے ہاتھ سے کام کرے، اس سے خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی کرے۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ»

''پھر کسی پریشان حال ضرورت مند کی مدد کر دے۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم کہنے لگے: اگر اس سے یہ بھی نہ ہو سکے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«فَيَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ»

① جامع الترمذي، حديث: 1956. صحيح الجامع، حديث: 2908. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 572.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''پھر (لوگوں کو) نیک کام کا حکم دے۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم کہنے لگے: اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ»

''پھر لوگوں کو (اپنے) شر سے بچائے، یقیناً یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔''[1]

③ زمین میں حکومت و تمکین اور نصرتِ الٰہی کا سبب۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝﴾

''اور یقیناً اللہ تعالیٰ لازماً اسی کی مدد کرتا ہے جو اس کی مدد کرتا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑا قوی اور بہت غلبے والا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جما دیں تو یہ پوری پابندی سے نمازیں قائم کریں، زکاۃ ادا کریں، نیکی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں۔ تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔''

④ بہترین وزراء کی علامت۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيفَةً إِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ، بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَبِطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَالًا وَمَنْ يُوقَ بِطَانَةَ السُّوءِ فَقَدْ وُقِيَ»

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی اور خلیفہ مبعوث فرمایا اس کے دو خفیہ مشیر ہوتے تھے، ایک مشیر اس کو نیک کام کا کہتا اور برائی سے منع کرتا اور (دوسرا) مشیر اس کی بربادی میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھتا

[1] صحيح البخاري، حديث: 6022. صحيح مسلم، حديث: 1008. [2] الحج 22: 40، 41.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تھا، جو برے ہم نشین سے بچا لیا جاتا وہ (ہر آفت وضلالت) سے ہی محفوظ ہو جاتا۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«ما استخلف خليفة إلا له بطانتان: بطانة تأمره بالخير وتحضه عليه، وبطانة تأمره بالشر وتحضه عليه. والمعصوم من عصمه الله»

''جب بھی کوئی شخص خلیفہ بنایا جاتا ہے تو اس کے دو خفیہ مشیر ہوتے ہیں: ایک اس کو بھلائی کا مشورہ دیتا ہے اور اس کی ترغیب دیتا ہے جبکہ دوسرا اسے برائی کا حکم دیتا ہے اور اس پر آمادہ کرتا ہے اور معصوم وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ (گناہوں سے) محفوظ رکھے۔''[1]

⑤ گناہوں کی معافی اور فتنوں سے حفاظت

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«فتنة الرجل في أهله ومَاله ونفسه وولده وجاره يكفرها الصيام والصلاة والصدقة والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر»

''آدمی پر اپنے گھر والوں، اپنے مال، اپنی جان، اپنی اولاد اور اپنے ہمسائے کے بارے میں کوئی آزمائش آتی ہے تو اس کی معافی روزے، نماز، صدقے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے ہو جاتی ہے۔''[2]

⑥ صالحین کی نشانی

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَيْسُوا سَوَاءً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ ۝ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

① جامع الترمذي، حديث: 2369. صحيح الجامع، حديث: 5580. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1641. ② صحيح البخاري، حديث: 6611. ③ صحيح البخاري، حديث: 525. صحيح مسلم، حديث: 144.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ ۖ وَأُولَٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ ○

''یہ لوگ یکساں نہیں ہیں بلکہ ان اہل کتاب میں ایک جماعت (حق پر) قائم رہنے والی بھی ہے جو راتوں کے وقت بھی کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدے بھی کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان بھی رکھتے ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور بھلائی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں، یہی لوگ نیکوکار لوگوں میں سے ہیں۔''[1]

⑦ انبیاء علیہم السلام کا طریقہ

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ

''اور یقیناً ہم نے ہر اُمت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے اجتناب کرو۔''[2]

⑧ فوز وفلاح کا راستہ

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○

''اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے کہ جو بھلائی کی دعوت دے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے، یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''[3]

⑨ نبی ﷺ کی دعا کے حصول کا ذریعہ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ أَقَلَّ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الْآخِرَةِ، وَإِنَّ أَهْلَ الْمُنْكَرِ فِي

① آل عمران 3:113، 114. ② النحل 16:36. ③ آل عمران 3:104.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ یا اہل التقوی فی الآخرۃ»

''یقیناً جو لوگ دنیا میں اچھے کام کرتے ہیں وہ آخرت میں اچھا بدلہ پائیں گے اور جو دنیا میں برے کام کرتے ہیں وہ آخرت میں برا بدلہ پائیں گے۔''[1]

(۱) [illegible] آزادی کا سبب

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجیے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«لَئِنْ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ. اعْتِقِ النَّسَمَةَ، وَفُكَّ الرَّقَبَةَ»

''اگر گفتگو مختصر کرو اور مسئلہ بیان کرو تو اچھا ہو، غلام آزاد کرو اور گردن چھڑاؤ۔''

اس نے کہا: کیا یہ دونوں ایک ہی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«فَإِنَّ عِتْقَ النَّسَمَةِ أَنْ تَفْرُدَ بِعِتْقِهَا، وَفَكَّ الرَّقَبَةِ أَنْ تُعِينَ فِي ثَمَنِهَا، وَالْمِنْحَةَ الْمَوْكُوفَةَ. وَالْفَيْءَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ. فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذَلِكَ، فَأَطْعِمِ الْجَائِعَ، وَاسْقِ الظَّمْآنَ، وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ، وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ. فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذَلِكَ، فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ»

''غلام آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اکیلا اسے آزاد کرے، گردن چھڑانا یہ ہے کہ تو اس کی قیمت کی ادائیگی میں مدد کر دے۔ سواری کے لیے جانور تحفہ دینا، ظالم رشتہ دار کے ساتھ حسن سلوک کرنا، اگر تم اس کی استطاعت نہ رکھو تو بھوکے کو کھانا کھلاؤ، پیاسے کو پانی پلاؤ، نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ پاؤ تو اپنی زبان کو خیر کے سوا ہر چیز سے روک لو۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِمِائَةِ مَفْصِلٍ، فَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ وَحَمِدَ اللَّهَ وَهَلَّلَ اللَّهَ وَسَبَّحَ اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ، وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ

① صحيح الجامع، حديث: 203. ② مسند أحمد، حديث: 18647. صحيح ابن حبان، حديث: 374. المستدرك للحاكم: 2861.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

النَّاسِ، أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ، وَأَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ، عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ السُّلَامَى، فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ»

''یقیناً بنی آدم میں سے ہر انسان کو تین سو ساٹھ جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے۔ سو جس نے تکبیر کہی، اللہ کی حمد کہی، اللہ کی وحدانیت کا اقرار کیا، اللہ کی تسبیح کہی، اللہ سے مغفرت مانگی، لوگوں کے راستے سے کوئی پتھر ہٹایا یا لوگوں کے راستے سے کانٹا یا ہڈی (ہٹائی)، نیکی کا حکم دیا یا برائی سے منع کیا، ان تین سو ساٹھ جوڑوں کی تعداد کے برابر تو وہ اس دن اس طرح چلے گا کہ وہ اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے دُور کر چکا ہوگا۔''[1]

⑪ جنت میں داخلے کا سبب

ابوکثیر الزبیدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں نے سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے کہ جس کو کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ»

''تم اللہ پر ایمان لاؤ۔''

(ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایمان کے ساتھ عمل بھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«يَرْضَخُ مِمَّا رَزَقَهُ اللّٰهُ»

''آدمی اس چیز میں سے (اللہ کی راہ میں) لٹائے جو اللہ نے اس کو دیا ہے۔''

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر وہ شخص تہی دست ہو اور اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«يَقُولُ مَعْرُوفًا بِلِسَانِهِ»

[1] صحیح مسلم، حدیث: 1007.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اپنی زبان کے ساتھ اچھی بات کہہ دے۔''

میں نے کہا: اگر اس کو بات کرنے پر قدرت نہ ہو اور اس کی زبان بھی اس کی بات صحیح طور پر سمجھا نہ سکتی ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«فليعن مغلوبا»

''پھر وہ مغلوب (لاچار اور بے بس) کی مدد کرے۔''

میں نے کہا: اگر وہ کمزور ہو اور اس کے پاس قوت نہ ہو تو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«فليصنع لأخرق»

''کسی اناڑی کو کوئی کام سکھا دے۔''

میں نے کہا: اگر وہ خود اناڑی ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«ما تريد أن تدع في صاحبك خيرا؟» قال: «يدع الناس من أذاه»

''تم اپنے ساتھی کے لیے کوئی نیکی کا کام نہیں چھوڑنا چاہتے؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنی طرف سے پہنچنے والی تکالیف سے لوگوں کو محفوظ رکھے۔''

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! بے شک یہ تمام اعمال ہی بہت آسان ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، مَا مِنْهُنَّ خَصْلَةٌ يَعْمَلُ بِهَا عَبْدٌ يَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أَخَذَتْ بِيَدِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَمْ تُفَارِقْهُ حَتَّى تُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ»

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! ان میں سے جس بھی خصلت پر بندہ عمل پیرا ہوگا اور اس عمل کا مقصد فقط رضائے الٰہی کا حصول ہو تو قیامت کے دن یہ خصلت اس کا ہاتھ پکڑ لے گی اور اس سے جدا نہیں ہوگی، یہاں تک کہ اس کو جنت میں داخل کر دے۔''[1]

① المستدرك للحاكم: 212. صحيح ابن حبان، حديث: 373. صحيح الترغيب والترهيب، حديث: 2318.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

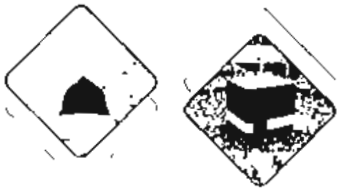

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنے کی قباحتیں

① ہلاکت وعذاب

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً﴾

''اور تم ایسے وبال سے بچو کہ جو خاص کر صرف ان ہی لوگوں پر واقع نہیں ہوگا جنھوں نے ظلم کیا۔''[1]

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ»

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور بہ ضرور اچھائی کا حکم دیتے رہو گے یا لازمی طور پر برائی سے روکا کرو گے، وگرنہ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے عذاب نازل فرما دے، پھر تم اس سے دعائیں کیا کرو گے تو وہ قبول نہیں فرمائے گا۔''[2]

② دعا قبول نہیں ہوتی

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ أَنْ تَدْعُوا فَلَا يُسْتَجَابَ لَكُمْ»

''نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو، اس سے پہلے کہ تم دعا کرو تو تمھاری دعا کو قبول نہ کیا جائے۔''[3]

① الأنفال 8:25. ② جامع الترمذي، حديث: 2169. صحيح الجامع، حديث: 7070. ③ سنن ابن ماجه، حديث: 4004.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ جو شخص امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ ادا نہیں کرتا، وہ اپنی دعا کی قبولیت سے محروم ہو جاتا ہے۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

الإسلام ثمانية أسهم: الصلاة سهم والزكاة سهم والجهاد سهم والحج سهم وصوم رمضان سهم والأمر بالمعروف سهم والنهي عن المنكر سهم. وقد خاب من لا سهم له.

''اسلام کے آٹھ حصے ہیں: نماز ایک حصہ ہے، زکاۃ ایک حصہ ہے، جہاد ایک حصہ ہے، حج ایک حصہ ہے، ماہِ رمضان کے روزے ایک حصہ ہے، امر بالمعروف ایک حصہ ہے اور نہی عن المنکر ایک حصہ ہے۔ وہ شخص ناکام و نامراد ہے جس کے پاس کوئی حصہ نہیں ہے۔''[1]

③ بہترین اُمت سے خارج

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

«لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا. وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ»

''وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا، ہمارے بڑوں کی عزت نہ کی، نیکی کا حکم نہ دیا اور برائی سے منع نہ کیا۔''[2]

④ اندھا عذاب اور جہالت کا ظہور

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ، أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابٍ»

''یقیناً لوگ جب ظالم کو دیکھ کر اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب

[1] مصنف ابن أبي شيبة: 7/11. [2] جامع الترمذي، حديث: 8921.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نازل فرما دے۔''[1]

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْمُنْكَرَ لَا يُغَيِّرُونَهُ، أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابِهِ»

''یقیناً لوگ جب برائی کو دیکھ کر اس کو ختم نہ کریں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر ہی عذاب نازل فرما دے۔''[2]

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي، هُمْ أَعَزُّ مِنْهُمْ وَأَمْنَعُ، لَا يُغَيِّرُونَ، إِلَّا عَمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابٍ»

''جن لوگوں میں اللہ کی نافرمانی کی جائے جبکہ وہ (گناہ کرنے والوں سے) زیادہ طاقتور اور زورآور ہوں، اس کے باوجود (انھیں گناہ سے) منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب نازل فرما دیتا ہے۔''[3]

⑤ فاسقوں اور فاجروں کا تسلط

www.kitabosunnat.com

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ○ إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ○﴾

''اور نوح علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! تو روئے زمین پر کسی کافر کو رہنے سہنے والا نہ چھوڑ۔ اگر تو انھیں چھوڑ دے گا تو (یقیناً) یہ فاجروں اور ڈھیٹ کافروں کو ہی جنم دیں گے۔''[4]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

إِذَا عُمِلَ بِالْخَطِيئَةِ فِي الْأَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَمَنْ غَابَ عَنْهَا، وَمَنْ

[1] سنن أبي داود، حديث: 4338. جامع الترمذي، حديث: 3057. صحيح الجامع، حديث: 1973.
[2] جامع الترمذي، حديث: 1671. سنن ابن ماجه، حديث: 4005. صحيح الجامع، حديث: 1974.
[3] سنن ابن ماجه، حديث: 4009. صحيح الجامع، حديث: 5749. [4] نوح 71: 26، 27.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

غاب عنها فرضيها كان كمن شهدها.

''جب زمین پر کسی گناہ کا ارتکاب کیا جا رہا ہو (اور) جو وہاں پر موجود ہو اور اس کو ناپسند کرے تو وہ ایسے شخص کی طرح ہے جو وہاں موجود نہ ہو اور جو شخص وہاں (گناہ کے مقام) پر موجود نہ ہو لیکن اس گناہ پر راضی ہو (یعنی اس کو ناپسند نہ کرے) تو وہ اس شخص کی مانند ہے جو وہاں موجود ہے۔''[1]

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إن الله يسأل العبد يوم القيامة عن كل شيء، حتى يسأله: ما منعك إذ رأيت المنكر أن تنكره؟ فإذا لقن الله العبد حجته، قال: يا رب رجوتك وخفت الناس»

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت بندے سے ہر چیز کے متعلق سوال کرے گا، یہاں تک کہ اس سے یہ بھی پوچھے گا کہ جب تو نے برائی ہوتے دیکھی تو پھر اس کو روکنے میں تجھے کیا چیز مانع تھی؟ سو جب اللہ تعالیٰ بندے پر اپنی حجت پوری کر دے گا تو وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے تجھ سے (معافی کی) اُمید تھی اور میں لوگوں سے ڈر گیا تھا۔''[2]

امام ابن عابدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

مَنْ يَشْتَغِلُ بِمَا لَا يَعْنِيهِ فَالْقَائِلُ لِمَنْ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ: أَنْتَ فُضُولِيٌّ، يُخْشَى عَلَيْهِ الْكُفْرَ.

''جو شخص خود تو بے مقصد اور فضول کاموں میں مشغول رہتا ہو لیکن نیک کام کی ترغیب دینے والے کو کہے کہ تُو تو فضول کام کرتا ہے۔ تو خدشہ ہے کہ ایسا شخص کفر کا مرتکب نہ ہو جائے۔''[3]

① السنن الكبرى للبيهقي: 14328. ② صحيح الجامع، حديث: 1818. سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 929. ③ الدر المختار: 5/106.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

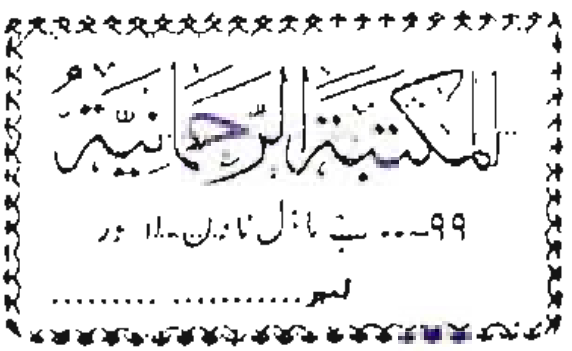

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

قارئین کرام! آج کے پرفتن دور میں دینی اقدار کمزور ہوتی چلی جارہی ہیں، انھیں مضبوط کرنے، معاشرے میں خیر پھیلانے، دینی فکر پیدا کرنے، نیکی کو فروغ دینے اور برائی کا خاتمہ کرنے کا ایک ہی مبارک اور مسنون راستہ رہ گیا ہے کہ ہم اپنی تعلیمی، تربیتی اور دعوتی کوششوں کو زندہ کریں۔ انبیائے کرام کی مشترکہ سنت ''تعلیم و تربیت اور دعوت و تبلیغ'' کے ذریعے سے خیر کو معاشرے میں عام کریں۔ انھیں باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کتاب کو ترتیب دیا گیا ہے۔ اس کتاب میں دعوت کے بنیادی پانچ اُصول بیان کیے گئے ہیں جو حدیث جبریل سے ماخوذ ہیں: ① اسلام ② ایمان ③ احسان ④ حسن اخلاق ⑤ تبلیغ وغیرہ

اگر آپ چاہتے ہیں کہ معاشرے کا ہر فرد ان اُصولوں کی روشنی میں: ⊙ اخلاص و حکمت سے سرشار اور بدعت و ریاکاری سے بری ہو ⊙ وہ اپنی زندگی کا سرور اللہ کی عبادت اور ذمہ داری کی ادائیگی میں سمجھے ⊙ وہ قلبی و ماحولیاتی نظافت اور خوش اخلاقی کو اپنا شعار سمجھے ⊙ اپنے آپ کو ہر نیک عمل اور ہر خدمت کے لیے تیار رکھے ⊙ سچائی، حیا، تواضع اور وقار کو اپنا زیور سمجھے ⊙ بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت کو کامیابی کا راز سمجھے ⊙ جھگڑے اور فساد کی بجائے امن و سکون اور صفائی کو اپنی عظمت سمجھے، تو آیئے! اس مشن میں ہمارا ساتھ دیجیے اور ہمارے معاون و مددگار بن جایئے!!

یطلب من

الموقف الثقافي الخيري

كلية القرآن الكريم والتربية الإسلامية

Phone: 4513116-049 Mob: 4434193-0333 ,4358421-0333
4513115-049 Mob: 4710319-0300 ,4084583-0333
www.quraancollege.com Email. info@quraancollege.com

دارالسلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

36-لوئر مال 373 24 034	اردو بازار 371 20 054	نصرتی 357 73 850	ڈیفنس ۷ بلاک 042 356 92 610
اسلام آباد 051 228 15 13	سعودیہ 061 622 00 24	فیصل آباد 041 26 11 944	بیرون ملک فون 021 343 939 36
کلفٹن بورنگ 021 349 939 38			

www.darussalam.pk